

مِخَانَةُ عِشْقِ

بر درمی خانه عشق اے ملک بیج کو
کاندراں جا طینت آدم مخمومی کهنسند

مؤلفہ

محمد حسین ایل کیل کو جرنوالہ

DATA ENTERED

✓
۲۹۷۰-۲۹۷۱
م ۳۳۳ م

۱۷۶۷۱

اردو پریس ۸۸ میکلوڈ روڈ لاہور میں باہتمام چوہدری
علی محمد بینچر زیور طباعت سے آراستہ ہوا۔

DATA ENTERED

اعتذار

کتاب ہذا کے پروف دیکھنے پر کافی سے زیادہ دیدہ ریزی
اور کاوش سے کام لیا گیا لیکن بایں ہمہ اکثر غلطیاں رہ گئی ہیں
جن میں زیادہ تر غلطیاں نقاط یا زیر و زبر وغیرہ کے رہ جانے
کی ہیں۔ لہذا البصداوب التماس ہے کہ جو صاحب پڑھیں۔ وہ
غلطیاں درست فرمائیں اور مؤلف کو فی سبیل اللہ معاف
کر دیں۔

ب

يا صاحب الجمال ويا سيد البشر من وجهك المنيرة نبت نور القمر
لا يمكن الشفاء كما كان حقت بعد از خدا بزرگ تویی قصه مختصر

بلغ العبد البكلى كشف الله لجه بجمال
حسنت جميع خصاله صلوا عليه وآله

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد قاربك سلمك

گر تو حدیثِ نفیسِ نفسی شنیدہ
 دانی کہ ار قصے ست ہمہ علین اصطفیٰ

اے ملک مجمل کے لئے حسن طرب کرو برپشت نمود آمدہ و صید عرب کرو
چوں کمالی سرکار نہ بماند بہت زستی غارت گری کو نہ دیند اور حلیب کرو
خداں کہ ز خوبی جو گل و لاله نمودند نازل نمود را از نیر قدم کرد بحیب کرو
دادی خبر سے اے شیر جہاں کہ معالی دریا و قوافل و روقا و برپشتیب کرو

چوں تو کردی ذات پرے را تبول
ہم خدا سے در تو آمد ہم رسول

ایک مدت سے آرزو دل میں چکیاں لیتی تھی کہ حضرت قبلہ و کعبہ
قطب زماں - سرتاج عاشقاں چوہدری محمد امانت خاں رئیس اعظم بیگم پور
جٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور کے وہ گرامی قدر مکتوبات جو اس عاجز راقم
الحروف کے پاس آتے رہے ایک جا کر کے شائع کراؤں۔ یہ جملہ گرامی
نامجات محض عشق اور فقر کی تعلیم ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی بات ہی
نہیں۔ تاہم طرزِ ادا انکشافِ حالات - اور طریقہ پید و نصائح اس قدر اچھوتا
ہے کہ آج تک دیکھنے سننے میں نہیں آیا۔ میں نے پرامنیٹ تحریریں
حذف کر دی ہیں۔

میری پہلی دفعہ بار بار بی حضور اقدس کی خدمت میں جون ۱۹۲۵ء
کے آخر میں ہوئی جب حضور گوجرانوالہ میں اتفاقاً قیام فرماتے ایک عزیز
کے ہاں تشریف فرما تھے۔ میں نگاہ سے نگاہ ملتے ہی نہ

اں دل کہ رم نمودے از خبر و جواناں
 ویرینہ سال پیرے بردش بیک نگاہے
 زماں بعد جولائی کے مہینہ میں میں خود اُن کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا -
 جہاں تک یاد پڑتا ہے بھنور نے از خود فرمایا - کہ خسرو کا شعر یاد ہے -
 بیک آمدن ربودی دل و دیں جان خسرو
 چہ شود اگر ندیاں دوسہ بار خواہی آمد
 بس پھر کیا تھا نظر کیا اثر نے دم بھر میں یہ کیفیت پیدا کر دی اور بار بار میری
 زبان پر یہ شعر آتا رہا ہے -

حاصل عسر فدائے سرایے کرم
 شادم از زندگی خویش کہ کائے کرم
 اُس کے بعد ۱۳۸۱ھ و ستمبر تک ہر ماہ ڈیڑھ ماہ بعد دو چار دن کے لئے خدمت
 اقدس میں پہنچ کر قدم بوسی کرتا اور نہایت مہربانی اور ذرہ نوازی سے حضور ﷺ
 سال میں ایک دفعہ یعنی ماہ مئی و اکتوبر میں قریباً ہفتہ بھر کے لئے
 گوجرانوالہ تشریف فرما ہوتے۔ خط و کتابت اس عاجز کے ساتھ بکثرت رہی
 اور میرا وطیرہ یہ رہا کہ حضور کے ہاتھ کا تحریر کہ وہ کوئی خط بلکہ لغافہ کا ایڈریس
 بھی ضائع نہیں ہونے دیا۔ حتیٰ کہ حضور ﷺ ۲۷ دسمبر ۱۳۸۱ھ کو بعارضہ انفورنزا
 بیمار ہوئے۔ اور ۹ جنوری ۱۳۸۲ھ کو صبح ۶ بجے کے قریب وصال ہو گیا۔

انا لله وانا اليه راجعون -

میں ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء کو حاضر خدمت عالیہ ہوا تو ۲۵ کو مجھے انفلوینزا ہو گیا۔ جس کے باعث ۲۷ تاریخ صبح جب حضور والا جالندھر تشریف لائے تو مجھے بحالت بیماری جالندھر اسٹیشن پر اتار دیا۔ میں گھر پہنچ گیا تو حضور کی نسبت معلوم ہوا کہ ۲۷ کو ہی وہ جالندھر بیمار ہو گئے۔ حتیٰ کہ ۹ تاریخ کو دیہر کے قریب تار ملا کہ محفل عشق ویران ہو گئی اور وہ شاہ سوار میدان عشق و محبت اپنا آخری سانس بھی معشوق کے نام پر لیتا ہوا اعلیٰ علیتین کی طرف پرواز کر گیا۔ میری حالت ناگفتہ بہ تھی اور کھڑا ہونا بھی دشوار تھا اس صدمہ جانکا سے گزرنا جو کچھ گزرا۔ تیسرے روز زیارت عالم خواب میں ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ ۱۳ تاریخ کو تم کو آرام ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مگر میں بوجہ انتہائی کمزوری کہیں فروری کے ماہ میں جیٹ یا لہ تشریف پہنچنے کے قابل ہوا اور تا قیام پاکستان سابق کی طرح ماہ ڈیڑھ ماہ بعد مراد اقدس پر ہاضری دینا رہا۔ کیونکہ حضور اقدس کا یہی حکم تھا۔ جیٹ یا لہ تشریف میں جملہ احباب حضور والا کا عرس تشریف ۹ اکتوبر کو ہر سال کرتے رہے۔ پاکستان بننے کے بعد اسی تاریخ کو عرس تشریف و اقامت الحروف کے مکان پر ہوتا ہے۔

دسمبر ۱۹۳۹ء میں جب میں مراد تشریف کی زیارت کے لئے معہ اہلیہ کے حاضر ہوا۔ تو صبح کے وقت جب خدمت اقدس میں ہم دونوں سبجود

تھے۔ کہ اچانک حضورِ اقدس نے ہم دونوں کو اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا۔

اور ساتھ ہی مجھے اپنے اندر ایک تلخ سی شے اترتی ہوئی معلوم ہوئی۔

رات کو جب ہم دونوں مزارِ شریف کی پائنتی کی طرف جو کمرہ محض اپنی رہائش کے لئے میں نے بنوایا تھا۔ اس میں شبِ باتش تھے۔ مسیحی محمد علی عرف مندر

حضور کا خدمت گار ہمارے پاس تھا۔ ٹھیک رات کے بارہ بجے مجھ پر

شدید کھانسی کا حملہ ہوا۔ جس سے میں تڑپ کر اٹھا۔ فی الفور سخت حملہ دم

کا ہوا۔ جس سے دم ٹوٹ گیا۔ اور میں تڑپنے لگ گیا۔ اسی وقت حکم دیا۔

کہ ہمارے کمرہ میں چلے آؤ۔ حسبِ الحکم ہم اُسی وقت کمرہ میں چلے گئے۔ مگر شدتِ

مرض ترقی کرتی گئی۔ چار پانی کی پیپڑیں کھڑا دیا۔ دم اوپر کا اوپر نیچے کا نیچے

تھا۔ اُس وقت حضور کی خدمت میں فریاد کی گئی تو جواب آیا۔ کہ آج صبح یہ چیز تم کو

دی گئی تھی۔ جب روحانیت کا ترکہ تم کو دے رہا ہوں۔ تو یہ کس کو دوں۔ یہ بھی

تم کو ہی ملے گا۔ ہم کو یہ مرض حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے تکمیلِ فقر کے شرفِ کیٹ

کے طور پر عطا فرمایا تھا۔ ہم اسے ہمارے سپرد کرتے ہیں۔ اُس وقت ایک بہت بڑا

جم غفیر فقرائے کاملین کا فضا میں کھڑا یہ تماشا دیکھ لیا تھا۔ اور ہر طرف مبارک باد کا

شور تھا۔ غرضیکہ رات کچی صبح کو سردارِ کیسر سنگھ صاحب ایڈووکیٹ جالندھر سے

تشریف لائے اور میری حالت دیکھ کر جالندھر چلنے پر زور دیا۔ جب حضور کی خدمتِ عالیہ

میں عرض کیا گیا تو فرمایا کہ یہ چیز یہاں سے عطا ہوئی ہے۔ کہیں جا کر بھی نہیں مٹ سکتی

چنانچہ میں نے جالندھر جانے سے انکار کر لیا۔ اور حسب پروگرام پورے پانچ دن
 اسی حالت میں جڈ یا لہ شریف میں گزارے۔ واپسی پر حسب جڈ یا لہ شریف کی
 حدود سے باہر نکلا۔ تو دمہ کوئی نہ رہا۔ چنانچہ ایک سال بھر ہی حال رہا۔ کہ حسب
 وہاں حاضر ہوتا تو دمہ کا شدید حملہ ہو جاتا۔ اور تا قیام ہی حال رہتا۔ واپسی پر پھر صحت
 ہو جاتی۔ باوجود اس کے میں نے اپنا حاضر ہونا مہینہ دو مہینہ کے بعد برابر جاری
 رکھا۔ حتیٰ کہ دمہ کا حملہ یہاں اور وہاں یکساں ہو گیا۔ اگرچہ اس کی تکلیف جان کنہ
 سے کم نہیں۔ مگر یہ یاد کر کے کہ یہ چیز صرف بچہ کو عطا کی گئی ہے۔ اور کسی کے نصیب
 نہیں۔ فخر محسوس کرتا ہوں۔

زخمِ دلِ منظرِ مبادا بہ شود ہشیا و باش
 کہیں جراحِ تِیادِ گارِ ناوکِ ترگاں آست

الراقیہ۔
 بگفتا مبرنام من پیش دوست
 کہ حیف است ذکر من آنجا کہ است

حضور والا کے والد محترم کا نام چوہدری شادی خاں مرحوم تھا۔ آپ
 راجپوت خاندان سے تھے اور حضور والا والدین کے اکلوتے بیٹے تھے
 اور کوئی بھائی بہن نہ تھا۔ اس زمانہ میں میٹرک تک تعلیم پائی۔ خاندان
 متمول تھا اور زمیندار بہت سا تھا۔ حضور والا کے بچپن کے وقت ایک
 بزرگ حضرت سید محمد معظم شاہ صاحب راولپنڈی سے آکر جنڈیاہ شریف میں
 فروکش ہوئے اور مسجد غریبی میں قیام فرمایا۔ بچوں کو درس دیتے تھے اور مسجد
 کے ساتھ ایک کچا سا حجرہ بنا ہوا تھا اس میں رہائش رکھتے تھے۔ حضرت
 شاہ صاحب کی خدمت حضور والا کے والد محترم جناب چوہدری شادی خاں
 مرحوم و مغفورت العمر کرتے رہے۔ آپ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
 عاشق تھے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ
 یہ جو تمہارا لڑکا ہے اسے زیادہ تعلیم مت دو۔ یہ کسی اور طرف جانے والا
 ہے۔ چنانچہ حضور والا گاؤں میں رہنے لگے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 کے وصال کے بعد حضور والا نے سن بلوغ کو پہنچ کر فقر کی تعلیم کی
 طرف رجوع فرمایا تو کوئی اصلی اہل حال ملنا مشکل ہو گیا۔ سخت تلاش کی
 اکثر گھر سے بھی لا پتہ ہو کر تلاش یار میں نکل جایا کرتے تھے۔ ایک

دن تنگ آکر حضور بعدا و شریف کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو گئے۔ زار زار دوتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے۔

کجائی لے شہ جیلاں کجائی

ز حال من جنیں غافل چہرانی

اتفاقاً قیام فرمایا کہ بیہوش ہو کر گر گئے۔ اُسی وقت حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ، شریف لائے اور پیار کر کے فرمایا کہ پیر کوٹ میں حضرت غلام محمد شاہ صاحب اصلی اہل حال ہیں۔ اُن سے رجوع کرو اور گھبراؤ نہیں تم ہمارے بیٹے ہو۔ فرط مسرت سے حضور ہوش میں آ گئے۔ اُسی وقت حضرت غلام محمد شاہ صاحب کی خدمت میں بذریعہ خط بیعت کی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت قبول فرما کر ایک ذکر تحریر فرمایا۔ کہ فی الحال یہ شروع کرو۔

حضور والا نے چند روز عمل کیا تو حجم اور قلب کے پر خچے اڑ گئے اور عشق نے زور مارا تو حضور والا نے ایک عریضہ مستملکہ تمام احوال حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا انہوں نے جواب میں تحریر فرمایا کہ فوراً میرے پاس پہنچو۔ چنانچہ راہ کی صعوبتیں اٹھاتے ہوئے حضور والا پیر کوٹ شریف جو جھنگ کے قریب واقع ہے پہنچے اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دی۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کو ہمراہ لے کر حضرت عبدالقادر جیلانی ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور بعد مراقبہ

حضور والا کو سینے سے لگا کر فرمایا کہ تم کو مبارک ہو حضرت بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے
 تم کو اپنی غلامی میں قبول فرما کر حکم دیا ہے کہ جو کچھ ہمارا فیض تمہارے پاس ہے
 اس کو دے دو۔ اور ہم کو تم کو مبارک دیتے ہیں کہ یہ ایک شہباز ہے جو تمہارے
 حال میں بھینسا ہے اس کی اچھی طرح تربیت کرو چنانچہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
 نے ایسا ہی کیا لیکن ابھی تعلیم ادا ہو رہی تھی کہ آپ کا وصال ہو گیا اور پھر ایک دفعہ
 حضور والا کو تلاش مرد کامل میں سرگرداں ہونا پڑا بہت جستجو کی اور اکثر مقامات
 پر گئے۔ مگر کہیں تسلی نہ ہوئی۔ بالآخر اشارہ غیبی ہوا کہ فلاں شہر میں جاؤ۔ تمہارا
 مقصد حل ہو گا۔ اس شہر کا نام راقم الحروف کو بھول گیا، چنانچہ حضور والا وہاں
 پہنچے اور شہر کے دروازہ بیرونی کے قریب ایک چوہا رہ کرایہ پر لیا جس کے نیچے
 ایک نانوائی کی دوکان تھی۔ شام کے وقت حضور والا قبرستان میں تشریف
 لے گئے۔ اور تمام رات سرگرداں رہے۔ صبح کے قریب واپس آ گئے۔
 دوسری رات بھی اسی طرح گزری۔ تیسری رات کو آدھی رات کے قریب
 جب چاند طلوع ہوا تو آپ کو دور سے ایک قبر سے ایک کالا سا آدمی باہر آتا
 نظر پڑا۔ حضور والا دبے پاؤں جوتے اتار کر آہستہ آہستہ وہاں پہنچے۔ آخر یہ
 خیال کر کے کہ

یا جان رسد بجانان یا جاں ز تن بر آید

بے خوف ہو کر نشت کی طرف سے اس شخص کو لپٹ گئے۔ اُس مرد حق نے بغیر کسی

تال کے فرمایا کہ چوہدری سامنے آ جاؤ میں تم کو تعلیم دینے کی خاطر خراساں سے بھیجا گیا ہوں۔ چنانچہ آپ سامنے آئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں کئی ماہ سے بھوکا ہوں درختوں کے پتے کھا کر رنگ سبز ہو گیا ہے۔ کل اسی وقت مجھے پلاؤ اور گوشت لا کر کھلانا پھر بات کریں گے۔ چنانچہ دوسری رات حضور والا نے ایک مچھو لا پلاؤ کا اور ایک گوشت کا پکوا یا اور مزدور کے سر پر اٹھوا کر قبرستان کے کنارے پر رکھ کر مزدور رخصت کر دیا اور آگے خود اٹھا کر ان بزرگ کی خدمت میں پیش کیا وہ کھاتے کھاتے سب کچھ کھا گئے دونوں مچھو لے خالی کر دیئے اور فرمایا کہ بہت مزہ آیا ہے کل پھر لاؤ۔ تعمیل کی گئی۔ پھر حکم ہوا کل پھر لاؤ۔ پھر تعمیل کی گئی تو کھا کر فرمایا کہ تمہارا حصہ ایک مرد حق کے پاس ہے جو تمہارے ہی گاؤں میں مدفون ہیں۔ اُن کا نام نامی حضرت محمد معظم رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ میں تم کو عالم ثانی میں ارواح سے ملاقات کا طریق تعلیم کر دیتا ہوں۔ تم اپنے گاؤں جاؤ اور تعلیم حاصل کرو۔ چنانچہ وہ طریق بنا کر اپنے سامنے کئی قبروں پر عمل کر آیا۔ جس وقت حضور والا اس پر حاوی ہو گئے تو فرمایا لو بھی اب رخصت ہیں واپس جاؤں گا اب میری تمہاری ملاقات نہیں ہوگی حضور والا ان کو رخصت کر کے واپس ہوئے۔ اور گھر پہنچ کر حضور مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی جہاں سے سلسلہ تعلیم شروع ہوا، چنانچہ کئی سال میں حضور نے وہاں سے مکمل تعلیم حاصل کر لی۔ فرمایا کرتے تھے کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ خاص ہستی ہیں ان کو ہمیشہ حضور

کے نام سے یاد فرماتے اور جب کبھی اُن کے مزار شریف کے پاس سے گزرتے تو ماتحہ پڑھتے۔

یہ ہے مختصر سا خاکہ حضور والا کی ابتدائی زندگی کا۔ جب ۱۹۲۵ء میں حضور والا کو جرنالہ تشریف لائے تو مجھے فرمایا کہ آج کل میں حضور سرور کائنات صلعم کے براہ راست زیر تعلیم ہوں۔ بہر حال آپ نے اکثر رفعتگان کا ملین سے فیض حاصل کیا۔ اور بالآخر ختم المرسلین کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔

فادسی میں علامہ زماں تھے اور لاتعداد کتب آپ کے کتب خانہ میں تھیں

مثنوی شریف مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ سے خاص شفقت تھا اور بالعموم ہر روز ہر وقت زیر نظر رہتی تھی۔ فرمایا کرتے تھے مولیٰنا رحمۃ اللہ علیہ نے کمال کیا ہے اور جس طرح فقرا اور عشق کو انہوں نے بیان فرمایا ہے یہ انہی کا حصہ تھا۔

حضور والا کا مبارک تذکرہ شروع کر کے دل میں جذبات گونا گوں موجزن ہو گئے ہیں۔ اور اُن کے جذبے حالت دگرگوں ہو رہی ہے زیادہ کیا عرض کروں وہ وقت آگیا ہے کہ

خبر تیرے عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی

نہ ہی تو رہا نہ ہی میں رہا جو رہی سو بھیری رہی

کون۔ لکھے اور کس کا حال لکھے ہم قلم شبکست و ہم کا غزورید

بہ طبع ہمچ مضمون بہ زلب لبستن نمی آید خموشی معنی دارد کہ در گفستنی نمی آید

اُن کے مکتوبات گرامی اُن کی پاک زندگی پر کافی سے زیادہ روشنی ڈال رہے ہیں۔ حضور والا کا مزاد شریف اپنی کوٹھی کے وسیع صحن کے وسط میں واقع ہے۔ تاریخ وصال حسب ذیل ہے۔

دنیا سے عشق ہو گئی ویران سرسبز
وا حسرتا کہ قبضہ علم ہوئے جدا
آنکھوں میں اشک ٹپس جگر پر لبوں پہ آہ
دل میں تھا اک تلاطم رنج و الم پیا
دھاریں بندھا کے عشق یہ بولا کہ بھینر
کیوں اس قدر ہے محو غم و نالہ بکا
زندہ ہیں ورنہ جاوید ہیں یہ لوگ
مرنے کہاں ہیں منزل عرفاں کے راہ نا
لے مصرعہ اخیر سے تاریخ احوال
مستی مٹا کے عشق میں کر اور میم و ما

ہرگز نمیر و آنکہ و شش زندہ شد عشق

نیت است بر جریبہ عالم دوام ما

اس مجموعہ کے ساتھ حضور والا کا ایک فوٹو شائع ہو رہا ہے۔ اور دو فوٹو

مزار مقدس کے اندرونی حصہ کے

زمینے کو نشانِ کتب پائے تو بود

سالما سجدہ گیر صاحبِ نظراں خواہد بود

الترغی

گز نام و نشان من پر سجدہ گیر قاصد

آوارہ و مجنون نے رسوا میرا بازار سے

گرچه بالا است ذات پاک احد
که بدو هیچ سلسلہ نہ رسد
لیک اندر طریقت ارشاد
دست در دست راہنمایان داد

سلسلۂ بیعت

حضرت قطب الاقطاب شمس المآل شیخ محمد امین خان

رسالت مآب مرقعات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم

حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

حضرت امام موسیٰ علی رضا رضی اللہ عنہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ستری سقطی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبدالغفر زمینی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ابی الفضل عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ ابوالفتح مظفر طوسی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ابوالحسن ہیکاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ ابوسعید مبارک مخدومی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عبدالغفار گیلانی عوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سید شمس الدین ابی صالح رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت خواجہ ثروت الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ بدر الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ عبدالباسط رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ معبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سید عبدالغفار گیلانی ثانی پیر کوئی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سید پریش رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ علاء الدین علی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت ابوالعباس شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ ابوالوفار شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ ثروت الدین رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت شیخ سید یارین بعداوی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سید مبارک شاہ رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سید غلام محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت چوہدری محمد امانت خان رحمۃ اللہ علیہ

ایک ضروری عرضداشت

پیکتوبات محض عشق اور فقر کے جوش سے بریز رہے ہیں جو صاحب
فقر سے محبت نہ رکھتے ہوں۔ خدا کے لئے وہ ان کو نہ پرھیں۔ ورنہ
انکار اور اعتراض سے وہ کفر و ضلال کے گڑھے میں گر جائیں گے۔

کاش کہ وہ اس کس کہ یہ انکار درآمد و زخیاں شد

نه غرض کسی سے واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تیرے فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے



نام تو در در و نم و یاد تو بر زبان
باشیر در در و ن شد و با جان بدر شود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بیکم پوچھنا۔ ضلع پوشتیا پور

مورخہ ۹۴

عزیز القدر میں جناب مولوی۔۔۔ حضرت مولانا محمد
اسلام و حکیم! محبت نامہ آن سنی و شرف مسدور کیا میں کو مطالعہ کرنا چاہتا
کی صحبتوں کی یاد تازہ ہو کر دل کو عجیب فرحت و انجاء طاعت میں ہوتی ہے۔ ذات
نوش کہ وقت مانوش کردی۔ ہذا اک اللہ خیر۔ عزیز میں ذات میں نے اپنے
معرفت اور حصول ذات پاک کے لئے تمام سامان آب میں یہ دانستہ کہ
میں اور چھوٹی بڑی چیزوں کو نظر انداز کریں جو آپ میں دلچسپی میں آپ وقت
ایک چیز کو اپنا نقطہ نظر قرار دیں وہ کیا ہے۔ وہ صرف عشق و محبت ہے۔

مغز کسی سے واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تیرے فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے



نام تو در در و نعم و یاد تو بر زبان
باشیر در در و ن شد و با جان بدر شود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بگم پد جڈ یاد۔ شمع ہوشیار پور

مورخہ ۹۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مریم
السلام و علیکم! محبت نامہ آن سنیہ شرف صدور لایا جس کو مطالعہ کرنے سے گھر قائم
کی صحبتوں کی یاد تازہ ہو کر دل کو عجیب فرحت و انبساط حاصل ہوئی۔ اسے وقت تو
خوش کہ وقت مانع نہ ہو کر دی۔ جزاک اللہ خیراً۔ عزیز من! ذات الہی نے اپنی
معرفت اور حصول ذات پاک کے لئے تمام سامان آپ میں ودیعت کر رکھے
ہیں اور چھوٹی بڑی چیزوں کو نظر انداز کریں جو آپ میں ودیعت ہیں۔ آپ صرف
ایک چیز کو اپنا نقطہ نظر مقرر فرمائیوں۔ کیا ہے۔ وہ صرف عشق و محبت ہے

جس کو خالق اکیرنے آپ میں محض اپنی معرفت اور حصول ذات پاک کے لئے نعت
 فرار رکھا ہے۔ آپ کے اذکار و اشغال و مجاہدات محض حضرت عشق کی شعلہ افروزی
 ہے اور بس۔ اپنے مجاہدات سے ہمیشہ عشق و محبت کی جانب غور رکھنا ضروری اور
 لابد ہے کہ یہ کتنا اور کس قدر ہے۔ کمی ہوئی یا زیادتی۔ اگر خدا نخواستہ کبھی کمی نمودار
 ہو تو اذکار و اشغال میں معتد بہ و اذیاد کرنا ضروری ہے تاکہ وہ تاریکی اور بد مزگی
 جو دل پر مسلط ہو گئی ہے رفع ہو کر حالت اولیں رونما ہو جاوے ہمیشہ عشق و محبت
 کے اذیاد کی کوشش و سعی بلیغ ہونی چاہئے جیسا کہ فرماتے ہیں۔

شعرے در رہ منزل جانان کہ خطر ہاست بجاں

شرط اول قدم آست کہ مجنوں باشی

عزیز من! معرفت ذات الہی محض جذبہ عشق سے حاصل ہوتی ہے۔ جو
 انسان خاک کی کے اللہ نے نصیب کیا ہے اور بڑے بڑے حبیب اللہ فرشتے اس
 اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہونے کے سبب حضرت انسان کے مدارج و مراتب
 کا شمع بھی حاصل نہ کر سکے۔ کیا آپ نے غور نہیں فرمایا کہ حضرت سرور کائنات اور
 معجز موجودات صلعم اس بارہ میں کیا فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ الفقر فخری
 وَالْفَقْرُ مِسْكِي لَفْظ فقر سے مراد یہی عشق و محبت ہے۔ حضور کو سب اولیں و
 آخرین پر تفضل حاصل ہے کس وجہ سے۔ صرف اس وجہ سے کہ آپ کو فقر تعینی
 عشق کے درجات میں سب پر تفضل حاصل تھا۔ غرض کہ فقر یعنی اسلام حقیقی مرت

عشق و محبت سے حاصل ہوتا ہے۔ آنحضرتؐ اسی کی جانب غور اور توجہ فرماتے ہیں
خدا کے لئے کبھی ایسی صورت پیدا نہ ہونے دیں کہ زبانی ذکر ہو اور قلب بن
کہیں اور شغل میں مصروف ہوں۔ اگر ایسا ہو تو ذکر و شغل کو فوراً بند فرما کر اسم
یا فُتَال گیارہ مرتبہ غور سے پڑھیں اور پھر ذکر و شغل میں مصروف ہو جاویں انشاء
اللہ تعالیٰ شکایت مذکور رفع ہو جاوے گی۔

میں یہ دیکھ کر کہ آنحضرتؐ کی اہلیہ صاحبہ کو پہلے روز ہی انوار کا معائنہ ہوا
بہت خوش ہوا ہوں لیکن یہ دیکھ کر کہ اُن کو پاس انگاس سے نزلہ کی شکایت
پیدا ہو گئی ہے نہایت افسوس ہوا۔ آپ اُن سے فرما دیں کہ صبح یا شام چند بام
مقشر مناسب مقدار باویان ڈال کر کوٹ کر شکر ڈال کر نوش فرمایا کریں کیونکہ
یہ نزلہ محض ضعف دماغ کی وجہ سے ہے جو انشاء اللہ اس سے رفع ہو جائے گا
اگر کوٹ کر پینے میں تکلیف ہو تو ویسے پیما لیا کریں۔ اگر خدا نخواستہ یہ شکایت
پھر بھی باقی رہی تو میں حاضر ہو کر شغل مذکور بدل دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ
اس سے بھی مفید و موثر تر ہو گا۔ لیکن اس کے لئے آیام سرما مفید ہوتے ہیں۔
اور میرے حاضر ہونے تک کسی قدر راتیں طویل اور سرد ہو جائیں گی۔

میں یہ دیکھ کر کہ آپ مولوی صاحب کے ہمراہ تشریف آوری یہ کلیلہ حزان
کا ارادہ فرماتے ہیں نہایت خوش ہوا ہوں لیکن ضرورت تشریف لاویں خوب
گزرے گی جو مل بھیجیں گے دیوانے چند۔

میں ابھی تک کاروبار سے فارغ نہیں ہوا اور نہ حاضر ہونے کا عزم کرتا
 ارادہ تو یہ ہے کہ انشاء اللہ تعلے اپنی عمر ناپائدار کا بقایا حصہ آپ صاحبان کی
 خدمت میں صرف کروں گا حتیٰ کہ دم واپس بھی وہیں خدمت کروں۔ آئندہ جو
 اللہ کو منظور۔ مجھے یہاں عوام الناس فراغت سے کام کرنے نہیں دیتے۔ لہذا
 میں نے وطن چھوڑنے کی ٹھان لی ہے اور حتیٰ الوسع اس پر کاربند ہوں گا۔
 میں اُمید کرتا ہوں کہ ہمہ یاراں طرقت نے نیاز مند کو فراموش نہیں فرمایا
 ہوگا۔

بیگم پور جڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۲۵

میرے عزیز میرے پیارے مولانا صاحب زادہ اللہ مرآتیکم
 سلام مسنون! محبت نامہ آنحضرت شرف صدور لایا۔ پڑھا۔ مگر اس کا ایک ایک فقرہ
 آتش کدہ دل میں کافی ایندھن کا کام کر گیا۔ نہیں معلوم فقر کیسے جس کی نسبت حضرت
 سرور کائنات صلعم اپنا فخر ہونا فرماتے ہیں۔ لیکن آپ کے نیاز مند کو تو جو کچھ اوس
 سے ملا محض اور صرف عشق ہے۔ واللہ یہی اپنا دین ہے اور یہی اپنا ایمان ہے
 مدت سے اب اپنے میں کچھ نہیں ملتا کہ ایمان عوام جو ایک مدت سے اپنے دل پر

مستطرد کرتا تھا کہاں گیا۔ ایک فقیر پُرندہ و عشق نے وہ ایمان مجھ سے چھین کر
 بجائے اس کے عشق و درد و عطا فرما کر فرمایا کہ بیٹا ایمان کو کیا کر و گے۔ کیونکہ
 ایمان عوام کی تکمیل کا مزدِ جنت ہے لیکن ہم سوختگانِ آتشِ عشق کو جنت سے
 کیا کام۔ کیونکہ نہ جنت کے قابل ہم اور نہ ہمارے قابلِ جنت۔ البتہ تم آتشِ عشق
 میں جل جاؤ۔ پھر وہ کچھ بنو جو ہم و فلکی سے کہیں بالاتر ہے۔ میرے عزیز! اپنے
 آتشِ کدہ میں تو آتش پہلے سے افروزاں تھی لیکن واللہ آپ کے والا نامہ نے
 اُس کو زیادہ شعل کرنے کیلئے مزید روغنِ افشانی کا کام کیا۔ گو مزید شعلہ انگیزی سے
 میں بے تاب ہو گیا لیکن بے تابی میں آنحضرتؐ کو دعائیں دیتا تھا کہ اُسے وقت تو
 خوش کہ وقت ما خوش کر دی۔ کیونکہ سمندر آگ میں ہی خوش ہے جیسا کہ ماہی آب
 میں۔

عزیزِ مین! عبادتِ محضِ آتشِ عشق کی بادِ بانی ہے۔ جس عبادتِ شعلہ
 عشقِ افروزاں ہو اوہ تو باکار و مفید۔ ورنہ بیکار اور ضائع۔ اگر ہم عبادت کی
 فلاسفی کی جانب غور کریں تو یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے آپ جانتے ہیں کہ ذاتِ الہی
 ہماری عبادتوں سے مستغنی اور برتر ہے۔ اگر آپ اُس کی یعنی عبادت کی علتِ غائی
 پر غور فرمادیں گے تو صاف معلوم ہو جاوے گا کہ اس سے جو فائدہ مترتب ہوتا
 ہے وہ محض اپنی حالت کا انقلاب ہے جیسا کہ آپ نے سنا ہو گا کہ ایک کیمیاگر
 رُس کو کئی دن کھریل کر سننے کے بعد آگ میں رکھ کر سونا بناتا ہے۔ اسی طرح سے

فقر و رحمت اللہ علیہم عبادت کا کھل اپنے پر کرتے ہیں اور اخیر عشق کی آگ میں
 اپنے آپ کو جلا کر سونا بنا لیتے ہیں۔ کبھی اس نظر سے آپ عبادت نہ کریں کہ
 میں اللہ کا کام کرتا ہوں نہیں آپ اپنا ہی کام کرتے ہیں۔ البتہ آپ اللہ کے
 نام اور عبادت میں اپنے آپ کو یعنی اپنی مہر کو کھل کرتے ہیں اور اخیر پر
 اُس کے عشق کی آگ میں اپنی آگ دے کر اپنے آپ کو جلا کر سونا بنا لیتے ہیں۔
 شعر

کار خود کن کار بیگانہ مکن

بدر زمین غیبِ خود نہ مکن

عزیز من! کسی نے ایک خمیدہ پشت سے دریافت کیا کہ تم اپنی کمر کا سیدھا
 ہونا چاہتے ہو یا اوروں کی کمریں اپنی پشت کی طرح خمیدہ۔ اُس نے جواب میں
 کہا کہ میں اسی حالت میں خوش ہوں البتہ اوروں کی پشت میری طرح خمیدہ
 ہو جائے تو نہایت مناسب ہے بس آپ کا نیاز مند بھی یہ حسبِ قاعدہ مذکور
 آپ سے ایسے ہی امید کرتا ہے ایک اہل حال بزرگ فرماتے ہیں۔

رباعی ۵ رستم بہ طبیب و گفتم از درد نہاں

گفتا کہ بغیر دوست بر بندہاں

گفتم کہ غذا گفتم یہیں خون جگر

گفتم پر میری گفست از ہر دو جہاں

عزیز من! آپ نے عوام کو نہیں دیکھا کہ زبان سے بے شمار اللہ کے نام کا

ذکر کرتے ہیں۔ لیکن باوجود جملہ عمر اس میں صرف کرنے کے ان کو کچھ فائدہ نہیں
 نہیں ہوا اور نہ کچھ تغیر اس سے اُن میں پیدا ہوا۔ اس کا سبب محض یہ
 ہے کہ انہوں نے اس میں دل کو شامل نہیں کیا لیکن جن لوگوں نے اس کو
 دل سے ذکر کیا اُن کو زبان کے ذکر کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی پر
 ایک اہل حال فرماتے ہیں۔

شعرہ رام رام کر سنداں جیبا گھس گئی

اند رام نہ رچیا ابہ کی دھاڑ پیٹی

اسی پر حضرت مولانا صاحب فرماتے ہیں۔

شعرہ مشک را بر تن مزین بر دل مبال

مشک چہ بود نام پاکِ ذوالجلال

غزنی من! ضروری کاموں سے فارغ ہو کر اپنے حال کو نگاہ رکھو جو
 شخص خود نہ محاسب ہوا اور نہ محافظ، اس کو منزل مقصود پر پہنچنا نہایت
 مشکل ہے۔ میں زیادہ کیا گزارش کروں آپ دانا ہیں۔

والسلام

یگم پورہ جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳/۵

عزیز من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنوں و اشتیاق ملاقات افزوں محبت نامہ آن عزیز معہ ایک بندل
کاغذات شرف صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے۔

میں لکھوں تو کیا لکھوں اور عرض کروں تو کیا کروں۔ بات تو صرف ایک

ہے اور باقی جملہ فنون۔ وہ کیا، وہ عشق و محبت۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں، کہ

عشاق کو کن کن مصائب سے سابقہ پڑا ہے اور ان مصائب کے علاوہ موزش اندنی

سے ان کے جسم کے پرچھے اڑے ہیں۔ نیز آپ نے دیکھا نہیں کہ مرض مذکور کے

مریضوں کی جسمانی حالت اکثر خراب تر ہوتی ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ ان کا معشوق

ذات الہی اور پھر ان پر ایسے مصائب کا دودھ کہ اس سے کسی وقت بھی ان کو

آرام نہیں ملتا۔ کیا آن عزیز نے دیکھا نہیں کہ عشق مذکور کے مریض کو علاوہ دیگر تکالیف

کے کسی نہ کسی مرض بدنی دائمی میں اس کا معشوق جو داناؤں سے دانا اور زیر کو

سے زیرک ہے مبتلا رکھتا ہے اس کا کیا موجب ہے۔ وہ معشوق نعوذ باللہ نہ دشمن

ہے اور نہ دشمنی کرتا ہے۔ تو پھر مبتلائے دائمی مرض کرنے کا فائدہ کیا ہے اصل

موجب اس کا یہ ہے کہ تعلیم فقیریہ ہے کہ انسانی ہستی کی نفی ہو کر اثبات حق

قائم ہو جاوے۔ یہ تب تک میسر نہیں ہو سکتا کہ جب تک فقیروں نے انسانی

کا دل سے تارک نہ ہو جاوے لیکن نفس بصورتِ قیامِ صحت جسمانی ایک پوہیب ہوتا ہے تو ذاتِ الہی اپنی مہربانی و عنایت سے فقیر عاشق کو ایک آنہ پامالِ نفس کا جو مرض الہی ہوتی ہے عطا فرماتا ہے۔ تاکہ ترکِ لذات اور پامالِ نفس میں اپنے عاشق کو مدد مل سکے۔ آپ نے سنا نہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک کو ہر روز بوقتِ عصر بخار ہو جایا کرتا تھا اور آپ کے غلامانِ فقرا اس نعمت سے ہرگز بے بہرہ نہیں رہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ دائمی مرض فقیر عاشق کے عشق کا مٹفکیٹ ہے جو معشوقِ حقیقی کی جانب سے عطا ہوا کرتا ہے۔ جس کو یہ مٹفکیٹ عطا نہ ہوا ہو فقرا عاشق اُس کے عشق میں ہمیشہ شبہ فرمایا کرتے ہیں۔

میرے عزیز مولوی صاحب! میرے ان جملہ معروضات سے اصل مطلب صرف یہ ہے کہ جب تک فقیر ترکِ لذاتِ نفسانی پر عمل پیرا نہ ہو تب تک اس کو نہ سبقِ لذت دینا ہے اور نہ اُس کی منزل چلا کرتی ہے۔ ان معروضات سے میرا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ آپ جملہ لذاتِ نفسانی ترک فرما دیں نہیں یہ لذات حدِ اعتدال تک قائم رکھیں اور ان سے تمتع اٹھالیں۔ لیکن ان کو حدِ اعتدال سے متجاوز نہ ہونے دیں۔ کیا آپ نے قرآن مجید میں نہیں پڑھا کہ اللہ صاحبِ مہم مذکور میں فرماتے ہیں کہ مَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ جو فقیر حدِ اعتدال سے باہر نکل گیا اُس نے اپنی روح تارک کر لی۔

میرے عزیز! نگہداشتِ نفس منازلِ فقر میں ایک نہایت اہم اور ضروری امر ہے جس سے فقیر کو کسی وقت فارغ رہنے کا حکم نہیں ہے اس کا یہ سہرا مطلب نہیں کہ آپ لذاتِ نفس قطعاً ترک اور حرام فرما دیں۔ نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نفس کی ایسے پرورش کریں جس سے یہ آپ کے زیرِ حکم رہے اور نا بعداری کو ہے نہ کہ برکشت ہو کہ آپ کے دل پاک کو اپنے تخیلات کا جولاں بنا دیوے واللہ یہ سچ ہے کہ دل کے تخیلات پر انسان کے کفر و اسلام کا فتویٰ ہے۔ اگر یہ خانہ الہی ہے تو یہ تخیلات ذاتِ الہی کا گزر گاہ بلکہ ممکن ہے گا۔ ورنہ نفس و شیطان کا یہ گھر ہے۔ فقرا کے نزدیک واللہ اسی پر انسان کے کفر و اسلام کا حکم ہے اور اسی پر انسان کا حشر ہے۔ اسباق ذکر و شغل سے نگہداشتِ مذکور نہایت ضروری اور لایم ہے۔ اگر فقیر اس پر کامیاب ہو جاوے، تو اس کی طے منازلِ آسان ورنہ مشکل تر ہے۔

میرے عزیز! آپ میرے معروضاتِ مذکور سے ہرگز یہ خیال نہ فرماویں کہ میں آپ کو جملہ لذات سے دوکتا ہوں۔ نہیں لذاتِ نفسانی سے اُسی قدر متمنع ہونے کے لئے عرض کر رہا ہوں جس قدر کہ فقرا کے لئے جائز ہے۔ اور جس کی اجازت کا ملائکہ اہل کمال کی جانب سے ہے۔ آپ حق العباد اور حق نفس ضرور ادا فرماویں۔ لیکن اپنے آپ کو اور نیز اپنے دل کو بازیچہ نفس ہرگز نہ بناویں۔ ان حقوق کے ادا کرتے وقت لذتِ نفس کو اپنا منظر نہ بناویں۔

بلکہ اس سے اولئے حقوق کو اپنے اصل مطالب کا خیال فرما دیں۔ پس یہ ایک نہایت عمدہ طریق ہے جس پر آج تک جملہ فقرا چلے ہیں اور کامیاب ہوئے ہیں۔ میں زیادہ کیا عرض کروں آپ مجھ سے ہر طرح سے دانا تو ہیں۔

میرا یہ نیا زمانہ اگر آپ مناسب خیال فرما دیں تو اپنے گھر میں بھی سنا دیویں اور دہن نشین فرما دیویں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ ماہِ حال کے اخیر یا ماہِ آئندہ کے شروع میں گوہرانوالہ میں حاضر ہونے کا ارادہ کرتا ہوں۔ آئندہ جو اللہ کو منظور۔ نیز گھر میں میرا دعا سلام فرما دیویں۔ والسلام

بیگم پور جٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰/۵

عزیز القدر۔ عزیزہ اذ جان جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم
سلام سنون! محبت نامہ آن عزیز شرفِ صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے۔ واللہ
میں ان الفاظ و عبارت کا ہرگز مستحق نہیں ہوں جن سے آپ مجھے یاد فرماتے
ہیں۔ میں فی الواقعہ لاشے ہوں جس کی نہ کوئی قدر ہے اور نہ قیمت۔ میں جانتا
ہوں کہ آپ کے قلم سے جو کچھ تحریر ہوتا ہے وہ محض آپ کے جوشِ محبت کا
نتیجہ ہے ورنہ یہاں تو کوئی شے ایسی نہیں جو قابلِ خیال بھی ہو سکے۔ کیونکہ

جو شخص کسی کے عشق میں فنا ہو گیا ہو وہ کیا قدر رکھتا ہے سچ تو یہ ہے۔ کہ وہ قابل ذکر بھی نہیں ہوا کرتا۔ بعض احبا اپنے وہم میں اس کو کچھ شے خیال فرماتے ہوں۔ تو یہ اُن کی مرضی لیکن آپ ہی فرمادیں کہ جو چیز آگ کی نذر ہو گئی ہو۔ اور آگ میں بھسم ہو گئی ہو اُس پر پہلی چیز ہونے کا کبھی اطلاق ہوا ہے ہرگز نہیں اور نہ ہونا چاہئے۔ عزیز من! واللہ امانت تو مدت ہوئی مرچکا ہے بارہا اس کی تلاش بھی کی گئی لیکن اس کا کہیں کھوج تک نہیں ملتا پھر ایسے نابود کی تعریف کیا۔ سب تعریف اُس ذات کو مرزا وار ہے جو اُس راکھ کے ڈھیر میں جلوہ افروز ہے۔

عزیز من! میں فنا شدہ اور گم گشتہ کیا عرض کروں نہ اپنی بہت و قوت ہے اور نہ اپنی طاقت و تواناں ہے کہ کوئی ایسی بات عرض کر سکوں کہ کسی کے کار آمد ہو سکے۔ کیونکہ صرف ایک عشق ہے جس نے تمام مستی جلا کر راکھ کر دی اور اُس کے قائم مقام وہ اب خود یہاں بنا بیٹھا ہے۔

شعرے عرصہ کروم دو جہاں بدول کار افتادہ

بجز از عشق تو باقی ہمہ فانی دانست

جب کبھی بات ہوتی ہے تو اسی عشق کی ہوتی ہے اور جب کبھی خیال پیدا ہوتا ہے تو اسی عشق کے ضمن کا۔ کیونکہ اپنے رگ و پے میں بجز اس کے اور کوئی شے موثر نہیں ہے۔ الْعِشْقُ نَارٌ أَوْ يَحْرَقُ مَا سِوَى اللَّهِ

میرے عزیز! آپ جو کام اور عمل کریں اُس میں عشق کی سٹیج ہوئی
 بہت ضروری ہے اگر یہ سٹیج بے سرکار نہ ہو تو والدہ اللہ وہ فعل فقر کے سبب
 میں متافق نہ ہوتا ہے جس سے یہ بہتر ضروری اور لا بد ہے۔ میں سچ عرض
 کرتا ہوں کہ عوام کا عمل کیوں بار آور اور نتیجہ خیر نہیں ہوتا صرف اس وجہ
 سے کہ اُس میں بدن اور رُوح باہم شمولیت سے وہ کام نہیں کیا کرتے اور
 ان ہر دو کے اجتماع کی صورت بجز سٹیج مذکور کے ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے
 کہ آپ بڑے زاہد و مجاہد کو دیکھیں گے وہ بلا نیل حرام میاں سے گزرے
 صرف اسی وجہ سے کہ دولت عشق سے بے بہرہ رہے۔ البتہ اگر زاہد و مجاہد
 کے درمیان کچھ تھوڑی سی آمیزش عشق کی ہوتی تو کچھ کامیابی کی صورت پیدا
 ہو جاتی لیکن وہ بے چارے یہ کہاں سے لاویں نہ اپنی فطرت میں یہ دولت
 و ولایت پائی اور نہ کسی سوختہ سے مل سکی کہ کچھ آگ مستعار ہی ان کو مل جائے
 میرے عزیز! آگ مذکور کے پیدا کرنے کا طریق صرف یہ ہے کہ سالک
 پرورش روحانی کرتے ہوئے نفس کی پامالی نظر میں رکھے نفس اور شیطان
 مترادف ہیں جس لذت سے نفس نہایت خوش ہو وہ اگر حد اعتدال میں
 رہے تو چندان نقصان دہ نہیں ہے۔ لیکن جس جو نہی حد سے متجاوز ہو جائے
 تو وہ روحانیت کا جس سے عشق پیدا ہوتا ہے ستیا ناس کر دیا کرتا ہے اس
 کی نگہداشت بہت ضروری ہے! اور جن لوگوں نے یہ آگ حاصل کی ہے۔

اور وہ اس میں جل رہے ہیں۔ اُن کے یہی طریقِ نذیر عمل رہا ہے جب کبھی عبادت میں لذت اور ذوق پیدا نہ ہو تو آپ قیاس فرمایوں کہ کسی فعل سے نفس زیادہ لذت پذیر ہو گیا ہے۔ پس اس کا خاص بند و بست نظر میں رکھیں۔ لذتِ جسمانی حرام نہیں ہیں۔ بالکل حلال ہیں لیکن معتدل حالت میں فقرا کے نزدیک حد اعتدال سے متجاوز حرام کا حکم رکھتے ہیں۔ میں زیادہ کیا عرض کروں آپ دانا ہیں۔ سابقہ نیازِ نامہ میں اس وجہ سے یہ امر عرض کیا گیا تھا کہ اس کی ضرورت معلوم ہوتی تھی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اِتَّقُوا مِنْ فِرَاسَتِ الْمُؤْمِنِ يَنْظُرُ بِهَا نَوْدًا لِلَّهِ يَعْنِي مُؤْمِنٌ كِي فِرَاسَتِ دُرٍّ وَكَيْونَ كِهْ اُسْ كِهْ پَاسِ مِشْعَلِ نَوْدِ اِلٰہِي ہوتی ہے جس سے وہ سب کچھ دیکھ لیا کرتا ہے مگر نیازِ نامہ ہذا میں صرف اس وجہ سے عرض ہوا ہے کہ تاکید ہو اور آپ اس پر سختی سے کاہ بند ہوں تاکہ نامِ الہی آپ پر بخوبی عمل کر سکے۔

گھر میں میرا بہت بہت سلام و دعا فرمادیں۔

والسلام

بیگم پور جٹ دیا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶ ۹/۲۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مراد شکم
سلام سنون! والانا مہ شرف صدور لایا شکریہ یاد آوری ہے جناب کی اور
نیز گھر کی علالت سے نہایت فکر پیدا ہوا دعا ہے کہ اللہ کریم اپنے فضل عظیم
سے آپ صاحبان کو تکلیف و حوادث دہرے مصون رکھے آمین۔ آمین۔
تم آمین۔ گھر کی آثوب چشم سے آن عزیز نے مفصل نہ مطلع فرمایا کہ کیوں اور
کس موجب سے آثوب چشم اب ہے۔ کیونکہ میں نے عرض کر دیا تھا کہ میرے
حاضر ہونے تک شغل بند فرمادیں جو امید ہے کہ جناب نے گھر میں تجویز
مذکور فرمادی ہوگی۔ اور انہوں نے اس پر ضرور عمل کیا ہوگا۔ اس کے بعد
آثوب کا قائم رہنا مرض چشم پر دلالت کرتا ہے نہ کہ وجہ شغل پر۔ امید ہے
کہ جناب ان حالات سے مطلع فرمادیں گے۔

میں اپنے حالات کیا عرض کہ دل کہ پہلے میں زخم سے بیمار رہا جیسا کہ
جناب کو معلوم ہے۔ پھر لاہور سے واپس ہوا تو عزیز محمد حسین بخار سے بیمار
ہو گیا۔ مگر اس کو کل سے بخار چھوڑ گیا ہے۔ لیکن میں نہ لہ سے بیمار ہوں جس کو
کئی روز گزر گئے ہیں۔ گو پہلے کی نسبت اب بہت آرام ہے مگر تاہنوز کلی
آرام نہیں ہوا ہے۔ لیکن اللہ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ نہ لہ سے چار روز

تک آرام ہو جاوے گا لیکن اس اثنا میں کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ جو
انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ رفع ہو جاوے گی۔

جناب نے اپنے والا نامہ میں نفس کی کسی قدر سرکشی کا ذکر فرمایا ہے۔
اور اس کی شکایت کی ہے گو ان امراض کا اصل علاج صحبت شیخ ہے لیکن
دیگر علاج بھی کبھی اثر سے خالی نہیں ہیں اور باتیں تو بہت ہیں جن کو بوجہ طلوت
میں عرض نہیں سکتا۔ کبھی کبھی بالمشافہ عرض ہو کر وہ اپنا اثر کریں گی لیکن بفعل
میں ایک ضروری عرض تحریر کرنا ہوں جو اپنے اثر سے ہرگز خالی نہیں رہے گی
اور وہ یہ ہے کہ جب آپ نہایت غور اور تامل سے خیال فرماویں گے تو
جناب کو پتہ مل جاوے گا کہ انسان محض تخیلات کا مجموعہ ہے اور بس لیکن
جیسے جیسے خیالات انسان کے دل پر گزرتے ہیں انسان کی حالت اُن کے
مطابق انقلاب کھاتی جاتی ہے چونکہ انسان کی توجہ محض خیالات میں متفرق
ہونے سے اُن کو انقلابات کی کچھ خبر نہیں ہوتی جو ان سے انسان کے جسم و جان
پر عائد ہوتے ہیں۔ یہ تو بڑی موٹی بات اور ہر کوئی جانتا ہے کہ انسان کے
خیال نیک یا بد گزرنے پر وہی کچھ ہوتا ہے جو خیال ہوتا ہے تو اندریں حالات فقرا
یہ حکم نافذ فرماتے ہیں کہ انسان کے نیک یا بد۔ صاف یا مکدر ہونے کا حکم
محض خیالات پر ہے جو اُس وقت اُس کے قلب پر حاوی ہوں۔ اگر اہل بات
غور سے دیکھی جاوے تو انسان محض خیالات کی نوعیت پر اپنے نیک و بد

ہونے کا حکم رکھتا ہے اور میں۔ اسی وجہ سے مشائخ ان طریقہ رحمتہ اللہ علیہم
 اجمعین نے تصور شیخ کو ہر وقت اپنے پیش نظر رکھتے ہوئے ان انسانی مراحل
 سے عبور کیا ہے اور حالت ملکوتی حاصل کی ہے۔ اس میں ہرگز کوئی کلام نہیں
 ہے کہ اگر تصور شیخ اپنے اہل آب و تاب کے سالک کے خانہ دل میں ممکن ہو جاوے
 تو اپنے بجز کسی اور چیز کو وہاں داخل نہیں ہونے دیا کرتا اور خود جلوہ ذات
 الہی ہوتا ہے تو گویا بجز ذات الہی کے تجلیات کے اور کوئی خیال وہاں نہ
 گذر سکتا ہے اور نہ ممکن ہو سکتا ہے۔ دیگر خیالات وہاں اس وقت آتے
 ہیں جب شیخ غیر حاضر ہو۔ لیکن شیخ کی ماضی اور غیر ماضی سالک کے اپنے
 اختیار میں ہے جیسا کہ مولانا ساقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مصرعہ ۷ حضور کی گہمیں خواہی از و غایت مشو حافظ

البتہ یہ امر کہ سالک ہر وقت شیخ کے روبرو حاضر رہے صرف اس غلبہ عشق
 و محبت سے ہو سکتا ہے جو سالک کے ہر وقت شامل حال ہو۔ بات تو میں
 نے مکمل عرض کر دی ہے جس سے مکرشی نفس پا مال ہو سکتی ہے۔ اب حضور
 شیخ اور اس سے عشق و محبت آپ کے اختیار میں ہے۔ والسلام
 گھر میں میرا بہت بہت دعا و سلام

بگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰۔ ۱۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علیکم
 السلام والانا اللہ العزیز شرت صدر لایا۔ شکر یہ یاد آوری ہے۔ میں اور
 کیا عرض کروں۔ ایام زندگی کٹ رہے ہیں اور منزل مقصود نزدیک آ رہی
 ہے۔ اپنی روح اور نفس میں بعض اوقات عجیب کش پاتا ہوں۔ لیکن گو قدم قدم
 پر نفس کو روح بہ امداد الہی پامال کرتی ہے لیکن یہ گر گر کر پھراٹھ کھڑا ہوتا ہے
 پھر روحانی حملہ اس پر ہوتا ہے اور پھر گر کر اٹھ کھڑا ہوجاتا ہے۔ میں سچ عرض
 کرتا ہوں کہ روح کے ہاتھ میں عشق کا آلہ اور ہتھیار نہ ہوتا تو یہ بلاشبہ مغلوب
 ہو گئی ہوتی۔ اکثر اوقات میں ان کی جنگ دیکھتا ہوں بعض وقت میں
 جنگ مذکور سے لطف حاصل کرتا ہوں اور بعض وقت ان کی جنگ سے
 مجھے تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ جب نفس
 اپنی شرارت سے باز نہیں آتا تو روح اپنے میں حالت عشق پیدا کر کے
 عشق کا بیم اپنے سے نکال کر ایسی خوبصورتی اور طرزِ مدبرانہ سے نفس پر رید
 کرتی ہے کہ نفس مردہ ہو کہ اپنی جملہ تزاویر کو بھول جاتا اور مردہ معلوم ہوتا
 ہے۔ لیکن حکم الہی ہے کہ وہ تا قیام جسم عنصری بالکل نابود نہ ہو۔ لہذا حالت
 مردگی سے یہ پھر زندہ ہوجاتا ہے۔ آخر کار اس کو دیکھا ہے کہ کثرتِ عشق

کے اثرات سے یہ اپنے ذاتی افعال و اثرات چھوڑ کر روحانیت کے اثرات سے اپنے آپ کو موثر پاتا ہے اور پھر یہ کثرت اثرات عشق سے مستقل اثرات روحانیت اپنے میں جاگزیں کر لیتا ہے گویا کہ یہ مسلمان ہو جاتا ہے۔

غریزہ منہاجیب فقیر کی یہ حالت مستقل ہو جاتی ہے تو اُس پر سے دوزخ

حرام ہو جاتا ہے۔ میں آپ سے تجربے کی بات عرض کرتا ہوں اور آپ اس

پر یقین کر لیویں کہ بہشت اس شخص کا حصہ اور ملکیت ہے جس کی روحانیت

غالب ہو لیکن وہ شخص جو بندہ نفس ہے دوزخی اور دوزخ کا ایندھن ہے۔

ملاؤں کو معلوم نہیں کہ میں دوزخی ہوں یا بہشتی۔ لیکن فقرا اہل اللہ جو جنگ

نفس سے فارغ ہو چکے ہیں۔ بالکل اور پورے واقف اور ماہر ہوتے ہیں کہ

نہ صرف خود بلکہ دیگر اشخاص کو مشعل نور الہی سے دیکھ لیتے ہیں کہ فریق فی

الجنة اور فریق فی السعیر میں سے یہ کس گروہ کا ممبر ہے۔ اب بادی النظر

میں یہ بات سن کر یہ اُمنگ ضرور پیدا ہوگی کہ اُس کو معلوم کس طرح سے ہو

سکے کہ میں کس گروہ میں سے ہوں۔ تو اس جانچ کے قاعدے سے بے شمار ہیں

جو محض صحبت شیخ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ لیکن بادی النظر میں ایک قاعدہ عام فہم

ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سالک اپنے دل کا محاسبہ رکھے کہ اُس کے دل میں

کیسے خیالات گزرتے ہیں یعنی اُس کا دل کن خیالات کا گزر گا ہے۔ یعنی

صحرائے دل میں بادِ صبا چلتی ہے یا بادِ سموم۔ بس اسی پر اپنی حالت قیاس

کرے کہ میں کس گروہ کا ممبر نہیں۔ عزیز من! ایک اور بات کمال تجربہ میں
 آتی ہوئی ہے جو نہایت پتہ کی بات ہے کہ سالک اکثر باد صبا کو بہ تکلف
 لایا کرتا ہے اور بادِ سموم سے نفرت و پرہیز کرتے ہوئے اس سے بچتا ہے۔
 اس حالت میں سالک کا محکم یہ ہوتا ہے کہ سالک اپنی حالت پر نہایت
 غور سے خیال کرے کہ آیا اُس کو لذتِ قلبی بادِ صبا سے حاصل ہوتی ہے۔ یا
 بادِ سموم سے۔ پس اسی پر فیصلہ ہے کہ وہ کیا ہے اور کس گروہ کا ممبر ہے ایک
 اہل دنیا اور بندہ نفس کو ہمیشہ بادِ سموم پر لذت ہوتی ہے۔ البتہ حبِ بادِ صبا
 سے دل لذت پذیر ہو تو پھر سالک کو یہ قیاس کرنا چاہئے کہ مجھ میں انقلابِ
 حسہ پیدا ہو گیا ہے اور پھر اس پر ایسی مداومت کرے کہ دل کی آشنائی
 بحرِ بادِ صبا کے اور یعنی بادِ سموم سے بالکل معدوم ہو جائے پس اسی پر اپنا
 خاتمہ کرے پھر فقدِ فوزِ اعظم کا وہ مورد ہے۔ لیکن اگر یہ حالت
 پیدا نہ ہو تو واللہ دوزخ اس کا ماویٰ ہے خواہ ہر روز ختمِ قرآن کیوں نہ
 کرے اور ہر وقت نمازوں اور تسبیحات میں غرق کیوں نہ ہو۔ بزرگ فرماتے
 ہیں۔

شعرہ وقتِ مردن بہ رُسوئے قبلہ چہ سُود

رُخِ دل چوں بہ رُسوئے جاناں غسیت

میں نہایت افسوس کرتا ہوں کہ میں اکثر اور ہمیشہ ایسی ایسی باتیں آپ کو

سنا کر تکلیف دیتا ہوں لیکن کیا کروں یہ سب کچھ محض تقاضائے محبت
ہے جو اپنے دل میں آپ کے لئے جاگزیں ہے۔ والسلام
گھر میں دعا و سلام فرمادیں *

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱/۲۵

غزیز القدر جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنوں! جس روز میں نے سابقہ آخری نیاز نامہ آنغزیز کو تحریر کیا تھا تو
اُس روز میں ۱۲ بجے دن کے کھانا کھا کر بیٹا تاکہ کچھ قیلولہ کر لوں۔ ابھی آنکھ
لگی ہی تھی کہ میں کیا محسوس کرتا ہوں کہ کوئی چیز میری کمر پر اپنا بار ڈال رہی
ہے میں نے پھر کر اسی حالت میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک نہایت مہیب
شکل کی چیز اپنا بوجھ مجھ پر ڈال رہی ہے۔ اس پر آنکھ کھل گئی لیکن مجھے
سوجھ گیا کہ بستی کی مرصید سے میں بلا کو رفع کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔
وہ مجھ پر حملہ آور ہے۔ پس پھر کیا تھا مجھ کو ہم اور بچے کا بنمار ہو گیا۔ میں
نے مصلحتاً اُسی وقت بستی چھوڑ دی اور بر سواری ٹانگہ جالندھر آ گیا۔
جالندھر آ کر شدت بنمار سے حواس ٹھیک نہ رہے اور نہ جسم میں طاقت

رہی کہ بلائے مذکور کے فرو کرنے کی کوشش کروں اور نہ کوئی اور صاحب
ایسا میرے پاس موجود تھا کہ وہ ضمن مذکور میرا معالج ہو سکتا۔ چنانچہ تین روز
یہی حالت رہی آخر چوتھے روز طبیعت کچھ سنبھلی اور خود کوشش مذکور
شروع کی۔ چنانچہ بلائے مذکور بفضلِ طاعت الہی دو دن میں طبیعت نے
برآمد اور روحانیت اپنے پرے آتا دھینکی تو بخار سے نجات ملی۔ چنانچہ بخار
اور بلائے مذکور نے قطعاً پھر عود نہیں کیا اور اس وقت بالکل آرام سے
ہوں۔ کمزوری ضرور ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ رفع ہو جاوے گی۔

میرے عزیز! آپ ماجرائے مذکور کو ایک تعجب کی نگاہ سے دیکھیں گے
کیونکہ قبل ازیں اہل روحانیت آپ کا سابقہ نہیں پڑا۔ لہذا میں چاہتا ہوں
کہ شہد از معاملہ مذکور میں آپ کے گوش گزار کروں تاکہ آنحضرتؐ کو معلوم ہو کہ
فقر اہل روحانیت کیا کچھ کرتے یا کر سکتے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ فقیر جب
کسی مریض قریب المرگ کی نسبت دیکھا کرتے ہیں کہ اس کا سلسلہ روحانیت
یعنی مریض کی ہستی کا تار جو ہستی اعظم سے عمر بھر وابستہ ہوتا ہے اس قدر
ریک ہو گیا ہے کہ عنقریب بالکل قطع ہونے کو ہے تو فقیر اپنی روحانیت
کے ذور سے رشتہ مذکور کو برطرف اور مضبوط کرنے کی کوشش کیا کرتا ہے اگر
فقیر زیر دست روحانیت رکھتا ہو تو بحالت مذکور اس کو رشتہ مذکور
مضبوط کرنا ہرگز چندان مشکل نہیں معلوم ہوا کرتا لیکن ایک حالت دوم ہے

اور وہ یہ ہے کہ رشتہ مذکور مرض کا بالکل انقطاع پذیر ہو جاوے، تو کوئی فقیر اندریں حالت دست اندازی نہیں کیا کرتا اور یہ کہہ کر بات ختم کر دیا کرتا ہے کہ موت کی تقدیر مطلق ہے اب معلق نہیں ہے۔ چنانچہ مریضہ مذکورہ جو تپ و رق اور ریل کے جملہ مراحل طے کر چکی ہے، کی نسبت دیکھ کر میاں صدر الدین خاں اور اُس کے پھوپھی زاد بھائی مولوی امیر الدین خاں صاحب وکیل کو بندہ بذریعہ خطوط اور نیز زبانی کہہ چکا تھا کہ مریضہ کا رشتہ حیات قطع ہو چکا ہے اب مفید تدبیر نہیں ہو سکتی۔ اُس کو ایک ماہ ہوا ہے اول تو وہ خاموش رہے لیکن مریضہ کے خود اپنے اصرار اور نیز ہر دو مذکورہ صاحبان کے اصرار پر مجھ کو پھر کوشش کرنے کے لئے کہا گیا۔ دل تو نہیں چاہتا تھا کہ میں بحالات مذکورہ اس میں دست اندازی کروں لیکن واللہ خدا نے مجھے طبیعت ایسی کمزور عطا فرمائی ہے کہ میں کسی اپنے مخلص و دوست کی تکلیف سے بلا اثر نہیں رہ سکتا لہذا میں نے بادل ناخواستہ دریائے بلا مذکور میں چھلانگ مار دی میں نے اپنی اندرونی نظر سے دیکھا کہ مریضہ کا شش چپ زیادہ زخمی ہے اگر اس کے اندام کی کوشش کی جاوے اور اندام پذیر ہو جاوے تو دیگر عوارض یعنی تپ و کھانسی خود بخود رفع ہو جاویں گے۔ کیونکہ یہ معلول ہیں علت نہیں ہیں۔ چنانچہ چار پانچ روز کے عرصہ میں میں نے بہت سی کامیابی حاصل کی اور رقبہ کثیر سے نہایت قلیل رہ گیا چنانچہ اُس کے ساتھ کھانسی جو

ہر وقت دامن گیر مرضیہ تھی نہایت کم ہو گئی اور مرضیہ رات کو نو بجے سے
چھ بجے صبح تک نہایت آرام سے سونے کی نوبت پر آ گئی۔ لیکن اللہ کی
شان ۳۰، ۳۱ ماہ گذشتہ کی رات بوقتِ شام میرے نام حکم آ گیا کہ فلاں مقام
پر ۱۰ بجے رات کے ضرور پہنچو چنانچہ بوقتِ مذکور میں جسم کو بستر پر چھوڑ کر
وہاں پہنچا اور چار بجے صبح کے میں واپس آیا تو میری غیر حاضری مذکور میں مرض
نے اندمال شدہ رقبہ قریب نصف کے پھر گھیر لیا میں نے واپس آتے
ہی دیکھا اور صدر الدین خاں سے میں نے حال مذکور بیان کیا تو انہوں نے کہا
کہ امشب کھانسی جو چند رات سے تقریباً بند ہو گئی تھی بہت آئی اور آپ کو
دو تین مرتبہ پکارا گیا مگر کچھ جواب نہ ملا۔ واللہ مجھے کوشش مذکور کے بے سود
ہونے پر کمال افسوس آیا اور ارادہ تھا کہ رات کی تکان دُور ہونے پر پھر سے
کروں لیکن ۱۲ بجے دن کے بخار نے آدیا اور جملہ کوشش ختم ہوئی اصل
حالات میرے بیمار ہونے کے یہ ہیں جو میں نے عرض کئے ہیں۔ یہاں پر اگر بفضل
خدا میری طبیعت نے تمام نکبت نکال باہر پھینکی اور اب میں بالکل تندرست
ہوں کمزوری باقی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ رفع ہو جاوے گی۔

امید ہے کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ والسلام
گھر میں میرا بہت بہت دعا و سلام فرما دیوں۔

بیگم پور جٹڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۴۲۵ھ

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام مسنون: والاناہ العزیز تشریف صدور الایا شکریہ یاد آوری ہے۔ العزیز نے
قبل ازیں اور نیز اب نماز نفل یا زودہ گامی کے اور ادوالفاظ متعلقہ کی نسبت ہر
سے استفسار فرمایا ہے۔ لہذا میں اس میں بلا کسی کمی و بیشی کرنے کے اپنی اس نوٹ بک
سے اور ادوالفاظ مذکور نقل ذیل میں کرتا ہوں جس میں حضرت قبلہ پیر و مرشد نے اپنی
زبان نبیض ترجمان سے ارشاد فرما کر نوٹ درج کرایا تھا۔ قدس اللہ سرہ
العزیز و رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ تو آپ کے ارشاد کی تعمیل میں کیا گیا ہے اس کو آپ ضبط کر لیں۔ العزیز
میرے گوجرانوالہ حاضر ہونے کی نسبت دریافت فرماتے ہیں جس کی نسبت عرض
ہے کہ اب میرا حاضر ہونا مشکل ہے کیونکہ اب موسم سرما و زبرد و زونا ہوتا جاتا ہے
اور گوجرانوالہ کامکان جنگل اور میدان میں ہے جو سرما کا آماجگاہ ہے مزید برآں اب
کام کاج کے علاوہ کون آرام سے بے آرامی کے لئے کوشش کرے۔

گھر میں میرا بہت بہت دعا و سلام فرماویں و استلام
سب صاحبان کو میرا دعا و سلام فرما دیں۔

یگم پور جٹیارہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مرآتکم
سلام سنون، العزیز کا والا نامہ آیا۔ حالات معلوم ہو کر نہایت خوشی ہوئی۔ شکر
ہے کہ اللہ صاحب نے آپ کا فکر قرض دور فرمایا۔ یہ ب اللہ کی عنایات کا نتیجہ
ہے۔ آپ مزید اجازت پڑھنے و لکھنے کی طلب فرماتے ہیں لہذا اجازت ہے
آپ حب اور حب طلب کے لئے چاہیں پڑھیں اجازت ہے۔ اللہ کامیابی عطا
فرماوینگے۔ روشنی اور تسارے وغیرہ کے پیدا ہونے اور دیکھنے کی آپ کو مبارکباد
ہے جس دم کو بڑھادیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ بہت کامیابی آپ دیکھیں گے۔
اللہ زد فزد۔ البتہ ایک بات قابل غور ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت
بوعلی صاحب قلندر فرماتے ہیں کہ

شعرہ چشم بند و لب بند و گوش بند
گر نہ بسنی نور حق بر من بخند

یعنی قلندر صاحب اس حالت کا حصول چشم اور لب اور گوش کے بند کرنے
پر فرماتے ہیں جو اس سے اگلا شغل ہے۔ لیکن اللہ نے آپ پر فضل کر دیا کہ معمولی
شغل سے وہ نعمت حاصل ہو گئی جو نہایت کوشش کے بعد ہوا کرتی ہے۔
ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ میں اپنی حالت کیا عرض کروں۔

چند روز سے سخت نزلہ ہو گیا ہے جس سے اب قدرے آرام ہے لیکن کل تیسرے
 پہر سے خفیف بخار ہے جس سے ابھی آرام نہیں ہوا ہے۔ اُمید ہے اس سے اللہ
 آرام دے دیونگے۔ ایک ضروری اور نہایت ضروری عرض کرتا ہوں آپ اس
 کی جانب نہایت توجہ فرما کر مشکور فرمادیں۔ اور وہ یہ ہے کہ بخار سابقہ سے اور
 عوارضات جو پیدا ہوئے تھے اُن سے بعض سے تو آرام ہو گیا ہے لیکن بعض ایسے
 ہیں جن سے ابھی تک آرام نہیں ہے مثلاً ہاتھ کی انگلیوں میں تھریو کرتے وقت
 لرزہ ہے جس سے تحریر کرنا نہایت دشوار ہے اور عروق بد شکل پیدا ہوتے ہیں
 جیسا کہ نیاز نامہ ہذا کے خروٹ ہیں۔ اس کے سوائے پٹلیوں اور رانوں کے
 اعصاب میں درد رہتا ہے جو شست و غاسٹ اور چلتے پھرتے نہایت جب
 تکلیف ہے۔

آپ برائے مہربانی ڈاکٹر صاحب سے اس کا حتمی علاج دریافت
 کر کے نسخہ مع استعمال کے طریق کے بہت جلد ارسال فرمادیں۔ نیز تحریر فرمادیں کہ
 اس سے ڈاکٹر صاحب کی رائے کیا ہے کہ ان سے کلی آرام ہو گا یا نہیں۔ زیادہ
 تحریر نہیں کر سکتا ورنہ اور بہت کچھ تحریر کرتا و استلام
 گھر میں اور بچوں کو دعا و سلام

بیگم پور چندیاہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۰/۳/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والا نامہ آنجناب شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں اپنے حالات
کیا عرض کروں اپنے عوارضات سابقہ سے ایک بڑا عارضہ درد اعصاب کا تھا۔
جس سے ٹانگوں اور بازوؤں میں درد رہتا تھا اور خصوصاً انگلیوں میں شج کی صورت
اور تھریج کرتے وقت سخت لرزہ رہتا تھا جس سے لکھنا دشوار تھا۔ اس کی دوائی
ہر چند کی مگر اس سے فائدہ ہرگز نہیں ہوا تھا اور نہ ہوتا تھا لیکن میرے لئے نہایت
تکلیف کا موجب تھا۔ دوسرا عارضہ جو بخار آخر میں پیدا ہو گیا تھا وہ دروسینہ
کا تھا جس کا علاج ہر چند کیا مگر فائدہ نہیں ہوتا تھا۔ ہر جگہ سے مایوس ہو کر حضرت
رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی شکایت کی چنانچہ مرض اول الذکر کا انہوں نے ایک
چشم زدن میں علاج فرمادیا اور کلی آرام کی صورت پیدا ہو گئی جس سے اب آرام
ہے۔ جیسا آپ میرے حروف تحریر کردہ سے ثابت کر سکتے ہیں۔ اس سے آرام
ہونے پر خیال تھا کہ مجھے اب آرام و چین سے زندگی بسر کرنی ہوگی لیکن پھر دروسینہ
نے زور پکڑ لیا۔ اس سے سانس لینا بھی دشوار ہو گیا۔ اور رات کو درد سے سخت تکلیف
رہتی تھی چنانچہ اس کی نسبت بھی حضرت موصوف قدس سرہ العزیز کی خدمت میں
عرض کیا گیا ادا آنحضرت نے اسی طرح سے چشم زدن میں اس کا علاج بھی فرمادیا اور

اس وقت سے جس کو کئی روز گزرے ہیں بالکل آرام ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک
اب اس وقت مجھے عارضہ تو کوئی معلوم نہیں ہوتا البتہ کمزوری اور اسی بید
ہے کمزوری تو میری بیماری اولین کا نتیجہ ہے مگر اس میں راز کیا ہے۔ بس بات تو یہ
ہے کہ اک نہ اک عارضہ رہا ہم کو۔ اگر درد اعصاب اور درد سینہ سے مجھے آرام ہو گیا۔
تو اب درد دل سارا ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا
ہے۔ دنیا ایک مقام دارالحسن کا ہے اس میں رہ کر کبھی تکلیف سے نجات حاصل ہونی
ایک امر محال ہے۔ دیکھئے اس دارالحسن سے کب نجات ہو سکے۔ یہ اپنے بس کی بات
نہیں ہے۔ ہر ایک امر خصوصاً موت مشیت ایزدی پر انحصار رکھتی ہے جس سے
ہر ایک اپنی چیز حوالہ تقدیر ہے۔ یہ دیکھ کر کہ آپ کا جس اب سو تک پہنچ گیا ہے۔
میں بہت خوش ہوا ہوں۔ لیکن جناب نے اس کی نسبت کچھ تحریر نہ فرمایا کہ روشنی
کا کیا حال ہے آیا بحال سابق ہے یا اس میں کچھ ازادیا ہے اور اگر ازادیا ہے تو
کہاں تک اور کس درجہ تک قیام روشنی کتنی دیر تک ہے اُمید ہے کہ آپ مفصل
تحریر فرمائیں گے۔ اگر میں دیکھوں گا کہ یہ سبق نچتہ ہو گیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ
اُس کے بعد رمضان شریف تشریف لانے پر میں اس کے آگے کا دوسرا سبق عرض
کر دوں گا۔ لیکن ضروری ہے کہ آپ تب تک سبق موجودہ نچتہ کر لیں۔ خدا جانے
اگر میں برہا کہ چلا گیا جس کی نسبت میں اپنے میں سخت ضرورت محسوس کرنا ہوں تو
پھر آپ کے مدت العمر میں مل سکوں یا نہ مل سکوں اس لئے ضروری ہے کہ کم سے کم

میں آپ کو سلطان الافکار کا شغل تو تعلیم کروں تاکہ آپ بفضل الہی موصول الی اللہ
کے منزل طے فرمالیوں گے۔ نیز گھر کے حالات روشنی سے مطلع فرما دیں۔ اُمید ہے
آپ بفضلہ تعالیٰ کام تعمیر مکان سے فارغ ہو چکے ہوں گے اس سے بھی مطلع
فرما دیں۔ والسلام

گھر میں اور بچوں دعا و سلام

اپنی کتاب میں ہر ایک چیز حتیٰ کہ کل کائنات معہ صاحب کائنات کے
موجود ہے اور کسی بیرونی ہدایت کی کیا ضرورت ہے۔ البتہ ایسی کتاب کی ضرورت
رہتی ہے جس کے پڑھنے سے آتش عشق پر دغ و غن ریزی ہوتی ہے۔ سو وہ کتابیں
اور ہیں جو عشق الہی کے آتش سے جلوں کی ہیں۔ وہ مجھے کفایت کرتی ہیں۔
مولوی صاحب! اب دنیا بہت تنگ اور بے مزہ معلوم ہوتی ہے اس
سے نکل کر دوسرے عالم میں چلے جائے کہ دل چاہتا ہے اب تو نہ دنیا اپنے کام
کی اور نہ آپ دنیا کے کام کے۔ اندریں صورت پھر یہاں نہ جاؤ کیسے ہو سکے۔ حلت
مناسب تو اور موزوں تو ہے۔ جب آپ اس مقام پر پہنچیں گے تو آپ میری
حالت مذکور کو اپنی حالت پائیں گے۔

شعرہ پرسیدیکے کہ عاشقی حسیست

گفتا کہ جو من شوی بدانی

والسلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۰/۴/۵۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! چند روز ہوئے ہیں تو نوازش نامہ آں عزیز شرف صدور لایا تھا۔
لیکن چونکہ میرے ہاتھ کے جوڑ یعنی گٹ میں درد شدید تھی۔ اس وجہ سے میں
جواب میں نیاز نامہ گزارش نہ کر سکا معاف فرماویں۔ جوڑ مذکور پر نہ کوئی دم
تھا اور نہ پھوڑا۔ محض درد شدید تھی۔ جس نے مجھے چند روز سخت بے آرام اور
بے کل رکھا۔ آخر اس پر جو بیکیں لگوائیں تو آرام کی صورت پیدا ہوئی۔ اللہ کا
شکر ہے۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے۔ آں عزیز نے
سائیں اور امیر دیہاتی کا قصہ خوب تحریر فرمایا اصل بات یہ ہے۔

شعرہ حریفِ رویشان بزد و مردِ دواں

تا بخواند بر سلیمانی آن فنوں

کارِ مرداں روشنی دگمِ است

کارِ دونان حیدر و بے شرمی بہت

کاش یہ لوگ اصل بندگانِ الہی ہوتے تو ان سے ایسے ناسزاوار افعال ہرگز
صادر نہ ہوتے۔ فقر میں داخل ہوتے وقت قدم اول یہ ہے کہ اکل حلال اور صدق
مقال پر فقیر کی استقامت سخت ہو۔ لیکن یہ لوگ اس سے بہت دور ہیں۔ سچ تو

یہ ہے کہ فی الواقع ان لوگوں کو نہ فقر کی تلاش ہے اور نہ اس کے قواعد کے پابند ہیں بلکہ یہ لوگ عوام الناس سے نہایت ذلیل ہیں اور اپنے تئوں اور سے مال حاصل کر کے دنیا کی تن آسانیاں حاصل کرتے ہیں۔ اخیر ان کے ارادوں اور اعمال و خیالات پر لعنت پڑا کرتی ہے جیسے کہ اس مکار پر پڑی۔

میرے عزیز! میرا دل چاہتا ہے کہ میں عرض کروں کہ فی الواقع فقر اور عشق کیسے ہے اور آغاز کیا ہے اور انجام کیا ہے۔ یہ خواہش تحریر اس وجہ سے پیدا ہوئی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ میں اپنے اصل حال سے ابھی واپس ہو کر بیٹھا ہوں۔ اس وقت عشق سے دل پُر و دہے اور زبان پر سکوت ہے۔ دونوں کے بین بین حالت تحریر ہے۔ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اپنے جوش عشق کو شمعہ اندھال خود عرض کر کے فرو کر لوں۔ میرے یہ معروضات محض جوش سے ہیں ورنہ کہاں میں اور کہاں یہ۔ راز الہی میرا یہ عرض کرنا ویسا ہی ہے جیسا کہ حضرت مرتضیٰ علیہ السلام نے باوجود ممانعت حضرت مرشد کامل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنا راز ایک چاہ میں جو کسی بیابان میں تھا جا بیان فرمایا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چاہ کا پانی خون ہو گیا تھا۔ بات یہ ہے کہ مجھ کو اپنے مجاہدہ اور معائنہ و مکاشفہ سے ایک گھنٹہ ہوا ہے تو ہویدا تھا نہ صرف ہویدا تھا بلکہ اپنا حال اور مقام تھا جن کے آثار اس وقت بھی موجود ہیں کہ میں جو ساٹھ بیسٹھ سال سے ایک مختلف اجزاء کا مجموعہ ہوں اور مدت سے سمجھے ہوئے تھا کہ میں بھی ایک تہتی ہوں۔ واللہ بالشراب مطالعبت

مرشد کامل معلوم سے ثابت ہوا کہ میری ہستی کا محض وہم تھا اور نہ یہ ہستی تو ہستی نواز
 کی ہستی ہے فقط۔ اس سے مزید کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ اور نہ کسی کو ثابت ہوا۔
 ہے۔ مشاہدہ سے عجیب بات ثابت ہوئی ہے کہ ذات ذوالجلال نے میرے جسم
 کی ترکیب تین اجزاء سے کی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اول جسم جو عناصر کا مرکب ہے
 دوسرے روح۔ تیسرے ہستی۔ پھر اجزائے مذکورہ کی ماہیت کی جستجو کی تو معلوم ہوا
 اور پایا گیا کہ ذات پاک کے ارادہ نے کئی ایک ترکیب اور انقلاب اپنے میں
 دے کر عناصر اور ان کی نوعیت موجودہ پیدا کی جس سے وہ روح کے داخلہ کی
 قابلیت کے قابل ہوا۔ روح کو جسم ترکیب کردہ عناصر میں داخل کیا تو چونکہ
 اس سے بھی اصل منشاء حاصل نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ روح بھی جو عناصر سے بالا اور
 لطیف تر ہے تاہم عناصر کی طرح ترکیب یافتہ ہے اور عناصر کی طرح سے اپنے
 اصل ماخذ سے جو عناصر کی طرح زیادہ دور افتادہ نہیں ہے مگر دور افتادہ ہے
 لہذا ان دونوں کی ترکیب سے کیا بنتا تھا اور اصل منشاء معانی حقیقی کا کب پورا ہوتا تھا۔
 پس مکمل کرنے کی غرض سے اس میں اپنی ہستی کا اور اضافہ کر دیا۔ پھر کیا تھا پھر تو
 امانت بدیہی نظر آنے لگا اور موجود ہے۔ امانت بہ ترکیب موجودہ ایک ایسا گورہ
 و خدا بن گیا تھا جس کی ترکیب مذکورہ کا کچھ پتہ نہ ملتا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ نہ اس
 ترکیب کے دیکھنے کے لئے چشم تھی اور نہ یہ دیکھ سکتے تھے البتہ حضرت مرشد کامل معلوم
 کے صدقہ سے چشم وا ہوئی تو یہ سب کچھ علیحدہ علیحدہ کر کے ہر ایک چیز کو غور سے دیکھا

امانت اپنے آپ کو ہر روز دیکھتا ہے۔ کبھی کبھی تجربہ کے طور پر تلاش بھی کرتا ہے کہ امانت کہاں ہے تو واللہ باللہ امانت کہیں سے نہیں ملتا۔ تلاش کرتے وقت ہنٹا دھنڈا آواز اوپر سے آتی ہے کہ تم تو ہم ہیں اب تم تلاش کس کو کرتے ہو۔ امانت تو محض ایک آہور میدہ کیا گیا تھا کہ اُس کے پیچھے دوڑ کر پہچا تو یہ کون ہے مگر جب اس کو پہچانا تو معلوم ہوا کہ یہ صرف ایک سحر کا پتلا تھا جس کا فی الواقعہ وجود نہیں ہے۔ میں مذکورہ بالا عبارت تحریر کر چکا تھا اور تاہنوز اس پر فرید عرض کرنے کو تھا کہ ایک شخص نے آکر اپنی باتوں سے مجھ کو عالم بالاسے نیچے اتار دیا اور اب چونکہ میں وہاں نہیں ہوں لہذا وہاں کی کوئی بات سپرد قلم کرنی سراسر کفر ہے۔ لہذا اب میں خاموش ہوں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ دفعتاً منزل نہ ہوتا تو آپ ایک عجیب و غریب حالات کا شفاست مسموع فرماتے جو پہلے کبھی سُننے نہ ہوں گے۔ چلو پھر سہی۔ یا رہا بقی صحبت باقی۔

یہاں اکثر بارش ہوتی رہتی ہے جس سے فصل ربیع کی حالت بد سے بدتر ہو گئی ہے۔ اُمید ہے گھر میں حالت اچھی ہوگی تاہم مطلع فرماویں امد میرا سلام کہہ دیویں۔ والسلام۔

عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جیلڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۵/۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا شکم

سلام سنون جناب کے والا نامہ آئے کو بہت دن گزر گئے ہیں لیکن فی الواقعہ میں اپنی قلبی مصروفیت سے جلد جواب گزارش نہیں کر سکا۔ معاف فرماویں۔ گو مجھ سے تحریر نیاز نامہ میں ضرورت سہل رونما ہوا ہے لیکن واللہ باللہ میں آپ کی یاد سے ہرگز فارغ نہیں رہا ہوں جو غالباً آپ کے حالات اس کا پتہ دیتے رہے ہوں گے اور وہی میری شہادت ہے۔ میں اپنی حالت کیا عرض کروں۔ نہایت مختصر طور سے عرض ہے کہ عمر بھر سے تلاش ہے کہ معرفت الہی حاصل کروں۔ اس میں بہت جدوجہد کی مگر اصل بات سے کسی قدر دور تھا۔ لیکن حبیب اللہی کا نزول ہوا تو اب میں اپنے اوقات میں اپنے آپ کو تلاش کرتا ہوں لیکن اس کا نام و نشان نہیں ملتا۔ لیکن میرا معشوق جس کو میں عمر بھر سے تلاش کرتا تھا موجود ہوتا ہے۔ شب گذشتہ یہی حالت تھی۔ اب مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات جس کا ذکر قرآن میں ہے یاد آتی ہے کہ حضرت نے ذات الہی سے ویدار الہی کا سوال کیا تو جواب ملا کہ لن ترانی۔ یعنی جب تک تم اپنی ہستی معدوم نہیں کرتے تم ہم کو دیکھ نہیں سکتے۔ یہ ماجرا حضرت کا اب اس ناچیز معدوم پر بالکل عاقل آتا ہے۔ ایک بزرگ نے بالکل سچ فرمایا ہے کہ

شعر ۷ چو ممکن گرد امکان بر فنا شد

بجز واجب دگر چیز سے نماند

عزیز من! دریاب دریاب۔ ہنوز وقت است۔ خود را گم کن و خدا را
دریاب۔ واللہ بجز ہستی گم کردن خود معرفت الہی ہرگز دست نمی دہد و بواسطے
حصول این نعمت طریقہ ایست طریق خاص کہ بجز فقرا کے راہیں اطلاع نہ
اسی پر حضرت بھیکہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شعر ۸ بھیک فقیری عجب سے لوکاں ہاں سا کھیل

جھگا بھوکے اپنا تب صاحب کا میل

یہی شعر مذکور تحریر کرتے کرتے پھر حالت شب وارد ہونے کو ہے اور اس کے
آثار اب بالکل نمایاں ہیں۔ لہذا ہم قلم بیکست و ہم کاغذ نماذ و اسلام۔ پھر
کبھی زندہ ہونگا تو کچھ عرض کروں گا با فعل ایک مردہ سے توقع تحریر و مقالات
فصل ہے۔

رقم ایک گم شدہ

بیگم پور جٹ یا کہ - ضلع ہوشیار پور -

مؤرخہ ۲۳/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون ایک والا نامہ انگریز قبل ازیں اور دوسرا اب شرف صدر لایا۔
مشکور ہوں۔ میں اپنے کام ضروری کے لئے کہیں چلا گیا تھا اس وجہ سے نیاز نامہ
جواب میں عرض نہیں کر سکا۔ معاف فرمادیں۔ گو قبل ازیں موسم گرما بہت زور و
پر تھا مگر برسوں کی بارش نے جو بہت ہوئی ہے موسم کی شدت کو ہلکا کر دیا ہے
آئندہ دیدہ باید کہ چہ شود۔

جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ اپنے اپنا کام ذکر و شغل شروع کر رکھا ہے
اللہ آپ کو یہ مبارک کرے۔ آپ حتی الوسع کوشش کرتے جاویں۔ موسم سرد
بھی اب دور نہیں ہے۔ برسات شروع ہونے پر گرما کی شدت نہیں ہے گی
بعد ازاں سرا ہے۔ گھر میں بھی آپ تاکید کر دیوں کہ وہ اپنے کام میں اچھی
طرح سے مصروف رہیں۔ مناسب یہ ہے کہ آپ ان کے مفصل حالات تحریر
فرمادیں کہ کیا کیفیت ہے۔ کیونکہ ان کو مجھے دیکھے مدت ہو گئی ہے جو فی الواقعہ
ایک امر مضر ہے۔ اور سب خیریت ہے اور میں خیریت سے ہوں والسلام
گھر میں اور نیز عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور مجیدہ یالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۵/۴۹

غریبہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! چند روز ہوئے ہیں تو کرامت نامہ آنحضرت صمد و دلایا کھتا۔
لیکن بوجہ کسل و شدت موسم اب تک جواب عرض نہ کر سکا۔ چونکہ موسم کی شدت
آپ پر بھی عامل ہوگی۔ لہذا آپ اپنی اور میری عمر کا موازنہ و مقابلہ فرماتے ہوئے
تساہل مذکور مجھے ضرور معاف فرمادیں گے۔

گھر کی حالت خاص ہونے کی وجہ سے عرض ہے کہ وہ آج کل حبس نفس سے
ضرور پرہیز کریں لیکن ایسا نہیں کہ سبق فراموش ہی کر دیں بلکہ اس طرح پر عمل فرمادیں
کہ سبق بھی دہرایا جاتا رہے اور اس سے تکلیف بھی محسوس نہ ہو۔ کیونکہ بالکل ترک
کرنے میں نقصان ہے اور وہ یہ ہے کہ حبیب پھر شروع کیا جاوے گا۔ تو گویا الف
بابت شروع کرنے پڑیں گے۔ آئندہ وہ مالک ہیں۔

جن صادق اور الواعزم لوگوں کے لئے یہ قاعدے حضرات طریقت نے ترتیب
کئے تھے اب اُن کا وجود تقریباً معدوم معلوم ہوتا ہے۔ کیا کریں۔ مردمان الواعزم
کا زمانہ میں سخت قحط ہے۔ ورنہ واللہ باللہ اسباق رسول خدا صلیعم میں وہی اولین
تأثیرات موجود ہیں۔ اگر یہ قابلیت موجود ہو تو مجید و شہلی رحمۃ اللہ علیہم اب بھی
پیدا ہو سکتے ہیں۔ میں کیا عرض کروں۔ اس ضمن پر عرض کرتے ڈر لگتا ہے کہ شدت

کا نام سن کر یارانِ طرقت کہیں حالت و اسباق موجودہ سے گریز نہ کر جاویں۔
والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا سلام

بیگم پور چند پالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۰/۴

غزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مرآتکم
سلام سنون! والانا اللہ ان غزیزہ ثروت صدور لایا جس میں نو دار و غزیزہ کی آمد کی
خبر درج تھی۔ اللہ صاحب غزیزہ کی عمر دراز فرمادیں اور علم بھران کو عزت و احترام
اور عصمت و پاک دامنی سے والدین کی خوشی کا موجب فرمادیں۔ آمین۔ آمین ثم آمین
یہاں چار پانچ بڑی بڑی بارشیں ہو چکی ہیں اور تاہو زائر محیط آسمان ہے جس سے
امید مزید بارش کی ہے۔ میں یہ دیکھ کر نہایت خوش ہوا ہوں کہ موسم کی شدت میں
بھی آپ اپنے اشغال میں ہمہ تن مصروف رہے ہیں گھر کی جانب سے مزید برآں خوش
ہوا ہوں کہ باوجود تنگی وقت کے انہوں نے اپنے اللہ کو فراموش نہیں کیا۔ میں نے
ان کی اس حالت سے خوش ہو کر بارگاہ عالی میں ان کی کوشش اور جانفشانی مذکور
کی نسبت عرض کی تو حکم آیا کہ انا لا نقتع اجر المحسنین نیز فرمایا گیا کہ ہم ان کو

دنیا اور آخرت میں اُن کے اعمال سے کہیں زیادہ اجر نیک دینے والے ہیں۔
اور ہماری نظر سے کچھ پوشیدہ نہیں ہے اور نہ ہمارا خزانہ رحمت تنگ ہے آپ
پیغام مذکور جو نہایت فرحت سے بریز رہے مگر میں فرادیوں اور تیز میرا سلام
کہہ دیوں اور میری طرف سے عبادت فرمادیں۔

مولوی صاحب! میں سچ عرض کرتا ہوں کہ دنیا بالکل بیچ ہے جہاں تک
ہو سکے آپ دولت آخروی حاصل کرنے میں کوشش فرمادیں یہاں کی عمر چند
روز ہے اور وہاں ابد الابد تک رہنا ہے۔ لہذا وہاں کا سامان مکمل ہونا چاہیے
سابقہ نیاز نامہ انگریزی کے مشکوں میں تھوکنے کا حال پڑھ کر گونہ تعجب اور ان گندم نما
جو فروش لوگوں سے دل میں نفرت پیدا ہوئی سچ تو یہ ہے کہ نہ ان لوگوں کو حساب و
کتاب آخروی کا یقین ہے اور نہ قیامت پر ان کا ایمان ہے۔ اگر یہ یقین ہوتا
تو یہ ایسا ہرگز نہ کریں۔ ان کا خدا تو حصول زر اور وجاہت دنیاوی ہے۔ جو
کام رسول صلعم نے ہرگز پسند نہیں فرمائے۔ بلکہ اُن کے مٹانے کو آپ مبعوث
ہوئے تھے وہ کام اب ان کا شیوہ اور پیشہ ہے یہ فخر و وجاہت اور زر و
دولت چند روز ہیں۔ پھر پیشی درگاہ عالی ہے جہاں مکر و تزویر نہیں چل سکتا۔ اپنے
اپنے اعمال بد کے خزانے بنا رہے ہیں۔ من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء

فعلیہا و ان سلام

عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۳۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! والا نامہ شرف صدور لایا۔ مشکور یاد آوری ہوں۔ عزیز من میں کیا
 عرض کروں کہ فقر کیا شے ہے۔ دل چاہتا ہے کہ اس کا ایک کرشمہ عرض کروں اور
 وہ یہ ہے کہ موجودہ ہئیت انسان ایک عجیب طلسم خانہ ہے۔ صانع حقیقی نے جسم
 عنصری ایک ایسا ایوان بنایا ہے جس میں دو دروازے ایوان مذکور کے تعمیر کئے
 ہیں ایک تو جانب عالم غیب اور دوسرا بجانب عالم شہادت۔ لیکن اس میں حکمت
 یہ رکھی۔ کہ جب ایک دروازہ کھولنا ہو تو یہ لازم رکھا کہ دوسرا دروازہ پہلے بند
 کر دیا جاوے۔ جب تک ایک بند نہ ہو دوسرا کھلنا محال ہے پھر جسم مذکور میں روح
 داخل فرمائی اس کو حکم دیا کہ جب تم مادہ اعدادہ کی نیرنگیاں اور گلکاریاں دیکھتے اور
 اُن سے لذات حاصل کرتے کا اعدادہ کرو تو احساس خمسہ کے ذریعہ جو بیرونی دروازہ ہے
 دیکھو امدان میں سے مادہ کا نظارہ کرو پھر نظارہ مذکور کے اقتضاء سے تکمیل لذات
 جمانی کرو۔ لیکن یہ بھی حکم دیا کہ جب تم عالم غیب کو دیکھنا چاہو تو یہ بیرونی دروازہ
 پہلے بند کرو۔ جب بیرونی دروازہ اعدادہ اس کی نیرنگیاں روح کی یاد سے فراموش ہو
 جاویں تو یہ دروازہ اندرونی کھلتا ہے اور پھر عالم غیب کے امور اور دنیا نظر آنے لگتی
 ہے۔ لیکن جب تک بیرونی دروازہ بند نہ ہو اور اس کی یاد بھی فراموش نہ ہو جاوے

تو اندرونی دروازہ نہ کبھی کھلا ہے اور نہ کبھی کھلنے کی اُمید ہے جس وقت انسان
 پیدا ہوتا ہے تو روح کے لئے اندرونی دروازہ کھلا ہوتا ہے اور بیرونی بند ہوتا
 ہے اُس وقت اِس کے نفسانی اور شہوانی قوی بالکل کمزور ہوتے ہیں لیکن اندرونی
 دروازہ کے مشاہدات کے قوی زور اور طاقت وڑھوتے ہیں لیکن رفتہ رفتہ
 والدین اور دیگر مربیان جسم کی ہر وقت کوشش سے روح کی توجہ مادہ اور اس کی
 لذات کی جانب لگائی جاتی ہے۔ بچہ کو مادہ کی لذات اور نیرنگیوں کی جانب یہ
 لوگ ہزار کوشش سے میدان دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ بچہ آہستہ آہستہ ان لوگوں کی کوششوں
 کا شکار ہو کر یہ حالت پیدا کر لیتا ہے کہ اندرونی دروازہ بوجہ گرفتاری لذات جسمانی
 کے بالکل بند کر لیتا ہے لیکن کوشش مذکور کا یہ نتیجہ بھی ہوتا ہے کہ پھر کسی حالت میں
 بیرونی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ حواس بیرونی مادہ کی نیرنگیاں اور اُس کی لغات
 سے ایسے خطا حاصل کرتے ہیں کہ نہایت متانہ حالت میں اپنا جمع کردہ خزانہ حس
 مشترک کے حوالہ کرتے رہتے ہیں اور وہاں سے دیگر اندرونی قوائی اپنے اپنے موافق
 کی اشیاء حس مشترک سے حاصل کرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ خیالات اُن میں راسخ
 ہو جاتے ہیں۔ اور کیا جاگتے اور کیا سوتے انسان اِن لذات و مشاہدات نفسانی
 سے فارغ نہیں رہ سکتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان ایک حیوان مطلق کسبتیت
 میں آجاتا ہے اور حقیقی انسان کہلوانے کا ہرگز مستحق نہیں رہتا۔ اُس کے مقالات
 اور افعال محض مطلق حیوان کے ہوتے ہیں اور روحانیت کے احساس جو اندرونی

دروازہ کے فتوحات ہوتے ہیں اُس سے بالکل مفقود ہو جاتے ہیں پھر وہ اُس
 مصرعہ کا مورد ہو جاتا ہے۔ مصرعہ ۵ اہل دنیا لعنت اللہ درقفا۔ پس
 پھر تو جاگتے سوتے ہر وقت مادہ اور اُس کے تجلیات سے فراغت نہیں ہوتی۔ اور
 اُن کے اثرات اُس کی لوح پر اس قدر منقش اور تہ بہ تہ ہوتے ہیں کہ کہیں لوح
 کا وجود بھی ان میں نظر نہیں آتا۔ دنیا میں ایسا شخص اہل دنیا کی نظر میں نہایت قابل
 ہوتا ہے۔ اہل دنیا اُس کو قابل اور با اقبال اور با ثروت و وجاہت کہتے ہیں۔
 جن کو کبھی روحانیت اور دروازہ دیگر کے وجود کا بھی احساس نہ ہو۔ لیکن اہل زیارت
 یعنی وہ لوگ جن کو دروازہ اندرونی میں گزر چاہی ہے۔ اُن لوگوں کو ان الفاظ و
 خطاب سے نصیحت کرتے ہیں۔ جو بالکل بے سود ہوتی ہے کیونکہ ان کو بیرونی دروازہ
 کے بجز اتنا بھی یاد نہیں ہوتا کہ اس کے سوائے کوئی اور دروازہ اس کے اندر میں
 موجود ہے

مردبان این جہاں ماومنی است عاقبت زین مردبان افتاد نیست
 ہر کہ بالاتر رود ایدتر است استخوان اوبتر خواہد شکست
 البتہ اس کی موت کے وقت جب حکم الہی بیرونی دروازہ بند کیا جاتا ہے اور
 بیرونی دروازہ کے لوازمات یعنی قوی سے انسان محروم کر دیا جاتا ہے تو اندرونی
 دروازہ حسب اقتضا حالت حکم الہی کھل جاتا ہے پھر یہ حیران و ششدر رہ جاتا
 ہے اور اس کو بیرونی دروازہ اور اس کی لذات و احساسات سے قطعاً محروم

کر دیا جاتا ہے چونکہ یہ سب دنیا انسان عالم مذکور سے نامحرم اور اس کے سامان سے بالکل معرا ہوتا ہے لہذا اس کو وہاں بجز حسرت و یاس و اضطرابی و پریشانی و دانت پیسنے کے اور کچھ وہاں نصیب نہیں ہوتا۔ بس پھر ابد الابد تک اسی حالت میں غلطان بچپاں رہتا ہے۔ اور اس کے ساتھ وہ سلوک ہمیشہ کے لئے ہوتا ہے جس کا کہ وہ مستحق ہے۔

خیر یہ بات جو اوپر گزارش ہوئی محض اس وجہ سے گزارش کی گئی ہے کہ آپ کو معلوم ہو جاوے کہ فقرا کیا کیا کرتے ہیں۔ اور یہ کیا کرتے ہیں؛ جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے فقرا کی کوشش محض دروازہ اندرونی کے کھولنے اور اس کے اندر داخل ہو کر سعی بلیغ اپنے معشوق حقیقی کی بارگاہ میں حاضر ہونے بلکہ اس میں ادغام ہونے کی ہوتی ہے۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ دروازہ اندرونی کھلتا کس طرح ہے۔ اس کا جواب صرف ایک اور یہ ہے۔ کہ عبادت سے۔ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ عبادت کیسی اور کس نہج کی۔ اس کا جواب تو فی الواقع میرے معروضات مذکورہ بالا میں آچکا ہے۔ البتہ اس پر چند اشارات کی ضرورت ہے۔ جو میں نہایت اختصار سے عرض کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ آپ اپنی روح کی اصل غذا روح کو دیویں۔ وہ کیا ہے۔ وہ محض ذات الہی کے خیال پاک میں محویت ہے یا باعناذ دیگر شرع آئینہ حال نیست الا روٹی یار۔ روٹی آں یارے کہ باشد زان دیار

اس کو آئینہ الہی سمجھنا پہلی بات ہے اور اس میں محویت دوسری بات ہے لیکن دونوں کی تکمیل میں اگر نقص باقی رہ جاوے تو اندرونی دروازہ کھلنے والا ہونے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اس ضمن میں فقرائے بہت بہت کمال کئے ہیں۔ اور کرتے ہیں جیسا کہ ایک انسان نما حیوان مطلق نے اپنے بیرونی دروازہ سے ایسے اثرات حاصل کئے ہیں کہ بیداری چھوڑ خواب میں بھی اُس کو کبھی اندرونی دروازہ کی کیفیت مشاہدہ نہیں ہوئی۔ بلکہ خواب میں بھی اندرونی حواس اپنا ذخیرہ جمع کردہ از حس مشترک ہی پیش کرتے رہتے ہیں جس سے اس کی قابلیت مشاہدہ خواب بھی مفقود ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے فقرائے اندرونی دروازہ ایسا کھولا ہے کہ باوجود بیداری کی حالت میں بھی وہ ایسے ایسے مشاہدات اور باتیں ہر وقت دیکھتا رہتا ہے جو دوسروں کو کبھی خواب میں بھی نظر نہیں آیا کرتیں۔ بس بات یہ ہے کہ محویت ایسی ہو کہ جس سے اندرونی دروازہ کھلنے کی قابلیت حاصل ہو جاوے میں زیادہ کیا عرض کروں۔ ہاتھ تھک گیا ہے کیونکہ گوجران ہوں لیکن بیرونی دروازہ کے لوگ مجھے بوڑھا کہتے ہیں۔ اور واقعی اس لحاظ سے بوڑھا بھی ہوں۔ مگر واللہ اندرونی دروازہ کے لوگ تو مجھے ایک نوجوان اور شاہ زور خیال کرتے ہیں۔ بیرونی دروازہ پر میں اپنے آپ کو واقعی کمزور اور بوڑھا پاتا ہوں لیکن اندرونی دروازہ پر اپنے زور میں کون مقابلہ کر سکتا ہے واللہ وائیں سب مات ہیں اور پریشہ سے مزید وقعت نہیں رکھتے۔ میں کہاں تک گزارش

کروں۔ اگر درخانہ کسے موجودہ است اور ہمیں قدریں است۔
 بسم اللہ آپ تشریف لے آویں لیکن پہلے مطلع کریں تاکہ میں کہیں ان دنوں
 میں جلنے کا ارادہ نہ کروں والسلام
 نیز عرض ہے کہ نیاز نامہ ہذا گھر میں ضرور سمجھا اور سنا دیوں۔ مفید ہو گا۔
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا سلام۔

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور
 مورخہ ۹/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام سنون! اس وقت رات کی سیر و سیاحت سے فارغ ہو کر میں نے نماز فجر
 اور معمولی وظائفت سے سبک دوشی حاصل کر لی ہے۔ لیکن دل رموز الہی اور اسرار
 غیبی سے مملو ہے۔ واللہ اپنی حالت تو اس شعر کے مطابق ہے۔

شعر
 اگرچہ عرض ہنر پیش یار بے ادبی است

زباں خموش ولیکن دہان پُر از عربی است

میرے عزیز! میں آپ کو تحریر کروں اور بیان کروں تو کیا کیونکہ یہ باتیں اور
 حالات و کیفیات بیان و تحریر سے بالاتر ہیں۔ چونکہ اپنی موجودہ حالت متقاضی

ہے کہ یہ آپ کو اپنی طرف کشید کرے لہذا ہیں آپ کی توجہ حافظہ رحمتہ اللہ علیہ
کے ایک شعر کی جانب دلاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ
شعر چوستعد نظر نیستی وصال مجو

کہ جام جم نہ ہر سود وقت بے بصری
غریب من! حافظ صاحب تصویر شیخ کی پختگی کے لئے اس میں تاکید فرماتے ہیں۔
اور اس کے لئے قاعدہ پختگی دوسرے شعر میں یوں فرماتے ہیں کہ
شعر بکوش خواجہ واز عشق بے نصیب نہ باش

کہ بندہ رانہ خرد کس بے نصیب بے مہری
لہذا آپ پختگی تصویر میں اب کوشش فرماویں۔ میرا دل چاہتا تھا کہ میں اس کے
فوائد و رموز نیاز نامہ ہدای میں آپ کے عرض کرتا۔ لیکن واللہ رات کی بیداری اور
جہد بلیغ سے جسم تکان سے چور ہے۔ باقی جسم کے اعضا کی طرح ہاتھ بھی سکتے سے
معر ہے! اور ناتواں معلوم ہوتا ہے۔ البتہ میں اتنا تحریر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں
کہ دوسرے شعر میں اصل قاعدہ پختگی تصور کا بیان فرمایا گیا ہے کہ جب تک عشق
کی لپیٹ دل کو نہ ہو تصویر شیخ پختہ نہیں ہوا کرتا۔ اگر عشق کامل ہو تو مکمل تصویر شیخ
کی پختگی ہو کر مرشد خانہ اور یہ تصور ہے اور قلب سالک جام سے بن جایا کرتے
ہیں۔ آپ کیا دیکھتے اور پڑھتے نہیں کہ فقرائے اپنے تقاضا نیت اور باتوں میں مینا نہ
اور جام اور نے کی کس قدر تعریف کی ہے اور کس جانا بازی اور ولد ہی سے اس پر

فدا ہوئے ہیں۔ گویا کہ اپنی زندگی کی قیمت غائی اس کو قرار دے کر بازی جیت گئے ہیں
 کیونکہ یہ تصور نچتہ ہونے پر عالم مثال طے ہوتا جاتا ہے اور فی الواقعہ عالم مثال عالم
 ملکوت کا دروازہ ہے۔ عالم مثال طے ہونے پر حیب عالم ملکوت شروع ہو گیا۔
 تو سالک انبیا اولیا اور ملکوت و دیگر ارواح سے ملاقات کرتا ہے اور بلکہ اُن
 سے محبت و یگانگت پیدا کر لیتا ہے۔ جب عالم ملکوت میں مہارت تامہ حاصل
 ہو گئی تو اُس سے اگلے عالم یعنی عالم ارواح میں جانے کی تیاری کرتا ہے۔ اس
 کے بعد عالم لاہوت اور باہوت میں جاد داخل ہوتا ہے پس پھر کیا ہیرا پنجا اور
 رانجھا ہیرا بن جاتا ہے۔ پھر ان میں کوئی فرق یا تفاوت باقی نہیں رہتا اور سالک
 کو انقلاب مذکور کا عین الیقین ہو کر حق الیقین حاصل ہو جاتا ہے اور اسی حالت
 کی نسبت اللہ صاحب فرقان حمید میں فرماتے ہیں کہ قاعبد ربک حتی یا
 تلیک الیقین۔ یعنی حق الیقین کے بعد عبادت مت کرو۔ گو حکم مذکور اللہ صاحب
 نے فرما دیا۔ جس میں ایک راز ہے اور وہ یہ ہے کہ اہل بات یہ ہے کہ جب
 فقیر کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو نہ اُس سے عبادت ہو سکتی ہے اور نہ وہ کر سکتا ہے
 کیونکہ عابد حیب معدوم ہو تو معبود کون ہے عابد کے وجود سے معبود کا وجود ہے۔
 ورنہ ہر دو ایک ہیں اور اس حالت میں نہ عابد عابد ہوتا ہے اور نہ معبود معبود عابد
 سے اس حالت میں یہ تکلف بھی عبادت نہیں ہو سکتی تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے
 کہ جب سالک عابد کی یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے اور عابد و معبود ہر دو فنا ہوتے ہیں

اور اس حالت میں ہدایت بھی معدوم ہوتی ہے تو پروردگار نے آیت شریف
 مذکور میں یہ ہدایت کس کو دی۔ کیونکہ سننے والا تو کوئی نہیں رہا۔ عزیز من دیکھا یہ
 کیسا راز ہے۔ فی الواقعہ پروردگار نے ان لوگوں کو اس میں ہدایت فرمائی جو یہ
 حالت نہیں رکھتے۔ ان کے نام حکم ہے کہ حق الیقین کے بعد عبادت ساکت ہے
 اور تم بے حال لوگ اہل حال کو ہرگز وق مت کرو۔ کہ یہ عبادت کیوں نہیں کرتے
 اگر ایسا کرو گے تو تم خلاف حکم کرنے سے گنہگار ہو گے لیکن نابینا لوگوں کے اندھا
 نے اہل حقیقت اور حکم کی ماہیت سمجھنے سے دور رکھا اور سیدہ لوگوں کو ان اندھوں
 نے بے شمار ایذائیں دیں حتیٰ کہ ان کی جان اور زندگی بھی ان کے ہاتھ سے تلف ہوئی
 مگر مرے ہوئے کو موت سے کب ڈر لگتا ہے۔ ان لوگوں نے بھی ان کے تشدد کی
 سرور پرواہ نہیں کی۔ اور ان کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر گئے اور دُزانہ بکھیر
 ختم ہوئے۔ میں زیادہ کیا عرض کروں۔ وقت تنگ اور ڈاک روانہ ہونے کو ہے
 ورنہ رموز الہی سے دل بریز ہے۔ اگر سبب مذکور نہ روکنا تو میں اور بہت کچھ کرنا
 لیکن اب اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

میرا یہ نیاز نامہ گھر میں بھی ذہن نشین کر دیں۔ والسلام
 عزیزوں اور مولوی صاحب کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹیاں ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۹/۲۶

غزیر القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام مسنون اکل والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے جناب
نے تصور کے ساتھ عشق بازی اور اس کی پختگی کے قواعد دریافت فرمائے ہیں۔
سامان عشق تو قدرت نے آپ میں ودیعت کر رکھے ہیں۔ البتہ طاقت کو بڑھانا
آپ کی جدوجہد کے اوپر منحصر ہے آپ عشق کو بڑھاویں اور کثرت سے محبت کی نگاہ
سے آئینہ کو دیکھنا شروع کریں کیا آپ نے سنا نہیں کہ اہل حرفت تکمیل حرفت کے
لئے کیا قاعدہ بتلاتے ہیں۔

مشرعہ گر تو می خواہی کہ باشی خوش نویس

می نویس می نویس می نویس

البتہ ان ورزشوں میں ایک خاص امر قابل لحاظ ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی طاقت
بدنی کو محفوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے، ہرگز نفس کو عیش کرنے سے محروم رکھنا چاہیے
اور اگر سخت ضرورت محسوس ہو تو بقدر مایحتاج کے بعد مشکل اجازت ہے۔ لیکن
نفس کو ان امور کے خیالات سے بھی محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ تجربہ ہے کہ
بعض اوقات ان خیالات کا قلیل وقت غلبہ یا ظہور عیش کی حد تک پہنچ جایا کرتا
ہے تو ایسے امور سے عشق نہایت مدغم ہو جاتا ہے۔ میں اس کی نسبت عرض تو بہت

کچھ کر سکتا ہوں لیکن یہ طوالت سے خالی نہیں ہے البتہ ایک ضروری اور نہایت ضروری قاعدہ عرض کرتا ہوں اگر آپ اُس پر عمل فرماویں گے تو راستہ خالی از حُسْن و خاشاک ہونا آسان ہے وہ یہ کہ آپ نفس کی حرکات اور ارادوں کا محاسبہ کرتے رہیں۔ اور روزانہ حساب سے فرو گذاشت نہ کریں اور کام میں ارادہ کی سختی سے مشغول ہوں۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہے لیکن ہرگز ہرگز نفس کو عیش نہ کرنے دیں۔ اور اس کو ہر طرح کے عیش و تفریح سے محفوظ رکھیں۔ بس اس راستہ میں نفس ہی سداہ عظیم واقع ہو رہے۔ گو جو برانوالہ آنا میرے لئے نہایت تکلیف کا موجب ہے اور نیز میری حالت اعدول اس سے بہت پہلو تہی کرتا ہے۔ مگر میں مناسب یہی خیال کرتا ہوں کہ بجائے آپ کے گھر سے تکلیف کرنے کے میں گو جبرانوالہ حاضر ہو جاؤں لہذا ارادہ کرتا ہوں کہ اگر وہاں کا تقاضا اسی نہج پر رہا اور کوئی امر مانع نہ ہوا تو میں انشاء اللہ تعالیٰ اکتوبر یا نومبر کے ایام میں ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔ صبح یہاں سے چل کر میں نونہ کے کلکتہ میل پر جا لندھر سے سوار ہو کر لاہور بارہ بجے کے قریب پہنچوں گا اگر آپ لاہور گاڑی مذکور سے پیٹے تشریف لے آویں تو مجھے ہوٹل میں کھانا کھانے کے لئے سہولت ہو جاوے گی اور بصورتِ تکلیف آپ تشریف نہ لاویں میں حاضر ہو جاؤں گا والسلام

گھر میں اور عزیز و نکوں میرا سلام نیز عرض ہے کہ میں شہر میں رہوں گا۔

بگیم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۸ ۱۴۹۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے۔ افسوس ہے کہ آپ یہاں سے واپس جا کر بخار سے بیمار ہو گئے۔ خداوند کریم آپ کو آفات دہرے مصمتوں و محفوظ رکھے۔ آمین۔ افسوس ہے کہ گھر میں باوجود زیر علاج ہونے کے شغل بند نہیں کرتے۔ میری طرف سے تاکید کر دیوں کہ تاہنوز وہ عیس بند کر دیوں لیکن مراقبہ اور مراقبہ میں نگاہ اور دیکھنا ہرگز بند نہ کریں۔ صرف مراقبہ سے دیکھنے میں ملاحظہ کر کے بتلادیں کہ آیا ظہور تجلیات اور روشنی میں پہلے کی نسبت کچھ فرق یا کمی ہے اگر ہے تو کس قدر۔ البتہ وقت مراقبہ میں کچھ زیادتی کر دیوں مگر عیس تاہنوز بند کر دیوں البتہ اگر ہو سکے تو مراقبہ میں تصویر شیخ کو مضبوطی سے پکرا لیوں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کروں گا کہ ان کو جو کچھ عیس سے ملتا ہے۔ تاہنوز اسی طرح سے بل جایا کرے۔ مگر معاف فرماویں کہ آپ فرائض زن نشو سے ابھی پرہیز رکھیں۔ اس سے دماغ کمزور ہو جایا کرتا ہے اور پھر ایسا کرنے میں شکایت دماغ باقی رہے گی۔ ورنہ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جاوے گا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر ان کو حالت زوجگی نہ ہوتی تو ہرگز یہ شکایت دماغ پیدا نہ ہوتی۔ زوجگی سے کمزوری دماغ پیدا ہوتی اور اس پر عیس کرنا پڑا جس سے یہ شکایت پیدا

ہوئی میں نے حبیباً اور پر تحریر کیا ہے اُس پر عمل کرنے کے بعد آپ مجھے حالت
تحریر کریں کہ آیا بلا حبس تجلیات بحال رہتی ہیں یا نہیں کیونکہ میں اس طرح سے
ظہور میں آنے کی کوشش کرنے والا ہوں اور نیز حالات استعمال دوائی ادا اُس
کے فائدہ سے مفصل بواپسی ڈاک مطلع فرماویں۔ واللہ مجھے ان کا فکر ہے۔ اللہ آرام
دیے۔ آپ نے جو اپنے حالات تحریر فرمائے ہیں میں ان کو پڑھ کر بہت خوش
ہوا اور دعا ہے کہ اللہم زِدْ فَرْدَ جناب والا آئینہ روئے یار حبیباً اور
کوئی آئینہ اللہ نے پیدا نہیں کیا۔ لیکن یار اپنا روئے آئینہ رکھتا ہو اور علم بالا
میں آمد و رفت کا ماہر ہو۔ اسی غرض سے حضرت مولانا دوم رحمۃ اللہ فرماتے
ہیں۔

شعر آئینہ جاں نیست الا روئے یار

روئے آں یار یکہ باشد ز اں دیار

آپ آئینہ مذکور پر استقامت اور مداومت کریں پھر یہ انشاء اللہ تعالیٰ
آپ کے لئے رفوف بن جاوے گا۔ اور آپ اس رفوف میں ہر دو عالم
کی سیر کر سکیں گے میں اس کی تعریف کیا کروں۔ یہ ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ
یہ حد بیان سے افزوں تر ہے۔ وہی بات اور وہی اصول ہے جو شعر
ہذا میں بیان ہوئی ہے۔ شعر

پرسید یکے کہ عاشقِ حبیبیت گفنا کہ چو من شوی بدانی

میں اُمیدوار ارادہ کرتا ہوں کہ یہاں سے صرف نومبر کے قریب میں فارغ ہو جاؤں گا اور پھر میں حاضر ہو سکوں گا۔ قریب جا کر میں اپنے حاضر ہونے سے آپ کو اطلاع دوں گا۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۹/۱۱/۹۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! جناب کے والانا نے پہنچے لیکن میں بوجہ کم فراغت جواب
عرض نہیں کر سکا معاف فرمادیں۔ کیونکہ اول تو مجھے بالندھر جانا پڑا کیونکہ وہاں صا
صدر الدین خاں کی والدہ کا انتقال ہو گیا تھا اور فاتحہ خوانی کے لئے مجھے ہاں ضروری
جانا تھا۔ پھر اسی اثنا میں عزیز جان محمد کا چھوٹا بچہ منو نیا سے بیمار ہو گیا جس کو
اب کلی آرام ہے۔ علاوہ ازیں عزیز طفیل کی بیوی بخار سے بیمار ہو گئی جو اب تک
بیمار ہے گو کہتے ہیں کہ مقام فکر نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہونے والا ہے
لیکن تاہنوز آرام نہیں ہوا ہے۔ علاج ہو رہا ہے۔ ان تروادات سے میں آن عزیز

کو نیاز نامہ تحریر نہیں کر سکا۔ معاف فرمادیں۔

واللہ مجھ کو آپ کے گھر کی شکایت علالت سے ہر دم فکر دامن گیر رہتا ہے آپ اس کا علاج کسی طبیع سے دریافت فرما کر کما حقہ کریں اور اس میں ہرگز غفلت نہ فرمادیں۔ آپ کے آخری والا نامہ نے مجھ زیادہ فکر میں ڈال دیا۔ یہ تحریر کے کہ باوجود عدم شغل کرنے کے شکایت دماغ پھر پیدا ہو گئی ہے قبل ازیں اور نیز اب بھی مجھے اس امر کے تحریر کرنے سے شرم آتی ہے کہ اس راستہ کے لوگ عیش نفس سے ہمیشہ پرہیز کرتے رہا کرتے ہیں۔ فقرا ہمیشہ نفس کے ہاتھ سے نالاں رہے ہیں اُس کی وجہ خصوصاً ایسی شکایات کا پیدا ہونا اور اُن سے اپنے مجاہدات سے باز رہتا ہے۔ افسوس ہے کہ پہلی حالت کمزوری اور اُس پر مزید طلاطم نفس اور پھر راہ خدا کے مجاہدہ کا غم۔ یہ متعنا د امور ہیں۔ خیر جو ہوا سو ہوا آپ اب علاج ظاہری دماغ میں ہرگز تساہل نہ فرمادیں۔ ایسا نہ ہو کہ اُن کو علالت راہ خدا سے باز رکھے۔ آئندہ آپ دانا ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ۲۰ نومبر کے بعد مجھے فراغت ہو جاوے گی۔ پھر آئسنے کا غم کروں گا۔ اور جناب کو اطلاع دوں گا کہ میں کس تاریخ کو آؤں گا اور کہاں آؤں گا یعنی لاہور یا گوجرانوالہ۔

آپ گھر میں میرا بہت بہت سلام دیویں اور میری طرف سے عیادت کریں۔ لیکن بواپسی ڈاک اُن کی طبیعت کے حالات سے مطلع فرمادیں۔ سخت

تاکید ہے والسلام
عزیزوں کو دعا و سلام

بیکیم پور جیٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۹ مئی ۱۹۴۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تہکم

سلام سنون! والانا مہ العزیز شرف صدور لایا مشکور ہوں۔

میں نے عزیزہ کا مشاہدہ بوقت پڑھنے درود شریف کے مطالعہ کیا۔ اس
سے میں خوش بھی ہوا اور بعدش مجھے کچھ افسوس بھی ہوا خوش تو اس وجہ سے کہ
عزیزہ کو واقعی اور درست طور پر زیارت حضرت رسول کریم صلعم کی حاصل ہوئی
اللہ اس کو مزید نصیب کرے آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔ مگر افسوس مجھے اس وجہ
سے ہوا کہ شغل جس کی برکت سے یہ دولت عزیزہ کو حاصل ہوئی وہ بوجہ کمزوری
اور علالت دماغ سے ترک کرنا پڑا۔ مگر ہرگز ہرگز بدول نہیں ہونا چاہئے! انشاء اللہ
تعالیٰ عزیزہ منزل مقصود تک پہنچ کر رہے گی۔ مقام فکر ہرگز نہیں ہے۔ عزیزہ کو
آپ میری طرف سے بہ تاکید کہہ دیوں۔ کہ وہ قلب اور تصویر کے دیکھنے میں مزید
وقت صرف کیا کریں۔ پھر میں حاضر ہو کر جو کچھ مناسب ہو گا گزارش کروں گا۔

افسوس ہے کہ آپ بھی اپنی کمزوری دماغ تحریر فرماتے ہیں اور اس وجہ سے ناغہ شغل کرنے میں تحریر فرماتے ہیں۔ آپ ہر دوپہر میرے کام لیویں۔ کیا آپ نے سنا نہیں کہ فرماتے ہیں۔

شعرہ یا مکن یا فیلیا نان دوستی

یا بنا کن خانہ درخورد و پیل

نفس کے مونہ میں لگام خاردار دے کر یہ منزل طے ہوا کرتی ہیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اب کام زمیندارہ سے تقریباً فارغ ہو رہا ہوں اور چند روز تک اپنے حاضر ہونے کی نسبت تحریر کروں گا۔ لیکن میں لاہور تک آسکوں گا۔ آپ میرے آنے سے پہلے وہاں پہنچ جاویں۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دُعا و سلام

بیگم پور خٹہ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام سنون! والا نامہ شرف صدور لایا۔ مشکور ہوں۔ جناب کے والا نامہ

سے جناب کے حالات اور خیالات۔ از صحبت شعیال پڑھ کر میں توجیران ہو گیا

ہوں۔ کہاں دولت فقر اور کہاں ضلالت روافض۔ میرے دل میں تو ہریت کچھ
 آتا ہے کہ آپ کو تحریروں لیکن طوالت تحریر اور اپنے ہاتھ کی کمزوری تحریریں
 کے مانع ہے۔ اُمید ہے کہ اگر ہو سکا تو میں کچھ بالمشافہ گزارش کروں گا۔ البتہ
 اس وقت تو میں اس قدر عرض پر اکتفا کرتا ہوں کہ آپ جانتے ہیں۔ روافض
 اصحاب ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اور حضرت غوث پاک قدس اللہ سرہ العزیز کو
 بُرا جانا اور بُرا کہنا ہے لیکن آپ فرما دیں کہ ایسے ناپاک خیالات کے انسان
 کو کیا ملے گا۔ خسارت و ضلالت فی الدنیا والآخرۃ ایک ذرہ ایسے ناپاک
 خیالات آنے سے تمام کیا کیا ایک دم میں کافور ہو جاوے گا۔ اور دائمی تاریکی
 اور ضلالت کے گڑھے میں گر جاؤ گے پھر بعد موت آگ سے آگ ہو کر نکلو گے۔
 کم و بیش جس قدر بھی فیوضات آپ کو حاصل ہیں یہ حضرت غوث پاک کے قدموں
 کا صدقہ ہے جب ایک ذرہ خیال بد آیا تو یہ تمام کیفیت آپ کے کافور ہو جاوے گی
 واللہ باللہ پھر ہم سے آپ کا کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہو گا اور ہم آپ کی طرف
 آنکھ اٹھا کر دیکھنے کے روادار بھی نہیں ہوں گے۔ ایسے ناپاک خیالات سے توبہ صادق
 کرو۔ ورنہ عفرتِ حال بد سے بدتر ہو جاوے گا۔

میں ارادہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں تقابیرِ ۲۷ ماہِ حال یعنی بروز
 شنبہ آئندہ بھوک پور سے انجے دن کی گاڑی سے سوار ہو کر ایک بجے دن کی
 گاڑی سے جالندھر سے لاہور آپ کی خدمت میں آنے کو سفر کروں گا۔ نہیں

معلوم کہ یہ گاڑی لاہور ۵ بجے شام کے پہنچتی ہے یا چھ بجے شام کے لیکن ٹائم ٹیبل ریلوے سے معلوم کر کے میرا سٹیشن پر ضرور انتظار فرماویں۔ بصورت نہ انتظار کرنے کے مجھے وہاں سخت تکلیف ہوگی جس کا اندازہ آپ کر سکتے ہیں۔ لیکن نیاز نامہ ہذا کے پہنچنے آپ جواب کے مشورہ فرماویں جس سے مجھے خط ہذا کے پہنچنے اور نیز آپ کے ارادہ لاہور آنے کی نسبت معلوم ہو کر اطمینان ہو سکے سخت تاکید ہے۔

میرا قیام صرف اتوار کے لئے ہو گا یا جیسا آپ پسند فرماویں گے اگر آپ اجازت دیویں گے تو میں سوموار یعنی ۲۹ مارچ کو وہاں سے واپسی کا عزم کر لوں گا۔ ورنہ جیسا ارشاد ہو گا کروں گا یہ ضروری ہے کہ جواب نیاز نامہ ہذا بواپسی ڈاک ارسال فرمائیں جس سے مجھے اطمینان ہو جاوے کہ نیاز نامہ ہذا آپ کو بروقت مل گیا ہے اور آپ ۲۷ مارچ کو حسبِ صراحت مذکور لاہور انتظار فرماویں گے اور سب بخیریت ہے والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

نیز عرض ہے کہ لاہور جو مکان آپ میرے قیام کے لئے پسند فرماویں وہ ہوادار اور زیادہ سرد نہ ہو۔ کیونکہ سردی ہوا سے میرے تنفس میں احتمال مضرت ہے

آپ دانا ہیں والسلام

بیگم پور چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲۸۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام سنون! کل والا نامہ العزیز تشریف صدور لایا شکریہ یاد آوری ہے
میں آپ کے رخصت ہو کر جالندھر پہنچا تو وہاں پیرانوار الحق صاحب پیشتر تحصیلدار
جو آج کل لودھیانہ میں افسر حثیت ٹیکس ہیں۔ فرستادہ منشی احمد خاں صاحب
تحصیلدار لودھیانہ میرے لودھیانہ لے جانے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ
انہوں نے رنگ رنگ سے مہذبانہ تعاضد میرے لودھیانہ لے جانے کے لئے
کیا مگر چونکہ وہاں جانے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ میں دوسرے روز معہ
مولوی صاحب یہاں گھر کو چلا آیا۔ اب بھی لودھیانہ سے متواتر میری طلبی کے
خطوط آرہے ہیں لیکن سرودیوں میں کون جائے۔ دیکھوں گا اگر کسی روز دل
نے مانا تو چلا جاؤں گا مگر امید کم ہے۔

تین روز ہوئے ہیں کہ رات کو ایک طویل سفر روحانی میں جانا پڑا اور
اڑبجے رات سے یہ سفر شروع ہو کر ہم بجے صبح کے یہ سفر ختم ہوا۔ لیکن وہی
پہا کر دیکھا تو تمام جسم لحاف سے ننگا پڑا تھا اور میرے جسم پر بجز یا جامہ و کرتہ
واسکٹ کے کچھ نہ تھا۔ معاً دانعلہ جسم کے ساتھ درو شکم نہایت شدت سے شروع
ہوئی چونکہ رات کے اس وقت ہم بجے تھے لہذا اس وقت کوئی دوا میسر

نہیں ہو سکتی تھی۔ میں حیران تھا کہ اب کیا کروں ناچار میں نے حضرت کی بارگاہ عالی میں تار دی اُس پر خود بدولت تشریف لائے اور ایک طبیب بھی ہمراہ تھے۔ کچھ علاج توجہ سے فرمایا جس پر درد کی شدت سے تو آرام ہو گیا لیکن ویسے شکایت شکم باقی تھی۔ حضرت طبیب صاحب نے دیگر علاج سینک دینے کا فرمایا۔ چنانچہ اینٹ گرم کر کے شکم کو خوب سینک دیا گیا تو صورت آرام پیدا ہوئی۔ اس کے بعد دو روز تک معدہ سرور رہا۔ مگر شکریہ ہے کہ رات سے کلی آرام معلوم ہوتا ہے۔ اب اپنی صحت اور زندگی ایک حجاب کی مانند معلوم ہوتی ہے اور نہایت کمزور حالت میں ہے۔ اسی وجہ سے میں اس کو حتی الوسع نہایت سنبھال سنبھال کر رکھتا ہوں۔ کہ کہیں یہ میرے رنج و تکلیف کی موجب نہ ہو سکے۔ ادا اسی وجہ سے میں کہیں آنے جانے سے بھی رکتا ہوں۔ موت سے تو ہرگز ڈر نہیں لگتا لیکن تکلیف و رنج جسمانی سے ڈر ضرور لگتا ہے۔ کیونکہ یہ روحانی حالت کو بھی درہم برہم کر دیتے ہیں۔ خیر اللہ کا شکر ہے کہ اب میں بالکل آرام و صحت سے آپ کو نیاز نامہ ہذا عرض کر رہا ہوں۔ آپ نے اپنی حالت میں کچھ کمی واقعہ ہونے کی نسبت تحریر فرمایا ہے یہ امر لازمی تھا اس کا مضائقہ نہیں ہے۔ آپ اب مزید کوشش کریں! اللہ تعالیٰ فضل فرمادیں گے۔ مولوی صاحب یہ زندگی ہر ایک انسان کی چند روزہ ہے جو نفعانی جہد و جہد اور عیش و آرام سے ہر ایک انسان اس کو بریز کرنا چاہتا ہے

بعض لوگ تو اس کو شہود اور طریقِ مادیات سے لبریز کر لیتے ہیں لیکن جن میں یہ
 استطاعت نہیں ہوتی وہ اس کو اپنے تخیلاتِ نفسانی سے پراگندہ اور ناپاک کر
 لیتے ہیں۔ نتیجہ کے لحاظ یہ ہر دو مساوی ناپاک اور سیاہ دل ہوتے ہیں۔ ان ہر دو
 حالتوں سے فقرِ اسحت پر ہیز کیا کرتے ہیں تب فقر کی منازلِ روحانیت طے
 ہوا کرتی ہے۔ اہلِ حال لوگ ان حالتوں سے واقف تر ہوتے ہیں۔ اور
 اس کی حفاظت جدوجہد سے کیا کرتے ہیں۔ میں تو ایک ناپسندیدہ شخص ہوں اور
 اپنی کچھ بساط نہیں ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ من آں مودم کہ ہر شام و صبح گاہ
 زبامِ عرش می آید صفرم۔ اُمید ہے کہ آپ کی اہلیہ کی حالت بھی قابلِ طہیان
 ہوگی۔ آپ میرا ان کو سلام و دعا کہہ دیں والسلام
 عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۱۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تھکم
 سلام سنون! والا نامہ آنقریز آیا تھا لیکن میں اپنی علالت سے جواب
 عرض نہیں کر سکا۔ معاف فرماویں۔

مولوی صاحب! اب تو پیری و صد عیب کا مقولہ اپنے پر صادق
آ رہا ہے۔ کیا معنی کہ ہفتہ عشرہ گزرتا ہے کہ حضور نے ہم تین اشخاص کو ایک
طویل مفسر پر جانے کا حکم دیا تھا۔ میں جسم عنصری کی بلا میں گرفتار لیکن باقی ہر دو
حضرات جسم عنصری سے پاک۔ خیر ہم انبجے رات کے روانہ ہو گئے۔ چونکہ سفر
لمبا اور کام نہایت کثیر تھا لہذا ہماری واپسی ہم بجے صبح سے پہلے نہ ہو سکی۔
جب میں واپس آیا اور داخلہ جسم عنصری ہوا تو معلوم ہوا کہ میرے جسم پر سے
لحاف بالکل علیحدہ پڑا ہے۔ اور جسم پر بجز پا جامہ کرتہ اور واسکٹ کے نہیں
ہے۔ اس لئے جسم تنخ تھا۔ بس داخلہ ہوتے ہی شدت سے درد سکم شروع ہو گیا
اس پر میں نے حضور میں اطلاع دی۔ کیونکہ بے وقت ہونے کے سبب نہ
کوئی دوائی تھی نہ طبیب۔ حضور معہ ایک طبیب صاحب کے تشریف لائے
توجہ فرمانے سے شدت درد سے تو آرام ہو گیا لیکن کچھ تکلیف باقی رہی۔ پھر
طبیب صاحب نے سینک کرنے کا حکم دیا۔ اور سینک دیا گیا جس پر صورت
آرام پیدا ہوئی۔ درد ایسا شدید تھا کہ اگر یہ کچھ اور وقت رہتا تو زندگی کا خاتمہ
تھا۔ خیر اس سے آرام ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ معدہ سرد ہو گیا ہے اور ہاضمہ نڈار
ہے اس سے کئی روز تکلیف رہی اس سے آرام ہوا تو تمام پنجر میں درد
شروع ہو گئے۔ جس سے کئی روز تکلیف بے حد رہی۔ اب اس سے بھی
بہت کچھ آرام ہے لیکن تاہنوز بقایا ہے۔ امید ہے اس سے بھی آرام

ہو جاوے گا۔ پس اپنی زندگی تو اب ہم چوقسم ہے۔ نہایت سنبھالتا ہوں مگر پھر بھی گر جاتی ہے امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔

میں کیا عرض کروں واللہ اب تو موت کی حالت اس زندگی سے بدتر ہے

اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اب قدرے خیریت سے ہوں۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنتیالہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مؤرخہ ۲۲/۱۲/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! ایک والا نامہ قبل ازیں اور دوسرا کل شرف صدور لایا

شکر یہ یاد آوری ہے۔ میں آپ کے اور آپ کے گھر کے حالات پڑھ کر

نہایت مطمئن ہوا۔ اللہم زد و زد۔ آپ خیال فرمادیں کہ آپ کے گھر کی حالت

میں اللہ نے کیسا فضل کیا کہ فنا فی الشیخ کے درجہ سے عبور کرتی ہوئی وہ فنا

فی الرسول کے مقام میں جا پہنچیں۔ یہ اُن دو تین راتوں کے تفضل کی برکت ہے

جو اُن کو لاہور میں حاصل ہوئی ہیں۔ آپ بھی ضروری تھا کہ آسانی سے یہ حاصل

کر لیتے۔ اگر آپ کا دل تفکرات سے خالی ہوتا۔ خیر دیکھو انشاء اللہ تعالیٰ

مزید جہد سے یہ حالت حاصل ہو جاوے گی۔

میں اب اللہ کے فضل و کرم سے بالکل اچھا ہوں۔ درد وغیرہ سے کلی آرام ہو گیا ہے لیکن چند روز سے نصف رات کو تنفس کی شکایت مجھے ہو جاتی ہے اور ہیڈک کھٹکھٹاتے رفتہ رفتہ رفع ہو جاتی ہے۔ یہ موسم کی سردی کی شدت کا موجب ہے۔ یہاں سردی اب خوب زور کی ہو گئی ہے۔ ڈنٹا ہوں کہ بارش ہونے پر کیا حالت ہوگی۔ اللہ فضل کرے۔ اپنے اپنے والا نامہ میں شوق ملاقات تحریر فرماتے ہوئے اپنے مقام و کالت کے تبدیل کرنے کی نسبت تحریر فرمایا ہے کہ یہاں سے کسی قریب کے مقام پر آپ تشریف لے آویں میں نے امر مذکور اور نیز اس ضرورت پر نہایت غور کیا جو آپ کو اس ارادہ تبدیل مقام پر مجبور کرتے ہیں۔ لہذا اس کی نسبت گزارش حسب ذیل ہے۔ میرے خیال میں آپ کا تبدیلی مقام کرنا ہرگز خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ ہوشیار پور جالندھر میں بے شمار و کلاء ہیں جو باوجود واقف کار اور لائق اور عوام سے واقف ہونے کے اپنے پیشہ کی آمدنی میں ناکام نظر آتے اور نالاں ہیں تو ایک نووارد وکیل یہاں اپنا کیا کام چلا سکتا ہے۔ میں یہ مشورہ تو آپ ہرگز نہیں دیتا کہ آپ مقام تبدیل فرما دیں۔ یہ باتیں آپ مجھ سے زیادہ سمجھ سکتے ہیں اب پھر سوال یہ باقی رہتا ہے کہ جلد جلد اور تادیر حصول ملاقات کا موقعہ کس طرح سے حاصل ہو اس کے لئے میں ایک تدبیر آپ کو بتلاتا ہوں اگر اس میں آپ

کامیاب ہو جاویں تو آپ کی خواہش بہ آسانی حاصل ہو سکتی ہے۔ بات یہ ہے
 کہ فقیر کے پاس دولت فقر ہوتی ہے جس کی نسبت حکم خدا اور رسول صلعم ہے
 کہ یہ مستحق اشخاص میں تقسیم ہوتی چلی جاوے۔ غیر مستحق لوگ تو نہ اس کو لے سکتے ہیں۔
 اور نہ فقیر اس کو دے سکتا ہے۔ نہایت پوشیدہ مگر تاکید حکم خدا اور رسول صلعم یہ
 ہے کہ ایسے مستحق اشخاص کو تلاش کر کے بھی یہ نعمت الہی عطا کر دی جائے۔ چنانچہ
 اسی حکم کی تعمیل میں میں بھی مدت سے متلاشی اشخاص مستحق کا ہوں۔ لیکن افسوس ہے
 کہ یہ لوگ کافی تعداد میں مجھے آج تک نہیں دستیاب ہوئے۔ جن کے سپرد میں وعدت
 کر دیتا۔ سنت اللہ ہمیشہ سے یہ چلی آتی ہے کہ فقیر کے باشندگان قریب ہمیشہ
 محروم قسمت ہوا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے جناب رسول صلعم کو حکم ہجرت دیا
 گیا تھا۔ اور یہ طریق ہمیشہ سے جاری ہے اور جاری رہے گا۔ خیر مختصر عرض یہ ہے
 کہ اگر چند قابل اور مستحق اور اہل شوق حقیقی آپ کو جرات دے یا اس کے نواح سے
 دستیاب کر لیں اور وہ یہ سعی تمام اس صراط الہی پر چل پڑیں تو میرا جلد جلد وہاں
 آنا اور تادیر وہاں رہنا لابد اور ضروری ہے۔ پھر آپ کا ہمتا فیض صحبت آسانی
 سے وہاں گھر میں بیٹھے حاصل ہو سکتا ہے ورنہ اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ آپ
 دانا ہیں ایک بات ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ لوگ صاحب علم اور بات سمجھنے
 کے قابل ہوں نیز باثروت ہوں۔ کیونکہ میں نے اس راستہ میں جہلا کامیاب
 کم دیکھے ہیں اور مفلس کو روٹی کا فکر کچھ مجاہدہ کرنے نہیں دیتا۔ میری تجویز مذکور پر

آپ غور کے بعد تحریر فرماویں کہ آیا یہ تجویز درست ہے یا غلط ہے۔ آزادی سے اپنی رائے تحریر فرماویں۔ اس میں بے ادبی کا ہرگز احتمال نہیں ہے۔ چونکہ مستحق لوگوں کی تعلیم فقیر پر فرض عائد ہوتی ہے لہذا لازمی ہے کہ میں جلد جلد گوجرانوالہ یا اُس کے نواح میں آیا کروں گا۔ مولوی صاحب آپ جانتے ہیں کہ عمر کے لحاظ سے اب میں آفتاب لب بام ہوں۔ لہذا میں چاہتا ہوں کہ یہ ودیعت الہی مستحق لوگوں کے حوالہ کر کے یہاں سے رخصت ہو جاؤں۔ میں نے جو باثروت لوگوں کا اوپر ذکر کیا ہے۔ اس سے آپ کہیں یہ خیال نہ فرماویں کہ میں خدا نخواستہ ان سے کچھ مانگوں گا ہرگز نہیں بلکہ اس سے میرا مطلب فراغت قلبی کے موجود ہونے کا ہے اور بس البتہ جو اہل ثروت نہیں مگر اہل شوق اور وقت دینے کو تیار ہوں۔ وہ ان سے بھی زیادہ مستحق ہیں۔ اور میں اُن پر دل و جان سے فدا ہوں۔ اُمید ہے آپ میری تجویز کو رد کی نسبت بعد غور تحریر فرمائیں گے کہ آیا یہ تجویز درست ہے یا نہیں اور ایسا دیاں ہونا ممکن ہے یا نہیں۔ آپ میری تجویز کے ہر پہلو پر غور کریں۔ کہ آیا یہ آپ کو مفید ہو سکتا ہے یا نہیں بعد غور جواب سے مشکور فرماویں۔ واللہ یہ تجویز میں نے محض آپ کی خاطر نکالی ہے آپ اس پر اب خود فرمائیے۔ آپ دانا ہیں۔ میں لدھیانہ میں نہیں جاسکا۔ کیونکہ کسی حکم سے میں وہاں جانے سے روک دیا گیا تھا۔ لیکن وہاں سے روزانہ خطوط مجھے میری طلبی کے آرہے ہیں۔ مگر میں خاموش ہوں کیونکہ جانا اپنے بس میں نہیں ہے۔

امید ہے کہ آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔

آپ اپنے گھر میں میرا سلام کہہ دیں۔ اور یہ پیغام دسے دیوں کہ فی الواقعہ رسول صلعم اور ذات الہی مرشد کی ذات میں متہر ہوئے ہیں۔ اس سے باہر نہ کبھی یہ کسی کو حاصل ہوئے ہیں اور نہ ہونگے۔ سب کو اسی جگہ سے حاصل ہوئے ہیں۔ لیکن وہ مرشد جو فنا فی الشیخ اور فنا فی اللہ سے گذر کر بقا باللہ میں مقیم ہو۔ ورنہ عام اور بدحال مرشدوں سے یہ باتیں ہرگز حاصل نہیں ہوا کرتیں۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کو ابھی تک اہل بات معلوم نہیں کہ آپ کا نیاز مند کون ہے اور کہاں کا رہنے والا ہے۔ کیونکہ نیاز مند کی زبان اس میں لال ہے۔ البتہ اگر میں اپنا اصلی نام بھی لے لوں تو اسے حیرت کے آپ ششدر اور دنگ رہ جائیں! البتہ اگر کچھ سمجھا اور عقل کام کرتی ہے اور وقتاً فوقتاً کی بعض باتوں سے پتہ چلتا ہے تو آپ پہچان لیں کہ ان صفات کا آدمی کون ہوا کرتا ہے اور یہ صفات کس میں ہوتی ہیں۔ میں زیادہ تو کچھ نہیں کہتا اور نہ حکم افشا ہے۔ البتہ اس قدر ضرور عرض کرتا ہوں کہ تمام مسند راہیک کو ذہ میں سٹایا ہوا ہے! امید نہیں کہ آپ اس سے بھی شناخت کر سکیں کہ آپ کا نیاز مند کس مقام کا رہنے والا ہے۔ لہذا عرض ہے کہ چومن شوی بدانی والسلام۔

عزیزوں کو دعا و سلام اور بلی والے کو خصوصیت سے دعا و سلام۔

بیگم پور جٹوالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۵/۱۲/۲۵

غریبا القدر من جناب مولوی صاحب زادانہ مرا تبکم
میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ انشاء اللہ میں کل پانچ بجے شام کے بھوگپور
سے گاڑی پر سوار ہو کر رات چاندھر رہوں گا اور دوسرے روز بتایہ ۲۵/۱۲
ہر یوم سو سوار نو بجے صبح کے کلکتہ میل پر چاندھر سے سوار ہو کر دو بجے دن کے
قریب گوبرانوالہ پہنچ جاؤں گا۔

میرے آنے سے آپ کو میں کئی طرح کی تکلیف دینے والا ہوں ایک
تو یہ کہ گاڑی مذکور پر میں ۱۲ بجے دن کے لاہور پہنچوں گا۔ اور میرے کھانے کا
وقت ہوگا۔ لہذا اگر آپ مہربانی فرما کر میرے لاہور پہنچنے سے پہلے میرے کھانے
کا وہاں بندوبست فرمائیے تو بعد از عنایت نہیں ہوگا میں آج کل مرض
تنفس سے خاصا بیمار رہا ہوں۔ پرسوں رات تنفس سے مجھے بہت تکلیف
تھی۔ دوسری صبح میں نے مسہل کیا مگر وہ دن اور نیز اگلی رات بھی میں تکلیف
سے فارغ نہیں رہا بعد ازاں کچھ آرام کی صورت پیدا ہوئی۔ حالت مذکور
سے واقعی میں آنے کے قابل تو ہرگز نہیں ہوں۔ میں نے باوصف تکلیف
میں مبتلا ہونے کے ارادہ گوبرانوالہ آنے کا کر لیا ہے۔ آپ براؤ مہربانی
میرے لئے ایسے مکان رہائش کی تجویز فرمادیں۔ جو ایک تو وہ چوبارہ نہ ہو بلکہ

نیچے کا مکان ہوا اور ہوا کی آمد و رفت سے بالکل محفوظ ہو۔ جس کو آپ اچھی طرح سے سمجھتے ہوں گے۔

میں لاہور پہنچنے پر آپ کی تلاش ضرور کروں گا۔ اگر آپ وہاں تشریف نہ لائے ہونگے تو ضرور ویش بر جان درویش کے مفہوم کے مطابق صبر کروں گا لیکن آپ کے امید نہیں کہ آپ میری اُمید کے خلاف کرینگے۔ لاہور سٹیشن کے ہوٹل والے کو آپ ہدایت فرمادیں۔ کہ میرے لئے وہ محض شوربا اور روٹی گرم تیار رکھے۔ اس سے مزید مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔

بعض احباب تو کل سے میرے پاس پہنچ گئے ہیں لیکن جالندھر سے ابھی کوئی نہیں آیا۔ مگر میں نے اُن کو آج کی ڈاک میں اپنے سفر سے اطلاع تحریر کر دی ہے۔

گھر میں دعا و سلام فرما دیں۔

عزیزوں کو دعا و سلام

بیکم پور جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹ ۱/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم
 سلام سنون! والا نامہ العزیز آیا لیکن میں اپنی علالت کی وجہ سے جواب
 عرض نہیں کر سکا معاف فرماویں۔ کیونکہ آپ کی موجودگی میں مجھے زکام شروع
 ہوا تھا جس سے تین روز زائد تک تکلیف رہی۔ اس سے جب آرام کی صورت
 پیدا ہوئی تو میرے مسوڑوں میں شدت سے درد ہو گیا جس سے زائد از ہفتہ
 مکمل تکلیف و بے آرامی رہی۔ لاچار ہو کر ان پر پرسوں جو نکلیں لگوائیں۔
 ثواب آرام کی صورت پیدا ہوئی ہے۔ واللہ آپ کے تشریف لے جانے کے
 بعد تو میں نے شب و روز تڑپ تڑپ کر وقت گزارا ہے۔ اس سے مجھے
 بہت اور بے شمار تکلیف ہوئی۔ مگر شکر ہے کہ اب آرام ہے اور نیاز نامہ ہذا
 گزارش کر رہا ہوں۔ اب درد کی شدت سے جان میں جان آئی ہے۔ آپ نے
 میری مفارقت سے جو تکلیف تحریر فرمائی ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس
 راستہ کے لوگوں کو ہمیشہ ان تکالیف کا سبق پڑتا رہا ہے اور آئندہ پڑتا ہے گا۔
 اسی وجہ سے یہ لوگ خدمتِ مرشد میں رہنے کو ایک تریاق سمجھتے رہے اور پھر
 دولتِ فقر سے مالا مال ہو گئے۔ مگر یہاں یہ صورت ہی نہیں ہے کیونکہ تلاشِ معاش
 نے سب دروازے بند کر رکھے ہیں۔ اچھا دیکھو پروردگار اسی طرح سے آپ کو

منزل مقصود پر پہنچا دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

آیا عزیزہ مریضہ لاہور علاج کے لئے چلی گئی ہیں یا نہیں اور اب اس کا کیا حال ہے۔ تحریر فرماویں۔

افسوس ہے کہ میں نے آپ کے ذکر نہ کیا کہ میرا ارادہ عزیزوں کو دیکھنے کے لئے برہما جانے کا ہے پہلے تو یہ ارادہ تھا کہ میں ۱۹ ماہ حال کو برہما روانہ ہو جاؤں گا لیکن علالت مذکورہ سے کمزوری ہو گئی ہے اور مزید برآں ابھی سردی زیادہ ہے جس سے ارادہ ہے کہ میں تاریخ مذکور کے ہفتہ دو ہفتہ بعد روانہ ہوں گا۔ اپنی طبیعت کی کمزوری اور نیز آئے دن کی بیماری یہ اجازت تو نہیں دیتی۔ کہ میں اتنا طویل سفر کرنے کا ارادہ کروں لیکن واللہ عزیزوں کی مفارقت بعض وقت تڑپا دیتی ہے جس سے میں تکلیف مذکور کے برداشت کرنے کی جرأت کرنے لگا ہوں۔ اب میں خیریت سے ہوں لیکن کمزوری بے شمار ہے امید ہے گھر کے حالات بفضل الہی اچھے ہوں گے۔ میرا ان کو بہت بہت دعا و سلام

فرماویں۔ والسلام

عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور۔ جٹ یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۵ ۱/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والانا اللہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آنحضرت نے
قبل ازیں بعض حقوق نفس کے حصول کی اجازت طلب فرمائی تھی ادا اب پھر دوبارہ
اس کی نسبت تحریر فرمایا ہے جس کی نسبت گزارش یہ ہے کہ میں نے کبھی
اپنے معروضات میں حصول حقوق نفس سے آپ کو ایسا ہرگز روکا نہیں ہے، کہ
اس سے حریمیت ثابت ہو البتہ میرا مطلب خدا تعالیٰ کے اندر چلنے کا ہوتا ہے
جواب بھی ہے لہذا آپ خدا تعالیٰ میں حقوق نفس ادا کرتے رہیں ادا کیا کرنا
گو نہ ہر طرح سے مفید ہو گا نہ کہ مضر آئندہ آپ مالک ہیں۔

میری طبیعت اب بفضل الہی رو بہ صحت ہے۔ البتہ کمزوری اور قد سے
بقایا نزلہ ہے جس سے انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ قریب ایام میں امیدوارم
ہے۔

خدا جانے کیا وجہ ہے کہ میری طبیعت چند روز سے ادا اس ہے جس سے
گورنر تکلیف ہے۔ اس ماہ کے آخر عشرہ میں میرا ارادہ لدھیانہ جانے کا ہے
جس کی نسبت ہرگز چنداں و ثوق نہیں۔ کیونکہ میرا دل کہیں جانے کو نہیں چاہتا۔
لدھیانہ والوں کے سخت مجبور کرنے سے میں یہ ارادہ کرتا ہوں لیکن آنحضرت نے

ماہ حال کے اخیر میں تشریف لاسنے کے لئے فرمایا تھا۔ لہذا گزارش ہے کہ اگر آپ کی تشریف آمدی کی تاریخ مجھے معلوم ہو جاوے تو میں ان دنوں میں لدھیانہ جانے کا ارادہ نہ کروں اور دیگر ایام میں میں وہاں جاؤں لہذا مطلع فرمادیں کہ آیا آپ کا ارادہ تشریف آوردی ماہ حال کی کن تواریخ میں ہے۔ یہاں آج کل سردی پے شمار ہے اور ہم کمزور لوگوں کی گت بنا رہی ہے ہر روز کورہ جھٹکتے ہیں۔ ہفتہ ہوا سے تو یہاں خفیت سا ترشح ہوا تھا۔ بعد بادل تک نظر نہیں آیا۔ زمیندارہ لحاظ سے بارش کی سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ اور وقت گزر رہا ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔ بلی والے کو خصوصیت سے۔ نیز
عزیزہ مریضہ کو میرا بہت بہت سلام اور اس کے حالات طبیعت سے مطلع
فرمادیں۔ میں تو دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم عزیزہ کو شفا اور آرام عطا
فرمادیں۔

بیگم پور چند یالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۱ ۱/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرادکم
 سلام سنون! چند روز ہوئے ہیں تو ایک والا نامہ آنجناب قبل ازیں
 اور دوسرا والا نامہ کل شرف صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے جناب نے اپنی
 تشریف آوری بتاریخ ۲۹ ۱/۲ کی نسبت مجھ سے دریافت فرمایا ہے کہ آیا میں
 اپنے گھر پر اس روز موجود ہوں گا یا نہیں۔ لہذا عرض ہے کہ آپ بتاریخ مذکور
 ضرور تشریف لے آویں میں انشاء اللہ تعالیٰ یہاں موجود ہوں گا۔ چونکہ لدھیانہ
 مہینوں سے مجھے بلایا جاتا ہے اور سخت اصرار ہو رہا ہے۔ لہذا میں نے باوجود
 شدت سردی کے ارادہ کر لیا ہے کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ۲۴ ۱/۲ کو دو بجے دن
 کی گاڑی سے لدھیانہ پہنچ جاؤں گا اور اگر انہوں نے وہاں زیادہ اصرار کیا تو میں
 مزید دو دن وہاں رہ کر ۲۷ ۱/۲ کو شام سے پہلے گھر پہنچ جاؤں گا۔ اس سے آپ
 ہرگز نکتہ نہ فرمادیں کہ میں آپ کی تاریخ تشریف آوری پر یہاں سے غیر حاضر ہوں گا
 ہرگز نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں اس روز ضرور یہاں موجود ہوں گا۔ اس روز آپ
 ضرور تشریف لے آویں۔ اور حسب ہایت آنحضرتؐ پیش بھوک پر پر آدمی ٹنک
 اور مرتبانوں کے یہاں لانے کے لئے ضرور موجود ہو گا۔

واللہ عزیزہ رضیہ کی حالت اور باتیں پڑھ کر اپنے دل پر ایک سخت صدمہ

ہوا۔ میرے دل پر عزیزہ کی باتوں کا ایسا اثر ہوا کہ میں اپنی طرف سے کوشش کرنے کو تیار ہو گیا۔ لہذا میں نے اپنے معمول کے مطابق حضور سے کوشش مذکور کے کرنے کے لئے استعصاب کیا تو اس پر حکم صادر ہوا کہ

مشرعہ خلافت رائے سلطان رائے جستن

بخون خویش باید دست شستن

نیز حکم آیا کہ کیا تم کو سال گزشتہ کا ماجرا ادا اپنی تکلیف یاد نہیں ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ آیا آسانی تکلیف موجودہ اور مابعد کے لئے کوشش کرنے کا حکم ہے۔ حکم آیا کہ یہ منظور ہے جیسا خواہش کرو گے منظور و قبول ہے۔ لہذا میں اس کے لئے کمر بستہ ہوں اور ضرور کوشش کروں گا۔ واللہ مجھے اس عزیزہ کا افسوس بہت ہے لیکن مشیت ایزدی کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا آپ رضیہ سے ہرگز کل ہرگز کشت مذکور بیان نہ فرماویں البتہ کوشش آسانی کے لئے اگر مناسب خیال فرماویں تو فرما دیویں۔ ورنہ ضرورت نہیں ہے۔

میری صحت اب بفضل خدا اچھی ہے۔ مگر سفر در پیش ہے۔ دیکھئے وہاں کیسے گذرتی ہے۔ یہاں سردی نہایت شدت سے پڑ رہی ہے اور بارش کا نام و نشان نہیں ہے والسلام
گھر میں اود عزیزوں کو خصوصاً بلی والے کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۴/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! کل العزیز کا کارڈ اور قبل ازیں والا نامے سرور شرف و درود
لائے تھے لیکن افسوس ہے کہ مرض بخار و نزہہ کی وجہ سے نہ اپنے میں تحریر نیاز نامہ
کی بہت پڑی اور نہ میں تحریر کر سکا۔ معاف فرما دیں۔

گو اب بخار سے آرام ہے لیکن نزہہ کی کھانسی سے اب تک تکلیف میں
ہوں۔ مگر امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جاوے گا میں حیران ہوں، کہ
بخار مذکور کی نوعیت سال گذشتہ کے بخار کی سی معلوم ہوتی ہے اور نیز اس کے
آثار بقایا بھی۔ افسوس ہے کہ اس بیابان میں نہ کامل طبیب ہے اور نہ دوا
میں نے اپنی روزمرہ علالت کی وجہ سے اپنا سفر بہا ترک کر دیا ہے۔

لہذا میں ارادہ کرتا ہوں کہ میں شروع مارچ میں لاہور پہنچ جاؤں گا۔
واللہ اب تو اپنی زندگی روزمرہ کے امراض نے سخت ناقابل برداشت کر
رکھی ہے۔ آپ دعا کریں کہ اللہ صاحب اس کا خاتمہ فرما دیوں۔ کیونکہ میری
زندگی مجھے جن مراحل کے طے کرنے کے لئے عطا فرمائی گئی تھی وہ مراحل سب
امت سے طے ہو چکے ہیں۔ میں نے بار بار عرض کیا ہے کہ اب کام ختم ہے مجھے
بلا لیا جاوے۔ میں ہمیشہ سے یہی جواب آتا ہے کہ کچھ ٹھیرو۔ اس سے دل اداں

اور تکلیف امراض دو بالا اور سہ بالا معلوم ہوتے ہیں۔ میرا دل تو بہت چاہتا ہے کہ میں آپ کو کئی ایک رموز الہی ایسے بیان کروں جو آپ نے نہ کبھی سنے ہوں اور نہ کبھی دیکھے ہوں لیکن اپنے ہاتھ میں یہ سکت کہاں ہے۔ اچھا اگر زندگی اپنی کچھ اور باقی ہے تو آپ دیکھ لیویں گے۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دُعا و سلام

بالذکر

مؤرخہ ۱۳۸۸

عزیز القدر جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنوں! آپ کے خطوط میرے پاس پہنچے۔ لیکن میں اپنی علالت
کی شدت کی وجہ سے اُن کا جواب عرض نہیں کر سکا۔ میرے اس وقت کو
آپ غفلت پر اندازہ فرماتے ہونگے جو واقعات سے بالکل خلافت ہے۔
سخت علالت و کمزوری کی وجہ سے قابل معافی ہوں۔

حالات حسب ذیل وقوع میں آئے۔ کہ یقین ہفتہ کا عرصہ گزرا ہے کہ
مجھ پر مرض تنفس نے حملہ کیا۔ لیکن چونکہ ہم لوگ ایک ضروری کام میں مصروف
تھے لہذا حضور سے اجازت نہ مل سکی۔ کہ میں مہل سے اپنا علاج کرا لیتا۔ اس

پر متواتر چار روز سے زائد گزر گئے اور مرض بازور ہو گئی۔ اس کے بعد کام سے فارغ ہو کر سہل لیا تو وہ رفع مرض کے لئے کافی ثابت نہ ہوا اور تنفس کی شکایت بہ شدت بڑھ گئی۔ آخر اپنے حکیم صاحب نے مجھے کیلول کا مسہل دے دیا اور بے انداز مقدار میں مجھے چند گھنٹہ کے فاصلہ سے ہلکسی احتیاط کے جو کیلول کے لئے ڈاکٹر لوگ کرتے ہیں کھلا دیا۔ اس سے سہل تو اچھا ہو گیا اور تنفس بھی رفع ہوا لیکن افسوس ہے کہ اس سے میرے مقام دماغ و زبان پر آبلہ ہی آبلہ ہو گئے اس پر میں تقریباً ایک ہفتہ تو گھر میں پڑا معمولی علاج کرتا رہا۔ مگر بجائے آرام ہونے کے روز بروز حالت خراب ہوتی گئی اور کھانا قطعاً بند ہو گیا۔ بعد ازاں مجھے ڈاکٹر سے علاج کی سوچی اور میں یکم اپریل کو بعد دوپہر جالندھر کو بھاگتا اور وہاں پہنچنے پر اسی وقت اسپتال سرجن صاحب کو بلا کر معائنہ کرایا اور علاج شروع ہوا۔ چنانچہ اس سے مجھے پرسوں سے آرام کی صورت ہو گئی ہے اور میں پرسوں سے روٹی کھانے لگ گیا ہوں اور دوائی بھی میں نے استعمال کرنی چھوڑ دی ہے لیکن کچھ ورم باقی ہے۔ جس کی نسبت خیال ہے کہ رفتہ رفتہ تحلیل ہو گا۔ اس آئنا میں درد آبلہ ہائے اور دس بارہ روز قطعاً نہ کھانے سے مجھے کمزوری بہت ہو گئی جس سے اٹھنا بیٹھنا بھی دشوار تھا۔ یہی حال پرسوں تک رہا۔ اور روٹی کھانے سے یہ کمزوری رفع ہونی شروع ہوئی۔ جو ابھی تک کافی باقی ہے۔ مگر امید ہے کہ آئنا و اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ

یہ کلی طود پر فح ہو جاوے گی۔ اور امید ہے کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ پر سوں
بروز اتوار ۴ بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے چلا جاؤں گا۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔

فرمائیں آپ کی اور گھر کی قلبی حالت کیسی ہے اور کیا حال ہے۔ خدا
کرے کہ بہتر ہو۔ تاہم امید ہے آپ اس سے مفصل مطلع فرماویں گے۔ والسلام۔
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۱۵/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تہکم
سلام سنون! جانندھرے واپس آنے پر آپ کا والا نامہ مجھے یہاں پہنچا
تھا جس کا شکریہ ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ میرے منہ کے آبلوں کو اب آرام ہے لیکن ابھی تک
مونہ کا تمام اندرونی حصہ مائل و متحرک ہے۔ کیونکہ ذرا سخت کھانا ہو یا زیادہ
سرد یا گرم ہو وہ بالضرورت باعث تکلف ہوتا ہے۔ مگر امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ
رفتہ رفتہ اس سے آرام ہو جاوے گا۔ ویسے اب میں ابھی طرح سے کھانا کھا لیتا

ہوں۔ تقریباً دو ہفتہ بالکل نہ کھانے سے کمزوری بے شمار ہو گئی تھی جس کا ابھی
 تک بقایا کافی موجود ہے۔ میں کیا عرض کروں اب تو اکثر اوقات اپنے علالت
 میں گذرتے ہیں۔ اکثر اوقات جسم کی تکلیف سے تنگ آکر باہر اپنے مرکز بنگلہ تازہ
 کر جاتا ہوں۔ گو میرا دل واپسی ہرگز نہیں چاہتا۔ مگر بقول شاعر

شرعہ رشتہ در گردنم افگندہ دوست
 مے بود ہر جا کہ خاطر خواہ دوست

کشاں کشاں پھر اس تکلیف کی کان جسم میں واپس لایا جاتا ہوں۔ نہیں
 معلوم کہ میرے ان مصائب کا کب اختتام ہو واللہ اب تو مجھے اپنی زندگی
 نہایت دشوار گزار مرحلہ معلوم ہوتی ہے۔ نہیں معلوم کہ اللہ اس سے کب نیکیات
 نصیب کرے۔ آپ نے اپنی اور گھر کی حالت جو تحریر فرمائی ہے اس پر اللہ سے
 دعا کرتا ہوں کہ اللہم زد و زد مآپ اپنا کام کوشش سے کئے جاویں اللہ صاحب
 رحم فرمانے والے ہیں۔

میرے عزیز احکم تو ہرگز نہیں کہ کوئی فقیر اہل حال اپنی اصل حالت کا شہ
 کسی سے بیان کرے لیکن رموز میں یا رانِ طریقت سے عرض کرنے کا طریق
 چلا آیا ہے۔ لہذا عرض ہے کہ کئی روز سے تاریکی شب میں مرکز میں داخلہ کے
 بعد صاف اور بین نظر آتا ہے کہ جزو نہیں ہوں گل بلکہ کل الکل ہوں۔ زمین ہوں
 تو میں ہوں۔ اور آسمان ہوں تو میں ہوں آفتاب ہوں تو میں ہوں اور مہتاب

ہوں تو میں ہوں ستارہ ہوں تو میں ہوں اور سیارہ ہوں تو میں ہوں۔
 بلکہ کل کائنات اور صاحب کائنات میں ہی تو ہوں۔ میرے سوائے کوئی
 چیز موجود ہی نہیں ہے۔ کافر شیوہ آنکس کہ بہ انکار برآمد از دوزخیاں شد
 اذا تعد الفقا فلو الله، اس سے آگے اب کیا تحریر کروں۔ بس۔ ہم قلم
 شکست و ہم کا فہمنا۔ نہ کاتب رہا اور نہ مکتوب الیہ۔ پھر کون کس کو
 تحریر کرے اور کیا تحریر کرے والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا سلام۔

بیگم پور جہنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۵/۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآۃ

سلام سنون! والاناۃ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے۔
 العزیز نے طے منازل فقر میں دنیا اور اہل دنیا کے ترک کرنے کی نسبت تحریر
 فرمایا ہے کیونکہ ان کو سدا رہا آپ نے دیکھا ہے۔ عزیز من! واقعی بات تو بالکل
 سچ ہے لیکن کیا آپ اصحابان رضی اللہ عنہم کی طرز زندگی کافی بھولی گئے۔ وہ
 دنیا اور دین کے ہر دو پہلو برابر رکھتے ہوئے منازل طے کر گئے۔ البتہ آپ کے

اور ان کے طرز زندگی میں ایک فرق عظیم ہے اور وہ یہ کہ اُن کو روزانہ صحبت حضرت مرشدِ کامل صلعم کی حاصل تھی۔ اور فیوضاتِ روزمرہ سے فیضِ یاب ہوتے تھے اگر کبھی صحبت سے جدا ہونے کا قلیل اتفاق ہوتا تھا۔ تو وہ بھی تعمیلِ حکم کی وجہ سے تھا جو فی الواقعہ حاضری تھی۔ بس صرف یہ بات نہایت اصل کامیابی کی تھی جو اُن کو حاصل تھی۔ اور آپ کو حاصل نہیں ہے! البتہ ایک اور بات بھی اُن کو حاصل تھی کہ اُن کو حصولِ معاش میں یہ کج روی اختیار کرنی نہیں پڑتی تھی۔ جو آپ کو روزانہ کرنی پڑتی ہے اگر آپ کے اہل و عیال نہ ہوتے اور عیال کتنے وقت یہ امر مجھ سے دریافت فرماتے تو شاید آپ کو قطعِ تعلق دنیاوی کا مشورہ دیتے ہوئے میں تحریر و ہدایت کرتا کہ آپ اس سے نفرت کرتے ہوئے میرے پاس آجاویں اور یہیں زندگی بسر کریں۔ لیکن موجودہ حالت میں میں تعلق کے قطع کا آپ کو کیا مشورہ دوں جبکہ ایک کنبہ کا بار آپ کے ذمہ اللہ نے کر دیا ہو ہے۔ اب تو آپ کی جدوجہد کا میدان آپ کے پیش ہے اور آپ اس کے شہسوار ہیں۔ اس پر ایک مزیدافسوس یہ ہے کہ میں اس حالت میں آپ کی خدمت میں اپنے اوقات بسر کرتا یہ ہر پہلو سے ناممکن امر معلوم ہوتا ہے۔ میرا آپ کے پاس رہنا آپ کی ہزار تکلیف کے برابر ہے جس کو میں اچھی طرح سے جانتا ہوں اور امید ہے کہ اس سے آپ بھی ناواقف نہیں ہوں گے پس اندریں حالات موجودہ طرزِ زندگی و عبادت کافی ہے۔ یہی مناسب ہے کہ آپ اس پر عمل پیرا

رہیں۔ اللہ کا میاب فرما دیونگے۔

میری طبیعت اب رو صحت ہے اور کمزوری بھی رفع ہو رہی ہے۔
لیکن واللہ وہاں آنے سے ابھی ڈر لگتا ہے۔ اُمید ہے کہ کچھ وقت کے بعد آنے
کے لئے طبیعت کو آمادہ کرونگا۔ اور اگر ہو سکا تو آنے کا عزم کرونگا۔ لیکن ابھی
سفر سے ڈر لگتا ہے۔ معاف فرماویں۔

اُمید ہے آپ مع عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰/۵

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنوں! واقعی آنحضرت کے دو والانا مے شرف صدور لائے اور
اور میں محض اپنی طبیعت کے کسی رنگ میں مہیوت ہونے سے جواب عرض
نہیں کر سکا۔ معاف فرماویں۔

صحت بدنی سے میری طبیعت بفضل الہی اچھی ہے۔ البتہ ایک کھنسی
چند روز سے میرے پاؤں پر یعنی پشت پر نمودار ہو گئی ہے جس کا علاج معمولی

کرتا ہوں اور وہ بہ صحت معلوم ہوتی ہے۔
 امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ گھر کی کھانسی کا حال
 پڑھ کر فکر پیدا ہوا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم اُن کو صحت عطا فرمادیں۔
 آپ میرے وہاں حاضر ہونے کی نسبت تحریر فرماتے ہیں لہذا عرض ہے
 کہ انشاء اللہ تعالیٰ ماہ جون آئندہ میں ارادہ حاضری ضرور کروں گا۔ اس
 سے پہلے وصولی و آداہنگی روپیہ معاطہ و چکونہ سے فرصت نہیں ہے۔

والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

جالندھر شہر

مورخہ ۲۵/۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم
 سلام سنون! والا نامہ آنحضرت شرف صدور لایا تھا۔ لیکن میں اپنی
 علالت زخم پاؤں کی وجہ سے جواب میں نیاز نامہ گزارش نہیں کر سکا معاف
 فرمائیں۔

زخم مذکور کے علاج کے لئے میں تین دوز سے یہاں جالندھر آیا ہوں

اب اللہ کے فضل سے زخم مندمل ہو رہا ہے۔ لہذا ارادہ پختہ ہے کہ میں کل علی الصبح گھر کو واپس چلا جاؤں گا۔

آج کل گھر پر وصولی چکوتہ و معاملہ سرکار اور اراضیات چکوتہ پر دینے کا کام بہت ہے لہذا کہیں ادھر ادھر جانے کی فرصت نہیں ہے۔ البتہ کام مذکور کے اختتام پر فرصت ہوگی تو کہیں جاسکوں گا۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے اور نیز اپنے کام میں مصروف ہوں گے آپ اپنے حالات سے مطلع فرماتے رہیں والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا سلام

بیگم پور جٹ پور۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۵/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! میں جب چند روز ہوئے جا لندھریہ غرض علاج زخم
کیا مٹا تھا تو وہاں سے ایک نیا نامہ آپ کی خدمت میں گزارش کیا تھا۔
جو غالباً حاضر خدمت تشریف ہوا ہوگا۔ اب گھر پر واپس آنے پر آپ کا والا نامہ
ملاحظہ میں آپ نے اپنی حالت کی کسی قدر قبض کی شکایت تحریر فرمائی ہے

عزیز من! یہ شکایت سالک کو عموماً پیش آیا کرتی ہے جس سے آپ قبل ازیں
بخوبی واقف ہیں۔ اس کا علاج بجز اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ اپنے افعال المضائق
کو ویسے جائیں۔ آپ اس پر عمل فرمادیں۔ اور میں توجہ دل سے دست بدعا
ہوں کہ اللہ آپ کو اس ورطہ سے جلد باہر نکال دے۔ آمین ثم آمین۔

عزیز من! آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ کہ انسان روح اور جسم
کا مجموعہ ہے۔ جس کا غلبہ ہو گیا اُس کے احکام و اثرات ظہور پذیر ہونے لگ
جاتے ہیں۔ کیونکہ فی الواقعہ یہ ہر دو اپنے اپنے خواص میں ایک دوسرے کے
متضاد ہیں۔ گو یہ حکم احکام یکین جمع ہو گئے ہیں لیکن ان کے خواص طبیعت
متضاد میں ہرگز کوئی فرق نہیں آیا۔ اور اسی وجہ سے ان میں جنگ برپا رہتی
ہے۔ البتہ یہ بات تجربہ میں آچکی ہے کہ ان کے برائے نیکمت ہونے کا کوئی نہ کوئی
افدونی یا بیرونی سبب ضرور پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ جس سے کبھی سالک باتبر
ہو جایا کرتا ہے۔ ورنہ اکثر بے خبرہ کہ صرف نتیجہ یعنی قبض پر اُس کی نظر شکایت
ہوتی ہے۔ البتہ اگر اُس کو سبب قبض معلوم ہو جاوے تو سبب کے ازالہ کا
اُس کو فکر کرنا چاہئے اور بعد از افعال کے المنوعات کرنے سے اپنی سابقہ
حالت کو واپس حاصل کرنا چاہئے۔ باریابی دروازہ الہی کے لئے مخصوص شہوت
سمحت مانع ہیں جیسا کہ بزرگان فرما گئے ہیں۔ شعر ۷

آفتِ این درہما و شہوت است ورنہ اینجا شربت افرد شربت است

ہوا و شہوت کے ظہور بالقوت سے ہی سالک پر آفت برپا نہیں ہوا کرتے بلکہ اس کے تخیلات بھی وہی اثر رکھتے ہیں جیسا کہ فعل بالقوت - عزیز من! اللہ یہ راستہ اسی وجہ سے نہایت پرخطر ہے اور فی الواقعہ ہی مجاہدہ ہے جس کی نسبت قرآن مجید میں بار بار تاکید و احکام نافذ فرمائے گئے ہیں۔ میرے خیال میں اگر آپ تقصیر فرماؤ گے تو کسی نہ کسی رنگ میں ان موجبات کا کوئی نہ کوئی اثر ضرور برآمد ہو جاوے گا۔ یہ تحقیق برآمد ہونے پر آپ اس سے توبہ کریں اور اشغال کو ترقی دیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ حالت رفتہ آپ کے اندر موجود ہے۔ عزیز من! یہ جسم معہ اپنے خواہش و اثرات کے لحاظ سے آپ کا شیطان ہے اور اس کے اثرات و احکام کے اطباع آدم علیہ السلام کی گندم خوردی ہے جس سے سالک حالت بہشت سے باہر نکال دیا جاتا ہے! البتہ توبہ و استغفار سے جیسا کہ اوپر عرض ہو چکا ہے مرنے کے بعد بہشت حاصل کر لیتا ہے۔ مرنے کے لفظ میں ایک راز مستتر ہے جس سے عوام بے حال ناواقف نہیں ہیں۔ اور وہ اس سے جسم کے قبر میں سپرد ہونے سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس سے فی الواقعہ نفس یعنی جسم کی اس حالت کی موت سے مراد ہے جس سے سالک کی حالت میں خرابی واقعہ ہوئی ہے۔ پس جب جسم کی حالت بد کی موت وقوع میں آئی معاً سالک کی حالت روحانی فترتہ واپس آجاتی ہے! اللہ صاحب قرآن مجید میں مجاہدہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ جاہل و باہوا لکھ و انفس کھ یعنی تم اپنے مالوں اور جانوں سے مجاہدہ کرو

گو عوام کے لئے اس کے یہ معنی بھی ہوں جیسا کہ عوام میں مشہور ہیں لیکن فی الواقعہ
 سالک کے لئے اس میں یہ حکم ہے کہ تم اپنے مال یعنی جسم سے اور جان سے اللہ
 کے راستہ میں مجاہدہ کرو۔ میں اس پر زیادہ کیا گزارش کروں۔ آپ دانا ہیں اور
 غور سے کام لیں۔ اور ہمیشہ اس کا خیال پیش نظر رکھا کریں۔ برہمچاریاں بلاغ باشد
 و بس۔

میری حالت صحت اس وقت تو اچھی ہے آئندہ اللہ کو بہتر معلوم ہے
 کل رات اور آج رات یہاں خوب بارش ہوئی جس سے شدت موسم میں
 معتد بہ کمی ہے اور سب خیریت ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت
 سے ہوں گے والسلام

گھر میں اور عزیزاں اور خصوصاً بلی والے کو دعا سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنوں! حالانکہ شرف صدور لایا۔ مشکور باد آؤدی ہوں۔ مولوی

عبد العزیز کے انتقال کا پس ماندگان امدان کی زندگی سے نفع یا بندگان کے لحاظ

سے افسوس ہے۔ لیکن اگر مولوی صاحب اودان کی دنیاوی زندگی کی نوعیت پر غور کریں۔ تو میرے خیال یا مشاہدہ کے لحاظ سے مولوی صاحب کا انتقال اُن کی تکالیف دنیاوی کی مقراض ثابت ہوا ہے اور چونکہ انہوں نے امراض سے بہت سی تکالیف دنیا میں برداشت کی تھیں لہذا وہ اب یہاں کی نسبت بہت سے آرام میں معلوم ہوتے اور دکھائی دیتے ہیں۔ تاہم دعا ہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور دعا ہے کہ قادر مطلق مولوی صاحب کو اطلاق امثال سے جس میں وہ اب نو وارد ہیں۔ منزہ فرما کر اپنے جوار قرب میں ممتاز فرما دیں مولوی صاحب یہ مقامات اور یہ منازل جس میں سے ہر ایک انسان کو بتدریج اور بہت تندر زمانہ کثیر کے انقضائے سے گزرنا ہے لابد اور ضروری ہے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ جو حالت دور افتادگی از معشوق کی حالت میں ہو اُس کو راستہ کے باغوں اور محلات پر از آرام و آسائش سے کیا دل چسپی ہو سکتی ہے اور وہ اُن میں آرام سے کب رہ سکتا ہے۔ میں اپنے مشاہدہ کے لحاظ سے سچ عرض کرتا ہوں کہ دنیاوی زندگی سے مثال کی زندگی نہایت لطیف اور آرام دہ اور پر آسائش دکھائی دیتی ہے لیکن عاشقان الہی کے لئے یہ بھی پر از مصیبت ہے۔ کیونکہ نہ صرف ان کی جگہ ہر ایک انسان کی علت غائی تو مرکز الہی میں ادغام ہوتا ہے جب تک یہ حالت حاصل نہ ہو۔ دنیاوی منزل سے گذر کر عوام اہل نظر بھی ان آرام و آسائش سے کب متمتع ہو سکتے ہیں اور اہل اللہ کا تو کیا کہنا کہ وہ تو دنیاوی

زندگی میں ہی یہ مراحل و منازل طے کر جاتے ہیں اور مرکز معشوق میں ادغام ہو جاتے ہیں۔ عزیزِ من! جہاں آپ اس وقت ہیں یہ ایسی عجیب و غریب منزل ہے کہ اس میں آپ قلیل کوشش سے مرکز کے حصول کو حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ منزل اپنی نوعیت کے لحاظ سے خاص ہے اور آگے چل کر ایسی مفید منزل کم پیش آتی ہیں۔

کیونکہ اس وقت عناصر کے پھرے میں آپ مقفوس ہیں۔ گو یہ نفس نہایت تکلیف دہ اور پُر از حوادث ہے لیکن اگر عنایت الہی ہمراہ ہو تو حضرت عشق جس کا استعداد محض تخمِ عناصر پر منحصر ہے اسی میں پیدا ہوتا ہے جو اول چیزِ عنصری کے ساتھ عشق پذیر ہوتا ہوا اور بعد از مثال کی چیز سے دل بستگی کرتا ہوا اپنی روحانی حالت اور مقام کو حاصل کر لیتا ہے۔ پھر روحانی حالت سے اگر استعداد عشق زبردست ہو تو اپنے مرکز حقیقی میں ادغام ہو جاتا ہے لیکن یہ ہر ایک عاشق کی حالت نہیں ہوتی کیونکہ یہ استعداد عشق پر منحصر ہے۔ لسانی عبادات کو فقرا محض حصول استعداد عشق کے لئے فرماتے اور کراتے ہیں اگر یہ پیدا نہ ہو تو مطلب اور غرض فقر معدوم۔ اسی طرح سے عالم مثال کی نظر اگر پُر از عشق نہیں (جو آپ کا معمول ہے) تو یہ بھی منزل مقصود کو ہرگز نہیں پہنچاتے۔ اصل غرض عشق ہے اور اسی سے معشوق حقیقی مل سکتا ہے اور میں لیکن اصل بات یہ ہے کہ عشق کا بنیادی پتھر بہت مضبوط ہونا ضروری ہے اور وہ یہ کہ سالک اپنے شیخ کا عاشق ہو۔ اگر یہ نہیں ہوگا تو اس کی مثال میں ادغام و عشق اصل کیفیت اور پُر زور طاقت روحانی پیدا

کرنے سے رہ جاوے گا اور سا لک راستہ میں تھک کر رہ جاوے گا۔ لہذا
 محسن کو نہایت مضبوط کرنا ضروری ہے۔ میرے عزیز! میں نے عبارت اور کیفیت
 مندرجہ بالا بھی تحریر کی تھی۔ کہ چند معزز مہمان فائقہ خواں آگئے جس سے اپنی
 نظر اور جسم روحانی جو اوپر طیران تھے۔ مجبوراً نیچے لانے پڑے اور مزید کیفیت
 کی تحریر سے قلم رک گیا۔ کیونکہ نیاز مند اصل کیفیت میں انہماک و وار د ہونے کے
 بجز ایسی باتیں ہرگز تحریر نہیں کر سکتا اور اپنا ہمیشہ سے یہ معمول ہے۔ لہذا
 معروضات مذکورہ کا قلم بند کرنا ترک کر کے دیگر چند معروضات پر نیاز نامہ ختم
 کرتا ہوں۔ اس میں شبہ نہیں کہ عزیز مرحوم کی مفارقت میرے ایام پیری میں
 نہایت تکلیف دہ ہوتی۔ اگر فقر اور روحانیت کا پہلو نیاز مند کو حاصل نہ
 ہوتا۔ مگر ان کی برکت سے اب یہ حالت ہے کہ بحکم الہی عزیز مرحوم کو اپنے
 قرب میں لایا گیا ہے اور تفضل و اکرام الہی سے عزیز مال مال ہو رہا ہے۔ اور
 اس سے میرے لئے دردناک حالت معدوم ہو رہی ہے۔ صرف فائقہ خواں
 لوگ میرے خیالات کو منتشر کرتے ہیں۔ ورنہ عزیز سے جب چاہوں ملاقات
 ہے۔ اگر یہ حالت میسر نہ ہوتی تو میں تباہ ہو گیا ہوتا۔ عزیز مجھ سے بار بار ملتی
 ہوتا ہے کہ تم بہت جلد یہاں آ جاؤ۔ لیکن وقت معینہ سے پہلے میرا وہاں
 موت سے پہلے جانا دشوار ہے۔ مگر یہ وقت بھی دور نہیں قریب ہے۔ اور صفحہ
 دنیا سے وہاں میرے پیار سے بہت ہیں۔ والدین۔ عزیزان۔ بیویاں اور

حضرت مرشدنا و حضرات اعلیٰ سب و ہاں موجود ہیں۔ اور یہاں سے وہ
جگہ واقعی میرے لئے زیادہ دلربا ہے والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔ میرا نیا زنامہ ہذا اگر ہو سکے، تو
گھر میں ضرور سنا دیوں۔

بیگم پور جٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۵/۲/۵۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم
سلام سنون! والا نامہ آنجناب شرف صدور لایا۔ مشکور ہوں۔ آپ نے
حالات تحریر فرماتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جس سے
آپ میرے قریب رہ کر اپنی رفتار منزل روحانی طے کر سکیں۔ میں نے اس پر
بہت غور کیا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیسے ممکن ہو سکے گا۔ جب آپ کا حصول
روزگار زمانہ کے انقلاب سے ایسا ہو گیا ہے کہ آپ کو نیا مقام بہت مدت کے
بعد مفید ہو سکتا ہے۔ اچھا انشاء اللہ تعالیٰ یہ امر قریب بالمشافہ گفتگو
سے طے ہو سکے گا۔

میں انشاء اللہ تعالیٰ آج شام کو جالندھر پہنچ جاؤں گا اور وہاں سے لکھنے

روز پنجے صبح کلکتہ میل سے میں لاہور پہنچ جاؤنگا اور وہاں ایام عشرہ محرم
 رہینگے۔ لہذا عرض ہے کہ اگر ہو سکے تو آپ لاہور تشریف لا کر اپنے دیدار
 سے مجھے مستفید کرا جاویں تو بعید از عنایت نہیں ہوگا۔ دل میں تو ایک خزانہ
 الہی موجود ہے اور اُس پر سے اس وقت سرپوش بھی اٹھا ہوا ہے۔ لازمی
 تھا کہ میں اُس میں سے چند روز آپ کے عرض کرنا لیکن قلت وقت سے مجبور
 ہو کر نیاز نامہ ہذا ختم کرتا ہوں البتہ پھر کبھی اگر ہو سکا تو گزارش کرونگا والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا وسلام

لاہور

مؤرخہ ۲۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! آپ جانتے ہیں میں رقم نیاز نامہ کون ہوں اور کہاں
 سے یہ نیاز نامہ تحریر کر رہا ہوں۔ خود ہی عرض کرتا ہوں کہ میں آپ کا نیاز مند
 امانت ہوں اور لاہور سے یہ نیاز نامہ گزارش کر رہا ہوں۔
 آپ نے سنا ہوگا کہ جس روز آپ جالندھر سے میرے پاس سے گھر کو
 آئے تھے۔ اُس کے دوسرے روز میں بوقت صبح موٹر کی سواری پر گھر کو روانہ

ہوا۔ لیکن جیب میں موضع بہرام سے آگے موڑ پر پہنچا تو موڑ کے اچھلنے کے سبب میرے سر پر چوٹ آئی اور زخم ہو گیا۔ پہلے تین روز تو گھر پر اس کا علاج کیا جس سے زخم اگزہیا کی شکل اختیار کر گیا۔ اس پر جانڈھر کو بھاگا اور ڈاکٹر سے زخم کا علاج کرایا جس سے کلی آرام ہو گیا۔ مگر قبل ازیں میرے خون میں کچھ فساد تھا جو اس وقت کچھ بڑھ گیا ہے۔ سب سے اس کے علاج کے لئے تائیدی اور میں نے بھی مناسب خیال کیا اس کا علاج جانڈھر شروع کیا۔

اگر آپ کسی روز یہاں آکر مل جاویں تو بعید از عنایت نہیں ہوگا۔ مجھے گھر کو جلد واپس جانا ہے۔ آپ چار روز سے زیادہ میرے یہاں رہنے کی امید نہ کریں بلکہ اس سے بھی کم کریں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳ ۶۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام سنون : والا نامہ شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ میں آج جالندھر
کو جا رہا ہوں غالباً کل وہاں رہونگا۔ لیکن پرسوں کو وہاں سے ایک دوروز
کے لئے لدھیانہ چلا جاؤں گا۔ کیونکہ وہاں سے پیر انوار الحق صاحب پشتر تحصیلدار
کا خط آیا ہے کہ اُن کی ہمیشہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ لہذا بغرض فاتحہ خوانی
وہاں پر یہ میرا جانا ہے۔

عزیز من ! میں اکثر اوقات چشم دل سے دیکھتا ہوں کہ عالم بالا میں کیا ہو رہا
ہے۔ واللہ شکروں کے لشکر یہاں سے وہاں جاتے دیکھتا ہوں۔ یہ دیکھ کر
اکثر دل میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ الہی اس تک و دو اور آمد و شد سے کیا فائدہ
جہاں کوئی آرام سے بیٹھتا ہے اُس کو بیٹھا رہنے دیجئے۔ یہ آمد و شد ہر طرح سے
کیا مسافروں اور کیا پس ماندگان کو نہایت تکلیف ہے۔ اس مجمع و پکاراؤ
تزد و پریشانی سے کیا فائدہ تو بار بار میرے گوش دل میں عالم بالا سے یہ جواب
سنائی دیا۔ کہ تم ان جنودگی کے ہر ایک فرد کی اندرونی اصل ماہیت کو نظروں
سے بغور دیکھو کہ یہ کیا ہے۔ اس پر حیب ماہیت کو غور سے دیکھتا ہوں۔ تو
واقعی مجھے صاف نظر آتا ہے کہ وہی ذات پاک جس کو میں مخاطب کرتا ہوں

مستتر اور ہید ہے اور اپنی صفات پر از بدل سے مجبور ہو کر ہم جو قسم حرکات
 اور تک و دو میں پریشان نظر آتی ہے۔ لیکن فی الواقع ان معاملات سے اس میں
 کوئی تغیر و تبدل نہیں ہے۔ صرف اس کی صفات کی بدل چٹم دل اور بعد ازاں
 چٹم ظاہر ہیں جادو گری کا تماشا دکھا رہی ہیں۔ اس پر میرے دل نے بار بار جستجو
 کی ہے کہ دیکھوں کہ جادو گری کے یہ تماشا جو صفات سے ظاہر ہوتے بتلائے
 جاتے ہیں ان کا کوئی اثر اصل ماہیت پر بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ اس کے لئے
 صد بار مرتبہ نظر تحسّس ڈالی گئی۔ لیکن اہل ذات یعنی ماہیت مذکور کو اس سے
 بری اور معترایا یا۔ اس پر مزید چٹم تحسّس سے کام لیا گیا اور اس حالت کی اپنی
 کیفیت اور اس کی کیفیت پر غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ تغیر و تبدل اور غم و
 راحت محض نزول صفات کی حالت میں ہے ورنہ عروج میں ان کا نام نشان
 تک نہیں ہے چنانچہ تنبیہ اور ہدایت ہوئی کہ تم اس حالت میں کہ اس وقت
 ہو اپنے میں ٹٹول کر اور تلاش کر کے بتلا دو کہ رنج و راحت جو خدا اس نزول
 ہے تم میں کہاں ہے۔ چنانچہ تعمیل اور مشاہد میں اس کی اپنے میں تلاش کی ان
 کو اپنے میں کہیں نہ پایا۔ البتہ اپنے میں ایک ایسی کیفیت پائی جس کو دائمی
 خوشی سے تعبیر کر سکتے ہیں لیکن اس کے لئے کوئی لفظ آج تک ایسا وضع نہیں
 ہوا ہے جو اس کی کیفیت پر استدلال کر سکے۔ مگر کیفیت مذکور کی حالت
 میں دیکھا کہ دماغ کی نظر کیفیت میں نزول کے رنج و راحت ہرگز رنج و راحت

نہیں ہیں۔ بلکہ نزولی رنج و راحت سے ایسی کیفیت راحت افزا اُس اصل حالت کو حاصل ہوتی ہے جس میں وہ مارے خوشی کے اپنے میں بھونی نہیں سہاتی اور اگر یہ نزولی رنج و راحت پیدا نہ ہو تو کیفیت مذکورہ بالا میں یہ خوشی حاصل نہیں ہو سکتی جو بحالت موجودہ ہوتی ہے۔ تو اپنے دل یعنی روح نے اپنا معاً حال وہی پیدا کر لیا اور تمام نزولات سے اُس وقت اپنے آپ کو معرا کر کے مقام مذکورہ بالا کی کیفیت کو دیکھنا چاہا جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اس پر اُس نے اپنے تمام لباس اتار اور سب سے معرا ہوا ایسی حست کی کہ چشم زدن میں یہ مقام مذکور میں تھی۔ اُس وقت کی حالت اس لحاظ سے افسوس ناک ہے کہ اُس کو اپنا وجود جو علیحدہ معلوم ہوتا تھا وہاں معدوم نظر آیا۔ لیکن اس وجہ سے نہایت فرحت افزا تھا کہ اس میں وہی آثار پیدا تھے جو اس سمندر کے تھے جس میں یہ جا ملا۔ لیکن وہاں جا کر ہر ایک کیفیت نزول کو غور سے دیکھا اور خوب خوب ہر طرف نظر دوڑائی تو معلوم ہوا کہ نزولی تمام رنج و راحت ایسی ہیں جن کے ظہور سے اصل ذات کو ایک خوشی اور حظ تام حاصل ہوتا ہے اور یہ سب شیوں یعنی حالت رنج و راحت بے نقص ہے۔ اس حالت میں یہ دل ایک مدت تک رہا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ باوجود حکم واپسی کے یہ واپسی سے انکار کرتا رہا۔ لیکن ان پر لطفت و عدول سے کہ غمقرب تم یہاں ایسے طریق سے آنے والے ہو کہ پھر واپسی نہیں ہوگی یہ دل واپس آگیا۔ لیکن اس نے واپسی پر یہاں آکر اپنے آپ کو نہایت بے مزہ اور

یہ لطف پایا۔ اور ارادہ مستقل کیا کہ پھر وہیں چلا جاوے لیکن معاً حکم آگیا کہ بس۔ ابھی اس میں دائمی قبل از وقت ہے۔ لہذا اس وقت خواص نزول اس پر حاوی ہیں اور آنکھوں سے آنسو بے تماشا جاری ہیں اور یہ شعر پڑھ رہا ہوں

میر عمرؒ یہ زندگی تو نہ ٹھیری بلائے جان ٹھیری

میرؒ عزیز! یہ ماجرا آچکا ہے اور واپسی آج صبح کے چار بجے کی ہے جوش سے دل مٹیٹا جاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ شاید عرض حال سے طبیعت فرو ہو سکے میں نے شمع از حال و کیفیت خود عرض کیا ہے۔ ورنہ اصل حالات کے بیان کے لئے ایک ضخیم کتاب درکار ہے مگر افسوس ہے کہ اس کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ جن سے حالات و کیفیات مذکورہ بیان ہو سکے۔ اگر کوئی مجھ سے اس کی کیفیت زیادہ دریافت کرے تو میں بھی کہوں گا کہ

شرعہ پسید کئے کہ عاشقی حدیت

گفتم کہ چو من شوی بدانی

عزیز من! ان حالات گرم اور سرد سے میں گو نہ تکلیف میں ہوں۔ لاش مجھے کیفیت معلوم نہ ہوتی اور میں اس عالم میں نہ جاسکتا اور عوام کی طرح خراب آباد دنیا میں منہمک ہوتا اور یہ مفارقت سے روتا مجھے نصیب نہ ہوتا جس میں میں اس وقت گرفتار ہوں۔ نہیں معلوم کہ یہ قید کب ٹوٹے گی۔ اور اس سے کب رہائی حاصل ہوگی۔ آپ دعا کریں کہ مجھے اللہ اس

سے جلد نجات دلیے۔ واللہ اس وقت نہایت اُداس اور آنکھوں سے
 آنسو جاری ہیں۔ جوشِ دل سے یہ کچھ تحریر کیا گیا ورنہ یہ باتیں ہرگز تحریر کے
 قابل نہیں ہوتیں اور نہ ان کو عوام سمجھ سکتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ میری یہ حالی
 اور بے نصیبی پر ضرور آنسو بہا دیں گے کیونکہ مفارقت سے تنگ آکر میں اس وقت
 بے تماشا رہتا ہوں والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ پالہ ضلع ہوشیار پور
 مورخہ ۲۴/۵/۲۲

عزیز القدر و عزیز من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تمکیم
 سلام سنوں! میں کل ہوشیار پور سے واپس آیا۔ تو اتنے ہی والا نامہ آنحضرتِ پلا حین
 میں آپ کی علالت درج تھی واللہ والا نامہ کو پڑھ کر نہایت فکر و اضطرابِ دل میں پیدا
 ہوا۔ بجز عائنِ خیر کے میں اور کیا کر سکتا تھا چنانچہ نہایت خضوع سے کی گئی اور بعد میں دیکھا
 کہ اللہ کے فضل سے ہر سہ عزیزاں رُوبِ صحت ہیں اس سے گو نہ تسکین تو پیدا ہو گئی لیکن
 جب تک آپ کی جانب سے نامہ تسکین وہ ثمرِ صد ورنہ لائے اپنے قلب
 پرورد میں طمانیت کا ظہور مشکل ہے۔ لہذا آپ براہِ مہربانی اپنے اور ہر و عزیز

کے حالات سے بواپسی ڈاک مفصل مطلع فرما دیں۔ اس میں ہرگز توقف نہ
فرما دیں کیونکہ آپ کا فکر مجھے بے ڈھب تکلیف دے رہا ہے۔ مگر
اپنی چشم بصیرت یقین دلاتی ہے کہ نیاز نامہ ہذا آپ کو آپ کی بہتر حالت
میں پہنچے گا۔ تاہم آپ سب عزیزاں کی حالت سے مفصل مطلع فرما دیں۔
میں بخیریت ہوں اور سب خیریت سے ہوں۔

اس وقت صبح کا وقت ہے اور بہ تقاضائے حالت یہ شعر
وردِ زباں ہے۔

شعرہ عجیب واقعہ و غریب حادثہ البتہ
انا اضطربت قتیل و قاتلی شاکی

آپ جانتے ہیں کہ یہ شعر اس وقت کیوں میری وردِ زباں ہے صرف
اس وجہ سے کہ جسم منصری اور ملکوتی کی نفی تو قیل ازہیں موجود تھی لیکن اس وقت
نفی روح بھی ظہور پذیر ہو گئی۔ اور اب اپنے میں وہ میں نہیں ہے جو شرک
سے لبریز ہو۔ بلکہ یہ میں تو اسی کے میں ہے۔ جس کے لئے یہ اول و آخر اور
ظاہر و باطن مناسب بالاستحقاق ہے۔ دیکھتا ہوں کہ پہلا جادو جس سے شرکائے
میں میں ہوتی تھی کہاں گئی۔ ارشاد ہوا کہ جو جادو ہم نے کیا سہوا تھا۔ تم نے
ہمارے نام و ذات کی برکت سے اپنے پر سے اتار دیا ہے۔ اب من تو
شدم تو من شدی، سبحان اللہ اس وقت کچھ پتہ نہیں ملتا کہ یہ بات اور یہ

منصب کیسے حاصل ہوا۔ سچ تو یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور عشق و محبت سے حاصل ہوا جو کچھ ہوا۔ میں مزید اس وقت کیا عرض کروں۔ جب یہاں سے کسی وقت نزول ہوگا تو پھر دوسری بات عرض کروں گا۔ جو کچھ اس وقت گذارش ہوا ہے یہ تکلیف سے عرض ہوا ہے ورنہ بہت مشکل تھا۔ اُمید ہے آپ جو اسکے بواپسی ڈاک مطلع فرما دینگے والسلام گھر میں اور عزیزوں کو سلام و دعا۔

بیگم پور چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۷/۱۲

میرے عزیز عزیز از جان جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مرآتکم سلام سنون اکل والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے۔ اس وقت صبح کا وقت ہے اور میں سفرِ عالم ثانی سے ابھی واپس آیا ہوں وہاں کی پرلطف صحبتوں اور خوشنما مناظر کی جدائی اور عالمِ موجود کے پرچار و پرہیزگاریت مناظر کا مقابلہ کرتے ہوئے اس وقت یہ شعر حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے لکھے ساختہ زبان سے بار بار نکل رہا ہے کہ شعرے پری نہفتہ لُحْخ و دیو در بود کمر تہ و ناز بسخت غفل ز حیرت کہ ایں چہ ابوالعجمی ست

واللہ اس وقت ایک عجیب و غریب سماں اپنے پرطاری ہے کہ عالم منزہ اور پاکیزہ سے جدائی اور ناپاک عالم کا ورود و عجب شاق گذر رہا ہے وہاں نہ غم نہ فکر نہ تکان اور نہ بیماری۔ یہاں افکار و حوادث کے خیالات پریشان کن اور بیماری و غم کے صدمات اس وقت عجیب و غریب پریشان کر رہے ہیں۔ دل میں باریاں آتا ہے کہ میں اُس حسرت سے نکل کر کیوں اس جہنم میں آیا اور پھر غم پیدا ہوتا ہے کہ فوراً واپس چلا جاؤں لیکن منشا شہنشاہِ اعظم اس کے خلاف پاتا ہوں اور متواتر احکام صادر ہو رہے ہیں کہ ایسا اسادہ اور ایسا قیام عالم ثانی جس سے کہ واپس نہ آسکو ابھی دور اور قبل از وقت ہے کہ یہ حکم سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے لیکن کیا کیا جاوے۔ چار بادِ ساختن ناچار بادِ ساختن۔

میرے عزیز آدم و شد و اللہ اب تو سخت ناگوار معلوم ہونے لگ گئی ہے۔ گو قبل ازیں اس میں بھی گو نہ لطف تھا میں اس وقت دیکھتا ہوں کہ وہ پری جمال اور پُر طاقت و جواں اپنا پیکر آنکھوں سے گم ہو گیا ہے حتیٰ کہ اُس کی آنکھیں بھی اس وقت معدوم ہیں۔ لیکن یہ ایک فرسودہ اور کہنہ اور ناہموار و ناتواں پیکر ہو گیا اور برسرِ کار ہے مگر اس حالت میں بھی خاکی آنکھ بند کر کے دیکھتا ہوں تو وہ پاکیزہ اور دلربا اپنا پیکر قریب میں موجود نظر آتا ہے۔ لیکن وہ اس وقت بیکار ہے گویا کہ

کسی کے حکم سے خواب آلودہ حالت میں ہے اُسے جگانا ہوں مگر میرے کہے پر جاگتا نہیں ہے اور ہوشیار و بیدار کرتا ہوں مگر نہیں ہوتا تو بے ساختہ شعر مذکور زبان پر آتا ہے اور اُس کو دہراتا رہتا ہوں۔

عزیز من! فقر کیا ہے آمد و شد مذکور کے لحاظ سے یہ بھی ایک بھانمنی کے تماشا سے ہرگز کم نہیں ہے البتہ ان میں فرق یہ ہے کہ اُس میں اور لوگ حیران ہوا کرتے ہیں اور اس میں انسان خود حیران ہو ہو کر رہ جاتا ہے میں ابھی جس کو قلیل وقت گزرا ہے ایوان شہنشاہی میں جو تغیر و زوال کے منظرہ اور بے باک ہے جلیل القدر شہنشاہوں کے ہمراہ بڑے معرفت الہی سے بالکل شہرت تھا اور ایسے تزک و احتشام کے ساتھ عالم قدس میں مصروف پرواز تھا کہ کروڑوں اور ادب کھرب میلوں کی مسافت ایک چشم زدن میں طے کر کے پھر اپنے آشیانہ شہنشاہی میں تھا۔ واللہ نہ کوئی ٹکان اور نہ کوئی افسردگی کبھی اپنے میں محسوس تک ہوتی ہے۔ البتہ واپسی پر حضرات کے ہمراہ ایک دورے افضال و اکرام الہی کا چل جاتا تھا جس سے مکرر شہر ہو کر مکرر ہم پرواز میں آجاتے تھے۔ اور ہر واحد اپنی تیز پروازی کے جوہر عالم قدس میں دکھاتا تھا۔ تماشا بان عالم قدس ان پروازوں کا تماشا دیکھتے اور ہر ایک کے تفاوت مراتب اور قابلیت پرواز کی داد دیتے تھے جن میں آپ کا نیا زمند نمایاں مقامات حاصل کرتا رہا۔ اور ہر

جانب سے اپنی تحسین و آفرین کے نعرہ ہائے دلربا سُنتا رہا۔ بعد ازاں ان سے فارغ ہو کر انعام الہی تقسیم ہوئے جن میں آپ کے نیاز مند کا حصہ کثیر تھا۔ میں کیا عرض کر دوں اس کے بعد وہ لوگ تو غالباً وہیں رہے لیکن وہاں سے مجھے اس عالم پر خار میں آنے کا حکم سنا دیا گیا جس کی تعمیل میں میں آتو گیا ہوں لیکن محنت بے مزہ و بے لطف حالت میں ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ حالات مذکور کے اظہار کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے۔ ورنہ اُن کے بیان سے ہرگز دریغ نہ کرتا۔ البتہ میں جس قدر وہاں خوش ہوا تھا۔ اُس سے زیادہ یہاں ناخوش ہوں۔ میں نے اپنے آپ کو اس وقت اپنی منزل سے نہایت خراب اور زبوں پاتا ہوں۔ اس کے اظہار کے لئے البتہ میری آنکھوں کے آنسو کافی شہادت دے رہے ہیں کہ کیا تھا اور کیا ہو گیا اور کہاں تھا اور کہاں آگیا۔ رات کے واپس آنے پر اب جیتا ہوں۔ والسلام

گھر میں اور دیگر عزیزاں کو دُعا و سلام۔

بیم پور چند یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۹/۲۲

عزیز القدر۔ عزیز از جان جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مراد تھکم
سلام سنون! والا نامہ آپ کا شرف صدور لایا۔ میں اپنی دیگر حالت
آپ سے کیا عرض کروں وہ پرواز اور اعلیٰ پرواز میں ہے۔ واللہ رات کیا آتی
ہے عجیب و غریب کیفیات اور سفر اپنے ہمراہ لاتی ہے میں رات کو دیکھتا
ہوں کہ عوام خواب غفلت میں سوئے ہوتے ہیں اور بعض کو دیکھتا ہوں کہ
وہ اپنے نفسوں کے عیش میں منہمک ہوتے ہیں لیکن اللہ کی تیغ عشق کے مذبح
باوجود مذبح ہونے کے اللہ کی جانب اپنی پرواز کی سر توڑ کوشش کرتے
ہیں اور باوصف اس کے کہ وہ اُس وقت نابود ہوتے ہیں مگر جملہ بودوں
اور باوجودوں سے کہیں گناہ سبقت لے گئے ہوتے ہیں۔

آج رات اس حدیث کے مفہوم کا مقابلہ تھا۔ کہ واللہ جمیل و مجیب
الجمال بات اور اصول یہ ہے کہ جس طرح سے مادی خوراک و لباس دنیاوی
انسان کے جسمانی حسن و جمال کو بڑھاتے اور اُس کو حسین بناتے ہیں۔ اسی
طرح سے عبادت فقر فقیر کے ملکوتی جسم کو حسین بناتی ہے اس میں جیسا کوئی
فقیر فقر میں ترقی کر گیا ہو اسی قدر اُس کا جسم ملکوتی حسن و جمال میں ترقی یافتہ ہوتا
ہے۔ اور کبھی کبھی رشتگان میں تقریباً اس کا مقابلہ بھی ہوتا ہے اور جو فقراء

زندگی دنیاوی کے قید میں ہیں۔ ان میں سے بھی بعض ترقی یافتہ ان میں مقابلہ کے لئے شامل کر لئے جاتے ہیں۔ اس میں صرف حسن و جمال کا ہی مقابلہ نہیں ہوتا بلکہ دیگر پرواز ہائے فقر کا مقابلہ شدید ہوتا ہے۔ اور ان پروازوں سے جسم کے جمال کے نمبر عموماً ملتے ہیں چنانچہ آج رات یہ مقابلہ عظیم تھا اور سابقہ بڑے بڑے جلیل القدر لوگ اس میں شامل تھے اور بڑی بڑی تیاریوں سے آئے تھے خیرات پھر مقابلہ ہوتا رہا اور خوب پروازیں ہوئیں جو بے حد ضرر ہیں۔ آپ کے نیاز مند کو حضرات مشائخ سلسلہ قادریہ پاک نے اپنی جانب سے پیش کیا اول جمال ملکوتی کے حسن و جمال کی نمائش ہوئی۔ اور اس میں ہر ایک کو نمبر دیے گئے اور بعد ازاں پروازوں کا مقابلہ ہوا الحمد للہ کہ آپ کا نیاز مند کسی سے کم تو ہرگز نہیں رہا بلکہ سبقت کے نمبر ہائے اُس کی قیمت میں درج کئے گئے۔ اس سے ہمارے حضرات جن میں حضرت غوث پاک قدس اللہ سرہ العزیز تشریف رکھتے تھے۔ نہایت خوش اور محظوظ ہوئے۔ مجھ میں یہ تو ہرگز نہیں تھی یہ صرت حضرات اقدس کی توجہ پاک کا نتیجہ ہے جو توجہ فرما رہے تھے۔ زیادہ کیا عرض کروں گو امتحان میں تو کامیابی ہوئی مگر واللہ اس وقت ہر دو جسم جو معلوم ہوتے ہیں۔ اور ان میں ہرگز تو اُن نہیں ہے۔ کمزوری اور تکان کی وجہ سے میں مزید نہیں تحریر کر سکتا لہذا سلام ہے

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والا نامہ ثمرت صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے۔

مجھے نزلہ اور نزلہ سے تنفس قبل از وقت دق کرنے لگ گیا ہے۔ راتوں کو تنفس کی خرابی سے تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ موسم سرما طویل ہے۔ اللہ جانے ان سے کن کن تکالیف سے سابقہ پڑے۔

میرا ارادہ اکتوبر میں گوجرانوالہ حاضر ہونے کا ضرور ہے۔ لیکن یہ اللہ

کے ہاتھ میں ہے کیونکہ اسی کا ارادہ ہے اور اسی کا عزم جناب نے مجھ سے

نفس کشی اور بے عزتی کے نسبت دریافت فرمایا ہے۔ جناب من! ہر دو

الفاظ مذکور کوئی خاص تمیز نفس الامر میں پیدا نہیں کرتے۔ فی الواقعہ وہ ہیڈنگ

جو فقرہ کے کار آمد اور ہمیشہ زیر نظر رہتے ہیں۔ روح اور نفس معہ اپنے اپنے

امور متعلقین کے ہیں اور باقی جملہ امور اپنے ہیڈنگ کے زیر ہیں جب فقرہ

میں کوئی ارادہ پیدا ہوتا ہے تو وہ نہایت نظر غور سے دیکھتے ہیں کہ آیا یہ

باد شمال سے ہے یا باد زبور کا نتیجہ ہے۔ یعنی یہ روحانی اثرات سے ہے

یا نفسانی اثرات سے اگر روحانی ہو تو اس پر کار بند ہوتے ہیں اور نفسانی

سے گریز اور اجتناب کرتے ہیں۔ لیکن روحانی اور نفسانی تمیز فعل کے نتیجہ پر

تو عوام معلوم کر لیتے ہیں۔ لیکن فعل کے سرزد ہونے سے پہلے ان کے باؤ شمال اور باد زبور کا معلوم کرنا فقرا اہل حال کا کام ہے۔ واللہ جن فقرا اہل حال کو یہ تمیز پیدا ہو گئی ہے وہ کبھی اپنی حالت سے نہیں گرتے ورنہ آپ دیکھیں گے کہ ملکہ مذکور کے بجز فقرا اکثر اپنی حالتوں میں گرتے اور پھر ابھرتے ہیں۔ چنانچہ آفتان خیزاں اپنی تمام عمر بسر کر دیتے ہیں۔ اور گو ہر مقصود ہرگز ہاتھ نہیں آتا۔ میں سچ عرض کرنا ہوں کہ بہت سے فقرا جن کے اہل حال سے بجز ذات الہی کوئی واقف نہیں ہے اور عوام میں نہایت مفتخرا و عزیز ہیں وہ نفس کے ان مدوجزر کے ایسے گرفتار ہوئے ہیں کہ اپنے ان مقامات سے آگے ایک قدم نہیں چل سکے یا تو ان کو کوئی راستہ کے چلانے والا اُستاد کامل نہ ملا اور یا وہ بخل جسم میں گرفتار ہو کر وہیں کے وہیں رہ گئے۔

میں نے آپ کے بار بار یہ قاعدہ عرض کیا ہوا ہے کہ جس خیال اور فعل اور مقام سے شوق الہی زیادہ ہو اُس کی جانب بھاگو اور جہاں سے اس میں تنزل واقعہ ہو وہاں سے گریز کرو۔ عزیز من! آپ اسی قاعدہ کو استعمال فرماتے ہوئے اپنے جملہ معاملات کے نتائج پر غور فرمالیا کریں اور ضرورت ثابت ہونے پر ان سے اجتناب فرمالیا کریں۔ البتہ میں اتنا عرض کرنے سے روک نہیں سکتا کہ قوت غضب مشتعل کرنے سے روحانی حالت میں تنزل ضرور واقع ہو جایا کرتا ہے کیونکہ اس سے نفس اپنی پوری طاقت سے کام لیتا ہے۔

میرے عزیز! عجیب راز الہی ہے کہ جس میں یہ طاقتیں نفسانی یعنی شہوت و
غضب و غیرہ نہ ہوں یعنی نہایت کمزور ہوں وہ فقر میں ایک ذہین طالب علم
نہیں ہو سکتا بلکہ وہ غبی اور کند ذہن ثابت ہوتا ہے۔ فقر کے لئے بھی وہی
شخص قابل ہوتا ہے جو اپنے نفس کے قوائی مضبوط رکھتا ہو۔ لیکن ظل پرے
ان قوائے میں ایسی اصلاح اور نیز ایسا درد اور عشق الہی پیدا کر لیوے کہ
ان قوی کی آگ کو روحانی سردی سے کمزور کر دیوے۔ اندر میں حالات فقیر نہایت
عمدہ طریق سے موصول اس لئے ہو جایا کرتا ہے بات یہ ہے کہ کامیاب وہ
لوگ ہوئے یا ہوتے ہیں جو نفسانی قوی نہایت مضبوط رکھتے ہوں۔ لیکن اس
کے مقابل اُس کے روحانی قوی بھی زبردست ہوں اور یہ ظل شیخ سے نہایت
طاقتور ہو کر نفسانی قوی کو اپنے محکوم اور زیر کر لیویں۔ لیکن جس شخص کے قوی
نفسانی فطراناً کمزور واقع ہوئے ہیں وہ ہرگز فقر کے راستہ کے لئے موزوں
نہیں ہوا کرتا۔ کیا آپ نے کبھی کسی سیحڑے کو اہل دل اور کامل دیکھا یا سنا
ہے۔ ہرگز نہیں۔ چونکہ سیحڑا بعض قوی میں یعنی نفسانی قوی میں کمزور ہوتا ہے
لہذا وہ فقر کے راستہ کا اہل نہیں ہو سکتا۔ راز الہی عشق کی نسبت خواہ وہ
مجازی ہو یا حقیقی اُس کے صحیح و سالم ہونے پر ہی ہے عجیب راز الہی ہے کہ
جن کو قوی نفس کی زنجیروں میں جکڑا ہے۔ عشق حقیقی ہو یا مجازی انہی کو نصیب
کیا گیا ہے۔ امد اُس کے ذریعہ وہی کامل معرفت الہی حاصل کر سکے ہیں۔ اور

جن کو نفس نہیں دیا گیا وہ عابد ہوئے ہیں لیکن وہ کامل معرفت الہی حاصل نہیں کر سکے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ثقب معراج میں جملہ فرشتگان جن کو ہمارے علما اپنی نابینائی کی وجہ سے مقربان الہی کے نام سے ہمیشہ یاد کرتے آئے ہیں۔ رسول کریم صلعم کے سفر بارگاہ الہی سے تھک کر راستہ میں ہی آپ کے علیحدہ ہو گئے اور آپ تنہا بارگاہ میں داخل ہوئے۔ آپ جانتے ہیں کہ رسول اکرم صلعم کیوں اس سفر میں کامیاب ہوئے اور ہمارے نابینا علما کے خواندہ مقربان کیوں اس نعمت سے محروم رہے اس کا سبب صرف ایک ہے! اور وہ یہ ہے کہ حضرت صلعم عشق سے لہر تھارتے تھے۔ اور ہمارے مقربان اس دولت عشق سے بے نصیب تھے۔ کیونکہ ذات الہی نے فرشتگان کو نہ نفس دیا اور نہ اس سے عشق کا حصول ہو سکا۔ اور اصل نعمت سے محرومی ازلی واقع ہوئی۔

میرے پیارے! اب عشق کی بات آگئی اور عشق کا تذکرہ شروع ہو گیا جس میں آپ کا نیاز مند اپنی ہستی مدت سے کھو چکا ہے۔ اب اس سے آگے عرض کروں تو کیا عرض کروں۔ بس ہم قلم شکست و ہم کاغذ نماذ اب ہاتھ اور جسم میں طاقت۔ لہذا عشق سے بریز سلام گھر میں اور عزیزوں کو اس نابود کا سلام فرما دیں۔

بیگم پید جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! آپ میری مدت کی خاموشی کو غالباً میری بے اعتنائی پر احتمال کرتے ہونگے۔ جو بالکل سراپا غلط ہے۔ میری مدت کی خاموشی محض میری شدت ملیریا بخار اور بھوشی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ ایام مرض تو گزر گئے اور اب بخار سے کلی آرام ہے۔ لیکن اثرات بخار سے جو کمزوری مجھ پر اس وقت تک مستط ہے اگر آپ مجھے دیکھ لیں تو معاف کرنا تو ایک طرف رہا آپ درد سے میری ہمدردی فرما دیجئے۔ بات یہ ہوئی کہ سابقہ شکایت جو میں اپنی واپسی سفر پر تحریر کرتا تھا۔ وہ واقعی اسی شدید ملیریا بخار کا پیش خیمہ تھا۔ وہ شکایت ہوتے ہوتے اصل مرض یعنی بخار شدت سے حملہ آور ہوا جس سے میں میں گھنٹہ ہریان اور خالص بے ہوشی تھی۔ جب اس پر ہفتہ سے زائد گزر گیا۔ تو جالندھر والے ڈاکٹر کو ہمراہ لائے تاکہ میرا علاج کریں مگر مناسب خیال کر کے مجھے موٹر میں ڈال کر جالندھر لے گئے اور وہاں علاج ہوتا رہا۔ جس سے اللہ نے آرام عطا فرمایا۔ بعد میں کمزوری بے شمار تھی جس سے مجھے آرام ہونے کے چند روز بعد جالندھر سے آنے کی اجازت نہ ملی۔ پریسوں شام وقت یعنی چار بجے سردار کیسرنگ صاحب خود ہمراہ لے کر یہ سواری موٹر گھر چھوڑ

گئے ہیں۔ مرض سے کلی آرام ہے لیکن تاہنوز کمزوری بے شمار ہے۔ بس میری ہسٹری یہ ہے جس سے میں نیاز نامہ آنغریز کو عرض نہیں کر سکا۔ اب مجھے کلی آرام ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ کمزوری رفتہ رفتہ رفع ہو جائیگی مجھے مرض میں جب کبھی ہوش آتی رہی آپ عزیزان کے شغل کا اکثر فکر دامن گیر رہا اور جو کچھ ہو سکتا تھا کرتا رہا آپ اپنے حالات سے مفصل مطلع کریں۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
زیادہ تحریر نہیں کر سکتا ورنہ تحریر و عرض کرتا کیونکہ کمزوری بے شمار ہے

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۸/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنوں! والا نامہ آنغریز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آپ نے

شغل کی تکلیفات تحریر فرمائی ہیں۔ ضرور ہونگی کیونکہ لازمی تھا کہ گرم ہشیا سے

پرہیز کرنے اور سرد اور زود ہضم غذا کھاتے۔ آپ گوشت اور گرم مصالحہ

سے ضرور پرہیز کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام رہے گا۔ آپ داناہیں۔ لیکن

مجھے اپنے اور گھر کے حالات سے مطلع فرما دیں اور فرماتے رہیں ضروری ہے۔
 بیماری سے ہاتھ کی انگلیوں میں نرذہ زیادہ پیدا ہو گیا ہے مجھ سے لکھا نہیں
 جاتا مدد بہت کچھ تحریر کرتا۔

اب میں بالکل اچھا ہوں۔ اب کمزوری میں بھی کمی ہو رہی ہے۔ تاہم
 بہت کچھ باقی ہے۔ خیریت سے مطلع فرما دیں والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
 سلام سنون! والا نامہ پہنچا۔ شکریہ یاد آوری ہے۔ میں کل تین بجے شام
 تالذہر سے واپس آیا ہوں۔ پریموں واپسی کی صدمت اس وجہ سے نہ ہوئی۔
 کہ میں ۸ کو بعد دوپہر واماں دورہ تنفس سے بیمار ہو گیا اور یہ حملہ ایسا شدید
 تھا کہ آٹھ نو سال سے ایسا شدید دورہ مجھے قطعاً نہیں ہوا تھا۔ ۸، ۹ کے مابین
 رات ایسی سخت گزری کہ خدا یا تو یہ قریب تھا کہ دم بند ہوتے سے روح
 جسم سے پرواز کر چا دے۔ مگر ابھی وقت نہیں آیا تھا۔ اس سے جسم میں رہی۔

لیکن اس سے جس قدر تکالیف ہوتی ہیں۔ اُن کا کوئی عدد شمار نہیں ہے۔ کل صبح
 کچھ آرام ہوا تو مجھے مردار کیسرا سنگھ صاحب خود اپنی موٹر پر سوار کر کے یہاں گھر
 چھوڑ گئے۔ یہاں پہنچتے ہی وہ آپ کا والا نامہ ملا جس میں گھر کی علالت کا حال
 درج تھا اُس کو پڑھا اور گونا گوں افکار میں طبعیت غرق ہو گئی۔ کاشش میں تندرست
 ہوتا تو آپ کے ہاں خود حاضر ہو جاتا۔ مگر میری طبعیت ایسی کمزور ہے کہ خفیفہ
 تکلیف سفر بھی برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے۔ آپ بدین نیاز نامہ گھر میں
 قطعاً مشغول معلوم ترک کر ادویوں اور ادویات مردار تر سے بزور علاج کریں۔ اللہ
 فضل کرنے والے ہیں۔ اور میں اپنی طرف سے باطنی علاج ہرگز ہرگز فرو گذاشت
 نہیں کروں گا۔ واللہ مجھے عزیزہ کا اس قدر فکر و امن گیر ہوا ہے کہ سات نیند نہیں
 آتی۔ آپ کوشش سے علاج کریں اور دیگر فکر نہ کریں۔ لیکن مجھے بواپسی ڈاک
 موجودہ حالات سے مطلع فرمادیں۔ کیونکہ میرے فکر کی کوئی حد نہیں ہے۔ ہرگز
 ہرگز توقف نہ فرمادیں۔ مشکور ہوں گا۔

نیز عزیزہ سے میرا سلام فرمادیں اور میری طرف سے عیادت فرمادیں
 والسلام۔

عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! قبل انہیں اور نیز کل آپ کے والائے شرف صدور لائے
آپ کی یاد آؤدی کا بہت بہت شکریہ ہے۔ پہلے والائے نامہ میں آپ نے نیاز مند
سے خرید مکان محمد عبداللہ صاحب کی نسبت دریافت فرمایا ہے۔ اس کی
نسبت تو میں آپ کو ہی مشورہ دوں گا کہ اسے آپ ضرور خرید لیں کیونکہ یہ
فی الواقعہ ہمیشہ سے آپ کا ہی ہے اور نیز آپ کو اس کی ضرورت بھی ہے باقی
رہی زمین کے بار کی سبکدوشی۔ اللہ اس سے آپ کو جلد فارغ فرمادے گی۔ اگر
ہو سکے تو آپ اس کو ضرور خرید فرمادیں۔ میں عزیزہ غلام زہرہ کی صحت کا حال
پڑھ کر نہایت خوش ہوا ہوں۔ واللہ مجھے عزیزہ کی علالت کا فکر ہر وقت ہنسیگر
رہتا تھا۔ اور میں اکثر اوقات توجہ سے فارغ نہیں رہتا تھا۔ مگر شکر ہے کہ اللہ
نے ان کو آرام عطا فرمایا ہے۔

الحمد للہ علی ذلک۔ تاہم آپ میری طرف سے عزیزہ کی دلجوئی اور عیادت
فرمادیں۔ کہ فقر میں شیخ سے دور رہ کر ہم جو قسم مشکلات پیش آیا کرتی ہیں۔ اور
اسی وجہ سے زمانہ سلف کے حضرات ان مراحل کے طے کرنے کے وقت شیخ
سے ہرگز حیا نہیں ہوتے تھے۔ البتہ آخری مراقبات میں شیخ ان کو تنہائی میں

رہنے اور عزت اختیار کرنے کا حکم دیا کرتے تھے مگر یہاں صورت جدا گانہ ہے
 اور صورت معاش فی زمانہ نہایت جدوجہد کی ہے جو سابقہ زمانوں میں ایسی
 ہرگز نہیں ہوتی تھی۔ اب تو وہی بات ہے کہ زمانہ باتونہ سازد تو با زمانہ ساز
 پھر بھی ہزار شکر ہے کہ باوجود بعد کے سبق موثر ہے اور اللہ صاحب اگر کوئی
 شکایت پیدا ہو تو اس کو بطریق احسن رفع فرما دیتے ہیں۔ یہ سب خوبیاں سبق
 کی صداقت اور حضرت غوث پاک قدس اللہ سرہ العزیز کی عنایت کی ہیں
 جن کے ہم لوگ خاک پاؤں ہیں۔ اس پر اللہ کا کمال شکر ہے۔ آپ اس پر عزیزہ کو
 میری طرف سے مبارک باد فرمادیں اور نیز اس بات پر کہ انشاء اللہ تعالیٰ عزیزہ
 کی حالت میں ہرگز کمی نہیں ہوگی۔ مگر آپ عزیزہ کی حالت مفصل تحریر فرمادیں کہ
 اب ترکِ شغل میں اُن کی کیا حالت ہے خدا کیسے کہ اچھی ہو اور قابلِ شکایت
 نہ ہو۔ آپ نے میرے برہما جانے کی حالت میں اپنا عزم برہما جا کر کام و کالت کرنے
 کا تحریر فرمایا ہے۔ یہ آپ کی بے کلی اور عزم بے جا ہے کیونکہ آپ عیالدار اور
 بہت سے تعلقات رکھنے والے ہیں۔ یہاں سے علیحدگی آپ کے لئے نہایت
 نقصان دہ اور تکلیف دہ ثابت ہوگی۔ نیز میں تو عزیزوں کی مفارقت کا شایا
 ہوا برہما جانا ہوں آپ ایسا عزم کیوں کریں۔ وہی بات ہے کہ مرا افتادہ دل
 از کف ترا چہ افتادہ است آپ براہِ مہربانی ایسا خیال ہرگز دل میں نہ لاویں
 میرے جانے کی صورت میں اگر میری حیات باقی ہے تو میں واپس آجاؤں گا۔

امد آپ کے نیاز آج کل کہ دل کا درد نہ آپ نے فاتحہ سے مجھے یاد کر چھوڑنا۔ واللہ
میرا دل عزیزوں کی مفارقت سے بہت ادا اس ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزانِ خیریت سے ہونگے والسلام نیز عرض ہے
کہ میں آج کل اچھا ہوں۔ گورات کو پھیلے پر کچھ تنفس کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے
مگر میگزرو میگزرو کا معاملہ ہے۔

آج لڑہ انگشت بکثرت ہے جس سے ہر شکل نیاز نامہ ہذا تحریر ہوا ہے
شکستہ حروف معاف فرماویں۔

بیگم پور خٹہ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸/۴

عزیزانِ من جناب مولوی محمد حسین صاحب

دعزیزہ غلام زہیر صاحبہ زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! میں نہایت شرمندہ ہوں کہ میں ابتدائی امور شغل سلطان
الاذکار کے آپ کو بتلا کر آپ کی تکالیف کا باعث ہوں۔ آپ کے والا نام مجھے
پہنچے اور عزیزہ کی تکالیف کے امور سے آگاہی ہوئی۔ مگر آپ کے والا ناموں
سے شغل مذکور کی ناکامی سے آپ کی مایوسی ہو یا ہوتی ہے جو دراز اہلیت سے

فقر کا لب لباب اور نتیجہ یہ ہے کہ انسان موصول الی اللہ ہو جائے سو اس کے لئے آپ کے نیاز مند کو حضرات قدس اللہ سرہم سب سے بڑے شہا طریق حاصل ہیں۔ ضرور تھا کہ میں آپ کو شغل مذکور عرض کر کے ایسے مصائب میں نہ ڈالتا۔ مگر کیا کروں۔ واللہ آپ کے شوق اور اپنی شرط محبت نے جو آپ سے یہ تقاضا کیا کہ آپ کو نہ صرف عالم ثانی کی سیر کراؤں بلکہ وہاں کی شہنشاہیت کے مالک بہ فضل خدا اور رسول صلعم آپ کو دیکھوں۔ واللہ یہ غلطی مجھ سے آپ کی نہایت محبت اور پیار کی وجہ سے ہوئی جس کے لئے میں نہایت التماس و الحاح سے آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ آپ براہ عنایت میری محبت اور میری نیت نیک پر غور فرما کر میری یہ غلطی مجھے معاف فرما دیں اور نیز یہ شغل قطعاً ترک فرما دیں۔ کیونکہ جب اس سے ایسی تکلیف عائد ہو تو پھر اس کو ترک کرنے کا حکم ہے مگر یہ بات کہ موصول الی اللہ ہونے کی کیا تدبیر کریں۔ اس کا آپ ہرگز فکر نہ فرما دیں! انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا نیاز مند اس کے لئے کامل دستگاہ رکھتا ہے جو آپ کے کامل آدم ہونے پر میں بالمشاقہ کبھی آپ کے گناہ کش کہہ دیتا۔ اور ان میں آپ کو ہرگز کوئی تکلیف جسمانی نہیں ہوگی البتہ دل اور افکار دل کو ایک نقطہ پر قائم رکھنا ہوگا جس کا عمل تکلیف جسمانی سے بالکل محفوظ ہوگا آپ حصول نتیجہ فقر کی ہرگز فکر نہ فرما دیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا نیاز مند اس کا کلی ماہر ہے۔ شغل مذکور کے سوائے اگر آپ اور شغل کرنا

جاہیں گے جو تکالیف جسمانی سے معرا ہیں تو وہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کر
 دیئے جائینگے۔ توبہ اور نعو بالہ۔ میں تو ایک ناچیز اور معدوم شے ہوں۔ ہرگز
 فخر سے نہیں لیکن واقعی اور اہل امر عرض کرنا ہوں کہ جو کچھ آپ کو شغل مذکور سے
 حاصل ہونے والا تھا انشاء اللہ تعلے اور شغلوں سے حاصل کروا دیا جاوے گا۔
 آپ کے نیاز مند کو یہ کچھ مشکل نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ آپ آج تک پہچان
 نہیں سکے کہ آپ کا نیاز مند کون ہے اور کہاں کا رہنے والا ہے اگر یہ معلوم ہوتا
 تو مایوسی کبھی آپ کے خیال میں نہ آسکتی۔ اللہ کی عنایت سے ان تمام امورات
 پر آپ کا نیاز مند حاکم ہے اور ہمت سی روحانی باتیں یہ فضل الہی اس کے
 زیر حکم چل رہی ہیں۔ زیادہ کیا عرض کر دوں یہ بھی اپنے مسلک کے مزید عرض کر دیا گیا
 ہے۔ محض اس ضرورت سے کہ آپ کے دل سے مایوسی کلی طور پر رفع ہو جاوے۔
 آپ کو لازم ہے کہ آپ ہر دو اپنے اپنے اصلاح و دماغ کا علاج نہایت
 کوشش سے کریں۔ تاکہ آپ اس قابل ہو جائیں کہ دیگر شغل پر جو بے ضرر ہو گا۔
 کار بند ہو سکیں۔ خدا کے لئے ہرگز ہرگز مایوسی کو دل کے قریب نہ آنے دیوں۔
 آپ کا نیاز مند ایک ماہر طبیب روحانی ہے لہذا اس کو آپ کا موصول الی اللہ
 کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔

آپ بواپسی ڈاک اپنے حالات اور اپنے خیالات سے مطلع فرماویں مشکور
 ہونگا۔ واللہ آپ کے فکر نے مجھے پامال کر دیا ہے۔ اگر میں تندرست ہوتا، تو

آپ کے پاس ہوتا۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ لکھا نہیں جاتا۔ امید ہے کہ آپ
خیریت سے ہوں گے والسلام۔
عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنتیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا شکم
سلام سنون! بالضرور جناب کے کئی ایک والانا نام جات مشرف صدر
لاستے مگر میں بوجہ علالت اور کثرت آمد مہمانان سے اب تک جواب عرض
نہیں کر سکا۔ بوجہ مجبوری قابل معافی ہوں۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد
میں منتظر اور کثرت نزلہ سے جس میں بیمار بھی ہوتا رہا اکثر بیماریاں ہوں جس سے
ایسی کمزوری ہوئی ہے کہ روزانہ صبح کے گشت بھی ترک کر دیئے گئے ہیں۔ البتہ
کل سے کچھ ہوش آیا ہے اور آج نیا نامہ ہذا گذاشت کرنے لگا ہوں۔

واللہ آپ کے آخری والانا نامہ نے میرا دل پاش پاش کر دیا ہے۔ اگر
آپ محبت سے چور ہیں تو یہاں بھی آپ کی قسط محبت نے کچھ باقی نہیں چھوڑا
غور فرماویں کہ ہمیشہ پروانہ کی شمع سے شکایت ہے اس نے میرے پر جلا دیئے

یہ سچ ہے لیکن پروانہ کے لئے مسخور کا مقام ہے کہ اگر شمع ہمہ تن جل کر انگارہ نہ بن جاوے تو پروانہ کا جذبہ عشق کب پھر ٹل سکتا ہے۔ واللہ آپ ہر دو کی محبت سے اپنا ٹھیک یہی حال ہے۔ البتہ فرق ہے تو یہ ہے کہ پروانہ چلتے وقت شور و شغب کیا کرتا ہے۔ مگر شمع بے زبان کو خاموشانہ بجز از سر تا پا جلنے کے اور کچھ کام نہیں ہوتا آپ ہرگز ہرگز خیال نہ فرمادیں کہ میں سوزش محبت و فراق سے فادغ ہوں۔ ہرگز نہیں نہ ایسا ہو سکتا ہے اور نہ کبھی ہوا ہے مولوی غلام صاحب کا خط دو تین روز ہوئے ہیں تو مجھے پہنچا تھا۔ لیکن اس سے میں حکیم نابینا صاحب کے علاج سے مایوس ہو گیا ہوں۔ کیونکہ وہ کسی دمر کے مریض کے صحت یاب ہونے کی اطلاع ہرگز نہیں دیتے۔ بلکہ تحریر فرماتے ہیں کہ فلاں صاحب دہلی نابینا صاحب کے مطب میں گئے تو ایک مریض دمر کو جس کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی دیکھا کہ اس کا علاج قے سے کیا جاتا تھا اور دوسرے کو جس کی عمر اس سے زائد تھی دیکھا کہ اس کا علاج مہل سے کیا جاتا تھا۔ اس سے مزید حال معلوم نہیں کہ کوئی مریض شفا یاب ہوا ہے یا نہیں۔ اندریں حالات حکیم صاحب مذکور کے علاج پر کیا بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ سمجھو قسم علاج تو یہاں کے اطباء بھی کرتے ہیں۔ اور یہ ہر دو علاج نہایت تکلیف دہ اور بے پتہ ہیں۔

نیز یہ بات بھی اپنی خاص ہے کہ جب یہ مرض حضرت معشوق کی جانب سے بطور شریکیت عشق عطا ہوتا ہو تو اس کے ازالہ کی تدبیر بے سود ہیں جو کچھ کیا جاتا ہے

حرف روا جاتا ہے اور پس۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دوا دے سلام

بیگم پور چند پالہ ضلع پوشیار پور
مورخہ ۱۰/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! والا نام جات شرف صدور لائے اور ان میں سے خرید
مکان کا حال پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ واللہ میں سچ لکھتا ہوں کہ اگر میرے
پچھلے دفعہ گوجرانوالہ جانے پر آپ کی مستودات اپنا گھر خالی کر کے کسی اور کے
مکان میں بھی چلی جاتیں جیسا کہ مولوی محمد عبداللہ صاحب کے گھر میں گئی تھیں
تو یقین ہے کہ وہ گھر بھی کسی نہ کسی نہج سے ضرور آپ کو مل کر رہتا۔ کیونکہ میرے
وہاں کے ایام قیام میں حضرات والا شان رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جو وہاں مکرر
سے مکرر تشریف آور ہوئے تو آپ کے مکان کی تنگی کا اکثر میں نے ذکر عرض
کیا تھا جو حضرات نے غور سے سنا تھا۔ میرا تو یقین ہے کہ اسی وقت یہ معاملہ طے
ہو گیا ہوگا اور پھر کی گفتگو سے بھی یہی ثابت ہوا ہے خیر اللہ کا شکر ہے کہ ایں
بارگراں بوجہ داشتہ چہ بجا شدہ میں خرید مکان پر آپ کو اور عزیزہ غلام زہرہ

کو مبارک دیتا ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ خرید مکان سے جو بارقہ پیدا ہو گیا ہے۔

اللہ آپ کو اُس سے جلد سیکدوش فرماوے آمین ثم آمین۔

اب میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد رمضان شریف میں گوجرانوالہ

آپ کی خدمت میں آنے کا ضرور عزم کرونگا اور قریب جا کر تعین تاریخ روانگی
بہ گوجرانوالہ سے اطلاع دوں گا۔ آپ ضرور میرا انتظار فرماویں۔

موسم میں چند روز ہوئے ہیں تو گرمی پیدا ہو کر میری حالت صحت اچھی ہو

گئی تھی۔ لیکن ان دنوں آندھی زیادہ چلی جس سے یہاں بجائے آب باری کے

خاک باری کمال درجہ کی ہوئی اور قریب کے کوہستان کی ٹالہ باری سے موسم

نہایت سرد ہو گیا اور میری شکایت مرض پھر عود کر آئی۔ اب پھر سردی کم ہو رہی

ہے اور میری طبیعت میں بھی آثار صحت رونما ہوتے جاتے ہیں۔

آپ اپنے اور گھر کے حالات سے مطلع فرماویں کہ شغل اولیں میں اب بھی

پہلے جیسی کیفیت نظر آتی ہے یا کچھ دوبہ ترقی معاملہ ہے۔ امید ہے آپ اس

کی نسبت مفصل تحریر فرما دینگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور خیدیا۔ ضلع سہ شاہ پور

مؤرخہ ۱۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! آپ کے ہر دو والا نام جات میں سے خواب معلومہ
کوئی حیرت انگیز اور حالت روحانی کے خلاف ہرگز نہیں تھے لیکن جناب کی
حیرت نے مجھے بھی کسی قدر اپنی حیرت کے اثرات سے موثر کر دیا۔ مولوی صاحب
بات تو یہ لمبی چوڑی اور روحانیت کے عالم کی ہے جہاں جو تعلقات کہ اس
وقت آپ کے ذہن میں موجزن ہیں مفقود ہوتے ہیں۔ کیا آپ نے قرآن مجید میں سے
بعد موت کے حالات کی نسبت پڑھا نہیں ہے کہ لا نساء ولا ملہا یعنی بعد موت
حسب و نسب اور دنیاوی رشتہ داریاں ہرگز نہیں ہونگی۔ آپ میری عرض
مذکورہ پڑھ کر شاید حیران ہو جاویں گے۔ لہذا میں آپ کے اصل حالات اختصار سے
عرض کرتا ہوں کہ انسان کی تولید سے پہلے آپ فرما دیں کہ اس کا کونسا حسب
نسب اور کونسا رشتہ کسی سے ہوتا ہے۔ ہرگز کوئی نہیں ہوتا۔ حالانکہ تولید
سے پہلے انسان کا ملکوتی جسم موجود ہوتا ہے۔ ملکوتی جسم کا جو بھی جسم خاکی کے
ساتھ تعلق قائم ہوا حسب و نسب اور رشتے قائم ہو گئے۔ پس حسب و نسب
اور رشتے کا قیام جسم خاکی سے ہوا اور اس کے خاتمہ پر ان تعلقات کا بھی
خاتمہ ہو جاتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ پروردگار نے انسان کے توالد و تناسل کا

شدہ مرد و عورت اور نکاح کو قائم کیا ہے۔ بعد موت انسان کے توالد و تناسل
 تو قطعاً بند ہونگے پھر رشتہ مذکور کہاں قائم رہ سکتا ہے۔ فقر کو اللہ کے فضل و
 کرم سے حالت بعد الموت خاص اوقات میں یہاں بھی حاصل ہو جاتی ہے۔
 تو اس وقت بھی فقر اپنا حکام بعد الموت صادر ہوتے ہیں لیکن آپ بےستین
 فرمالیویں کہ جب جسم خاکی دوسرے ملکوتی جسم سے علیحدہ ہو جاتا ہے تو نفس جو
 مرد اور عورت کے نکاح کے تعلقات کا اصل موجب اور علت غائی ہوتا ہے
 معدوم ہو جاتا ہے۔ یہی حالت بعد موت کی ہوتی ہے اور یہی حالت فقراء
 کے سیر عالم ملکوتی میں ہوتی ہے۔ البتہ اگر کسی کو بحالت بالائے نسیانیت کا خیال
 پیدا ہو تو فی الواقعہ وہ سیر عالم ملکوتی میں نہیں ہوتا۔ بلکہ خواب نسیانیت میں
 ہوتا ہے۔ آپ کا اگر حالت خواب معلومہ میں جذبہ رشک پیدا نہیں ہوا تو
 میں صاف عرض کروں گا کہ آپ کو خواب نسیانیت نہ تھا جو مقام شکر ہے
 اور جو مشاہدہ آپ نے کیا وہ اجتماع اجسام ملکوتی تھا جس میں نسیانیت نابود
 اور معدوم ہے۔ اور یہ نسیانیت اللہ نے فقرائے کلی معدوم کر رکھی ہے
 جو فی الواقع حرام مطلق ہے۔ میں اس قدر مزید عرض کرنا ہوں کہ جو لوگ
 اہل دل ہوتے ہیں۔ جانبدار اور فریقین کے اہل دل ہونے کی صورت میں نکاح
 شدہ مرد و عورت میں تعارف بعد الموت رہے گا ورنہ تعلقات نفس کے
 خاتمہ پر ختم ہونگے آپ دانا ہیں کہ کوئی فعل الہی کسی علت سے ہرگز خالی نہیں

ہے۔ تو بعد الموت زن و شوہر کے تعلقات سے کیا مطلب جب سلسلہ تولید باقی نہیں ہے۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ عالم موجودہ میں بھی اونہی لوگوں کا تعلق زن و شوہر قائم ہے جن کا نفس برسرِ کار ہے ورنہ افسردہ اور مردہ نفسوں کا یہ تعلق ہرگز قائم نہیں ہوتا۔ خواہ وہ شب روز ایک مکان میں مقیم ہی کیوں نہ ہوں۔ فقرا اپنی اصل حالتوں میں بلکہ عام حالتوں میں بھی نفس سے پاک ہوتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ قابلِ پرواز ہوتے ہیں ورنہ اگر ایک مرتبہ کبھی کسی وقت ہفتوں اور مہینوں میں ان کا نفس ذرا پہلو بدلتا اور زندہ معلوم ہو تو یہ سیر ملکوتی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور دیگر تفضل الہی سے بے بہرہ۔ بہت سے ایسے لوگ گذرے ہیں جو اذکار و اشغال میں استاد کامل تھے لیکن سیر و حافی سے شکستہ پڑ گئے۔ ان ٹوٹکاف باتوں سے ہر ایک فقیر ہرگز واقف نہیں ہوتا اس سے وہی فقیر واقف کار ہوتا ہے جس پر یہ حالات وارد ہوں۔ ان حالات کا فقیر شرق و غرب میں تلاش کرنے سے بھی دستیاب نہیں ہوا کرتا۔

اتفاق حسنہ یا قسمت کی جدی بات ہے۔ یہ لوگ کمال اخفا اور لباس اخفا میں رہتے ہیں۔ اور یہی شہنشاہ عالم ہوتے ہیں۔ میں آپ کے خواب کے پہلو کو آپ سے کما حقہ عرض نہیں کر سکتا البتہ یہ ضرور عرض کرتا ہوں کہ چو من شوی بدانی۔ اُمید ہے آپ میرے معروضات مذکورہ کو ناسخرا

اور نا واجب گستاخی خیال نہیں فرماونگے۔ واللہ میں نے تو اپنی کتاب سے
چند نکات آپ سے عرض کئے ہیں۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور دیگر عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۰/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا شکم
سلام سنون! واقعی آپ کے دو والا نامے کے بعد دیگرے شرف
صدور لائے جن کا شکریہ ہے۔ لیکن ان کا جواب کون تحریر کرے۔
کیونکہ آپ کا نیاز مند تو اپنے مرض تنفس کی مصیبت میں ایسا گرفتار ہے۔
کہ اس میں سے طاقت تحریر طاق ہے۔ قبل ازیں یہ صورت میرے ساتھ
راتوں کو پیدا ہوا کرتی تھی۔ لیکن اب بہت روز سے دن اور رات کو
یکساں پر مصیبت حال ہے۔ واللہ شدت سرما گذشتہ میں میرے مرض
مذکور سے ایسی پر مصیبت حالت نہ تھی جیسی کہ اس وقت ہے۔ کھانا
کھانے پر دم بند ہو جاتا ہے جس کی تکلیف آپ قیاس فرما سکتے ہوں گے۔

نہ کھانے سے جسم میں کمزوری پیدا ہوتی ہے جس سے اب چلنا پھرنا بھی دشوار ہو گیا ہے۔ میں تو اب اپنے گھر میں بھی رہنے کے قابل نہیں ہوتا تو سفر سے کہیں جا کر کیا سیر و قات کر سکوں۔ میں فاقہ پر فاقہ کر رہا ہوں جس سے بجائے فائدہ کے کمزوری حاصل ہوئی ہے کہ چلنا پھرنا بھی دشوار ہو گیا ہے۔ بہت دنوں سے میرا ارادہ سہل کرنے کا تھا مگر افسوس ہے کہ ہر روز بادل اور باراں اور سردی کے جھکڑ چلتے رہتے ہیں جس سے سہل تعویق میں پڑا ہوا ہے اور میں چاہہاں مصیبت میں گرفتار ہوں۔

اس میں ہرگز شبہ نہیں کہ میرا ارادہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا بچتہ اور لا بد ہے لیکن اس حالت میں جبکہ میں تندرست ہو جاؤں۔ ورنہ موجود حالات میں نہ میں سفر کر سکتا ہوں۔ اور نہ حاضر ہو سکتا ہوں! انشاء اللہ تعالیٰ میں آرام ہونے پر بلاشبہ وہاں حاضر ہو جاؤں گا۔ آپ جانتے ہیں کہ اپنے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

مولوی محمد عبداللہ صاحب کا معاملہ رہائش جیسے طے ہوا ہے میرے خیال میں یہ چنداں قابل تعریف نہیں ہے۔ اگر وہ کہیں اور جگہ اپنی بود و باش کر لیں۔ تو اچھا ہے۔ کچھ بات ضرور ہوگی جس سے مجھے اُن کا قیام یہاں اچھا معلوم نہیں ہوتا۔

میں نے بھی آپ کے تشریف لے جانے کے بعد ایک بلوچی گھوڑی عمر ۴ سالہ قیمت ۵۰ روپیہ اور ایک بھینس بہ قیمت مبلغ ۵۰ روپیہ

خریدی ہیں۔ عوام الناس خرید و فروش کو ارزاں کہتے ہیں اور خرید و فروش کی تعریف کرتے ہیں۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام
گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ ۱۸/۴/۴۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تسمی
سلام سنون! والا نامہ شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ مجھے جلد
حاضر ہونے کے لئے تاکید تحریر فرماتے ہیں! اور میں بھی دل و جان سے چاہتا
ہوں کہ جلد حاضر ہو جاؤں۔ مگر اللہ کی شان اسباب ایسے پیش آ رہے ہیں۔
کہ جلد حاضر ہونے کی صورت نظر نہیں آتی۔ کیونکہ قبل ازیں یہ شکایت تو تھی ہی
کہ میں تنفس سے بیمار تھا۔ ۳۰ ماہ گزشتہ کو میں نے مسہل کیا جس سے کچھ افاقہ
کی صورت رونما ہوئی مگر اس کے دوسرے روز یعنی ۳/۱۱ کو صبح کے آٹھ بجے
عزیز جان محمد مرحوم کا بچہ خورد اور دیگر بچوں کے ساتھ گھر کے کھٹوں پر پھیلتا ہوا
بہت بلند چھت سے صحن گھر میں اپنے پہلو چپ کے بل زمین پر آ پڑا۔ اس وقت
تو بچہ کی حس و حرکت معدوم تھی۔ بارے دو گھنٹہ کے بعد اس میں حس و حرکت

پیدا ہوئی۔ اس کے بعد شبہ پیدا ہوا کہ مبادا کوئی ہڈی ٹوٹی ہو یا پیش و پس
 ہو گئی ہو۔ ڈاکٹر کوئی نزدیک موجود نہیں تھا۔ اس لئے ایک عالم ثانی میں رہنے
 والے ڈاکٹر صاحب کو میں نے بلایا۔ اور عزیز کا معائنہ کرایا بعد کچھ عمل روحانی اور
 معائنہ کرنے کے انہوں نے نہایت فرخندہ دلی سے فرمایا کہ عزیز ہر طرح سے اب
 صحیح و سالم ہے اور اس کو اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ معمولی درم ہو گا۔ اور فرو ہو
 جائے گا۔ اس سے کچھ تسکین تو ہوئی مگر حالت خراب کے خراب تر سب کو نظر
 آتی تھی۔ لیکن اللہ کی شان۔ بچہ کی عیادت ڈاکٹر صاحب متواتر فرماتے رہے
 چنانچہ تیسرے روز بوقت صبح کھیلتا پھرتا تھا مگر خسار چپ پر درم تھا۔ ظاہری علاج
 دوائی اور ٹکور سے بچہ محنت مانع رہا اور وہ نہ کی گئی۔ مگر اللہ کی عنایت اور ڈاکٹر
 صاحب کی توجہ سے بچہ پرپوں سے دیگر بچوں کے ساتھ مصروف کھیل رہے پرپوں
 اور کل سے دیوان خانہ میں بھی آتا اور چلا جاتا ہے! اور کچھ کھاپی بھی لیتا ہے۔
 مگر فکر سے میری طبیعت ایسی مہمٹی ہے کہ ابھی ابھی نہیں ہے۔ آج بوقت
 ایک بجے دن کے میں جانندھر کو مولوی صاحب کی صاحبزادی کی تقریب شادی
 پر جانے والا ہوں گو عزیز اچھا ہے مگر دل اس کی نسبت ایسا متفکر ہوا ہے
 کہ کہیں جانے کے لئے جماعت نہیں کرتا۔ لہذا ۸ ماہ حال کو ارادہ واپسی گھرانے
 کا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط زندگی درو فصل کے بعد آپ کی خدمت میں
 حاضر ہونے کا ارادہ کرونگا۔ اس سے پہلے صورت محال نظر آتی ہے۔

مسل سے میری حالت پہلے سے کسی قدر اچھی ہے۔ امید ہے آپ میری
مجبوریوں کا خیال فرما کر جلد حاضر ہونے سے معاف فرما دیں گے۔ مگر میں دوسرے
عزیزان خصوصاً عزیز نصرت اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ نسلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶ مئی

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! بلاشبہ آپ کے دو عنایت نامے ثروت صدور لائے
اور میں ان کا جواب جلد عرض نہیں کر سکا۔ اس کا موجب تاخیر ہے اور نہ
میری کوئی علالت اس کا سبب محض رہو دگئی روحانیت تھی جس سے ان ایام
میں کسی وقت بھی آرام اور فراغت نہ مل سکی۔ ان سفروں میں ایسی حالت پیدا
ہوئی کہ گھنٹہ کا سفر اور کہیں قیام پچاس سال دنیا سے مزید و مزید تھا۔ واپسی
سخت ناگوار اور بے لطف ثابت ہوئی مگر

شرعہ رشتہ در گردنم انگذہ است

می بدہر جا کہ خاطر خواہ دوست

میرے عزیز یہ منقرتہا نہیں تھے۔ بلکہ حضرات کی ہمراہی اور ہم کابی تھی۔

ایسے ایسے مقامات میں قیام ہوا جہاں کا قیام طویل اور دنیاوی زندگی کا خیال
 یاد قطعاً فراموش تھا یقیناً ثابت تھا کہ اس جگہ سے کہیں واپسی نہیں ہے۔ لیکن
 جبراً بادل ناخو استہ واپسی ہوئی۔ اور اس دارالرحمن میں ارادہ الہی سے جکڑے
 ہوئے واپس آنا پڑا۔ واپس آنے پر چشم دل میں ان نظارگیوں کا نقش دل کو
 بہت پریشان کن رہا۔ اور اب تک ہے مگر کیا کروں یہ فرما کر صبر کی تلقین ہوتی
 ہے کہ تمہارا قیام ابد الابد تک یہیں ہونے والا ہے۔ مگر اب چندے صبر سے
 کام لو اور صبر اس کی مفتاح ہے۔

میرے عزیزانِ منظرون کی دلربائی اور محبوبیت سے چشم دل کو خالی کرنا
 کچھ آسان کام نہیں ہے۔ گو ان سے تاسہنوز کلی فراغت نہیں ہوتی مگر تاہم
 آنقریب کے پاس خاطر کے لحاظ سے میں بحرِ قلم ہاتھ میں لے کر نیا نامہ ہذا ارقام
 کر رہا ہوں۔

میری طبیعت مرضِ جسمانی کے لحاظ سے تو آج کل روبہ صحت ہے۔
 لیکن بودگی مذکور مجھے ہر وقت اپنے آپکے بیرون کرتی رہتی ہے۔ جس سے
 کسی چیز کے دیکھنے اور سننے کو دل نہیں چاہتا۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ یہاں کا دہشت
 سخت ناگوار اور ناقابلِ برداشت معلوم ہو رہا ہے۔ افسوس ہے کہ مدتِ العمر
 میں کوئی ایسا دوست بھی مجھ سے پیدا نہ ہو سکا جو میرے ایسے اوقات کا سہارا
 ہو سکتا۔ اور میں بقایا وقت زندگی فراغتِ کلی سے اپنے نظارہ ہائے قلبی

میں بسر کر سکتا۔ کیونکہ یہاں کا قیام فراغت قلبی حاصل نہیں ہونے دیتا۔ جس سے
میں فی الواقعہ نہایت تنگ ہوں۔ فراغت کلی کی نعمات کا خیال مجھے محنت
تنگ کر رہا ہے اور طبیعت میں گریز پیدا ہو رہا ہے۔ مگر کیا کروں نہ پائے رفق
نہ جلتے ماندن۔ میں نہایت اُداس ہوں مگر بے بس ہوں۔ فصل کی کٹائی تو
ہو چکی اور لازمی تھا کہ میں آزاد ہو جاتا مگر حسبِ صراحت بالا میں ہرگز
آزاد نہیں ہوں۔

میں نے نیاز نامہ کو الٹا کر دیکھا تو جس صفحہ پر تحریر کرنا تھا وہ سفید رہا مگر
دوسرے صفحہ پر بے ڈھب طریق پر تحریر ہو گیا۔ واللہ یہ میری حالتِ مذکور کا
نتیجہ ہے۔ دل میں آیا کہ میں اوراقِ ہذا دریدہ کر کے اور کاغذ پر نیاز نامہ ہذا
تحریر کروں۔ مگر ہاتھوں میں طاقت کہاں کہ اور نیاز نامہ کی تحریر کا ارادہ
کو سکوں لہذا اسی نامہ اور نیاز نامہ پر اکتفا کروں کیونکہ آپ کی عنایات سے
امید کرتا ہوں کہ آپ اس پر اعتراف نہ فرماویں گے۔

ابھی اپنی طبیعت بہ لحاظ مذکور قابلِ سفر نہیں ہے۔ البتہ دیگر حالت پیدا
ہونے پر میں انشاء اللہ قتلے بالضرور ارادہ حاضر ہونے کا کرونگا۔
گھر میں اور عزیزاں کو محبت سے دعاؤں سلام۔

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۶/۵/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والا نامہ آیا جس کا شکریہ ہے مگر میں جواب جلد نہیں
عرض نہیں سکا۔ جس کا ایک خاص موجب ہے جس کی وجہ سے میں یہاں سے غیر حاضر
رہا اور موقعہ تحریر یہاں نامہ نہ ملا۔ جس کو میں کبھی حاضر ہو کر عرض کروں گا بدیں
لحاظ قابل معافی ہوں۔

میں اپنے ادا دہ اور وعدہ حاضری پر پختہ ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ
ماہ رواں کے اخیر پر ضرور حاضر ہونگا۔ میں ابھی حاضر ہو جاتا مگر کچھ کام ایسے
دیرپیش ہیں جن سے ہنوز فرصت نہیں ہے۔ آپ کے تحریر فرمانے کے مطابق میرا
پختہ ادا دہ ہے کہ میں یہاں سے بیدھا گوہر انوالہ آپ کی خدمت میں حاضر
ہونگا۔ اور ایسی پر اجاب لاہور سے طوں گا۔ آئندہ جو اللہ کو منظور۔ دل تو
رازا الہی سے بھرا ہوا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ ان میں کچھ مدیر آن عزیز کروں۔
مگر ہاتھ تحریر سے کوتاہی کرتا ہے۔ لہذا میں قدر مذکور پر کفایت کرتا ہوں۔

والسلام

مگر میں دعا و سلام۔

بیگم پورہ جیٹیا لکھ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۴/۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم
سلام سنون! والانا اللہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ خیریت
سے ہوں اور آپ کی خیریت کا طالب ہوں۔

آپ میرے جلد نہ حاضر ہونے کو غالباً میرے عدم التفات اور میری
بے اعتنائی پر جس کا شائبہ بھی مجھ میں نہیں ہے۔ قیاس فرماتے ہوئے فی الواقعہ
حالات اور واقعات ایسے ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ جن سے بلا فراغت مجھ سے
وہاں حاضر ہونا دشوار اور محال تھا۔ میرا دل تو چاہتا ہے کہ وہ ابھی میں حوالہ
قلم کر کے آپ کے گوش گزار کر دوں۔ لیکن غور کرنے پر مصلحت کار سے بعیدانہ
بعید ہو گا۔ لہذا انشاء اللہ تعالیٰ اپنے حاضر ہونے پر میں آپ سے مفصل عرض کروں گا
اور آپ ہاں کو مسموع فرما کر میری عدم فرصت پر صادر فرماؤں گے۔ گوہر دو امور
مذکور سے مجھے کسی قدر اب تک فرصت حاصل ہو گئی ہے تاہم ان کا وہم و فہم ہی
باقی ہے۔ جو ہرگز قابل التفات نظر نہیں آتا ہے۔ البتہ اس وقت ایک اور
ضروری کام درپیش آ گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مالگنداری سرکار کی تاریخ مقررہ
ہم نمبر داران کو پہنچ گئی ہے جو آخر ۱۵ ہے۔ اب اس کے لئے تاریخ مذکورہ
سے پہلے جدوجہد ضروری ہے تاکہ تاریخ مذکورہ کے پیشتر اس کا اہتمام ہو سکے۔ اگر

ایسا نہ ہوا تو باعثِ تخریب اور پریشانی ہے۔ اندر میں حالاتِ نیاز مندانشاء اللہ تعالیٰ
 ۱۲۸ کے قریب قریب ضرور بالضرور خدمتِ والا میں حاضر ہو جاؤ گی یا یہ تو وہ
 حالات ہیں جو آج کل دنیاوی لحاظ سے مدبش ہیں لیکن واللہ یہ پہلو دوسرے
 پہلو سے گو میری حالت اندرونی کے لحاظ سے نہایت کمزور ہے۔ لیکن آج کل
 میری جان کھارہا ہے۔ میرے عزیز اپنی اندرونی حالت تو اس کی سخت مقتضی
 ہے کہ دنیا و مافیہا کو طلاقِ ثلاثہ کہہ کر ہمہ تن اپنے کام اور سیر اندرونی میں مصروف ہو
 جاؤں۔ سابقہ بھیچو قسم کے لوگ کیسے خوش نصیب گذرے ہیں کہ جب ان کی حالت
 پیدا ہوئی تو وہ حملگی دنیا کو چھوڑ کر اپنے لڑاؤ اور سیر و عانی میں منہمک ہو گئے۔
 اور ایسے ہوئے کہ خبرش باز نیامد کے مصداق ہو گئے۔ ایک میں بد قسمت ہوں کہ حالت
 تو اعلیٰ سے اعلیٰ عطا ہوئی مگر دنیاوی علاق اور زنجیروں کی قید ناگوار و ناساز
 سے جان نہ چھوٹی۔ بار بار بلکہ صد بار مرتبہ یہ نچتہ ارادہ کیا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر
 ان سے ایسا گریز کروں کہ کسی کو نہ اپنا منہ دکھاؤں لہذا وہ واپسی کا ارادہ تک کروں
 لیکن جب یہ ارادہ نچتہ ہونے کو ہوا تو معایہ حکم آگیا کہ موجودہ حالت سے گریز
 تاہنوز خلاف منشاء الہی ہے۔ ابھی اس میں چندے مصروف رہو پھر دیکھا جاوے گا
 بس یہ حکم قدر و رش بر جان درویش ہوتا رہا ہے۔ حکم مذکور کے آنے پر میں نے
 ہمیشہ یہ ضرور استصواب کیا ہے کہ آیاتِ مارگ مجھے اس زنداں میں مقید رکھنے کا
 منشاء مالی ہے یا کہی اس سے رہائی کی بھی اُمید ہے۔ اس کے جواب میں ہمیشہ

امید افزا اور دلربا جواب ملتا رہا اور فرماتے رہے کہ وقت قریب ہے جب تم
 اپنی آزادی پر مسرور ہو جاؤ گے آج تک اسی پر اُفتاں و خیزاں اپنی عمر کاٹی اور
 کبھی کبھی ان الفاظ میں بھی حکم آیا کہ جب برہما سے لڑ کے آ جاؤ گے تو معیادِ زنداں
 خاتمے پر ہے۔ اسی وجہ سے میں نے نہ صرف خود بلکہ اپنے احباب کے بھی برہما میں
 لڑکوں کو خطوط تاکیدی تحریر کرائے کہ جس طرح سے ہو سکے وہ گھر میں آ جاویں۔
 جس پر انہوں نے کم التفات کی اور نہ آئے۔ لیکن اب محمد حسین کے خطوط اور
 تاروں سے جو آج کل آئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ماہ جون آئندہ کے اخیر
 میں یہاں آ جاؤ گے۔ یہ مجھے کچھ معلوم نہیں کہ وہ کامیاب آتے ہیں یا ناکام۔ نیز
 آیا ہمیشہ کے لئے آتے ہیں یا واپسی کریں گے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ خواہ کوئی صورت
 ہو میں اس زنداں سے رہائی کا سخت خواہشمند ہوں اور دل میں ہے کہ ایسی
 حالت میں رہنے پر تم رہنے اور بقا یا زندگی کے لئے کوئی جگہ مقرر کرو گے۔
 اگر میں ارادہ کروں کہ اپنے گاؤں میں کوئی مکان بنا کر علیحدہ رہائش کروں۔
 تو میری زنداں بکالت سابق قائم رہے گی۔ اگر کہیں دور دراز جاؤں کہ جہاں کنبہ
 کا زنداں نہ ہو تو ہر وقت سفر اور سیر کی اپنے میں طاقت نہیں کہ اس کے مصائب
 برداشت کر سکوں۔ کیونکہ عمر اور دائمی مرض مجھے ہر وقت پابہ جولاں رکھتے ہیں۔
 اور رہیں گے۔ تو لازم آیا کہ میں حالت سفر اور سیر کو چھوڑ کر کسی ایسی جگہ میں مقیم
 ہو جاؤں جہاں بقا یا زندگی بھی وہیں بسر کروں گا اور آخر یہ وہیں کی خاک کا

پیوند ہو جاؤں۔ ایسے مقام کی تلاش اور پسند کے لئے میں ان دوستوں سے بھی
مشورہ طلب کرتا ہوں جو میرے حال سے واقف ہیں۔ جالندھر والوں سے
مشورہ طلب کروں۔ تو وہ اس کے لئے جالندھر ہی پیش کریں گے۔ گو اس سے ایسے
اوقات گذری ہیں سہولت ضرور ہے لیکن مجھے قریب مسافت سے کنبہ والوں
کی آفات سے ہرگز آرام میسر نہیں ہو سکے گا! اور اپنی حالت جس فراغت اور
انہماک کی مثلثی ہے وہ ہرگز مجھے نصیب نہیں ہوگی۔ اذریں حالات میں غالباً
بلکہ ضرور جالندھر ہرگز پسند نہیں کروں گا۔ بلکہ ایسے مقام کو پسند کروں گا۔ جہاں
مجھے اپنی حالت اقتضا کے لیکن اس وقت اپنے میں طاقت نہیں کہ کہیں
دور دیا نہ جا کر ایسے مقام کی تلاش کر سکوں۔ کیونکہ میری موجودہ حالت پر عین
یہ شعر صادق ہے۔

شعرہ جب پاؤں تھکے تو جستجو کی

جب دل نہ رہا تو آرزو کی

چونکہ اپنے مہربانوں میں آپ کا نمبر خاص ہے لہذا میں آپ کے بھی جستجو مقام
مذکور کے لئے ملتجی ہوں۔ غالباً آپ عرض مذکور ملاحظہ فرمائے پر اپنی رائے اس
پر قائم فرمادیں گے۔ کہ میں آپ کے آپ کے مکان کے لئے ملتجی ہوتا ہوں! اور آپ اپنا
گھر فوراً پیش فرمادیں گے لیکن مجھے اس سے بھی گریز ہے البتہ اگر آپ کوئی
ایسی جگہ تلاش فرمادیں گے جو عام آبادی سے بیرون اور تنہا ہو تو میں اسے ضرور

پسند کروں گا۔ میری حالت تو یہ ہے کہ اپنی حالت مذکور کی یافت کے لئے
 طول و طویل تحریر کرتا ہوں۔ لیکن اس سے بجز آپ کے تفسیع اوقات کے اور
 کچھ معیہ نہیں ہو گا نیز یہ بھی ہے کہ ماشاء اللہ آپ دانا ہیں آپ کے لئے مختصر اور
 اشارہ کافی ہے۔ براہ مہربانی اگر آپ اس پر غور و خوض فرما چھوڑیں اور مجھے اس
 سے مطلع فرما دیں تو میں نہایت مشکور ہوں گا۔ آپ جانتے ہیں کہ میرے ہاتھ طویل
 نیاز نامہ جس قدر کہ یہ تحریر کیا گیا ہے ہرگز قابل نہیں ہے۔ تاہم میں نے بصد
 مصیبت اس کو تحریر کر کے آپ کی خدمت میں ارسال کرنے کا ہتھیہ کیا ہے۔
 آپ اس کا ذکر کسی شخص سے ہرگز نہ فرمادیں! البتہ اپنی رائے قائم کریں خواہ وہ
 جگہ دور دراز ہی کیوں نہ ہو۔ نیاز نامہ ہمارے اہم مستفسر کے جواب کی چیزاں بہت
 جلد ضرورت نہیں ہے۔ مگر اگر ہو سکے تو آپ اس کی جستجو میں توقف نہ فرمادیں
 نہایت مشکور ہوں گا۔ زیادہ کیا عرض کروں ہاتھ تھک گیا ہے اب تحریر نہیں کیا
 جاتا۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
 مگر میں عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جیٹ پالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۱/۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا حکیم

سلام سنون! والا نامہ الغریزہ ثروت صدور لایا شکریہ ہے میرا ارادہ

پختہ ہے کہ میں ۱۵/۵ کے قریب انشاء اللہ قلعے ضرور گوجرانوالہ حاضر ہو

جاؤں گا۔ گو گوجرانوالہ کی گومی سے مجھے مولوی غلام علی صاحب ازراہ خیر خواہی

وہاں حاضر ہونے سے بہ شد و مد منع فرماتے ہیں۔ غالباً یہ مزید غیر خواہی اس وجہ

سے فرماتے ہیں کہ ان دنوں ان کے شدت مرض پر کسی کی توجہ کرنے سے اللہ

نے بحالت مایوسی ان کو مرض سے آرام کی صورت پیدا کر دی ہے۔ لہذا وہ

میرے رفع تکلیف کے فرض سے مجھے وہاں حاضر ہونے سے منع فرماتے ہوئے

خود بدولت یہاں کبھی تشریف لانے کا وعدہ تحریر فرماتے ہیں۔ اس میں شبہ

نہیں کہ مجھے ان ایام میں گومی سے ضرور مزید تکلیف کا سامنا ہوگا جس کے ازالہ

کے لئے میں آپ کو تو تحریر کر سکتا ہوں کہ میری تکلیف کو ذہن نشین فرماتے ہوئے

آپ یہاں تشریف لے آویں۔ مگر واللہ مجھے زیادہ خیال اس پر وہ نشین کا

ہے جس کو میں دیکھتا ہوں کہ بعض اوقات میری عدم حاضری اور مفارقت

کی وجہ سے ماہی بے آب کی طرح دارفتہ نظر آتی ہے۔ لہذا انشاء اللہ تعالیٰ

میرا ارادہ حاضری نہایت پختہ ہے اور بلاشبہ حاضر بنائیں گے مگر بالضرور ہو

جاؤں گا۔ تعین وقت و تاریخ سے عنقریب چند روز تک عرض کروں گا۔ اور امید ہے کہ آپ ضرور مجھے لاہور اسٹیشن پر آپلنگے جیسا کہ آپ تجویز فرماتے ہیں۔ میں لاہور کے احباب سے واپسی پر ملنے کا ارادہ کروں گا۔

میں کیا عرض کروں چند روز سے میں معدہ میں صفر پیدا ہونے سے اسہال سے بیمار ضرور ہوں۔ عذاب یہ ہے کہ ادویہ سرد کھانے سے اسہال اور صفر کو آرام ضرور ہوتا ہے مگر معدہ سرد ہو کر ہمال تنفس پیدا ہوتا ہے۔ اور سرد ادویہ کا استعمال نہ کروں تو صفر معدہ غلبہ کرتا ہے۔ اسی حالت میں میں چند روز سے گرفتار ہوں۔ مگر فرماتے ہیں کہ مقام فکر نہیں ہے انشاء اللہ قلعے اس سے چند روز تک کلی آرام ہو جاوے گا۔ اور مجھے بھی یہی امید ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں۔ میری جانب سے گھر میں اور عزیزان خصوصاً عزیز نصر اللہ صاحب دہلی والے یعنی ابوہریرہ کو دعا و سلام فرما دیں والسلام

بیگم پور خٹہ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۳؎

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم

سلام مسنون: چند روز ہوئے تو والا نامہ العزیز شرف صدور لایا تھا۔

مگر میں اس کا جواب جلد اس وجہ سے عرض نہیں کر سکا تھا کہ میری حاضری کی

تاریخ میں مقرر نہیں کر سکا تھا۔ لیکن شکریہ ہے کہ میں نے پرسوں روپیہ معاملہ سرکار

ہوشیار پور ارسال کر کے داخل خزانہ سرکار کر دیا ہے۔ گوا بھی تک میری وصولی

معاملہ سرکار اور زر حکومت و اراضیات کے چکوٹہ پر دینے کا کام بہت باقی

ہے مگر آپ کی کشتش قلبی اب مجھے یہاں آرام سے بیٹھنے نہیں دیتی اور ہر

وقت کشاں کشاں حصول نیاز العزیز کے لئے آمادہ کرتی ہے۔ لہذا میرا ارادہ

ہے کہ میں انشاء اللہ تھلے ۱۶؎ کو یہاں سے چل کر جالندھر پہنچ جاؤں گا۔

اور دوسرے روز یعنی ۱۷؎ کو سات بجے صبح کے کلکتہ میں پر سوار ہو کر بارہ

بجے دن کے قریب گویرا نوالہ خدمت والا میں حاضر ہو جاؤں گا اگر آپ حسب

وعدہ لاہور اسٹیشن پر اس روز تشریف لے آویں تو بعید از عنایت نہیں ہو گا۔

میں اپنے دل کی کیفیات اور حالات جو ان دنوں اس پر واہ ہیں۔

کیا گزارش کروں واللہ میں اپنی حالت شراذم کے مطابق ہے۔

مشرعہ

کاروانم ہمہ بگذشت زمیندان شہود
 زیر نقش کفت پانام و نسا نام باقی صفت
 دل کی موجودہ حالت جس سے جام دل بر زیر ہے مقصنی ہے کہ ناگفتنی
 باتیں میں آپ سے گزادش کروں۔ مگر جلال الہی مانع ہے لہذا سلام ہے۔
 گھر میں عزیز نصرا اللہ و بی وائے کو دعا و سلام

بیگم پورہ چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پورہ

موزخہ ۲۸/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام سنون با آن عزیز کے دو قین محبت نامے شرف صدور لائے۔
 لیکن میں اُن کا جواب جلد اس وجہ سے عرض نہیں کر سکا کیونکہ میں یہاں سے
 غیر حاضر اور سفر میں رہا ہوں۔ بات یہ ہوئی کہ آپ کے ۲۸/۹ کو لاہور سے حرکت
 ہو کر ہمدرد گھر پہنچا اور گھر پر پیرانوار الحق صاحب کے دو والا نامے تاکید ملے۔
 جن میں تاکید درج تھی۔ کہ ہم ضلع منٹگری کو منشی احمد خان صاحب مرحوم تحصیلدار
 کی ناتجہ خواتی کے لئے جانے کو تیار ہیں۔ تم جلد جلد چلے آؤ۔ تاکہ ہم وہاں مل کر
 چلیں۔ چنانچہ میں ۲۹/۹ کو لدھیانہ اُن کی خدمت میں پہنچا اور وہاں سے ۳۰/۹

کو پانچ بجے صبح کے روانہ ملک باد ہوئے۔ وہ جگہ پاک پٹن سے ۴۵ میل بجانب مغرب اور اسٹیشن سے ۴۵ میل کے فاصلہ پر ہے ہمارے مسافر مذکور گئے دن گرمی اور کونہایت زوروں پر تھی۔ واللہ ہم گرم ٹو سے بھٹ گئے۔ برف بے شمار پیتے چلے گئے۔ اور آخر اسٹیشن سے یہ سوادی موٹر آرام سے منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ تیسرے روز وہاں سے واپس روانہ ہوئے اور بہ فضل آرام سے واپس گھر پہنچ گئے۔ سفر میں اور کوئی تکلیف نہیں ہوئی البتہ گرمی موسم سے مجلس گئے۔ تاہم صحت بہت اچھی رہی اور اب تک بہ فضل الہی اچھی ہے جس پر تحریر نیاز نامہ کے لئے توقف مذکور کا باعث ہوا ہے جس کی نسبت اُمید ہے کہ آپ معاف فرما دیں گے۔

میں اور حالات کیا گزارش کروں اللہ کا شکر ہے لیکن ابھی تک بارش ایسی یہاں نہیں ہوئی جس سے خریف کی تخم ریزی ہو سکے۔ مسافر مذکور میں منشی احمد صاحب مرحوم اور چند دیگر اشخاص سے ملنے کا اتفاق پڑا اور ان کی دنیاوی گذشتہ وجاہت اور موجودہ نیکی کو دیکھ کر حیرت اور استعجاب پیدا ہوتا رہا اللہ سب پر اپنا رحم فرماوے۔ آمین

اُمید ہے آپ مع عزیزان خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۸/۱

عزیز القند من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تسکیم
سلام سنون: والانا لہ العزیز ثروت صدور لایا۔ شکریہ یاد آوری ہے
دنیا داروں کا پیر بھی گھر کے لاگیاں میں سے ایک لاگی ہوتا ہے جس سے دنیاوی
کام لئے جاتے ہیں۔ مگر پیر سے کوتاہی ہو جاوے تو وہ پیری سے معطل کر دیا
جاتا ہے اور اس کی بجائے اور پیر کو رکھ لیا جاتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں
کہ بچو قسم پیر بھی ایسے مریدوں سے کافی ہو پیر بڑھتے ہیں اور روپیہ ٹینے کے
سیب مرید بھی پیر پر زین ڈالتے ہیں۔ لیکن مقام حیرت ہے کہ یہاں نہ کوئی
پیر ہے اور نہ ان کے زعم میں کوئی مرید ہے البتہ یہاں تو بعض احباب کے دوستانہ
ہے۔ ان میں سے اگر کوئی شخص مجاہدہ فی سبیل اللہ کرنا چاہے تو اس کو اس کا
طریق بتلا دیا جاتا ہے اگر وہ اس پر عمل کرے۔ تو اس کی اس میں فلاح ہے۔
اور نہ کرنے کی حالت میں وہ اپنا آپ ذمہ دار ہے۔ میں حیران ہوں کہ انہوں
نے مجھے کیا دیا ہے جس سے مجھ پر اعتراض ہیں اور میں نے اپنے مستجاب اللہ دعوات
ہونے کا کب دعویٰ کیا تھا جیسے یہ لوگ ہیں۔ ویسے میں بھی ان میں سے ایک
ہوں اور میں

آپ ہرگز یہ خیال نہ فرماویں کہ میں نے اعتراضات مذکورہ کے معلوم کرنے

لا ذریعہ آپ کو قرار دیا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ ایک اور ذریعہ قرار دیا ہے جن سے
 میں نے معاملہ مذکور تصدیق کیا تھا۔ اور وہ قیدی مستعار سے پاک ہیں۔ کیسے عزیز!
 واللہ باللہ مجھے اپنی حالت اور این نابینا لوگوں کی کوتاہ بینی پر بار بار افسوس آتا ہے
 اور نیز اس بات پر بھی کہ الہی مجھے شناخت کرنے والا آپ نے مجھے ایک بھی عطا
 نہ فرمایا جو مجھے شناخت کر لیتا میں کون ہوں۔ چنانچہ میں نے رات بھی یہ سوال
 عرض کیا تھا جس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ اس سے ہم نے تم کو آفات زمانہ
 سے محفوظ رکھا ہے ورنہ سمندر شہرت کی امواج میں سب ال و دولت حالات
 تم برباد کر دیتے۔ نابیناؤں میں اوقات صرف کرنے آسان ہیں۔ مگر نابیناؤں کے
 اذحام ادا ان کے ادب فخر افزا میں حالت قائم رکھنا اور ہر وقت معشوق سے
 ہم آغوش رہنا محال ہے۔ یہ ارشاد سن کر خاموش ہو جاتا ہوں اور کسی قدر خوش بھی
 ہو جاتا ہوں اور حضرت پہلے شاہ کے اس شعر کو بار بار پڑھتا ہوں۔

شعر: مجھے شاہ چل اوتھے بسے جتھے بہتے رہندے اُنھے
 نا کوئی ساڈی قدر پچھانے تے نہ کوئی سانوں سُنھے

واللہ انہی وجوہات امد حالات سے سیر لا مکاں ایک چشم زدن سے کم وقت
 میں حاصل ہو جاتا ہے۔ میں اپنے حالات یہ نہیں مذکور کیا گزادش کروں کہ کیا ہیں
 گوئم مشکل و گرنہ گوئم مشکل۔ واللہ بعض وقت مجھے اپنی حالت اور نامعقول
 نابینا لوگوں کی باتوں اور قیاس پر تعجب ضرور آتا ہے کہ یہ لوگ اپنی بے وقوفی

سے کیا کہتے ہیں۔ اور خاموش ہو جاتا ہوں۔

میرے پیارے۔ اب تو اپنی یہ حالت پیدا ہو چکی ہے کم فقراء لامکان کی تلاش میں جانیں قربان کر کے حاصل کرتے ہیں مگر آپ کے نیاز مند کی تلاش میں لامکان اکثر اوقات رہتا اور ناگہانی اپنے میں مجھے لپیٹ لیتا ہے۔ پھر تو اپنے کو لامکان کا اصل باشندہ پاتا ہوں۔ یہ اس قدر مجھ پر حاوی ہو گیا ہے کہ اگر بحالت مذکور مجھے چلنے پھرنے کا موقع بھی پڑ جاوے تو لامکان ہرگز علیحدہ نہیں ہوتا۔

برائے مہربانی آپ اپنے اور گھر کے مفصل حالات اور نیر عزیز نصرائیہ کے حالات سے۔ والسلام

جملہ صاحبانِ تذکرہ صدر کو دعا و سلام

بیگم پور خٹہ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۹/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم

سلام سنون! والانا ما العزیز شرف صدر ولایا۔ تکر یہ ہے۔ میں چند

روز سے اس تکلیف میں ہوں کہ میری کمر میں دردِ سوج نمودار ہو گئے ہیں اور یہ

اسی وجہ سے پیدا ہوئے کہ چند وز ہوئے تو میں ترشح کے بعد حسبِ عادت
ذاتِ سقف خانہ پر شبِ باتش ہوا۔ کچھ سردی محسوس ہوئی اور دردِ مذکور پیدا
ہو گئی۔ یہ درد کہنے کو معمولی ہے لیکن نشست و برخاست بلکہ جسم کے ہر ایک
حرکت میں کمر میں نیز چھبوتی ہے۔ علاج کر رہا ہوں مگر تاہنوز صورتِ آرام پیدا
نہیں ہوئی۔ اُمید ہے انشاء اللہ قلعے آرام ہو جاوے گا۔

والا نامہ مذکور سے یہ امور مطالعہ کر کے کہ مراقبہ میں عالمِ ثانی کے آثار
پیدا ہونے پر تصورِ ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور دوم یہ کہ ہر ایک شے متحرک دکھائی
دیتی ہے اور یہ حرکت ذاتِ الہی سے ہے۔ کیا یہ خیال نہ کر لوں کہ یہ حرکت
تصور سے پیدا ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ سوالات مذکور کو پڑھ کر میرے استعجاب
اور حیرانی کی کوئی حد نہیں رہی۔ کیونکہ آپ نے تصورِ نچتہ کر لیا مگر اصل مفہوم
تصور سے آپ کی طبیعت کہیں دور رہی۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ذاتِ الہی
کے بجز ہر دو جہاں میں اور کوئی چیز موجود نہیں ہے اور اس کو بھی آپ سمجھتے
ہیں کہ

بنام آنکہ او نامی ندارد
بہر نامی کہ خوانی سر بر آرد

اسی نکتہ کو حضرت بھیک رحمتہ اللہ علیہ یوں بیان فرماتے ہیں۔ کہ
بھکیا وہ نراندہ ہے جو گور کو جانے اور۔ یعنی جو تصورِ گور کو ماسوائے ذاتِ الہی

خیال کرے وہ واقعی نابینا ہے۔ عزیز من! آپ سمجھنا کہ پختہ فرماویں کہ
 تصور ذات ہے اور باقی جملہ عالم کیا ظاہر اور کیا باطن سب اس کی صفات ہیں۔
 کیونکہ جب تک تصور آپ کی آنکھ میں مضبوط نہ تھا۔ تو یہ عالم کہاں ہے شیخ میں
 جملہ کائنات ہے کہ عرش اور عرش کا سند نشین بھی تو آئینہ شیخ سے جملہ عالم
 ہویدا ہو جاتے ہیں۔ فی الواقعہ بات یہ ہے کہ آپ تصور کو دیکھتے ہیں تو بھی
 اور اگر آپ اُس کے شبیہات یعنی صفات کو دیکھتے ہیں تو بھی۔ آپ شیخ یعنی
 ذات الہی کی ذات اور اُس کی صفات اور تفصیلات کو دیکھتے ہیں مگر آپ
 ذات اور صفات میں جو فرق ہے اس سے ہرگز ناواقف نہیں ہیں کیونکہ ذات
 اصل ہے اور صفات اُس کی فروعات ہیں۔ اس قدر تحریر کرنے کے بعد دروے
 محنت تکلیف ہوئی۔ لہذا اسی قدر تحریر کر دہ ارسال خدمت شریف و سلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۴/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! بالضرورت آپ کے والائے ثروت صدور لاتے جن کا شکریہ
ہے۔ لیکن میں تحریر نیاز نامہ سے بدیں وجہ قاصر ہوا کہ پہلے تو گو میں گھر پر تھا مگر
بعض معاملات ظاہری و باطنی میں ایسی مصروفیت رہی کہ میں نیاز نامہ ارسال
نہ کر سکا اور بعد ازاں ایک ضروری سفر پیش آگیا جس میں تقریباً ایک مہینہ گزر
گیا۔ بس ان موجبات سے میں تحریر نیاز نامہ میں قاصر ہوا۔ اُمید ہے آپ
معاف فرمائیں گے۔ والسلام

گھر میں اور نیز نصرا اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۵/۱۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! آپ کے نہ صرف آخری والا نامہ میں بلکہ جلد سابقہ والا نامہ
میں میں آپ کے اضطراب و بے کلی کو ملاحظہ کرتا ہوں۔ نہ اس سے مجھے کوئی فائدہ

پیدا ہوتا ہے اور نہ اضطراب کیونکہ یہ بادیہ پر خارا اور یہ سنگلاخ و شواہد گزار
 ہر شخص مرد میدان نے اسی طرح سے طے فرماتے ہیں۔ جن لوگوں کو یہ پوسوز مراعل
 درپیش نہیں آتے وہ دولت فقر سے تہی دست اور وہ اپنی عدم کامیابی پر
 آخر وقت میں گریاں و نالائے عازم سفر آخرت ہوئے ہیں۔ میرے عزیز! ذات الہی کے خزانہ نامتناہی میں جو چیز کہ نہایت گرانمایہ اور جس سے مامولیٰ
 خزانہ ہے وہ صرف عشق اور ان کے انواع و اقسام کی سوز و گداز اور نالہ و بکا
 ہیں۔ ذات الہی میں یہ ستودہ صفات بہ کثرت موجود ہیں۔ جب کسی فقیر میں
 پیدا ہوتی جاویں اور ان کی کثرت ہوتی جاوے تو آپ قیاس فرمائیے، کہ
 ذات الہی اس کے قریب تر ہے اور اسی کی سوز و گداز نے فقیر پر اثر کیا
 ہوا ہے جوں جوں اس کا قرب مزید تر ہوتا جاتا ہے اسی قدر فقیر کی اپنی جدا گانہ
 ہستی کا وہم کم ہوتا جاتا ہے۔ جب فقیر کا اضطراب اور سوز و عشق حد سے
 افزوں ہو جاوے تو حضرت معشوق کی جانب سے ایک جذب آتا ہے جس میں فقیر
 کی ہستی محو ہونے لگتی ہے اور حضرت معشوق اذ سر تا پا جلوہ افروز ہو جاتے ہیں لیکن
 ان قلق و اضطراب کی پوسوز بادیہ میں سے گذرنا ہر ایک شخص کا کام نہیں ہے اس
 میں دیگر اشیاء کی نسبت تو کیا عرض کروں۔ فقیر اپنی جان کی قربانی اور فداکاری
 کو ایک معمولی چیز سے ہرگز برتر نہیں خیال کرتا۔ گو ان سوز و گداز اور نالہ و بکا میں
 تن کا ہی ضرور ہے مگر اس میں روح افزائی اور وصل معشوق ضرور آتا ہے۔

میرے عزیز! آپ یہ ہرگز خیال نہ فرماویں کہ یہ وصل دنیاوی اجسام کے
 وصل کی مانند و اجسام کا وصل ہوگا۔ نہیں ہرگز نہیں معشوق حقیقی بڑا غیور ہے۔
 اور دیگر وجود کا کبھی متحمل نہیں ہے۔ جب نزول فرماتے اور تشریف لاتے ہیں تو
 اپنی تیغ لاسے اپنے عاشق کو فنا و معدوم کرتے ہوئے خود بدولت و ہاں آ مقیم
 ہوتے ہیں۔ اُس وقت فقیر کے ما دم ہرگز ہرگز وہ ما دم نہیں ہوتے جو پہلے ہوتے
 تھے۔ بلکہ اب تو اُس کے ما دم ہوتے ہیں جو پہلے کو قتل و معدوم کر کے اُس کے
 مقام پر جلوہ افروز ہوا ہے۔

میرے عزیز! فقیر پہلے جس نیت اور ارادہ سے اس سفر پر رواں ہوتا ہے
 شیخ کے زویشن سے وہ ارادہ تقریباً فراموش ہو جاتا ہے اور وہ شیخ کی بوقلموں
 اور گوناگوں گلکاریوں میں ہر وقت اور ہر لمحہ ایسا غلطاں و بیچاں رہتا ہے کہ
 اُس کو شیخ کے سوائے کچھ یاد ہی نہیں رہتا۔ جب اس میں انہماک کامل اور ربودگی سخت
 ہو جاتی ہے تو شیخ کو نظر غور سے دیکھنے پر معلوم کر لیتا ہے کہ پہلے میں نے جو ارادہ
 کیا تھا اور جس کی تلاش میں میں گامزن ہوا تھا وہ تو میں ہی تھا اور مجھے میری اپنی ہی
 تلاش و جستجو تھی۔ اور بس۔ اس کے بعد نظر بالاتر ہوتی جاتی ہے جس کے شیوں
 بیان کرنے ناہنوز قبل از وقت ہے مگر بالآخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کائنات
 نفس و احدا و ذات الہی کا وجہ معلوم ہوتی ہے۔ پھر یہ وہی ہوتا ہے جس کی
 تلاش میں یہ نکلا تھا۔ اس کا چلنا اس کا پھرنا اس کا کھانا اس کا پینا اُسی کا ہونا

ہے جو اس کا معشوق تھا اب اس کی نظر اور اس کے ارادے معشوق کی نظر
 اور ارادے ہوتے ہیں۔ اور بس۔ اس سے آگے کیا عرض کروں کیا آپ کو آگے
 کچھ نظر آتا ہے جس کو میں بیان کروں۔ واللہ مجھے تو آگے کچھ نظر نہیں آتا۔ اور نہ
 یارائے زبان ہے کہ ایک لفظ بیان کر سکے۔ اگر کسی میں مزید طاقت ہے تو وہ
 بیان کرے۔ میں تو مدت سے سوختہ ہوں اور بنیاد ز سوختہ آواز

واللہ اب یارائے دمزدن نہیں رہا لہذا سلام
 میں عزیزہ زہرہ کے حالات قلبی کے معلوم کرنے کا مشاق ہوں کیونکہ جو
 کچھ وہاں ہو رہا ہے فقیر کی نظر سے گواہ و گھل نہیں ہے تاہم مسافر کی زبان سے
 قصہ سفر اور اس کی شاید کلاطے ایک عجیب و غریب لذت دیتا ہے افسوس
 ہے کہ میں ان سے بہت دور ہوں۔ ورنہ ان سے روز و اوقات سنتا۔ میری
 حالت مجھے اجازت نہیں دیتی کہ میں جلد جلد وہاں حاضر ہو سکوں اور ان کے
 پاؤں پر وہ نئے بند کر رکھے ہیں جو مجھ سے بن پڑتا ہے میں ان کے پیش کرتا
 رہتا ہوں۔ اور وہ اس کو کبھی بہ نظر استعجاب دیکھتی ہیں اور کبھی سرسری ملاحظہ
 زیادہ کیا عرض کروں۔ پیراستہ گو پُر خار ہے۔ مگر گل چینی بھی اس میں کم نہیں
 والسلام

بیگم پور جٹ یا کہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۵/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والانا مرآت الغزیز ثروت صدور لایا شکر یہ ہے چونکہ ان
تعطیلات میں احباب کی آمد سے مصروفیت زیادہ رہی لہذا میں جلد جواب
عرض نہیں کر سکا۔ معاف فرمادیں۔

آپ میرے گوجرانوالہ حاضر ہونے کی نسبت تحریر اور تاکید فرماتے ہیں۔
لیکن یہ سفر دور دراز چھوڑ کر قریب تر کا سفر بھی میرے لئے پہاڑ نظر آتا ہے کیونکہ
دل از کار افتادہ اور مصائب عشق سے چور ہے اب ایسے سفروں کی ہمت
نظر نہیں آتی۔ کیونکہ حب میں کسی امر کا خیال کرنا ہوں تو یہ دل جس کو شکستہ
اور سوختہ کا خطاب بارگاہ معلیٰ سے مدت ہوئی مل چکا ہے وہ امر فوراً میرے سامنے
ہٹا کر کے اصرار کرتا ہے کہ اب تم کو بیرونی مشاہدات کی زیادہ ضرورت نہیں
ہے۔ اب اپنے دل پر مشاہدات میں ایسے مستغرق ہو جاؤ کہ نہ اب اپنی خبر ہے
اور نہ عالم کی خبر موجبات کچھ بھی ہوں۔ سچ یہ ہے کہ دل کہیں جانے پر راضی نہیں
ہوتا۔ سچ یہ ہے کہ میں اب کہیں جانے کے قابل نہیں رہا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ
اب اسی پر کار بند ہونا پڑے گا۔ میں کیا عرض کروں۔ اہل دنیا جن اشیاء کے لئے
مارے مارے پھرتے ہیں واللہ وہ اپنے پاس ہر وقت اور ہر لمحہ موجود ہیں۔

ان کا دوبار سے جب ایک دم اودا ایک لمحہ فرصت نہیں تو میں یہ ترک کر کے کہاں
جاسکتا ہوں۔ اب میرے لئے مشکل سے مشکل یہ امر نظر آتا ہے۔

خدا کرے کہ نیا نامہ ہذا آپ کو عزیز کی صحت کی حالت میں پہنچے جس کی مجھے
کامل اُمید ہے۔ تاہم آپ بوایسی ڈاک عزیز کے حالات سے مفصل مطلع فرماویں
مشکور ہوں گا۔

مجھے کل کی ڈاک سے آپ کا فرستادہ چاقو پہنچ گیا ہے اور اس تکلیف
فرمانے کا شکریہ ہے والسلام

گھر میں اور عزیز نصر اللہ صاحب کو دعا و سلام

بیگم پید جیڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۱۱/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم
سلام سنون بادالانامہ آنجناب شرف صدور دلایا۔ آپ نے جو کچھ در یوزہ گہ
خاندان کی نسبت تحریر فرمایا ہے بجا اور درست ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مجھے
اُن سے کیا سروکار اور واسطہ تھا جس میں اب کچھ تفاوت پڑا ہو۔
سچ ہے کہ آپ کے حالات اور تعلقات روحانی نے مجھے اکثر اوقات

اس پر آمادہ کر دیا ہے کہ میں جس طرح سے بھی ہو سکے گوجرانوالہ حاضر ہو جاؤں
 لیکن میں اپنی صحت کی جانب دیکھتا ہوں تو دم بخود رہ جاتا ہوں۔ کیونکہ آجکل
 مجھے تنفس کی شکایت راتوں کو شروع ہو گئی ہے اور سفر میں ہر طرح سے یہاں کی
 نسبت بے آرامی ہوتی ہے جس سے مرض کے دورہ کا پورا احتمال ہے اور یہ بھی
 ضروری کہ عام مکانات مرض کے لحاظ سے میرے لئے غیر موزوں ہیں اور ریل کا سفر
 بھی مرض کا موجب ہے۔ ان حالات سے اپنے میں ہرگز جرأت پیدا نہیں ہوتی۔
 کہ میں عزم سفر گوجرانوالہ کی جرأت کر سکوں۔ آپ میری ان تکالیف کا احساس
 بھی نہیں کر سکتے کیونکہ ایک تو غرض ہے اور دوسرا اس مرض کی تکالیف خدا
 آپ کے ان تکالیف کو دور رکھے آپ درست طور پر ان کا احساس نہیں کر سکتے
 سکتے۔ واللہ یہ حالت نزع سے بدتر ہوتی ہے۔ میں نے تجربہ سے دیکھا ہے
 کہ گھر میں رہنے سے مرض کو آرام ہو سکتا ہے ورنہ سفر میں دشواری پر دشواری
 لہذا التجا سے عرض ہے کہ آپ میرا سرا میں حاضر ہونا معاف فرمادیں اگر ہو سکا تو
 بشرط زندگی میں گرہ میں آسکتا ہوں۔

آپ نے تین امور اپنے والا نامہ میں تحریر فرمائے ہیں کہ ان میں سے ہم کو نسا
 امر اختیار کریں۔ سو عرض ہے کہ قبل ازیں بار بار اس پر اپنی اسٹے عرض کر چکا
 ہوں۔ آپ اس پر بھی مصر ہیں۔ لہذا عرض ہے کہ آپ جیسا پسند فرمادیں اس
 پر کاربند ہوں۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام
مگر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۱۲/۱۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنوں! آپ کے والا نامہ جات ثروتِ صدور لاتے رہے مگر مجھ میں
مرضِ تنفس کی شدت سے جواب عرض کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ لہذا توقف وجہ
مجموعی قابل معافی خیالی فرماویں تو عنایت سے بعید نہیں ہے۔ مجھے آپ کی اور
عزیزہ زہرہ کی علالت نے تڑپا دیا اور اسی وجہ سے یہ تکلیف نیاز نامہ ہذا عرض
کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم آپ پر دو عزیزان کو بہت جلد شفا کامل
عطا فرما دے آمین ثم آمین

دیگر رموز و حالات تحریر کرنے کو دل بہت چاہتا ہے مگر کمزوری کی وجہ
سے طاقت تحریر نہیں ہے۔ براہ مہربانی بدین نیاز نامہ ہذا اپنی اور عزیزہ
زہرہ کے حالات مزاج سے بواہر ایسی ڈاک مطلع فرماویں واللہ مجھے بہت فکر ہے
اللہ فضل کرے اور انشاء اللہ قلعے افضل ہے مقام فکر نہیں ہے۔ یہ تکلیف محض

موسم کا اثر ہے اللہ فضل کرے گا اور خیریت ہے۔ خدا کرے کہ نیا زمانہ ہذا
 آپ کو آرام اور صحت کی حالت میں موصول ہو۔ آپ جواب اور حالات
 سے بالضررہ بواپسی ڈاک مطلع فرمادیں۔ مشکور ہونگا والسلام
 عزیزہ زہرہ کی میری جانب سے ضروریات فرمادیں۔
 گھر میں اور عزیزوں خصوصاً عزیزہ نصرا اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مودخہ ۳/۲۹

عزیزہ القدر عزیزہ از جان جناب مولوی صاحب نادان اللہ مرا شکم
 سلام سنون! والا نامہ آن عزیزہ ثروت صدر لایا۔ شکریہ ہے۔ والا نامہ
 سے میں عزیزہ زہرہ صاحبہ کی صحت کا حال معلوم کر کے نہایت خوش و خرم ہوا۔
 دعا ہے کہ خداوند کریم عزیزہ کو دنیا اور آخرت میں خوش و خرم رکھے آمین آمین
 ثم آمین۔ خواہ آپ کچھ الٹ پلٹ خیال فرمادیں۔ مگر میں تو ان کی صحت کا سبب
 ان کے اعمال حسنہ خیال کرتا ہوں۔ خیر کچھ ہی سبب ہو بات تو یہ ہے کہ اللہ
 نے ان کو شفا عطا فرمادی۔ آپ میری طرف سے ان کو مبارکباد و صحت فرمادیوں
 مشکور ہونگا میں شادی سے تو جلد فارغ ہو گیا تھا امداد آپ کے تشریف فرما

ہونے کے دوسرے دن سستی سے شہر آگیا تھا اور آخر ۳۰ دسمبر کو بعد دوپہر واپس
 گھر آیا۔ اب تک طبیعت اچھی رہی مگر کل ۱۱ بجے رات کے جسم عنصری چھوڑ کر
 حضرت قدس اللہ سرور ہم کے ہمراہ کہیں دور دراز سفر پر جانا پڑا واپسی ۵ بجے
 صبح کے ہوئی مگر آکر دیکھا کہ جسم عنصری پر سے لمحات علیحدہ اور دور پڑا تھا جس
 سے جسم تنگ تھا۔ بس واپسی ہوئی اور تنفس شروع ہو گیا۔ اس پر کوشش سے جسم
 کو گرم کیا گیا تو دیر کے بعد صورت آرام پیدا ہوئی۔ اس کے بعد سے آرام ہے
 مگر کچھ لم تاہنوز باقی ہے۔ مگر امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جاوے گا۔
 والسلام عزیزوں خصوصاً عزیزہ نصرت اللہ صاحب کو دعا و سلام عزیزہ انور بیگم
 و اصغری بیگم کو بھی دعا و سلام۔

بیگم پریہ جٹ یاد۔ ضلع ہوشیار پور۔

مؤرخہ ۱۳/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
 سلام سنوں! والا نامہ العزیز۔ شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں
 کسی قدر اچھا ہوں مگر اکثر رات کو شکایت تنفس پیدا ہو جاتی ہے۔
 دوسرا نیا نامہ جو اسے لغافہ میں طغوف ہے۔ عزیزہ زہرہ کے حوالہ

فرما دیویں اور اگر سمجھ میں نہ آوے تو سمجھا دیویں۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت
سے ہوں گے والسلام

عزیزوں خصوصاً عزیزہ نصرا اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۳۲/۴

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم
سلام سنوں! واقعی آپ کے والانا مے مجھے پہنچے جن کا شکریہ ہے گزشتہ
تنفس اور طبیعت کی بد مزگی سے طاقت کہاں تھی۔ کہ جواب میں آپ کو نیا زناہ
تحریر کر سکوں۔ اس پر طر فہ یہ ہے کہ مرض کی حالت میں لوزہ انگشت تحریر کا مانع
عظیم ہے جیسا کہ اس وقت بھی ہے۔ آپ براہ عنایت میری مجبوری پر غور فرما کر
میرے اس توقف کو معاف فرما دیا کریں شکوہ ہونگا۔ آپ کے والانا مے سے عزیزہ
زہرہ حال پڑھ کر نہایت فکر پیدا ہوا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم اُن کو آرام
اور شفا عطا فرما دیں۔ آمین ثم آمین۔

آپ میرا اُن سے سلام دیویں اور میری طرف سے ان کی عیادت فرما دیویں
اور ان کے حالات سے بواپسی ڈاک مطلع فرما دیں۔ مشکور رہوں گا۔ آج کل کی

درخت اور شدت سردی جو طبیعت پر پے جا اور ناگوار اثر کر رہا ہے۔ تحریر
 سے افزوں ہے۔ ایسی سردی گذشتہ سرما میں کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ یہاں
 دو روز برف بھی پڑی ہے جو کبھی پہلے نہیں پڑی تھی۔ خدایا الامان۔ یہ ایام بڑے
 دشواری سے گزار رہا ہوں اور تنفس کے مجھ پر پے در پے حملے ہو رہے ہیں۔ مگر
 شکر ہے وقت گزر رہا ہے۔ امید ہے! آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔
 دل میں تو ایک خزانہ ہے اور چاہتا ہوں کہ اُس میں سے آپ کے پیش نظر
 کہوں مگر تحریر کرنے کو ہاتھ کو تسلاؤں۔ یہ ہاتھ تو ہرگز تحریر کے قابل نہیں ہے
 لہذا صبر کرتا ہوں۔ اور نیاز نامہ کو ختم کرتا ہوں والسلام۔
 عزیزوں اور خصوصاً عزیز نصیر اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۳/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مراد شکم

سلام سنوں! والانا مہ شرف صدور لایا مشکور ہوں۔ میرے عزیز!

اب آپ لوگوں کا معاملہ حالت اس قابل نہیں ہے کہ میں اس پر آپ کی مزید
 رہنمائی خطوط کے ذریعہ کروں۔ اب تو آپ کی رہنمائی ذات الہی اپنی ذات میں

شیخ کے فیضِ صحت ہمیشہ کتنے آئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ بھی اسی طرح سے اودام ذات پاک ہو جاویں گے۔ تاہم چند معروضات عرض کرنے ضروری خیال کرتا ہوں کہ جو کچھ آپ اپنے میں اس وقت مشاہدہ فرماتے ہیں کیا یہ آپ کی جسمانییت کے جلوے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ جلوہ ہائے روحانی ہیں مگر آپ جانتے ہیں کہ روح امر الہی ہے اور امر امر سے کبھی جدا نہیں ہوتا۔ تو گویا آپ ہمیشہ ہائے ذات الہی میں سیر کرتے ہیں لیکن گویا آپ کے عوارضات جسمانی اور نیز جسم اُس وقت ہمراہ نہیں ہوتا مگر تاہم تاہم ہنوز اُن کے اثرات سے آپ نے کئی فراغت حاصل نہیں کی ہے۔ اگر فراغت حاصل ہو جاتی تو جو شعور آپ کو اُس وقت اپنے میں دیکھنے کا اور حالتِ ذریعہ نظر میں منظور کے مشاہدہ کا ہوتا ہے یہ تفرقہ دہد ہو کر آپ یہ دیکھتے کہ یہ جملہ مشاہدات میرے اپنے ہیں اور میں اپنے مشاہدات خود کرتا ہوں اور اس حدیثِ قدسی کے معنی آپ کا حال ہوتا کہ کذت کثرًا خفیاً

کہ آسمان و زمین آفتاب و قمر بلکہ جملہ کائنات میں خود ہوں اور ہر ایک چیز اور حالت میں نے اپنے ارادہ کن سے پیدا کر رکھی ہے اور پیدا کرتا ہوں اور میرا ان اور ہر لحظہ جدید لباسوں اور حالتوں میں سیر کرتا ہوں اور ہر جملہ صفات ایک لحظہ اپنے فعل اور عمل سے ساکن نہیں میرے عزیز ہر ایک چیز گردش میں ہے صرف اس وجہ سے کہ اُس کا اہل باعین بالذات یہی صفت رکھتا ہے یہ حیات اور موت بھی اُسی صفت کے کام یا صفت ہیں فی الواقع بالاصل نہ کوئی چیز کم ہوتی ہے اور نہ زیادہ اصل میں ہرگز کوئی تغیر نہیں ہے بلکہ یہ ارادہ

الہی کے جلوے میں اور میں میرے عزیز و بابر زبان و قلم سے بیان کرنے کے قابل باتیں
 نہیں ہیں بلکہ حالت فقیر کے خواص ہیں۔ اور اسی کو فرمایا گیا ہے کہ اذ انتم الفقرا
 فہو اللہ میرا دل بہت چاہتا ہے کہ اس تفصیل سے معروضات تحریر کروں مگر
 نہ قلم میں اور نہ اپنے ہاتھ میں یاد آئے تحریر ہے اور نہ یہ بات کبھی کسی کی تحریر میں آئی
 ہے اور نہ آئے گی کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ من عرفہ دبرہ فقد کل لسانہ خدا کرے کہ یہ آپ
 کے نصیب ہو۔ اور آپ اس دریائے ناپید کنار میں غرق ہو جاویں۔ آمین آمین ثم آمین
 شعرہ بیایہ میسکہ و حیرہ ارغوانی کن

مرو بصومہ کا نجا سیاہ کارا نند

میں نے چند سطور نیا نامہ ہذا نہایت مشکل سے تحریر کئے ہیں کیونکہ جس حالت
 کا ثمرہ عرض کرنے کے لئے قلم اٹھائی تھی اس کا اتنا غلبہ مجھ پر مستطاب ہو گیا ہے۔ کہ
 فی الواقعہ میں ایک حرف بھی اس کا تحریر نہ کر سکا۔ معاف فرما دیں۔ یہ مہمت نام
 سخت اور شدید تر ہے تحریر یوں کرے اور کس کو کرے اس ہمندری میں سب کچھ
 غرق ہے والسلام

عزیزہ زہرہ سے عرض ہے کہ واللہ میں اس وقت آپ کو آپ کے الائنما
 کا جواب تحریر کرنے کے ہرگز قابل نہیں ہوں ورنہ ضرور عرض کرتا۔ اب اتنا برا لگتا
 موسم سراخا تہ پر ہے اور گریا شروع ہوئے۔ میں وہاں خود حاضر ہو کر جو کچھ
 ہو سکے گا آپ سے زبانی عرض کروں گا اس وقت خلوص اور محبت قلبی سے سلام عرض

کرتا ہوں۔ آپ اپنے اپنے حالات میں سعی یلیغ فرماتے رہیں۔ ماں مجھے تخریر کرنا
بھول گیا کہ عزیز نصر اللہ کی حالت علات سے مجھے مکمل فکر پیدا ہوا تھا مگر فکر
مذکورہ پر تسکین از عالم بالا نازل ہو گئی تھی جس سے اُمید ہے کہ انشاء اللہ قلعے
عزیز مذکور قرین صحت ہوگا۔ تاہم آپ عزیز کے حالات سے مفصل مطلع
فراویں۔ شکور ہونگا والسلام

بیگم پوچھنڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور
موضع ۳۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مرآتکم
سلام سنوں! آپ کے والائے اور پارسل شرف صدور لائے۔
جن کا شکریہ ہے، آپ میرا عدم تحریر نیاز نامہ کو میری غفلت پر ہتھال فرماتے
ہونگے جو فی الواقعہ غلط ہے۔ زائد اذیتیں ہفتہ عرصہ ہو رہی ہیں انفلوینزا
بخار سے سخت بیمار ہو گیا۔ اس پر چند روز گزرنے کے بعد سردار کبیر سنگھ صاحب
مجھے موٹر میں لٹا کر علاج کے لئے جالندھر لے گئے۔ ڈاکٹری علاج کرایا گیا بخار
سے تو آرام ہو گیا مگر ضعف معده اور کھانسی کا علاج نہ ہو سکا جس نے مجھے
بخار سے زیادہ تنگ کر رکھا تھا۔ میری حالت مایوسانہ ہو گئی جس سے اب تک

ہفتہ کے بعد میں واپس گھر آ گیا۔ مگر کھانسی اور ضعف بھت زوروں پر رہے
 اپنے حکیم کا علاج جو شانہ سے تھا مگر بے فائدہ اور آرام کی کوئی صورت نہ
 تھی۔ اس پر سردار صاحب موصوف جالندھر سے ایک وید صاحب کو اپنے ہمراہ
 لے آئے اور انہوں نے میرا معائنہ کیا اور تشخیص کی کہ میرا معدہ اور جگر نہایت خراب
 حالت میں ہے اور اسی سے بخار ہوا اور یہی موجب کھانسی کا ہے۔ اس پر انہوں
 نے اپنا علاج شروع کیا جس سے بہت کچھ آرام ہے مگر تاہنوز ازالہ مرض نہیں ہوا
 ہے۔ علاج مذکور کو ابھی چار پانچ روز ہوئے ہیں۔ کہتے اور یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ
 تعالیٰ کلی آرام ہو جائے گا۔ آئندہ جو اللہ کو منظور کھانا دو ہفتہ سے بند رہا اور کمزوری
 اس قدر رہے کہ چلنا پھرنا مجھے دشوار تر معلوم ہوتا ہے حتیٰ کہ نماز بہ صد وقت
 بیٹھ کر ادا ہو سکتی ہے بھوک نہیں لگتی۔ علاج ہو رہا ہے۔ عزیز نصرائیہ کو کامیابی
 امتحان پر مبارک باد میں مزید تحریر نہیں کر سکتا لہذا نیا ز نامہ ختم ہے والسلام
 گھر میں اور سب عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۰-۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئیم

سلام سنون بال والانا مہ آپ کا شرف صدور لایا اور اس میں سے میں
 آپ کے خیالات پر ان افکار عزیز نصر اللہ کی علالت کی نسبت پڑھ کر حیران در
 حیران رہ گیا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ آپ کے افکار بے جانے مجھے بھی افکار سے
 خالی نہ چھوڑا اور میری طبیعت میں ایک اضطراب پیدا کر دیا۔ مگر افسوس
 اور نہایت افسوس اس امر کا ہے کہ تاہنوز آپ نے میرا عرض کردہ نسخہ استعمال
 نہیں فرمایا اور اپنے سابقہ افکار کے سلسلہ کو قائم رکھتے ہوئے اپنے خیالات
 اضطراب آمیز ایسے ناگوار الفاظ و عبارت میں تحریر فرمائے ہیں کہ واللہ ان
 کا مطالعہ دوائی تلخ اور مضرت سے ہرگز کم نہیں ہے۔ لائق تظلم و رحمتہ اللہ
 کے ارشاد پر نظر جاکر آپ شروع تو کریں اور دیکھیں کہ ذات الہی کسی بار این رحمت
 اور صحت نازل فرماتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ ضرور ہے کہ عزیز علالت کی
 وجہ سے آج کل سبکل نہیں جاتا ہو گا تو ضروری ہے کہ عزیز اپنے اوقات درود
 شریف پڑھنے میں صرف کرے اگر وضو نہ کر سکے تو تیمم کر لیا کرے یہ ضروری ہے
 کہ الفاظ کے معانی پر پڑھتے وقت غور رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ رحمت الہی
 قریب ہے عزیز اپنے اوقات درود شریف پڑھنے کے لئے اور شغل سابقہ اجازت

ثانی تک قطعاً ترک کر دیوے تاکید ہے۔

میں بفضلِ خدا اب ہر طرح سے اچھا ہوں اور دروتج سے بھی تقریباً آدم ہو گیا ہے البتہ فصل ربیع کی کٹائی تا ہنوز جاری ہے اور اس سے چند روز تک فراغت حاصل ہو جاوے گی پھر انشاء اللہ تعلقے جلد حاضر ہونے کا ارادہ کرونگا شکریہ کہ اللہ نے عزیزہ زہرہ کو آدم عطا فرما دیا ہے اُن کے آدم پر اُن کو مبارک باد عرض ہے۔

انشاء اللہ تعلقے میں جالندھر سے سیدھا گوجرانوالہ آؤں گا اور بعد ش شاید واپسی پر لاہور ایک دو روز ٹھہرونگا۔ آپ میرے گوجرانوالہ آنے کا ذکر کہی سے نہ کریں۔ دیکھو اللہ کی شان کہ وہ میرے گوجرانوالہ آنے سے نفرت کرتے تھے کیونکہ اُن کا میرے گوشت اور پلاؤ کھلانے سے نقصان کثیر تھا خیر اللہ نے اُن کو گوشت و پلاؤ کی آفات سے محفوظ کر دیا۔ مگر نہ میرا دماغ جاناؤ کا اور نہ وہ اپنے ارادے کے مطابق یہاں آنے کے قابل رہے۔ اور نہ آئندہ چنداں اُمید ہے۔ سچ ہے چاہ کن را چاہ در پیش۔ کاش یہ بنیا ہوتا اور مجھے پہچانتا۔ کہ میں کون اور کیا ہوں؛ مگر یہ قسمت اور عنایتِ الہی کے بجز کہاں۔ آپ عزیز نصرا اللہ کے حالات سے بوالہسی ڈاک مطلع فرمادیں تاکید ہے اب میری کمزوری بہت کچھ رفع ہو گئی ہے مگر تا ہنوز کافی بقایا موجود ہے۔ امید ہے آپ مع عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔

عزیز نصر اللہ کو میرا سلام دیں اور میری جانب سے اُس کی عیادت فرمادیں
خدا کیسے کہ میرے وہاں آنے سے پہلے عزیز تندرست اور دوڑتا کودتا، پھرتا
نظر آوے۔ آپ گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام فرمادیں و السلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۵/۲۹

عزیز القندس جناب مولوی عاصب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنوں! والائے نامہ العزیز ثروت صدور لایا مشکور ہوں افسوس ہے
کہ العزیز کی مصروفیت اذہم لغایت اراہہ حال نے میرا پروگرام سفر گوجرانوالہ
درہم برہم کر دیا۔ کیونکہ میرا ارادہ تھا کہ میں ۸ کو یہاں سے جالندھر جاؤں اور ۹ کو
آپ کی خدمت میں گوجرانوالہ ثروت نیاز حاصل کروں۔ اس میں آپ کے برج
کام کاج کو مد نظر رکھتے ہوئے اب میں نے پروگرام مذکور اس طرح پر تبدیل
کر لیا ہے کہ میں اب انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ کو بروز اتوار یہاں سے جالندھر جاؤں گا
اور دوسرے روز صبح یعنی ۱۳ بروز سوموار کو صبح ۷ بجے کلکتہ میل پر گوجرانوالہ
حاضر ہوں گا۔ اگر آپ گاڑی مذکور کے لاہور پہنچنے سے پہلے لاہور تشریف لے آویں
تو بعید از عنایت نہیں ہوگا۔ پھر گوجرانوالہ کا سفر سقر نہیں رہے گا آئندہ آپ

مالک ہیں۔ کچھ بھی ہو میں تو بتا دیرخ مذکور بالضرور گو حیرانوالہ حاضر ہو جاؤنگاہ
انشاء اللہ تعالیٰ۔

عزیز نصر اللہ کے حالات طبع سے بواپسی ڈاک مطلع فرماویں کیونکہ آپ کے
والا نامہ سے عزیز کی شکایت طبع کا بقایا تاہنوز معلوم ہوتا تھا۔ جو کسی قدر
خلافت امید ہے والسلام
گھر میں اور نصر اللہ و عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جینڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۲۸/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم
سلام سنوں! والا نامہ کے عزیز بھرت صدور لایا مشکوٰۃ ہوں۔ میں بروز
اتوار بہ سدا ری موٹر گھر بوقت صبح پہنچ گیا تھا اور تاہنوز خیریت سے ہوں اللہ
کا شکر ہے۔

باقی اپنے حالات کہ کیسے گزرتے ہیں کیا عرض کروں۔

شعرہ ہماری بولی پوری جو سمجھے ناہر کو

ہماری بولی وہ سمجھے جو پورب کا ہو

ایسے ناخوش لوگوں میں اپنا باندھنا ہے جن کو اپنے حال کی قطعاً خبر نہیں ہے
 اس لحاظ سے زندگی سخت بے مزہ ہے مگر اپنے میں ایک جنت ناپید کنا موجود
 ہے جس کی انتہائی سیر ہو سکنا ناممکن اور محال ہے جب اس میں داخلہ ہو جاتا اور
 سیر شروع ہو جاتی ہے تو نہ اپنے میں کبھی تکان اور سیری محسوس ہوتی ہے اور نہ
 اس ناپید کنا جنت کا کبھی کنارہ نظر آیا ہے۔ نہ عشق ناقص و اجمال یا مستغنی ست۔
 پیارے مولوی صاحب! واللہ اس لحاظ سے اپنی عجیب حالت ہے
 جو نہ تحریر میں آسکتی ہے اور نہ تقریر میں۔ اس میں شبہ نہیں کہ واپسی پر طبیعت
 سخت ادا اس رہتی ہے کہیں سفر کرنے سے بھی نفرت کرتی ہے کیونکہ آزادی اور
 سیر میں نقصان ہوتا ہے۔ غرض کہ موجودہ ایام سخت بُرے اور بد مزگی سے سیر ہو
 رہے ہیں۔ امان اللہ بے نصیب ہے جو از سلطنت بدر ہو کر مایوسی اور جہالت و
 شقاوت سے پردہ کو بھاگ گیا۔ اگر وہ انکساری اور افتادگی سے میرے پاس آ
 جاتا تو واللہ میں اُس کو چند روز میں ایسی سلطنت کا حکم خدا ملک بنا دیتا کہ جس کو
 ابدان بادشاہ زوال نہیں ہے مگر مقدر اور منشاء الہی کے سوائے کیا ہو سکتا ہے
 یہ تو جملہ مغرضہ تھا جو عرض ہوا ہے اہل حالت یہ ہے کہ روز و شب اور آن کی ضیا
 و تاریکی اپنی حالت پر قطعاً اثر نہیں کر سکتے۔ وہ ایک پنج اور ایک مشاہدہ ذات
 پر چل رہی ہے جس کے انہماک سے اُس کو قطعاً فرصت نہیں ہے۔ وہاں ہے کہ
 اس سے اُس کو فرصت نصیب نہ ہو۔ اہمیت اکثر اوقات بارجم گراں معلوم ہوتا

ہے جس سے رہائی کی اکثر آرزو رہتی ہے۔ ایک روز یہ بھی حاصل ہونے والی ہے
مگر جلد حاصل ہونے کی تمنا اکثر اوقات سستاتی ہے۔

میرے عزیز! میں آپ عزیزان سے رخصت ہو کر آگیا لیکن واللہ دل
آپ کی خدمت میں ہے۔ جو جو عنایات آپ نے وہاں مجھ پر سنائی ہیں ان
کا شکریہ ادا کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ لہذا آپ میری بے بضاعتی کو مد نظر رکھتے
ہوئے مجھے معاف فرماویں۔

میں عزیزہ زہرہ کے مفصل حالات سننا چاہتا ہوں۔ یا تو وہ خود مجھے تحریر
فرمادیں ورنہ دریافت کر کے آپ تحریر فرمادیں میں ان کو حالت ناز میں چھوڑ
آیا تھا اور اب تک فکر ہے کہ خدا کرے ان کی طبیعت اچھی ہو۔ اپنی حالت کے
مفصل مطلع فرمادیں کمزوری ہاتھ سے میں مزید تحریر نہیں کر سکتا ورنہ بہت کچھ
عرض کرتا۔

امید ہے عزیزہ نصرت اللہ خیریت سے ہوگا۔ والسلام
گھر میں و عزیزہ نصرت اللہ کو دعا و سلام
عرض مکمل۔ میں بالکل بہ خیریت ہوں اور صحت اچھی ہے۔

بیگم پور خٹہ یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۵ ۶/۲۹

عزیز القدر جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مراد بیگم
سلام سنون! آنحضرت کے محبت نامے شرف صدور لائے ان کو میں نے غور
سے پڑھا گو آپ عزیزاں کی حالت بادی النظر میں زار اور رفیق تر نظر آتی ہے
جس پر ایک جاہل اور نادان شخص اگر افسوس اور آرزوئے تخفیف حالت کمرے
تو بعید از قیاس نہیں ہے لیکن اہل حال تو اس کو رحمت الہی اور آثار قرب الہی
سمجھتا ہے۔ میرے عزیز! دل دردناک اور چپٹم گردیاں اللہ نے اپنے ان خاص
بندوں کو نصیب کئے ہیں جن کو اپنے قریب نہ کرنا بلکہ اپنے میں اوغام کرنا منظور
ہوتا ہے۔

رباعی
در مسلخ عشق چیز نکور اندکشد
لاغر صفات درشت خوار اندکشد
گر عاشق صادق ز کشتن مگر بیژ
مردار بود سدا نکہ اور اندکشد

میرے عزیز! انسان روح اور قالب عنصری کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے
روح بجز نزولی حالت ہونے کے دائمی ہے اور کالبد فانی اور خالی الحال ہے۔
ہر دو اجزائے مذکور انسان کی ضدیں واقعہ ہوئی ہیں۔ اور احکام اور افعال ایک

دوسرے کے مختلف ہیں۔ ایک جزو عالم بالا کو پروا از کرتی ہے تو دوسری اسفل
السا فلین کو۔ اندریں حالت ہر دو اجزاء کی طاقت پر منحصر ہے کہ کون کس پر غالب
آوے۔ اگر روح کو غذائے عبادت کافی حاصل ہو جاوے تو اس میں پوری توانائی
یعنی عشق الہی پیدا ہو جاتا ہے اور قبل از مرگ یہ اپنے اصلی ماخذ میں پروا کرنے
اور شامل ہونے کی اپنے میں قابلیت پیدا کر لیتی ہے۔ بصورت دیگر کالبد اپنے
خواص سے اسفل السافلین کی جانب کشاں کشاں اور گریز کرتا ہے۔

میرے پیارے! روح کے لئے عالم بالا جنت ہے اور کالبد کے لئے
اسفل السافلین ہشت ہے۔ افسوس ہے کہ انسان کالبد نہیں ہے ورنہ ہر ایک
محبت جس جنتی ہوتا۔ انسان فی الواقعہ محض روح ہے اور کالبد اس کا لباس۔ مگر
ایسا لباس کہ اہل لباس یعنی روح کے خواص کا فارت گر ہے۔ ہر دو کے اجتماع
یعنی زندگی میں روح عشق و محبت اور دوزخ عشق سے اپنے اصل کی جانب
گمراہ اور پروا از کر سکتی ہے۔ اور بعد الموت آتش دوزخ سے۔ مگر آپ جانتے
ہیں کہ دوزخ کیسا ہے۔ محض حرمت و حرماں اور پشیمانی کا انتہائی درجہ جس کو
شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف تکالیف اور دوزخ و دوزخ سے تعبیر فرمایا
ہے۔ کثافات جسم ملکوتی کی وجہ سے جو کالبد کی ہم نشینی و صحبت سے حاصل کی ہوئی
ہوتی ہیں۔ روح حرماں و پشیمانی کی دوزخ میں ابدالا بد تک رہے گی۔ مدت
لا تعدا اور بے شمار کے بعد اس کو نجات حاصل ہو تو ہو۔ یہ خلافت اس کے اہل

عشق اور اہل درد و زمرہ بلکہ ہر وقت اپنی آتش عشق سے کدورات مذکورہ کو جلاتے اور آبِ حیات سے جو مرہم کا کام سوختہ آتش مذکور کے زخموں کے لئے مہیا کرتا ہے۔ ان کی شست و شو کرتے رہتے ہیں تو موت سے قبل اپنی رُوح کو آمادہ کر لیتے ہیں کہ اپنے معشوق میں ادغام ہو سکیں۔ واللہ! اسلام اسی کو کہتے ہیں اور اسلام کی غرض بھی یہی ہے۔ بحالات مذکورہ میں آپ عزیزان کے سوز و گداز کو دیکھ کر کبھی کبیدہ خاطر نہیں ہوا بلکہ دعا کرتا رہتا ہوں کہ خداوند اہل عزیزان کو اپنی آتش عشق میں ایسا سوختہ کر کہ یہ زرخاں اور کندن ہو کر اپنی کان ذات الہی میں ادغام ہو جاویں۔

میرے عزیزان! میں آپ عزیزان کے دیدار اور نیز نفیص حال کی بلا غمہ روزانہ کو شش کرتا ہوں اور مطمئن ہوتا ہوں اور جو کچھ اپنی بباط میں ہے اس سے آپ عزیزان کی تواضع کرتا ہوں۔

میرے عزیزان! جب فقیر راہِ پنہاں سے بذریعہ توجہ من القلب اپنی دلی بطرفِ مدینۃ المعشوق پیدا کر کے گامزن ہوتا ہے تو اس راستہ کی گونا گونی اور بوقلمونی فقیر کو اپنے میں مصروف بہ نظار ہائے دلکش بنا کر اکثر پابہ زنجیر بنا تی ہوئی اصل مقصد تک پہنچنے کی سدا راہ ہوتی ہے۔ پس مبارک ہیں وہ فقیر جو ان نظار ہائے دلکش پر دل نہیں لگاتے اور اپنے راستہ کی قطع و برید پیش نظر رکھتے ہوئے رستہ یہ جہد کمال کے کاٹنا معشوق کے آستان مبارک تک جا پہنچتے ہیں لیکن کاٹنا

کا دخل تب حاصل ہوتا ہے جب فقیر کا اپنا شعور ہستی کلی معدوم ہو جاوے اس کی
معدومیت پر پھر مالک کا شانہ سے جو اس کا معشوق ہوتا ہے ہم آغوش ہو جاتا
ہے لفظ ہم آغوش غیریت خیر امد و راز معاملہ ہے۔ فی الواقعہ فقیر معدوم اور
فناہ فی الذات معشوق ہو جاتا ہے اور یہی اسلام ہے۔ اس سے مزید کچھ نہیں
ہے۔ پھر فاعل رب حتیٰ یا تیک الیقین کے احکامات اس پر وارد ہوتے ہیں۔
اس کے بعد کی بات میں آپ کے کیا کہوں۔ پھر بس وہی بات ہے۔

شعرے پُرسید یکے کہ عاشقی حسیت

گفت کہ چو من شوی بدانی

اس مقام میں فقیر کی دو حالت سے ایک حالت ہوتی ہے۔ ایک حالت اور
دوسرا مقام۔ حالت تو یہ کہ اس میں گزر ہوا پھر واپسی ہوتی۔ لیکن مقام یہ ہے
کہ پھر واپسی کبھی نہیں ہوتی۔ ان کی فہمید صرف حصول مرتبہ اور طے منازل پر انحصار
رکھتی ہے۔ ورنہ ان کا الفاظ میں آنا محال ہے اور نہ آج تک کوئی ان کو الفاظ
میں لاسکا ہے۔ انتہاء اللہ تعالیٰ آپ عزیز ان وقت آنے پر خود ملاحظہ فرمائیے
میں اس پر زیادہ کیا عرض کروں جس مراقبہ کی میں نے زہرہ سے تاکید کی تھی۔
عزیزہ نے آج تک مجھے اس کی نسبت کچھ تحریر نہ فرمایا۔ امید ہے کہ وہ تختہ
فرماوینگی اور نیز آپ اپنے حالات سے آگاہ فرماوینگی۔ میں اچھا ہوں۔ اور
آپ کی خیریت کا طالب ہوں۔

امید ہے کہ آپ اپنی حالتوں سے مفصل مطلع فرماویں گے و السلام عزیزہ
ذہرہ کو بہت بہت دعا و سلام اور عزیزہ نصر اللہ کو دعا و سلام

بیگم پور چند ڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مراد بیگم
سلام سنون؟ میں اُس روز آپ کے رخصت ہو کر جالندھر پہنچا اور جالندھر
سے بہ سواری موٹر پہ ہمراہی سردار کیر سنگھ صاحب ہر روزہ بخیریت تمام گھر پہنچ
گیا تھا آپ کی ملاقات و عنایات کا شکریہ ہے! امید ہے آپ جملہ عزیزاں
خیریت سے ہوں گے۔ فرمائیے اب آپ ہر دو عزیزوں کی حالت اندر دینی کیسی ہے
میرے عزیز میں کیا عرض کروں مجھے تو اپنی چشم بصیرت مدت سے اندر دے
مشاہدہ یہ یقین دلا چکی ہے اور ہر وقت از و یاد یقین بشاہدہ ہوتا رہتا ہے کہ
کل کائنات کا وجود واحد ہے اور اس وجود میں بے شمار صفات اور قوای
ہیں جو ہر وقت اپنی اپنی قوت کے بل ظاہر ہیں کہ لئے مختلف اشکال جسم
اختیار کرتے رہتے ہیں اور ان سے یہ اقصائے صفات و قوائی اندر دینی گوں
اور تو قسمل افعال صادر ہوتے رہتے ہیں مگر یہ بارش کے بادل کی مانند بہتے چلے

جاری ہے ہیں۔ اور اندرونی تقاضا سے مجبوری اپنے اصل مرکز اور اصل حالت کی
 جانب دواں دواں ہیں۔ اور روزانہ دیکھتا ہوں کہ اشکال مذکور اختیار کئے
 ہوئے اشکال اپنے اصل ماخذ یا بحر میں جہاں سے برآمد ہوئے تھے فنا ہوئے
 ہیں۔ یہ عمل بحر مذکور کا قدیم سے نظر آتا ہے۔ عزیز من! ظاہر بین نظر کو یہ عمل
 صفات ربانی ایک عقیدہ لا ینحل ہمیشہ سے نظر آتا ہے۔ مگر اہل نظر کو یہ عمل
 ذات شب و روز بلکہ ہر وقت یہ نظر آ رہا ہے کہ بحر ناپید کنار سے بادل اٹھے
 دوڑے۔ مختلف اشکال اختیار کیں اور برسے اور بحر میں جا شامل ہوئے میرے
 عزیز! جان کا غم اور خوشی محض اس کے اپنے خواص کا نتیجہ ہے جو زیادہ تر مادیات
 کے اثرات سے ہے۔ جہاں تک میں نے دیکھا اور تجربہ کیا ہے۔ غم میں ایک
 مصلحت خاص ہے اور وہ یہ ہے کہ عیش مادیات کا اس سے ازالہ و امانہ
 ہوتا رہے۔ اگر یہ نہ ہو تو تخمیر عناصر یعنی نفس کا ایسا بے عنان ہونے کا اندیشہ ہے
 کہ اس کی قابلیت وصول الی الماخذ معدوم ہو جائے۔ گو غم عشق اور غم دنیا میں
 لاکھوں کوس اور زمین و آسمان کا فرق ہے تاہم ان میں نہایت باریک سے
 باریک مشارکت ہے اور فی الواقعہ ہی مشارکت اخیر میں شمولیت یہ بحر کا اصل
 قریب ہے۔ یہ بات تو بہت طول و طویل ہے اپنا دل بھی چاہتا ہے کہ اس کو
 آپ سے تفصیل بیان کروں مگر میرے عرض کرنے اور آپ کے مشاہدہ کے یعنی
 ہر دو کے دو طریق ہیں۔ میرے تو دو یہ ہیں کہ ربانی عرض کروں یا دوسری رہنمائی

سے آپ کے پیش کردہ۔ میں دوسرے طریق کو پسند کرتا ہوں جیسا کہ سابقین
اہل دل نے اس کو پسند کیا ہے۔ جس کو انشاء اللہ تعالیٰ آپ عنقریب دیکھیں گے
آپ کے دو طریق یہ کہ ایک زبانی عرض کرنے سے آپ سمجھیں اور دوسرا طریق
عمل سے۔ دل تو چاہتا ہے کہ معروضات مذکور تاہنوز اصل بات کی تمہید ہے
منفصل تحریر کروں۔ مگر ہاتھ تھک گیا اور کاغذ ختم ہو گیا لہذا اسلام۔

بیگم پور جیلڈ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۳۱/۲۹

عزیز القدر میں جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرادکم
سلام سنون! والانا مراد عزیز شرف صدور لایا۔ اور اس میں سے آپ
کی تکلیف دماغی کی صحت کا حال پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ دعا ہے۔ کہ
اللہ کریم آپ کو ہمیشہ اپنے فضل خاص سے صحت و آرام میں رکھ کر اپنی
ذات پاک میں ادغام فرماوے۔ آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔
میں اللہ کے فضل سے صحت و آرام سے ہوں۔ امید ہے آپ معہ عزیز

خیریت سے ہوں گے والسلام

گھر میں اور عزیز نصیر اللہ و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا مال عزیز شرف صدور لایا مشکوہ ہوں۔ افسوس ہے کہ مولوی صاحب غلطی پر غلطی کر رہے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے یہاں آنے یا موسم کی خرابی تحریر کرنے سے میرا گوجرانوالہ جانے کا عزم رک جائے گا یہ قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ میرے گوجرانوالہ کا جانا ہرگز ان کے لئے نہیں ہے بلکہ کسی پرندہ نشین اہل حال کی خاطر ہے اور جس کو میں اپنی بیٹیوں سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں کیونکہ وہ میری روحانی بیٹی ہے۔ جو فقرا کو جسمانی بیٹیوں سے عزیز تر ہونا کرتی ہے۔ اس کی خاطر اگر مجھے آگ یا برف میں سے گزرنا پڑے تو میں گوجرانوالہ ضرور جاؤں گا۔ اگر یہ معاملہ نہ ہوتا تو میں ہرگز وہاں جانے کا کبھی عزم نہ کرتا جہاں ایسا قندوان آباد ہے جیسا کہ مولوی صاحب موصوف۔ لہذا مجھ پر مولوی صاحب کی تحریر یا کسی موسم کی خرابی کا کوئی اثر نہیں ہے اور میں انشاء اللہ تعالیٰ تعطیلات دسمبر کے قریب یا ماہین وہاں حاضر ہوں گا یہ ارادہ جہاں تک میرا عزم ہے۔ بالکل نچتہ ہے۔ آپ جیسا کہ تحریر فرماتے ہیں ضرور ماہ ستمبر حال میں یہاں تشریف لے آویں۔ مگر ستمبر کے تیسرے ہفتے میں میں غالباً گھر پر موجود نہیں ہوں گا اس سے پہلے پہلے آپ تشریف لے آویں کیونکہ میں یہ ایام مذکور موضع ملواریہ ضلع لدھیانہ

کو جانے کا غم رکھتا ہوں۔ جہاں میرے وہاں جانے کے لئے میرے ایک دوست
برسوں سے تقاضا کر رہے ہیں اور اب میں نے اُن سے وہاں جانے کا وعدہ
کر لیا ہوا ہے۔ جس کا ایغا میں ضروری سمجھتا ہوں۔

اب موسم گونہ اچھا آ رہا ہے اور شدت گرما اور جھپکم ہو رہی ہے بہت
دنوں سے عزیز طفیل محمد کا بچہ بخار اور اسہال سے بیمار رہا ہے۔ مگر اب فیض الہی
کسی قدر اچھا ہے اور وہ اپنے نائکے مگر موضع بہاؤ دی پور ہے مگر تاہنوز
اُس کی کمزوری وغیرہ منکرا فرما ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے اور میں بخیریت تمام ہوں
آپ اپنی یہاں تشریف آوری کی تاخیر سے مطلع فرمادیں۔ والسلام
آپ گھر میں میرا سلام دینے کے بعد فرمادیں۔ کہ میں انشاء اللہ قلعہ لے
اکتوبر میں ضرور حاضر ہونے کو ہوں ہرگز ہرگز میرے نہ آنے کا فکر نہ فرمادیں
عزیز نصرا اللہ اور عزیز کو دعا و سلام۔

بیگم پور خٹہ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۹/۹/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام مسنون! والانا اللہ العزیز شرف صدور لایا اور اُس میں سے
 العزیز کا عزم تشریف آوری بتاریخ ۱۴/۹/۲۹ پڑھ کر اس وجہ سے مجھے محنت
 افسوس ہوا کہ میں جیسا کہ میں نے سابقہ نیاز نامہ میں آپ کے عرض کیا تھا۔ میں
 اُس روز گھر پر موجود نہیں ہونگا۔ لہذا آپ اُس روز ارادہ تشریف آوری نہ
 فرمادیں۔ میرا ارادہ اسی روز صبح کے چھ بجے روانگی بہ سفر کا ہے۔ افسوس ہے
 کہ بہت روز ہوئے کہ میں ضلع لدھیانہ کے احباب کو اس دن کے اپنے آنے
 سے مطلع کر چکا ہوں۔ جس سے تاریخ پر میں اپنا دماغ جانا ملتوی کرنا مناسب
 خیال نہیں کرتا۔ ہفتہ عشرہ کے بعد میری واپسی کی اُمید ہے۔ لیکن میں آپ کے
 عرض کرنا ہوں کہ میں شروع اکتوبر میں آپ کے ہاں حاضر ہونے والا ہوں۔ لہذا
 آپ یہاں آنے کی کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ وقت قریب آنے پر میں آپ کے
 اپنے حاضر ہونے کی تاریخ اور وقت کی نسبت تحریر کروں گا۔ اُس روز آپ
 لاہور اسٹیشن پر میرے آنے سے پہلے تشریف لے آویں پھر مل کر گجراتوالہ پہنچ
 جاؤ گے۔ آگے جیسا آپ پسند فرمادیں۔ میں نے آپ کی تکلیف کو مد نظر
 رکھتے ہوئے عرض مذکور گزارش کی ہے۔

یہاں طیر یا بخار کا بہت زور ہے۔ اس وقت اپنے گھر میں پانچ شخص
 بخار میں مبتلا ہیں۔ یاد محمد و ریاض محمد اور تین نوکر بیمار ہیں۔ جن میں کسی مہند بھی
 شامل ہے۔ ایک جدید نوکر میرا کام کرتا ہے۔ ان کے بیمار ہونے سے مجھے
 اور کام زمیندارہ کی سخت تکلیف ہے۔ یہی حال طیر یا سے عوام کا ہے بعض
 گھروں میں کوئی پانی دینے والا نہیں ہے۔ اچھا یہ موسم خراب بھی گزر جائیگا
 والسلام۔

گھر میں اور عزیز نصرا اللہ کو دعا و سلام۔

ہلوارہ۔ ضلع لدھیانہ

مؤرخہ ۱۴/۹

عزیز القدرین جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علیکم
 سلام سنون! میں تاہنوز سفر میں ہوں اور آپ کے بہت دور فاصلہ پر
 بیٹھا ہوں لیکن چشم دل کے لحاظ سے آپ کے قریب تر ہوں صحت اچھی ہے۔
 میں صحت جسمانی کے لحاظ سے تو اچھا ہوں۔ لیکن دل اور اس کے
 مناظر عجیب طریقوں سے اپنے پہلو بدل کر دل رباٹی کر رہے ہیں۔ کبھی مجھے
 غمچہ نباتے ہیں اور کبھی پھول عظیم الشان حضرات سے اکثر صحبت ہے۔ اور

مجھے مسافر مگر عزیز سمجھ کر عجیب غریب دل ربا فی فرما رہے ہیں۔ یہ جھوٹی سی بات ہے کہ رات مقابلہ پرواز کرتے ہوئے ہم لاہوت سے آگے نکل گئے۔ اور مبصران عیش عشق کرتے تھے۔ میں الفاظ مذکور تحریر کر رہا تھا کہ حالت مذکور کی زد پھر مجھ پر حملہ آور ہوئی اور طاقت تحریر سلب۔
لہذا آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو سلام۔

بیگم پوپہ جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مورخہ ۲۶/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مرآتیکم

سلام سنون!

اب میں کچھ اپنے سفر کی نسبت عرض کرتا ہوں کہ فی الواقعہ میرا سفر صرف ہمارے کا ہی نہیں ہے۔ میں نے بحکم حضور ماس میں بہت دور و راہ کا سفر کیا ہے۔ یہ سفر محض اُن حضرات کی زیارت و ملاقات کے لئے جن کو دنیا سے رحلت کئے ہوئے صد ہا سال گزر چکے ہیں تھا۔ سفر مذکور میں نہایت لطف و مزہ آیا جن کے مشاہدات کے اثر مدت تک رہیں گے۔

امید ہے آپ معززین اہل خیریت سے ہوں گے۔

یہاں بھی اب سب بیمار بیماری سے فراغت حاصل کر چکے ہیں۔ اور

اللہ کے فضل سے تندرست ہیں والسلام

گھر میں اور عزیز نصرا اللہ و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

معدہ ۱۴/۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون۔ میں گھر بخیریت تمام ۱۴/۱۹ کی شام کو بہ سوا دی موٹر ہمراہ

سردار کبیر سنگھ صاحب پہنچ گیا تھا۔ میں اور حمیدہ کعبہ بفضل الہی بخیریت ہے۔

الحمد للہ۔ گو میں یہاں پہنچ گیا ہوں۔ مگر عزیز نصرا اللہ کی علامات اور تشخیص مرض

کے لحاظ سے میرا دل آپ کے ہاں ہے۔ امید ہے عزیز کا معائنہ مرض تشخیص

مکمل ہو چکی ہوگی۔ لہذا آپ بواپسی ڈاک اُس کے مجملہ حالات سے مطلع فرمائیں۔

مشکور ہونگا۔ نیز امید ہے کہ اُس روز سٹیشن سے واپس ہو کر آپ نے بے نام

کتاب کے نام اور حالات کی ضرورت جو فرمائی ہوگی۔ اگر اُس کا کچھ پتہ مل گیا ہو تو

مطلع فرمادیں۔ ورنہ اُس کی سخت جستجو فرما کر مشکور فرمادیں۔

میں آپ کا اور عزیزہ زہرہ بیگم کی اُن عنایات اور تکلیفات کا تہ دل سے

مشکور ہوں۔ جو نیا نہ مند پیر و ماں مبدول فرماویں۔ اللہ آپ کو اجر خیر عطا
فرماوے۔ آمین

امید ہے۔ آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے و سلام
گھر میں اور عزیز نصرت اللہ کو دعا و سلام

بیگم پورہ ہنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والا نامہ آگ عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے افسوس ہے
کہ عزیز نصرت اللہ بمرض بوا میر مبتلا ثابت ہوا۔ یہ خیال کہنے کہ خدا نخواستہ عزیز
کو کوئی اور شدید مرض ثابت نہیں ہوئی۔ مرض بوا میر حیدر ال بڑی معلوم نہیں ہوتی
لیکن یہ مرض تکلیف دہ ہے۔ قبل ازیں تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ مرض مذکور کا
علاج ہماری طرف کے بعض دواؤں لوگ اچھی طرح سے کر سکتے ہیں۔ مگر اس
حالت میں جب نمٹے باہر آ جاتے ہوں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ عزیز کے نمٹے اندر
حیثہ میں دور واقع ہیں۔ اندیشہ حالت خدا جانے کیا حالت اور کیسے وہ علاج کر
سکیں۔ تاہم آپ مطلع فرماویں۔ کہ کیا علاج کیا گیا ہے اور کیا نتیجہ پیدا ہوتا نظر آتا

ہے اور اب عزیز کی طبیعت کیسی ہے۔ میری طرف سے آپ عزیز کو عیادت
فراویں۔

امید ہے آپ نے کتاب معلومہ کا ضرور سراغ لگا لیا ہوگا۔ اگر تاہنوز کوشش
نہ ہو سکی ہو تو سعی نہ کر مشکور فراویں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت ہونگے۔
نیز مطلع فراویں کہ شغل معلومہ میں انکشاف میں تاہنوز کچھ ترقی ہو سکی ہے یا نہیں
اوداس کا کیا حال ہے۔ اگر آپ لاہور تشریف لے گئے تو مشہور عالم جہتری میرے
لئے ضرور خرید فرمائیوں اور نیز بکس ہیڈ ک کیور۔ کیونکہ ذخیرہ خاتمہ کے قریب ہے نیز
مطلع فراویں کہ آپ یہاں تشریف آوری کا کب ارادہ فرماتے ہیں والسلام
گھر میں اور عزیز نصرا اللہ و دیگر عزیزان کو دعا و سلام
رات سے مجھے تنفس سے شکایت شروع ہے۔

بیگم پور جٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱/۴/۸۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! آپ کے دو والا نامہ جات شرف صدور لائے اور پہلے

والا نامہ کے صدور پر میں نیاز نامہ اپنی علالت کی وجہ سے عرض نہیں کر سکا۔

معاف فرمادیں۔ عرض یہ ہے کہ ۲۵ اکتوبر گزشتہ کی شام کو ایک ذلیل و ضلع جالندہ میرے پاس آیا۔ اور اس نے بیان کیا کہ راتے بہادر جند اس صاحب ڈپٹی کمشنر جالندہ نے مجھے تہاڑے پاس اس غرض سے ارسال کیا ہے کہ آپ بتلاویں کہ پرسوں صبح آپ گھر پر موجود ہونگے۔ میں نے ارادہ مذکور کا اہل مطلب دریافت کیا تو ذلیل مذکور نے کہا کہ مجھے اہل مطلب معلوم نہیں۔ دوسرے روز خبر پہنچی، کہ صاحب بہادر آرام گھر بھوگپور میں آگئے ہیں اور صبح وہ جڈیا لہ آویں گے۔ اس پر میں نے یہ خیال کر کے کہ ان کے یہاں آنے میں بے جا شہرت ہوگی۔ لہذا میں دوسرے دن چھ بجے صبح کے بر سواری گھوڑا بھوگپور روانہ ہو گیا اور صاحب کی اس طرف کی روانگی سے پہلے وہاں پہنچ گیا۔ مگر راستہ میں سروی بہت معلوم ہوئی۔

جس سے صحت نہ کام

لاحق ہو گیا۔ اور اس کے ہمراہ بخار بھی خاصا تھا۔ میں اس میں ایک ہفتہ مبتلا رہا۔ اب چند روز سے آرام کی صورت پیدا ہوئی ہے۔ مگر بقایا ز کام موجود ہے۔ اہل میں موجب مذکور تھا جس سے میں نیا نامہ عرض نہیں کر سکتا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے عزیز نصر اللہ کو آرام اور صحت عطا فرمائی ہے۔ اپنے نواب صاحب کی آمد کی نسبت تحریر فرمایا ہے۔ اس میں میں چنداں خوش نہیں ہوں اس وجہ سے ہرگز نہیں کہ ان کا آنا مجھے تکلیف دہ ہوگا۔ ہرگز ہرگز نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے کہ اگر یہ لوگ اللہ کی جانب ارادہ گریز بھی کریں تو چونکہ یہ لوگ خالی الذہن نہیں ہوں

کرتے لہذا ان پرستی کا اثر نہیں ہوا کرنا۔ ان کی دنیا جو ان کا اصل خدا ہے۔
ان کے ذہن سے کبھی خارج نہیں ہوا کرتا۔ اندریں حالات وہی نتیجہ پیدا ہوتا
ہے۔ جو مصرعہ ہذا کا مفہوم ہے۔

مصرعہ۔ تزیینت نا اہل را چوں گودگان برگنبد بہت

الغیۃ اگر آپ اطمینان کر لیویں کہ ان میں مادہ عشق و محبت فطر تا و بعیت ہے تو آپ ہمراہ
لے آویں۔ کیونکہ یہاں عابد کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں تو محض عاشق کی ضرورت ہے یہاں
کی منازل عشق سے طے ہوتی ہیں جہاں کی زاہد و عابد کو خبر بھی نہیں ہے کیونکہ عابد ایک
پر ہوتا ہے جس سے پرواز محال ہے اور عاشق کو اللہ نے دو پر عطا فرما رکھے ہیں جن سے
ازد روز ازل پرواز شروع ہو جاتی ہے اور عاشق اپنے پڑوں کے بل دروازہ دیوان معشوق
میں جاد اخل ہوتا ہے پس آپ موجودگی بچو صفات اگر ان کو ہمراہ لانا مناسب خیال فرمادیں
تو یقیناً آویں ورنہ کیا ضرورت ہے۔ مگر ان کے ہمراہ لانے سے پہلے مطلع فرمادیں نیز عرض ہے کہ
اتنے وقت چونکہ آپ کے ہمراہ کچھ اسباب ہوگا اور بھوکپور سے آگے آنے میں آپ کو تکلیف ہوگی۔
لہذا اگر آپ اپنے آنے کی تاریخ اور بھوکپور پہنچنے کے وقت سے مطلع فرمادیں۔ تو یہاں سے ایک
آدمی آپ کی خدمت میں بھوکپور پہنچ جائیگا تاکہ آپ کو تشریف لانے میں سہولت ہو اس
سے مطلع فرمادیں۔ آپ کے اور عزیزہ زہرہ بیگم کی علالت سے فکر پیدا ہوا۔ اللہ آدام
عطا فرماوے۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔

عزیزہ زہرہ بیگم کے خط مجھے پہنچے تھے جن کو پڑھ کر میں بہت خوش ہوا۔

و ملے کہ اللہ اُن کو منزل مقصود کی پہنچائی فرما دے۔ آپ حالتِ مذکور کے حصول پر میری طرف سے اُن کو مبارکباد فرمادیوں اور کوشش سے کام کرنے کی تاکید اللہ اُن کو کامیاب کرے۔ حصولِ پتہ کتاب معلومہ کے لئے آپ نے بہت سعی فرمائی۔ جس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کامیابی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ کتاب مذکور کا مکمل طور پر ملاحظہ بیرونی دنیا اور حواسِ بدنی کا مشغلہ ہے ورنہ واللہ کتاب مذکور کے مطالعے کے ہر اور ہر درجہ بہترین طریق پر اپنی اندرونی کتاب کے جو مثبت روز مطالعہ چشمِ دل کے زیرِ نظر ہے اور اُس کا حرف چھوڑ نقطہ نقطہ پڑھتا رہتا ہوں یہ پڑھنے والا وہی ہے جس کی یہ کتاب ہے۔ وہ اپنی کتاب ہر وقت آپ پڑھتا رہتا ہے۔ اگر پتہ نہ لگے تاہم آپ موجودہ کتاب لیتے آویں والسلام

گھر میں باور عزیز نصر اللہ و عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پید جنتیہ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۵/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم
سلام سنون! کل شام وقت ڈاک سے والا نامہ مجھے پہنچا جس میں سے
آپ کی علالت بخار کا حال پڑھ کر مجھے اس قدر فکر لاحق ہوا جو بیرونِ از تحریر

ہے۔ حیرت ہے کہ آپ نے حب الملوک کا جلاب کیوں لیا۔ یہ تو جہلا کا جلاب ہے۔ وانا ہو کر اپنے ایسی غلطی کیوں کی جس سے اس قدر تکالیف آپ کو برداشت کرنی پڑیں۔ لیکن آپ ہرگز فکر نہ کریں۔ انشاء اللہ قلعے۔ اللہ رحیم و کریم۔ جلد آرام عطا فرماتے والے ہیں۔

گو چشم دل یقین دلاتی ہے کہ انشاء اللہ قلعے آل عزیز جلد شفا حاصل کرینگے مگر بہ تعاضدائے بشریت میں آپ کے افکار سے ہرگز فارغ نہیں ہوں۔ لہذا آپ بدین نیاز نامہ ہذا اپنی طبیعت کے مفصل حالات سے بواپسی ڈاک مطلع فرما دیں واللہ میں تو ایسے قلبی اثبات آپ پر نازل کئے سے ہمیشہ پرہیز کرتا رہا ہوں جس سے آپ کی صحت جسمانی پر زبرد پڑے تو حیرت ہے کہ پھر بخار کا موجب کیا ہے۔ میرے خیال میں اُس روز کے علی الصباح کے سفر سے اثر سردی ہو کر آپ کو شاید قبض ہو گئی جو بخار کا باعث ہوئی۔ خیر باعث کچھ بھی ہوا اللہ آپ کو جلد شفا عطا فرمائے آمین۔ آمین۔ ختم آمین

میں آپ کے والا نامہ کا سخت منتظر ہوں۔ جواب جلد ارسال فرما دیں۔ نیز عرض ہے کہ ہر دو ہفتی معرفت ڈاک مجھے پہنچ گئیں تھیں۔ شکریہ ہے۔ گو میں اچھا ہوں مگر سردی کی روز افزوں زیادتی سے رات کو تنفس سے خرابی پیدا ہوتی شروع ہو گئی ہے مگر تاہم مزید چنداں قابل فکر نہیں ہے والسلام گھر میں اور عزیز نصرت اللہ و عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹ ۱۱/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا حکیم

سلام سنون! واللہ کل کسہ والا نامے نے تو دریائے استغجاب میں

مجھے غرق کر دیا ہے۔ اذ آنکہ بنارس سے گو تکالیف ضرور ہوا کرتی ہے۔ مگر نہ اس قدر

جیسا کہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کے بیان پر چوتھم تکالیف سے مجھے گونا گوں

شبہات پیدا ہوتے ہیں جن کا وجود میری نظر دل نہیں پاتی واللہ مجھے میری

نظر تو اس قدر افکار آپ کی نسبت پیدا نہیں کرتی جیسا کہ آپ کا اوویلا

پیدا کرنا ہے اس کی نسبت آپ مفصل تحریر فرمادیں کہ بنارس کی حالت میں کیا کیا

اعد کس نوعیت کی تکالیف ہوتی ہیں اللہ آپ کو آرام عطا فرمائے۔ آمین

تم آمین۔

میں زہرہ بیگم سے بعد دعا و سلام عرض کرتا ہوں کہ مولوی صاحب کو جو

دوائی یا غذا آپ کھلاویں یا پلاویں اس پر گیارہ دفعہ درود شریف پڑھ کر

دلہ کر دیا کریں۔ جواب نیاز نامہ ہذا بواپسی ڈاک ارسال فرمادیں۔ مشکور ہو گا۔

نیز آپ کے والا نامہ میں عدم موجودگی روپیہ برائے اخراجات کی شکایت معلوم

ہوتی ہے۔ اگر آپ تحریر فرمادیں تو میں یک صدر روپیہ بذریعہ مٹی آرڈر ارسال

کریں گا۔

مجھے راتوں کو ضرور اور دن کو کبھی کبھی شکایت تنفس شروع ہے۔ اگر یہ
حالت نہ ہوتی تو غالباً آپ کی عیادت کو میں ماں حاضر ہو گیا ہوتا۔ اب بھی
دیدہ باند۔

واللہ آپ کا فکر مجھے بے ڈھب ستا رہا ہے حالات سے بواپسی
ڈاک مطلع فرما دیں مشکور ہوں گا والسلام
عزیز نصر اللہ و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مورخہ ۱۱/۴

عزیز القدر من جناب موادی صاحب زاد اللہ مرزا نسیم
سلام سنون! میں ضرورتاً یکم دسمبر یعنی ماہ حال کو جالندھر گیا تھا اور آپ کا
والا نامہ مجھے کل صبح وہیں پہنچا تھا اور میں کل شام یہ سواری موٹر گھر واپس
آ گیا تھا۔ آپ کے والا نامے سے آپ کی صحت کا حال پڑھ کر مجھے اس قدر
خوشی حاصل ہوئی جو تحریر و تقریر سے افزوں ہے۔ اللہ آپ کو تندرست اور
خوش و خرم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

عزیز من! آپ کی علالت تکلیف دہ اور معرکہ خیز اور طویل تھی مگر اللہ کریم

و رحیم نے اُسے آسان اور مختصر کر دیا۔ اس پر ہزار ہزار شکر الہی ہے آپ کی علالت
 مذکور سے جو افکار مجھے پیدا ہوئے تھے۔ مجھے بہت تکلیف دہ تھے۔ مگر شکر
 ہے کہ اللہ نے فضل کر دیا۔ اور آپ کو صحت عطا فرمائی۔ یہ سب کچھ آپ کے
 حکیم صاحب کے نسخہ اور دوائی کی تاثیریں تھیں ورنہ اس قدر جلد ایسی موثر
 دوائی کے بجز کب آرام ہونا ممکن تھا۔ آپ اُن سے فرمادیں کہ یہ نسخہ اور
 کسی ایسے مریض پر بھی استعمال فرما کر مکرر تجربہ کریں اور دیکھیں کہ تاثیر صحیح ہے۔
 یہ لوگ نہ صرف دل کے بلکہ عقل کے بھی اندھے ہیں! اور اسی وجہ سے محسوس و ماز
 تفصیلات الہی ہیں جانتے نہیں کہ فقیر کی ریح میں میخ فوراً جا داخل ہوا کرتی ہے
 آپ بو اپسی ڈاک اپنے مابعد کے مزید حالات طبیعت سے مطلع فرمادیں تاکہ
 میری تشویش دل کو مزید تسکین حاصل ہو۔ خدا کرے کہ آپ نے بوجہ صحت طاعت
 اپنا کام کاج شروع فرما دیا ہو۔ اُمید ہے اور خدا کیسے کہ آپ معززیناں خیریت
 سے ہوں۔ والسلام

گھر میں وغیرہ نصرا اللہ کو و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

بیگم اپر جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۱۲/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا نکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز بھرت صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ اللہ کا
ہزار ہا شکر اور احسان ہے کہ اُس نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو شفا کلی
عطا فرمائی۔ اللہ آپ کو معہ جلد عزیزان و وابستگان کے ہمیشہ تندرست اور
خوش و خرم رکھے آمین۔ آمین ثم آمین۔

اللہ کا شکر اور احسان ہے کہ میں بھی اچھا ہوں گورائت کو اکثر کبھی کبھی
شکایت تنفس پیدا ہو جاتی ہے اور پھر آرام ہو جاتا ہے۔ مگر ماہر امین حسب
تجویز مردار کیسر سنگھ صاحب ایڈووکیٹ مجھے ایک علاج عجیب دورہ تنفس
کا دستیاب ہوا ہے جو دورہ تنفس کے روکنے کے لئے مفید تر اور اپنی نظیر
آپ ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب یہ شکایت دورہ کی صورت پیدا کرتی نظر آوے
تو اگر فروٹ سالٹ گرم پانی میں لیت رایت چھپے لے لیا جاوے تو اجابت ہو
کہ دورہ بالکل رک جاتا۔ اور تنفس سے آرام ہو جاتا ہے۔ میں نے عمل مذکور
ایک مرتبہ ہفتہ ہوا ہے تو کیا ہے واقعی اس کو نہایت مفید پایا ہے یہ علاج
آسان اور مفید تر ثابت ہوا ہے۔ امید ہے اللہ تعالیٰ اب آپ کے
معہ کی کمزوری رفع ہو گئی ہوگی۔ اور نیز صبا فی کمزوری سے اب معتد بہ فائدہ ہو

کیا ہوگا تاہم آپ اپنی طبیعت کے جمیع حالات سے مفصل مطلع فرماویں۔
واللہ آپ کا فکر مجھے ہر وقت رہتا ہے۔

مدت ہوئی کہ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ نے اپنے حالات مجھے تحریر نہیں
فرمائے۔ مجھے عزیزہ کا اکثر خیال رہتا ہے۔ تاکید فرماویں کہ وہ ضرور تحریر کریں
تحریریں دویں کہ عزیزہ نصرا اللہ کی کیا حالت ہے اور اس کی صحت اب
کیسی ہے۔ چونکہ عزیزہ کو مجھے پیارا بہت ہے لہذا میں اکثر اس کی فکر میں
مرشاد رہتا ہوں۔

عزیزہ من! اپنا دل تو کیفیات سے پر ہے۔ دل میں تھا کہ نیا نام نہ
میں میں اس میں سے کچھ عرض کروں گا۔ مگر میرے تھکے ہوئے ہاتھ نے یہ عذر
کر کے کہ اللہ عزیز ابھی نفاہت میں کسی قدر مبتلا ہوں گے۔ اُن کی تحریر سے
انکار کر دیا اور کسی دوسرے وقت پر تحریر کرنے کا وعدہ کر کے مجھے ٹال
دیا۔ لہذا نیا نام نہ ختم کرنا ہوں۔ مگر تاکید کرتا ہوں کہ آپ اپنی طبیعت کے
حالات سے جلد جلد مطلع فرماتے رہیں۔ ہاں یہ عرض کرنا میں ضروری خیال
کرتا ہوں کہ آپ ایام تعطیلات و سیر میں یہاں تشریف لانے کا ارادہ نہ فرمائیں
کیونکہ ان دنوں میں دیگر لوگ یہاں آئے ہوئے ہوں گے اور آپ کو چنداں
اطاعت نہیں آویگا۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔

امید ہے اور نیز خدا کرے کہ آپ معہ عزیزان خیر میجا ہوں والسلام

عزیزہ زہرہ بیگم و عزیز نصر اللہ و دیگر عزیزان کو بہت بہت عا و سلام

بیگم پورہ جیٹہ یالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۹۱۲/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا شکور ہوں۔ اللہ کا
ہزار ہا شکر ہے کہ اب نقاہت کم ہونے سے آپ چلنے پھرنے کے قابل
ہوئے۔ اللہ آپ کو تندرست اور خوش رکھے۔ میں نے مصلحتاً ایام تعطیلات
دسمبر میں آپ کو تشریف لانے سے روکا تھا مگر معلوم ہوتا ہے کہ اپنی حالت
کے لحاظ سے آپ نے اسے پسند نہیں فرمایا۔ لہذا عرض ہے کہ اگر ان ایام میں
تشریف لانا چاہتے ہیں تو ضرور تشریف لے آویں۔ مگر ان ایام میں اور لوگوں
کے آنے کے خطوط مجھے پہنچ رہے ہیں۔ اگر آپ تشریف لانے کا انہی ایام میں
ادادہ فرماتے ہوں تو مطلع فرما دیں اور بے دریغ تشریف لے آویں۔

سردی کی شدت کے سبب میری صحت ان ایام میں اچھی نہیں ہے
مرزا عدیہ آگیا ہے۔ اور میری صحت گرتی جاتی ہے۔

کئی دوائیں کرتا ہوں مگر شدت مرما سب کو بیکار کر دیتی ہے۔ اچھا

جو اللہ کو منظور۔ ابر رہتا ہے اور ابھی بارش کافی نہیں ہوئی۔ امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بارش ہو کر رہے گی۔

شکر ہے کہ عزیز نصرت اللہ آدم سے ہے۔ دعا ہے کہ اللہ اس کو امتحان میں کامیاب کرے آمین۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! پیارے مولوی صاحب! کل شام وقت جب کہ
بارش اور تالہ بادی ہو رہی تھی اور دھوپ اچھے کام میں بہت مصروف
تھے اور آپ کا نیاز مند شان ایزدی کے نظارہ میں منہمک تھا تو آب کا
محبت نامہ شرف صدور لایا کھولا اور پڑھنا شروع کیا۔ میں اس وقت کی
اپنی اندرونی حالت کیا عرض کروں۔

نہ میری قلم اس کو تحریر کر سکتی ہے اور نہ میرے الفاظ اس کو

بیان میں لاسکتے ہیں۔ البتہ مختصر آمد نہایت مختصر الفاظ میں کیفیت مذکور عرض ہے کہ جو حالت فضا بیرونی میں نمودار تھی اُس سے کہیں بڑھ چڑھ کر کیفیت اندرونی تیار منہ کی پیدا ہو گئی۔ اپنے حواس اندرونی و بیرونی نے مل کر فضا بیرونی کا خوب مقابلہ کیا آنکھوں سے بارش تھی اور قلب و روح رعد و برق کا کام کرتے تھے۔ ابھی والا نامہ آنحضرت مکمل پڑھا نہ گیا تھا کہ یہ سماں نمودار ہو کر میرے جسم محضری کو زمین کے ہموار گراتے کا باعث ہوا۔ مجھے اپنی اندرونی مصروفیتوں میں اس قدر انہماک ہوا کہ بیرونی فضا کی حالت کی کچھ خبر تک نہ رہی حتیٰ کہ نماز شام کا وقت بھی گزر گیا۔ مگر اپنی حالت میں کچھ فرق نہ آیا۔ اس اثنا میں جو کیفیات گزریں اُن کا بیان تحریر و تقریر سے کہیں افزوں ہے۔ واللہ والا نامہ کیا تھا ایک شعلہ آتش الہی کا تھا جس نے میری ہستی کو جلا کر معدوم کر دیا۔ عشا وقت واپسی کی صورت پیدا ہوئی مگر واپسی مکمل نہ تھی۔ حتیٰ کہ کلاک نے صبح کے تین بجائے۔ پھر خاک آباد دنیا میں امانت نمودار ہو کر بیچھڑ گیا۔ اب تک یہ حالت ہے۔

شعر
 اگرچہ عرض ہنر پیش یاربے ادبیت
 زبان خموش و لیکن دہاں پیرا از عربیت
 بیان کروں تو کیا کروں اور تحریر کروں تو کیا کروں۔
 دل من و اندو من و انہم و دانہ دل من

خدا جانے وہ والا نامہ کیا اور اُس میں آپؐ نے کیا بھروایا تھا۔ کہ واللہ
اُس کے بغیر مکمل نظارہ نے میرے رخت ہستی کو جلا کر ایک دم میں راکھ کر دیا۔
مگر ذرا خالص بنا دیا۔ میرے عزیز! آپؐ کے سوز و تشویش اور آپؐ کے قلب کے
ہنطراتِ قلن کو معلوم کر کے واللہ میرے دل میں افسوس تو ہرگز پیدا نہیں ہوتا
اذا آنکہ یہی کچھ حضرات اور بارگاہِ معشے سے مجھے ملا تھا وہی آپؐ کے نہایت
محبت اور شفقت سے پیش کیا گیا۔ اپنے بضاعت میں واللہ اس کے بحر اور
کچھ بھی نہیں ہے۔ حضرات سے یہی کچھ مجھے ملا اور میں نے یہ تقاضائے محبت
جو مجھ کو آپؐ سے ہے آپؐ میں اُسی کے رہ جانے کی آج تک سعی کی۔ گو آپؐ
سوز و تشویش کی وجہ سے آپؐ شکایت ہی کیوں نہ کریں مگر جن کو یہ آتش نصیب
نہیں ہوئی وہ جان دے کر بھی خریدتے ہیں۔ لیکن آتش پرستانِ محشر اُن کو
ایک چنگاری دنیا بھی حرام سمجھتے ہیں اور ہرگز نہیں دیتے۔

میرے پیارے اب تو یہ میرے بس کی بات نہیں رہی ہے کہ میں اس
آگ سے آپؐ کو بچا سکوں۔ اب تو یہ دعا ہے کہ جیسے میں اس آتش میں مکمل
جلا ہوں آپؐ ہر دو میاں بیوی اس میں مکمل اور پورے پورے جل جاویں۔
تاکہ آپؐ اپنے اصل مرکز میں وصل ہو جاویں۔ اے انبیاء و اولیاء کے زمرہ میں
مکمل شامل ہو جاویں۔

میرے ہر دو پیارے عزیزو! دیکھا یہ عشق ہے جس کی دو عالمی انبیاء و اولیاء

دیتے چلے گئے ہیں اور اس میں جل کر راکھ ہو گئے ہیں آپ گھبرا ئیں نہیں ابھی
مرحلہ عشق آپ کو طے کرنے میں پھر وہ اصل بحق ہونا ہے۔

میرے پیارے عزیزو! آپ کا نیا ذمہ اسی آتش کا ایک انگارہ
ہے! اور اسی کے احکام اس پر ہر وقت جاری رہتے ہیں۔

مگر آپ یاد رکھیں اور یقین کر لیں کہ یہی ابراہیمی آتش ہے جو حضرت
ابراہیم علیہ السلام پر گلازار ہوئی تھی اور اس کو اللہ نے عوام فہمائش کے لئے تمثیلی
عبادت میں قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ یہ دیکھنے والے کے لئے آگ ہے
مگر آخر اور حقیقت میں گلازار ہے۔ آپ ہرگز گھبرا ئیں نہیں ایک روز یہ گلازار
ہونے والی ہے۔ میں یہ معروضات بیان کرنے تو بہت چاہتا ہوں۔ مگر
یار! لڑہ دار انگشتوں میں نہیں کہ تحریر کر سکوں۔ لہذا اسی پر اکتفا
کرنا ہوں۔ اگر میری حالت آج رات زیادہ وارفتگی کی نہ ہوتی تو ارادہ
تھا کہ آج میں عزیزہ زہرہ بیگم کی علالت کی جانب توجہ کروں۔ مگر نہ میں ہا
اور نہ زہرہ بیگم کی علالت کا خیال پیدا ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب پھر ارادہ
اس کا کروں گا۔ مگر ہوش سنبھلنے پر۔ آپ میری طرف سے اُن کو سلام دیں
اور نیز عیادت کریں انشاء اللہ تعالیٰ اُن کو آرام ہونے والا ہے۔ مقام فکر
نہیں ہے۔ میں اچھا ہوں اور میری صحت اچھی ہے امید ہے آپ معہ عزیزان
خیریت سے ہوں گے و سلام گھر میں و عزیز نصرت اللہ و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۴/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والا نامحبات آں جملہ عزیزاں کے شرف صدور لائے۔

مشکور ہوں۔ بے شکم آپ ۲۸ کو ضرور تشریف لادیں۔ میں منتظر اس روز اور چشم براہ ہوں گا۔

آپ میرے متواتر اور جلد جلد عدم ترسیل نیاز نامہ کی بہت شکایت تحریر فرماتے ہیں۔ بجا اور درست آپ تحریر فرماتے ہیں۔ اپنے ضمیر کو پیش کئے عرض کیا ہوں۔ کہ میرے دل اور میرے ضمیر نے کبھی اور کسی روز آپ کو فراموش نہیں کیا۔ جیسا کہ آپ کی روزانہ حالتیں اور نزول فیض الہی اس کے شاہد ہیں۔ باوجود ان خدمات کے آپ عدم تحریر نیاز نامہ کی میری شکایت تحریر فرماتے ہیں جو محض میرے ضعف عمر اور لرزہ انگشت کے باعث جلد جلد تحریر نہیں ہو سکتے۔ للہ ان کی زود نویسی کو معذور فرماویں۔ اور میری معذوری

پر توجہ فرماویں۔ والسلام

گھر میں اور عزیز نصرت اللہ کو دعا وسلام

بیگم پور چند یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ یکم ۱۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا شکم
سلام سنون! آپ کا والا نامہ شرف صدور لایا اور شکر ہے کہ آپ
خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔

میں خیریت سے ہوں مگر موسم بہار میرے مرض کے لئے زیادہ تکلیف دہ
ثابت ہوتا ہے۔ ہفتہ میں ضرور کافی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اندریں حالات جیسے
وقت گذر رہا ہے اس پر شکر ہے۔ میں کل تکلیف مذکور سے سکہ روزہ
دورہ سے نارغ ہوا ہوں۔ اس وقت آرام سے ہوں۔

آپ نے مسجد کی تعمیر کی مدد کے لئے کوشش اور تاکید سے اصرار فرمایا ہے
عزیز من! میں آپ کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں مگر میں آپ کی مالی
حالت پر نگاہ کر کے ہرگز پسند نہیں کرتا کہ آپ ناقابل برداشت بوجھ کے
نیچے دب جاویں۔ لہذا آپ اس سے معاف فرماویں۔ مسجد تو انشاء اللہ
تعالیٰ تعمیر ہو جاوے گی۔ مگر آپ کو میں کیوں مشکلات میں ڈالوں میں
آپ کا دوست صمیم ہوں۔ نہ کہ رسمی پیروں کا ساقزاق۔ واللہ میں سچ عرض
کرتا ہوں کہ میں امیر نہیں ہوں۔ ورنہ آپ کے بار میں نے کبھی کے ادائے
ہوتے۔ اس پر غصہ اور ظلم تو میرا صمیم ہرگز قبول نہیں کرتا کہ بجائے آپ کا

بوجھ بڑھا کرنے کے میں آپ پر اور بوجھ لا دوں۔ آپ کا شکریہ ہے آپ
معاف فرماویں۔ میں نے اس کا حضور سے بھی ذکر کیا تھا حضور نے آپ کی
مالی حالت پر نگاہ فرما کر یہی فرمایا جو میں نے عرض کیا ہے۔

امید ہے آپ مع عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیز نصرائی و بی والے کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والا نامہ العزیز شرف درود لایا۔ شکریہ ہے۔

شعرہ اللہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست

آخر آمد پس پردہ اسرار بروں

اللہ کا ہزار ہزار شکر اور حمد ہے کہ اللہ نے عزیز نصرائی کو تختان میں
کامیابی عطا فرمائی۔ میں اس پر آپ کو اور سب کو مبارک باد دیتا ہوں اور
دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم عزیز کو ہمیشہ اس کے مقاصد ظاہری و باطنی اور دینی
و دنیاوی میں فائز المرام کرے۔ آمین۔ آمین۔ تم آمین۔

عزیز نصر اللہ اور ان کے وکیل صاحب شیریانی امتحان کی نسبت گو میں
 بحث کرنی ہرگز نہیں چاہتا اور نہ مجھے سرزمین گوجرانوالہ میں آنے سے چنداں
 تامل ہے! البتہ مجھے اس غلط دلائل اور غلط بحث میں ضرور عذر ہے جو خواہ مخواہ
 ادائے قرضہ شیرینی پر اٹھائی گئی ہے۔ بات یہ ہے کہ گو مجھے نہ یہ خواہش تھی۔
 اور نہ ہے کہ قرضہ مذکور بیان اپنے مقام پر وصول کروں مگر مقروض کی ہشیاری
 حیران کن ہے کہ وہ معمولی سا قرض قرض خواہ کے کس قدر مصائب اٹھانے
 کے بعد ادا کرنے کی نسبت اپنا ارادہ ظاہر کرتا ہے۔ قرض خواہ کی ذاتی تکلیفیت
 کا جو اس کو اس کی وصولی کے لئے برداشت کرنی پڑینگے اندازہ لگایا جاوے
 تو ایک منصف دل کو معلوم ہو جاوے گا کہ مقروض اپنی تراویر نادہندگی کو
 حرکت میں لاتے ہوئے محض بذمیت نادہندگی پر عمل پیرا ہے جس سے صاف
 ظاہر ہے کہ مقروض فی الواقعہ شیخان قریش کا صحبت یافتہ ہے جن کی بود و باش
 گوجرانوالہ میں ہے۔ جو ظاہر میں عدم ادائیگی کے لئے جیلہ جو اور باطن میں عدم
 ادائیگی پر قسم کھاتے بیٹھے ہوتے ہیں۔ خواہ وہ مرہمی کیوں نہ جائیں مگر اپنے
 ارادہ باطل سے کبھی باز نہیں آیا کرتے۔ بیج ہے۔

شعرہ صحبت صالح ترا صالح کند

صحبت طالح ترا طالح کند

اب رہا یہ امر کہ مقروض کی جانب سے بار بار عذر پیش ہوتا ہے کہ قرض

وہاں ادا ہو گا جہاں بنا و نما صحت پیدا ہوتی ہے۔ اس امر کے تسلیم کرنے میں قرضخواہ کو کوئی عذر نہیں ہے مگر آؤ دیکھیں کہ قرضہ لینے کا حق کہاں پیدا ہوا ہے۔ وہ مقام یہاں مصلے کی نشست کا ہے جو بیگم پور جٹ یا لہ میں واقع ہے یہی جگہ اور یہی مقام تھا جہاں فرست پیش ہوئی اور یہی مقام ہے جہاں پاس شہگان میں مقروض کا نام تحریر کیا گیا ہے تو فرمائیے کہ بنا و نما صحت مذکور کہاں پیدا ہوئی۔ اندیش حالات اگر آسامی کسی حضرات قریش نما کی صحبت یافتہ نہ ہوتی تو ضروری اور لازمی تھا کہ وہ قرضخواہ کی تلاش دور و دراز میں کر کے اُسے قرض ادا کر کے اپنے بار سے سبکدوش ہوتی مگر صحبت کامل کے اثرات کا ایسا جادو نہیں ہے کہ کبھی فرو ہو سکے۔ اب قرضخواہ کی نچنگی ارادوں کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ قرضخواہ میں صنعت عمر اور صنعت بصارت اور صنعت مرض از سر تاپا۔ منہ میں اور اس کو حرکت کرنا اور ہاتھ پاؤں ہلانا بھی دشوار تر ہے مگر وہ شوق اور غم بالغیرم وصولی قرضہ سے گجرا نوالہ میں جا کر وصول کرنے کو تیار ہے۔ اور مقروض کی جملہ ترزاویر قریش پر پانی پھیرنے کو مہیا ہے۔ البتہ اب ڈریہ پیدا ہو رہا ہے کہ مقروض کہیں گوجرا نوالہ چھوڑ کر اور کہیں نہ بھاگ نکلتے۔ اچھا دیکھا جائے گا۔ قرضخواہ بھی تعاقب کرنے میں پختہ کار ہے اور اُس کی نظر سے کچھ نہ ہاں نہیں ہے۔

میرا ارادہ تو پختہ تھا کہ ماہ مئی کے اخیر ایام میں میں گوجرا نوالہ میں جلد حاضر

ہو جاؤں اور نزلہ اور نہ کام سے بھی مجھے کو نہ آرام پیدا ہو گیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ پرسوں کی بارش سے میری پھر وہی حالت پیدا ہو گئی جس میں ابھی تک مبتلا ہوں۔ لہذا عرض ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہونے پر میں اپنے حاضر ہونے کی تاریخ سے آپ کو مطلع کروں گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ قریب ہوگی اور بعید ہرگز نہ ہوگی تاکہ جیسا اللہ کو منظور ہے۔ میں ابھی تک نزلہ سے ہرگز فارغ نہیں ہوا مگر امید آرام کے قریب ہے۔ شکر ہے کہ بلی والے عزیز کو زخم سے اب آرام ہے۔ اللہ علی آرام عطا فرماوے۔ آمین۔ ثم آمین۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
گھر میں وعزیز نصر اللہ وعزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جیڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ بیٹا

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرادکم
سلام سنون؛ قبل انہیں میں نیاز نامہ عرض کر چکا ہوں۔ جو شرف اندوز
ملازمت ہوا ہوگا۔

میری طبیعت ابھی تک قدرے ناما ساز چلی جا رہی ہے۔ گویا مجھے
 چھوڑ گیا ہے مگر نہ ابھی تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔ جس سے میرا ارادہ آج خفیف
 سا سہل کرنے کا ہے۔ امید ہے کہ اللہ اس سے آرام عطا فرمادے۔ تاہم میں نے
 پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں انشاء اللہ تھلے بیٹھ کر جانبدار ہونگا اور دوسرے
 روز صبح یعنی تاریخ ۱۰ ہ کلکتہ ہیل پر جانبدار سے سوار ہو کر انشاء اللہ تھلے ۱۰
 بجے دن کے قریب گوجرانوالہ پہنچ جاؤں گا۔ کیا آپ اس روز میرے لاہور آنے
 سے پہلے لاہور اسٹیشن پر تشریف لاسکیں گے تاکہ میں آپ کے ہمراہ آ رہا ہوں
 گوجرانوالہ پہنچ جاؤں۔ اگر مصروفیت ہو تو آپ لاہور تشریف لانے کی زحمت
 گوارہ نہ کریں میں اکیلا حاضر ہو جاؤں گا۔ البتہ اسٹیشن گوجرانوالہ پر میرے پہنچنے
 سے پہلے ضرور تشریف لے آویں تاکہ مجھے وہاں گھر تک پہنچنے کی سہولت حاصل
 ہو۔ اللہ آپ مالک ہیں۔

اس وقت میری طبیعت ہرگز صاف نہیں ہے لیکن عزیزہ زہرہ بیگم
 کی حالت پر غور کر کے میں نے موجودہ حالت میں سفر کرنے کی جرأت کی ہے۔
 عزیزہ موصوفہ اگر میرے لئے دعا کریں تو میرا یہ سفر عمر سے یسر ہو سکتا ہے۔
 اس پر توجہ فرمادیں گی۔

عزیزہ نصرت اللہ کو اداسے قرضہ میں تو اب کوئی سہجنت باقی نہیں دیکھا ہوتا
 قرضخواہ وصول قرضہ کے لئے کیسے صحت اور جان کی پرواہ نہیں کیا کرتے اس

میں گو حوض اور لالچ کا رکنا نہیں مگر اپنا حق اور بالکل جائز حق ہے جس کی تاکید شریعت میں درج ہے۔

شعرہ لا تقرب الصلوة زنی مرہت یاد

واذا امر یا دماندہ کلوا و اشربوا

نہر اللہ سے اور ان کے وکیل سے بات کہتا ہوں اور سچی بات کہتا ہوں کہ
بچہ اب بولوا اب کیا علاج کرو گے کیا گوجرانوالہ چھوڑ جاؤ گے جہاں بھاگو گے۔

قرض خواہ کو تعاقب میں موجود پاؤ گے والسلام

گھر میں اور عزیزانہر اللہ و بی والے کو دعا و سلام

بیگم پور چند یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم

سلام سنون میں اُس روز آپ سے نصحت ہو کر نو بجے شام کے قریب عائد

پہنچا۔ اور دوسرے روز بہ سواری بوڑھا کا راتھ بجے صبح سے پہلے میں بخریت تمام

گھر پہنچ گیا تھا۔ مگر پہنچے پر مجھے عزیز محمد حسین کا برہاس سے فرستادہ تار ملا جو میری

گھر سے غیر عارضی میں ۸ کا آیا ہوا تھا جس میں عزیز تحریر کرتا ہے کہ کام ختم

ہو گیا ہے اور میں ماہِ حال کے آخری ایام میں گھر پہنچ جاؤنگا۔ اس کو پڑھ کر
 بڑی فرحتِ حاصل ہوئی۔ لیکن اسی روز تین بجے بعد دوپہر عزیز کا خط ڈاک سے
 ملا جس میں تحریر ہے کہ میں کام پر سے اپنے کیمپ لوٹتے وقت جس کا فاصلہ تیس
 میل ہے۔ اپنی موٹر سائیکل پر سے پیسہ پھیلنے کی وجہ سے گر پڑا اور پیڈلی چبھ گئی۔
 اور ہاتھ کی پھیلی پھٹ گئی اور بہت سے چوٹیں جسم میں آئیں۔ ڈاکٹری علاج
 شروع ہے۔ اس سے بہت فکر پیدا ہوا جواب تک ہے اسی وجہ سے میں نے
 کل ایک تا عزیز کو اس کی دریافتِ حالت کے لئے دیا ہے اور نیز ایک خط
 معرفت ڈاک ارسال کیا ہے۔ اُمید ہے اُن کو تار مذکور غالباً آج ملے گا۔ اللہ
 فضل کرے مجھے فکر پیدا ہو گیا ہے یہ خیال کر کے کہ عزیز کا خط مذکور اسی روز
 ۳۵ کا تحریر کردہ ہے۔ جس روز کہ اس کو چوٹیں آئیں مگر تار مذکور اس کے
 تیسرے روز بعد کے ارسال کیا ہے جس میں عزیز اخیر ایام ماہِ حال میں آنے کا
 وعدہ کرتا ہے۔ یہ تار ۳۶ کا ارسال کر دہ ہے اس سے قیاس پیدا ہوتا ہے
 کہ تار مذکور دیتے وقت عزیز کو صورتِ آرام معلوم ہوتی ہوگی۔ جس میں وہ
 آنے کا وعدہ کرتا ہے اور اپنی علالت کا ذکر تک نہیں کرتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ
 اپنی چشمِ دل بھی ایسے ہی شہادت دیتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مگر تا وقتیکہ
 عزیز کا پیغامِ صحت نہ آجائے۔ افکار سے میری رہائی مشکل ہے۔
 میں آپ کی اور عزیزہ زہرہ بیگم و نصرت اللہ کی اُن غایات کا جو مجھ پر آپ

صاحبان نے مہذول فرمائیں تیرے دل سے شکریہ کرتا ہوں۔
میں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت کا طالب ہوں۔

عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں وعزیز نصر اللہ ودیگر عزیزاں کو دعا وسلام

بیگم پور جٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳۴۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! آپ کے کئی مالانامجات مجھے پہنچے مگر میں اس قابل نہیں
تھا کہ جواب میں آپ کو نیاز نامہ تحریر کر سکوں۔ معاف فرمادیں اب کچھ افاقہ
کی صورت پیدا ہوئی ہے لہذا نیاز نامہ گزارش ہے۔ میری داستان انکار و غم
حبِ ذیل ہے جب سے میں آپ سے رخصت ہو کر گھر آیا ہوں۔ مجھے غم و الم
کے لشکر نے ایسا زغمہ میں لیا کہ پرسوں رات سے قبل رہائی محال نظر آئی
کہ جب میں آپ سے رخصت ہو کر گھر پہنچا تو عزیز
محمد حسین کے تار برہما سے آئے ہوئے ملے کہ کام ختم ہو گیا ہے۔ میں ماہِ حال کے
آخر ایام میں گھر آ جاؤں گا سہی روزِ حبیب بعد دوپہر چار بجے تو عزیز مذکور کا خط

تاریخہ کے چند روز پہلے کا تحریر کردہ تھا ملا جس میں اپنی حالت و ملاکت تحریر
تھی کہ میں کام سے کمیپ کو آتے ہوئے موٹر سائیکل سے گر پڑا اور کسی زخم آئے
اور جہم چور ہے۔ اس وقت زخم دھل رہے ہیں۔

اس خط کے دیکھنے سے جو اس اڈے گئے اور آپ میری حالت قیاس فرما
سکتے ہیں۔ اس پر میں نے عزیز کو نار دیا اور دریافت کیا کہ اب کیا حال ہے
اس کا جواب ہفتہ بعد آیا۔ تاہم میں تحریر تھا کہ زخم کسی قدر اچھے ہیں مگر صحت
کی حالت پر فکر ہے۔ اور کمزوری بے شمار ہے۔ اس سے میرے افکار میں بے شمار
اضافہ ہوا اور میری طبیعت زمین پر چلا پڑی۔ حیران تھا کہ اب کیا کروں۔ میں
نے برہما کو دریافت حال عزیز کے لئے بہت سی تاریخ مختلف مقامات کو دیں۔
مگر کام ختم ہونے سے عزیزاں بے پتہ تھے۔ سب کی سب تاریخیں واپس آگئیں
ان تاریخوں کی تعداد پندرہ سے زائد تھیں۔ اس پر میں ۲۴ کی صبح کو جالندھر
گیا۔ اور اپنے ایک دوست مہتاب دین کو جو وہ جالندھر کا باشندہ اور برہما میں
مقام رنگون ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہے۔ تاریخ کو عزیز کا حال دریافت کر کے
جواب دے۔ چونکہ وہاں سے عزیز ان بہت فاصلہ پر ہیں۔ ان کا جواب یکم
ماہ حال تک کوئی نہ آیا۔ حتیٰ کہ ایک دو دو کے مابین رات کو یہاں گھر سے گیارہ
بچے رات کے خاص آدمی جالندھر میرے پاس پہنچا جس کے پاس عزیز مذکور کا
اپنا تحریر کردہ ایک خط تھا اور نیز ایک تاریخ جو فرستادہ عزیز تھی۔ ان میں

تھری تھا کہ زخم اچھے ہو گئے ہیں۔ مگر کمزوری ابھی باقی ہے جو بیس روز تک شاید
رفع ہوگی۔ اس پر میں دوسری صبح یعنی ۲ کو گھر آ گیا۔ اور میری اور تمام کنبہ کی
جان میں جان آئی۔

لیکن ان دو ہفتہ کے دوران میں جو افکار اور غم و الم نے میری حالت
تباہ کی وہ اللہ ہی جانتا ہے کیونکہ مارگزیدہ اندر سیماں فی ترسد کی میری حالت
عزیز مرحوم کے صدمہ سے ہو چکی ہے۔ ان ایام کے دوران میں کھانا اور سونا بالکل
توڑک ہو گیا اور ہر وقت فکر و غم دل و دماغ پر مسلط تھے اور پریشانی اور اضطراب
کے دریا میں ہر وقت ڈوبا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ یکم اور دو کے مابین رات آئی۔
اور اللہ نے ان غم و الم کا خاتمہ کر دیا۔ اس دوران ایام میں گو بہت سے پیغام
تشفیٰ امیرِ پے در پے صادر ہوتے تھے۔ مگر بیرونی فضا ان کو مکدر کر چھوڑتی تھی
یہ ایام میری زندگی کے خاص تکلیف دہ گزریے ہیں۔ بلاشبہ پیغمباتِ الہی
مذکور کے مطابق ان غموں کا خاتمہ ہوا۔ مگر عجیب طویل حالت غم تھی۔ جو
پہلے زندگی بھر میں دیکھنے میں کم آیا ہے۔ مگر الہی توبہ! الہی توبہ!

یہ حالات رہے جس سے میں نیاز نامہ آپ کی خدمت میں عرض نہیں
کر سکا تھا۔ اب کچھ ہوش سنبھلی اور نیاز نامہ عرض ہے۔

عزیزہ زہرہ بیگم سے بعد سلام عرض ہے کہ شکر ہے اللہ نے آپ کو
علاستِ بدنی سے آرام عطا فرمایا ہے اور نیز آپ کی حالت روحانی میں ترقی

بخشتی ہے اللہ آپ کو مبارک کرے اور میرا دعا و سلام قبول فرماویں۔
 امید ہے۔ عزیز نصیر اللہ خیریت سے ہونگے۔ میرا ان سے دعا و سلام
 فرما دیوں۔

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تہکم
 سلام سنون! اللہ انامہ العزیز ثروت صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ بیمار عزیز
 اپنی بیماری کے لحاظ سے اس وقت اس مرحلہ میں ہے کہ دوسرے تیسرے روز
 اس کا بخار اتر جاتا ہے مگر پھر ہو جاتا ہے۔ وہ کمزور بہت ہو گیا ہے۔ امید
 ہے کہ ذات الہی اُسے شفا عطا فرماویں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ میرا یہ نیاز نامہ صرف
 آپ کے اپنی دشواری زندگی عرض کرنے کی غرض سے تحریر ہوا ہے۔ یہ دشواری
 مجھے ہمیشہ اور ہر حالت میں لاحق حال رہتی ہے۔ مگر اکثر اوقات اس کا ایسا
 غلبہ ہو جاتا ہے کہ میں اس کے ہاتھ سے مجبور ہو جاتا ہوں اور طبیعت ہاتھوں
 سے باہر نکل جاتی ہے واللہ اسی کشمکش میں اب تک عمر گزری اور فی الواقعہ
 بہت بڑی اور بڑی بے مزہ گزری۔ اس سے پہلے خواہ اس وجہ سے کہ قوای

جسمانی پُرزور اور برداشت کے قابل تھے۔ اور خواہ اس سبب کے اپنے پر غلبہ
روحانی اور عالم ثانی کا اس قدر زور نہیں تھا جس قدر کہ اب۔ وقت بدل بولتا ہے
گزرنا گیا۔ مگر اب وہ وقت آ گیا ہے کہ قوای جسمانی کمزور ہو گئے ہیں۔ اور
روحانیت پُرزور غلبہ میں آ گئی ہے۔ لہذا یہ طرز سابق و گذشتہ اپنی بقا یا سُور
گذرنا دشوار اور محال ہو گیا ہے۔ میری اپنی حالت ناگفتہ بہ کے لحاظ سے میں
پُرزور القاط میں عرض کرتا ہوں کہ میں ایسی پُردرد حالت میں ہوں کہ خواہ کوئی
کافر حالت پر دروغ میں کیوں نہ ہو وہ میرے جیسا پُرازد قلعہ حالت میں
نہیں ہو سکتا۔ میں ہر وقت اپنے میں ایک پُرسوزش ایسی آتش پاتا ہوں کہ
وہ ہر وقت مجھے جلائے جاتی ہے اور ایک دم چین سے بیٹھنے نہیں دیتی اس
پر میں نے بغور تفحص دیکھا ہے کہ اس سے صورت آرام پیدا ہو سکے تو کس
طرح سے۔ اُس کا صرف ایک واحد علاج ہے اور اُس کے بجز اور کوئی نہیں
ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں اپنے جسمانی عوارضات اور تفکرات کو حقیق و قلبی سے
ایسی فراغت حاصل کروں کہ مجھ میں صرف سلطنت روحانی کی حکمرانی باقی
رہ جائے۔ اس حالت میں پھر ایسا سرور اور نشہ میرے پر حاوی ہو جاتا ہے۔
کہ مجھ کو کسی جسمانی تفکرات اور اس کے درد و الم کی خبر نہیں رہتی۔ اگر یہ حالت
نہ ہو تو میں نزع کافر سے بدتر حالت میں ہوں پھر میں نے نہ صرف اب بلکہ
ہمیشہ سے اس حالت میں رہنے کی جستجو کی ہے اور اب بھی کرتا ہوں اور مجھے

اس کے سوائے اور کوئی حالت نہیں سوچتی کہ میں کہیں دور و دراز حاصل نہ چلا جاؤں
اور اپنی اہل حالت پیدا کر کے پیوند زمین ہو جاؤں آپ جانتے ہیں کہ یہ کون ظالم
ملاقات ہے جو میری کمزوری اور میرے بوڑھاپے پر بھی رحم نہیں کرتی اور پرانہ
سالی میں مجھے جلا وطنی پر مجبور کرتی ہے یہ محض عشق ہے جس نے نہ کسی پر بھی رحم
کیا ہے اور نہ مجھ پر کرے گا۔ یا ضرور ہے کہ یہ مجھے خاک میں دولا کر اور ملا کر
چھوٹے گا۔ اور عنقریب ایسا ہوتا مجھے معلوم ہوتا ہے۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ ایسی کونسی جگہ ہے جہاں میں اس ظالم عشق کی چھری کو اپنے گلے پر رکھوں۔
یہ بات اور یہ مقام میری سمجھ میں اب تک نہیں آتا۔ اس کے لئے میری نظر
صرف دو مقامات پر اٹھتی ہے۔ ایک گوجرانوالہ اور دوسرا ہواڑہ ضلع لدھیانہ
جہاں جو ہری جھنڈے خاں ہے۔ فرق یہ ہے کہ گوجرانوالہ آپ میرے اصل
مال سے واقف ہونگے اور جھنڈے خاں اصل حالت سے ناواقف تر ہے۔
کیونکہ اس کی اپنی حالت میری حالت سمجھنے کے قابل نہیں ہے۔ میں یہ بھی
چاہتا ہوں۔ کہ میرا مقام محرم کے شور و غل سے پاک ہو اور اہل حال کے بجز
میرے پاس کوئی نہ آئے پاؤں۔ اس کے بجز اور یہ کہ میں اپنا کھاؤں اور اپنا
پیون کسی کا دست نگر نہ بنوں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے طبیعت قطعاً نفور اور گریزاں
ہے۔ آپ میرے حالات سے واقف تر ہیں۔ تحریر فرمادیں کہ میں کونسی جگہ پسند
کروں۔ ایک سابقہ تجویز یہ بھی تھی کہ میں اپنے گاؤں کے باہر مکان بنا کر علیحدہ

رہنا اختیار کروں۔ مگر دیکھتا ہوں کہ یہاں رہ کر میں اُن تفکرات اور یکپڑوں سے بچ
 نہیں سکتا جن سے میں گریزاں ہوں۔ لہذا میں آپ کے گزارش کرتا ہوں کہ میں ان ہر
 مقامات سے کونسا مقام رہائش اختیار کروں۔ آپ اس پر اپنی آذادانہ رائے
 بعد غور و فکر تحریر فرماویں کسی محبت اور خود غرضی کو اس میں ہرگز ہرگز شامل نہ
 کریں۔ سخت تاکید ہے آپ میرے اور میرے ظالم عشق سے ناواقف نہیں ہیں۔
 یہ ظالم میری پیرانہ سالی میں مجھے اب ناچ بچانے لگا ہے۔ جب یہ حکم دیتا ہے
 تو میں ناچوں گا اور ضرور ناچوں گا۔ بلکہ دعا اور آرزو تو یہ ہے کہ خدا کو بے یہ میرا ناچ
 پسند اور قبول ہو۔ واللہ اس کے ہاتھ سے رہتا اور پیٹتا ہوں۔ چلتا ہوں اور راہ کو
 ہوتا ہوں نہ جلنے کے لئے پھر زندہ ہو جاتا ہوں شب و روز یہی کام ہے اور اسی سے
 واسطہ ہے۔ اللہ نے کسی کے نصیب اور ادائے کسی کی قسمت میں مداخلت
 وہ لوگ آرام میں ہیں مگر میری قسمت میں سوزش اور جلن۔ بے قراری اور قلق و تحریج
 فرمایا جس کو میں شب و روز بلکہ ہر آن اور ہر لحظہ بداشت کرتا ہوں اور کروں گا۔
 دل تو عشق کے شعلوں سے پڑے وہ نکالے سے نکلتے نہیں ہیں۔ اور بجھانے سے
 بجھتے نہیں ہیں۔ پر ان کا علاج اس کے بجز کیا ہے کہ میں ان میں جل مروں اور
 راکھ ہو کر ہوا میں اڑ جاؤں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ بعد غور جواب کے جلد مشور
 فرماویں۔ آپ عشق کے مراحل سے واقف ہیں۔ فرید تحریروں کی ضرورت نہیں ہے
 والسلام۔ گھر میں اور جلد عزیزان کو دعا اور سلام۔

بیگم پور جٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ جیم ۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صدر لایا مشکور ہوں۔ عزیز ریاض الہی
مک بنارس سے بیمار چلا جا رہا ہے گو اب بنجار خفیف اور کسی وقت فرو ہو جاتا ہے
طیب کہتے ہیں کہ اب قریب ہے کہ بنجار قطعاً رفع ہو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ
مجھے بھی ایسی ہی اُمید ہے۔

آپ نے میرے لئے جگہ قیام کو چرانوالہ پسند فرمائی ہے اور جو اس پر دلیل
تحریر فرمائی ہے کہ آپ میرے حال سے واقف وہاں تشریف رکھتے ہوں گے۔
جو اور کسی جگہ میں یہ فائدہ اور آرام نہیں ہے۔ واقعی اس پر میں بھی صاف کرتا ہوں۔
اور اس کو پسند کر کے عرض کرتا ہوں کہ درست ہے۔ لیکن اب امر متنازعہ فیہ یہ ہے
کہ ایسی وہاں جگہ کون ہے جو آبادی سے باہر بھی ہو اور قریب بھی ادا غیار سے
خالی بھی ہو۔ اور وہ کس طرح سے حاصل ہوگی۔ جگہ بھی ایسی ہو کہ مجھے میرے تمام
آرام اس میں موجود ہوں۔ اگر ایسی جگہ آپ کی نظر میں ہو تو مجھے اس سے مطلع
فرمادیں۔ نیز اس کی جملہ کیفیت تحریر فرمادیں۔ مشکور ہوں گا۔

اپنی طبیعت کی اداسی اُسی نہج پر ہے جیسا کہ پہلے نیاز نامہ میں عرض
کی گئی تھی واللہ مجھے حیرت پر حیرت ہے کہ میں اس ظلمت آباد میں کیونکر سکونت

پذیر ہوں۔ تمام دنیاوی جہاں مجھے ظلمت کدہ نظر آتا ہے اور اُس میں اب رہنے کے لئے ایک دم دل نہیں چاہتا اس میں ہرگز شبہ نہیں کہ اگر مجھے فراغت اور تنہائی حاصل ہو تو میرا کالبد عنصری ظلمت کدہ دنیا میں ہوگا۔ مگر میں کہیں اور عالم میں ہونگا جو تمام تاریکیوں سے پاک اور تمام اضطراب سے بری ہے۔ واللہ میں حالت مذکور کی سرٹوٹ تلاش میں ہوں اگر وہ مل جاوے تو زہے قسمت۔ پھر فی العفص کی مثال میری حالت کی نسبت گدی ہوئی مثل ہے۔ میری حالت اُس سے مزید خراب اور بدتر ہے۔

شعرہ شب تاریک و بیم موج گرداب چہیں حائل

کجا دانند حال ما سبکساراں ساحل

میرے آنے کی صورت میں میں ہوں گا۔ اور سہی مہند ہوگا اور میں۔ آپ مکان مذکور اور اُس کی کیفیت حالات سے مطلع فرما دیں امید ہے آپ جواب سے جلد مطلع فرما دیں گے۔

نیز امید ہے کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چندیا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹ ستمبر ۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم
سلام سنون! والا نامہ آنحضرت شرف صدور لایا میثک ورموں۔ میرا دل تو
آرزو مند تھا اور اب بھی ہے کہ حاضر ہو کر مقامات مجوزہ آنحضرت دیکھتا لیکن عزیز
صاحب کے بیمار کی علالت نے مجھے متفکر اور پریشان کر رکھا ہے اور ابھی تک عزیز
کو صورت آرام پیدا نہیں ہوئی۔ آپ اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ ضرور دعا کریں۔
کہ خداوند کریم عزیز کو شفا کامل عطا فرماوے۔ میں بھی پانچ روز سے بے بار نہ
تنفس بیمار رہا ہوں۔ اسی وجہ سے کل مسئلہ کیا تو صورت آرام ہو گیا ہوئی ہے۔
اور کل چار بجے سے آرام معلوم ہوتا ہے۔

آپ نے اپنی یہاں تشریف آوری کا ارادہ تحریر فرمایا ہے بسم اللہ آپ ضرور
تشریف لاویں میں اس روز چشم براہ ہو گا۔ مگر آپ یہ ضرور بواپسی ڈاک
تحریر فرماویں کہ آپ ۱۹ کو تشریف لاویں گے یا ۲۰ کو تاکہ میں کہیں اس روز ادھر
ادھر نہ جا سکوں۔ تاکید ہے۔ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آتے وقت آپ کس
ہیڈک کھجور اور چائے لاہور سے خرید کر لیتے آویں سو ان کی قیمت عرض ہے
کہ میں نے ہر دو اشیا قبل ازیں منگوالی ہیں۔ لہذا اب آپ ان کے خریدنے
اور لانے کی زحمت نہ فرماویں۔

قبل ازیں امساک باراں یہاں بہت ہوا جس سے فصلیں خراب ہو گئیں۔ مگر پہلے
 بیہ ۳۱ ویکم ماہ مال کو یہاں کافی بارشیں ہوئیں اور اب کل سے مکرر بارش ہو رہی
 ہے۔ کل کافی بارش ہوئی تھی اور آج بے شمار بارش چار بجے صبح سے سات بجے
 تک ہوتی رہی ہے۔ اللہ نے بڑا فضل کیا ہے ورنہ قلیہ رانی اور کاشت فصل
 و بیع مال نظر آتی تھی اور سب خیریت ہے اگر فکر ہے تو عزیز صاحب کی علالت
 کا فکرو امن گیر ہے۔ عزیز پر اللہ اپنا فضل کرے آمین
 امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹ ستمبر ۱۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! کل والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے میں اپنی حالت
 کیا عرض کروں عجب شکست میں ہوں۔ ایک طرف تو اپنی حالت آرام لینے نہیں دیتی
 اور دوسری طرف سے عزیز صاحب کی علالت بخار نے مجھے سخت پریشان کر
 رکھا ہے۔ واللہ یہاں کوئی ایسا اصلی غم خوار اور غم غلط کرنے والا شخص نہیں ہے۔
 جو میری طبیعت کے بار غم سے اپنی غم خواری کے ذریعہ ایک دم کے لئے بھی مجھے
 ہلکا کر سکے اگر ہیں تو دوسرے عالم میں ہیں۔ حیب و ماں جانا ہوں تو وہ ضرور
 غم غلط کر دیتے ہیں۔ مگر یہاں کی فضا اس عالم میں جانے کے لئے دن کو اور زیادہ
 وقت کے لئے اجازت نہیں دیتی۔ لہذا عجب مصائب کے سابقہ پڑ رہا ہے۔
 اللہ ہی اس دریاے مصائب سے پار لگائے۔ ورنہ میری تدابیر اور سعی
 بے سود ہے۔ چاء اور میڈک کیور میرے پاس موجود ہیں۔ ان کے ترسیل کی
 تکلیف نہ فرمادیں۔ والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا کہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے الحمد للہ
کہ عزیز صاحب کو پرسوں سے بخار چھوڑ گیا ہے اور اب عزیز آرام اور صحت
سے ہے۔ مگر کمزوری اس قدر ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا اور نہ اچھی طرح سے
بول سکتا ہے۔ لیکن اُمید ہے کہ چند روز میں عزیز یہ کمی پوری کیے گا۔ اللہ کا
ہزار ہزار اس پر شکر ہے۔

میں تین چار روز کو ہوادہ ضلع لدھیانہ جانے کا ارادہ کرتا ہوں۔ کیونکہ
چودھری جھنڈے خاں سکنہ ہوادہ مدت سے تقاضا کر رہے ہیں۔ یہ ارادہ
تاہنوز بچتہ نہیں ہے۔ شاید بچتہ ہو جائے۔ تو چلا جاؤں گا۔ ورنہ اُن کو آنے
سے انکار تحریر کروں گا۔ امسال قبل از وقت تنفس کی شکایت پیدا ہو گئی ہے۔
اور سفر میں اس سے ڈر لگتا ہے اور کہیں جانے کو اس وجہ سے دل نہیں چاہتا۔

اُمید ہے آپ خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنوں! آپ کے والا نام جات ثروت صدور لائے۔ لیکن میں
اپنی علالت کی وجہ سے جواب میں تیار نامہ عرض نہیں کر سکا۔ معاف فرمادیں۔
حالات یہ ہوئے کہ حضور والا سے رات کے کاموں میں اندمقدار معینہ کی کام
کرنے کا الزام اکثر مجھ پر عائد ہوتا تھا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ دیوان خانے میں حکم صفا
رات کو اکثر شور و غوغا رکھتے ہیں۔ اور جیسی کافی بکسوئی اور بودگی کی ضرورت
ہے نہیں ہونے دیتے۔ میں نے اس سے اُن کو روکا بھی بار بار ہے لیکن وہ
روکنے پر اود تیز ہوتے رہے اور جاتے ہیں۔ اور رات بھر اپنی خدر اور نشہ کی
حالت میں سخت باغ بکسوئی کے ہیں۔ اندرین حالات میں نے ارادہ کیا۔
کہ میں مسجد کے متصل نو تعمیر کردہ مکان میں سات کو جا قیام کروں۔ چنانچہ میں
نے اُس کی سفیدی وغیرہ کرائی اور ارادہ داخلہ مکان کیا۔ لیکن اللہ کی شان
ان دنوں مجھے نزلہ سے زیادہ تکلیف ہو رہی تھی۔ تاہم میں بیرونی مکان مذکور
میں چلا گیا اور ازلہ نزلہ کی غرض سے میں نے مسہل کیا۔ مسہل تو اچھا ہو گیا۔
مگر اسی روز بیمار ہو گیا جس سے تقریباً ہفتہ بھر میں تکلیف میں رہا۔ اب
کل سے بیمار سے آرام ہوا ہے۔ بیمار ہونے پر میں دیوان خانہ آ گیا تھا

اور ابھی یہاں ہی ہوں۔ مزید آرام ہونے پر میری مکان مذکور میں واپسی ہوگی۔
 بتایا نزلہ تاہنوز موجود ہے۔ شاید آپ میرے نقل مکان کی ضرورت کو چندا
 نظر اہمیت سے ملاحظہ نہ فرمادیں۔ لیکن میرے لئے یہ نہایت ضروری اور
 عظیم تر ہے۔ کیونکہ اپنی زندگی کی علت غائی محض استغناء ہے حضور ہے اور
 بس۔ انہ آئنگے میں تو لاسنے ہوں اول و آخر اور ظاہر و باطن حضور ہی حضور
 ہیں۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیزہ نصر اللہ و دیگر عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۳۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
 سلام سنون! والانا مہ آفرین شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں کیا
 عرض کروں۔ گو بہت دن ہوئے مجھے بنجا سے آرام ہو گیا تھا۔ مگر تاہنوز نزلہ
 سے نجات نہیں ملتی۔ گو پہلے سے معتذ بہ کمی ہے۔ اندر میں حالات میرا آپ کے
 ہاں ان دنوں حاضر ہونا دشوار ہو گیا ہے۔ یہ سب کچھ موسم کی سردی کا موجب ہے
 اور ابھی سردی روز بروز ترقی پر ہے۔ میں اپنی بیماری سے ڈر کر حاضری موجود

کے ارادہ کو ملتوی کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ اگر زندگی نے وفا کی تو میں انشاء اللہ تعالیٰ موسم گرما آئندہ میں ضرور حاضر ہوں گا۔

میں شکور ہوں کہ آپ نے منہدی شریف کی تمام جلدوں کی جلد بندی تیار کرالی ہے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ اب رہا یہ سوال کہ وہ میرے پاس کیسے پہنچیں۔ عرض ہے کہ اُن کی ترسیل ڈاک سے خواہ مخواہ خرچ فاضلہ کا بار ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جب آپ تشریف لاویں ہمراہ لیتے آویں مگر یہ ضروری ہے۔ کہ اُس روز اپنے بھوکپور میں پہنچنے کے وقت سے ضرور مطلع فرماویں۔ تاکہ ہمارا آدمی وہ کتابیں اکٹھا کر آپ کے ہمراہ آجاوے۔ نیز میں یہ عرض کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ اذ آنکہ یہ عرض آپ کے لئے مفید تر ہوگی۔ کہ اگر آپ کا ارادہ تعطیلات و سیر میں تشریف لانے کا ہو تو آپ ٹھیک شروع تعطیلات میں ہی تشریف لے آویں ورنہ توقف کرنے سے دیگر لوگ بھی شاید کئی یہاں موجود ہونگے۔ آئندہ آپ داناہیں جیسا مناسب خیال فرماویں۔ اُس پر عمل فرماویں جیسا ارادہ تشریف ہو آپ اُس سے مجھے مطلع فرماویں۔

نیز عرض ہے کہ آتے ہوئے چاء چینی معلومہ ایک میرنجیت اور نیز خورشید عالم بہتری لاہور سے ضرور لیتے آویں۔ تاکید ہے۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے۔ والسلام

نیز عرض ہے کہ کتب مذکورہ کی مزدوری و اخراجات سے مطلع فرماویں

تاکہ میں بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال خدمت شریف کروں تاکہ یہ ہے۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صدر لایا شکریہ ہے۔ گو میں نے
اپنی علالت بخار معمولی خیال کر کے اپنے سابقہ نیاز نامہ میں عرض نہیں کی تھی
مگر اس کے طوالت پذیر ہونے سے ڈر کر عرض ہے کہ دوسرے روز جالندھر
سے گھر کو روانہ ہونے سے پہلے مجھے بخار ہو گیا تھا اور اب تک جاری ہے۔
کسی وقت چوبیس گھنٹہ میں فرو بھی ہو جاتا ہے مگر پھر ہو جاتا ہے اور دوتہ تک
بہتا ہے۔ افسوس ہے کہ حکیم صاحب یہاں نہیں ہیں۔ اور میرے یہاں آنے
سے پہلے کے گئے ہوئے ہیں۔ ارادہ ہے کہ اُن کی تلاش میں کسی کو ارسال کروں
آپ کے والا نامہ سے عزیز ناصر کی نسبت پڑھ کر مجھے بے شمار فکر پیدا ہوا
ہے۔ بخار کی شدت کی حالت میں زیادہ کوشش تو نہیں کر سکا۔ لیکن سعی سے
فاسخ بھی نہیں رہا ہوں۔ ہرگز محال نہیں ہے کہ اللہ عزیز کے بلیات کو رد فرما
دیوے۔ میں تو ناچیز اور بچپان ہوں۔ لیکن مولے قوی تر است ہمارے

حضرات کی شان اعلیٰ ہے۔

شعرے اولیاء اہست قدرت اذالہ

تیر بستہ باز گو داند ز راہ

زیادہ اور مفصل مجھ سے تحریر نہیں کیا جاتا۔ مگر یہ ضروری عرض ہے کہ آپ
فکر نہ فرمادیں۔ عزیز پر اللہ فضل کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقام فکر نہیں
ہے والسلام۔ اس وقت بھی مجھے بخدا ہے۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور مورخہ ۱۲/۱۱/۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم

سلام سنون! بہت دن ہو رہے ہیں کہ میں اپنی علالت کی وجہ سے آپ
کو نیاز نامہ تحریر نہیں کر سکا۔ مگر میں اس اثنا میں اس منکر اور حیرت سے خالی
نہیں رہا ہوں۔ کہ آپ کی طرف سے بھی تحریر والا نامہ میں کچھ بے اعتنائی سے
کام لیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ خیر کرے اور موجب بجز کثرت مشاغل و بیکرمیلو
آمین۔ گو چشم بعیرت عزیز ناصر کی نسبت تسکین و لاقی رہتی ہے مگر آپ کی طرف سے
عزیز کے حالات خیریت کا نہ آنا میرے لئے فکر افزا ہے۔ بواپسی ڈاک عزیز کے

حالات سے مطلع فرما دیں۔ میں اپنے حالات کیا عرض کروں جیسا کہ پہلے آپ کو معلوم ہے میں نزلہ سے بیمار تھا اس پر بخار کا اضافہ ہو گیا۔ بہت دنوں کے بعد ان سے آرام کی صورت ہوئی تو پھر دانتوں کی درد شدت سے جاری ہو گئی اس سے بہت دنوں سخت تکلیف رہی۔ جس سے بیشتر حکیم صاحب ان پر بخمیں لگوائیں جس سے ان زخموں سے دوپہر سے رات تک بے شمار خون جاری رہا۔ اودیت سے بند کیا گیا۔ ان تمام عوارضات کے مجھے کمزوری بے شمار ہو گئی ہے! اب عوارضات مذکورہ سے اللہ نے آرام دے دیا ہے! امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ کمزوری رفتہ رفتہ رفع ہو جائے گی! اپنے اپنی تشریف آمدی کی تاریخ سے مجھے اب تک مطلع نہیں فرمایا۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت ہونگے۔ والسلام

بیگم پور جٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۳۸۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبکم

سلام سنون: والا نامہ آن عزیز تشریف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں اچھا ہوں
لیکن شکایت مرض سے فاسد نہیں ہوں۔ تاہم شکریہ ہے کہ وقت گزر رہا ہے۔
آپ نے شجرہ مظہرہ کی نسبت کچھ تحریر نہ فرمایا کہ اس کی تجویز آپ نے کیا کی۔ اور
اس میں اب کیا ہو رہا ہے۔ امید ہے آپ مطلع فرما دیں گے۔ تعمیر مکان جدید کی
نسبت عرض ہے کہ اب خشت ہائے بھٹہ سے آنی شروع ہو گئی ہیں اور چار متعلقہ
مکان مذکور کی نالی یعنی کوٹھی بن رہی ہے جو مختصراً مکمل ہو کر اتار دی جائے گی۔
اور پھر بعد رمضان تشریف تعمیر مکان ہوگی۔ ماسٹر رحمت علی صاحب آپ کے بعد
تشریف لائے تھے اُن سے مشورہ کیا گیا اور تمام سامان اور مصالح تعمیر کی خرید
اُن کے ذمہ لگائی گئی اور انہوں نے اس کو خوشی سے قبول فرمایا۔ اس پر ان کو
تین صد روپیہ بالفعل دیا گیا ہے اور حسب ضرورت ہم ان کو دیتے جاؤں گے۔
آپ دعا کریں کہ خداوند کریم مکان مکمل فرما دیوں۔

امید ہے آپ اپنا روحانی و قلبی کام سعی سے کرتے ہوں گے۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام

جملہ حضرات شعرا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور حیدر آباد - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۴۸۸

عزیز القلم جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنوں! جناب کے چند والا ناجات معہ شجرہ طیبہ ثروت صدور لائے
بہت بہت شکریہ ہے۔ عزیز من! میں آج کل کی اپنی روحانی حالت کی عرض
کہ فعل اکثر اوقات یہ پرواز میں رہتی اور واپسی سے بغیر معمولی پرہیز کرتی ہے۔
باد جو یکہ موسم کی سردی سے جسم اکثر بیمار رہتا ہے تاہم روحانی پرواز میں کوئی
رکاوٹ نہیں پڑتی۔

سب کہتے ہیں کہ فقرا کو آخر عمر میں ایسا ہی معاملہ پیش آیا کرتا ہے۔ میرے
تیا ز نامہ ہذا کے تحریر کرنے میں تین امور سے توقف آیا (۱) موجب مذکورہ،
(۲) جسمانی خرابی صحت (۳) کاروبار تعمیر مکان اور نصب چاہ۔ شکر ہے کہ
نصب چاہ مکمل ہو گیا ہے۔ مگر فراہمی مصالح تعمیر میں سر توڑ کوشش ہو رہی ہے
مگر بھٹوں میں اینٹ کافی موجود نہ ہونے سے مشکلات پڑ رہی ہیں۔ انشاء اللہ
تعالیٰ یہ حل تو ہونے کی امید ہے۔ مگر دیکھئے کس نہج سے۔

شجرہ شریف کو میں نے اب تک مہرت ایک وقفہ پڑھا ہے۔ پڑھتے
وقت جب میں آخر اشعار پر پہنچا تو میں نے آخر اشعار اپنی خدمت میں پائے۔
اذاً انکہ جو صفت کسی میں ہو گز نہ ہو اگر اس کی صفت مافوق الحقیقت بیان کی جاوے

تو واقعی مذمت ہوتی ہے واللہ میں ان کا مصداق ہرگز نہیں ہوں۔ اشعار مذکور
 پڑھتے مجھے اس قدر شرم آتی کہ واللہ میں حرق سے پانی پانی ہو گیا۔ شجرہ شریف
 کو دوبارہ پڑھنے کی مجھ میں اب تک جرأت نہیں ہوئی۔ یہی موجب ہے کہ میں
 اس کی نسبت آپ کو کچھ تحریر نہیں کر سکا۔ اور اس معاملہ کو میں نے آپ کی ملاقات
 کے وقت پر رکھا۔ کاغذات خطوط کی نسبت عرض ہے کہ یہ کاغذ تو اچھا اور عمدہ
 ہے۔ مگر اس کے بلا معاوضہ قیمت ہونے سے شہات پیدا ہو رہے ہیں۔ کیا آپ
 ان کی قیمت مجھ سے لے لیونگے۔ مطلع فرما دیں۔

ہمارے ماں بادرش زمیندارہ اغراض کے لحاظ سے بہت کم ہوئی ہے مگر
 آج کل سردی غصہ کی پڑ رہی ہے جو میری صحت پر بہت بُرا اثر کر رہی ہے۔ اللہ
 اپنے فضل و کرم سے یہ ایام بخیریت گزرتے تو اچھا ہے کہ دولت عمر سے کمزوری روزاً
 ترقی پے اور حیم میں سردی کے مقابلہ کے تو اں کم ہے۔ اس وجہ سے تکلیف پر
 تکلیف رونما ہو رہی ہے۔

باغ دانے مکان قابل تعمیر میں چاہ بالکل تیار ہو کر منڈیر بن چکا ہے تیس
 گروڑ اور سینٹ یہاں پہنچ چکے ہیں ابھی چونہ آنے والا ہے۔ ڈیل امینٹ
 بیچا سی ہزار کھٹہ سے یہاں پہنچی تھی جس میں سے بیس ہزار تیاری چاہ پر صرف ہو
 گئی۔ اور باقی بیس کھٹہ ہزار موجود پڑی ہے چونکہ امینٹ کا پونے دو لاکھ کا تخمینہ ہے
 لہذا امینٹ ابھی کم یہاں پہنچی ہے۔ افسوس ہے کہ امینٹ بھٹہ پر بھی موجود نہیں

ہے حصول اینٹ کے لئے ہم مرتد کو شش کر رہے ہیں خدا کرے کہ دستیاب ہو جائے۔ اینٹ کا فکر لگا رہا ہے۔ مستری عبداللہ سکنتی دانتی منداں جو تعمیر کا انچارج ہو گا۔ اور نیز ماسٹر رحمت علی صاحب جن کی تجویز اور صواب فیہ پر تعمیر کا کام چلے گا۔ کہتے ہیں کہ جب تک کم سے کم ایک لاکھ اینٹ موقعہ بہرہ تیار نہ ہو کام ہرگز نہیں چلانا چاہئے۔ لہذا اب اینٹ کا بہت فکر ہے میں نے حضور سے کیا بی اینٹ کی شکایت کی تھی۔ اور نیز مایوسی۔ ارشاد ہوا کہ فکر مت کرو۔ ذات الہی اینٹ کا انتظام فرمانے کو ہے۔ اس سے اطمینان تو ہو گیا مگر نہیں معلوم کریہ کہاں سے ملے گی نواح میں کہیں نظر نہیں آتی۔ اللہ کو سب کام آسان ہیں۔

آمید ہے آپ مدد غزیاں غیریت سے ہونگے۔ والسلام
 گھر میں اور غزیاں کو بہت بہت دعا و سلام
 مجدد شاعر صاحبان کو دعا و سلام۔

بیکم پور چند یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱/۶

غزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والانا اللہ العزیز شرف صدر لایا مشکور ہوں۔ آپ نے جو
دلائل دربارہ آخری اشعار شجرہ طیبہ تحریر فرمائے ہیں۔ گو میں اپنی حالت کے
لحاظ سے سخت ناموزوں پاتا ہوں مگر آپ کی حالت اور اصرار سے میں ان
کی نسبت سکوت اختیار کرتا ہوں۔ اچھا آپ کی مرضی آپ کے نیک بادوں
اور حسن ظن کا بدلہ نیک اللہ آپ کو عطا فرماوے۔ تاہم واللہ مجھے اپنی حالت
اور اشعار مذکور کو دیکھ کر شرم آتی ہے۔

اب میں شعر نمبر ۵ کی نسبت جس میں حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز
کا ذکر خیر ہے عرض کرتا ہوں۔ اور کچھ مختصر سا حال بھی عرض کرتا ہوں۔ اور وہ
یہ کہ حضرت قبلہ قدس اللہ سرہ العزیز کا نام مبارک جو عوام سمجھتے تھے اور جس نام
مبارک سے آپ پکار سے جاتے اور مشہور تھے اور ہیں غلام شاہ تھا۔ ہم
لوگوں حضورؐ کو نیاز منہ نے اپنے اذیاد اعتقاد سے غلام محمد شاہ کے نام سے
ہمیشہ حضورؐ کو پکارتا اور یاد کیا ہے۔ اب میں شعر مذکور کو دیکھتا ہوں کہ قطع کے
لحاظ سے غلط ہے۔ میں نے ہم چند سوچا ہے مگر بحر مجوزہ میں اس اسم شریف
غلام محمد شاہ کا آنا و شواہد تر ہے۔ لہذا میرے خیال ناقص ہیں اگر ہم مبارک جیسا کہ

عوام میں شہر تھا شعر میں آجاد سے تو چنناں مضائقہ نہیں ہے اور شعر اس طرح ہو کہ

بر غلام شاہ صاحب پر اثر

آپ نے جو وقت ڈالی ایک نظر

تو کام اور شعر دونوں ہو جاتا ہے۔ لہذا عرض ہے کہ اگر آپ صاحبان شعر مذکور پسند فرمادیں تو یہ وردہ اس کی بجائے اسی ضمن کے اور شعر تجویز فرما کر داخل شجرہ شریف فرمادیں۔ میرے خیال ناقص ہیں ناموزوں شعر سے ہمیشہ موزوں شعرا چھپا ہوتا اور قابل پڑھنے کے ہوتا ہے۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔ میں آپ کے کل کے والا نامہ شرف صدور لانے کے بعد اسی وقت یعنی بوقت تحریر نیاز نامہ ہذا شجرہ شریف کھول کر مکرر پڑھا ہے اور شعر مذکور کی نسبت اپنی رائے ناقص تجویز کی ہے ورنہ اس سے پہلے شرم کے ماتے جیسا کہ میں نے سابقہ بیان کیا ہے عرض کیا تھا۔ نہ دل نے پسند کیا۔ اور نہ شجرہ شریف پڑھا۔ آپ کے ارشاد کی تعمیل کر کے مکرر پڑھا۔ اور شعر مذکور کی نسبت ابھی تجویز کر کے عرض کیا۔ آپ اس کے پابند ہرگز نہیں ہیں۔ شعر مذکور جیسا آپ پسند فرمادیں تحریر فرمادیں۔

جدید مکان کی عمارت ابھی تک تعمیر کوئی شروع نہیں کی گئی البتہ مصالح

عمارت فراہم ہو رہا ہے امید ہے انشاء اللہ تھوڑے عرصے کے دوسرے روز کام تعمیر شروع کر دیا جائے گا۔

امسال سرمایہ بیاں بارش کافی نہیں ہوئی۔ اور حالت فصل بد سے بدتر

ہے۔ یہی بیاں۔ جو ہم سے بیاں سردی بے شمار پڑ رہی ہے۔ جس کا میری طبیعت پر چھوٹ

سے اثر ہے مرقا تو اب آخر یہ ہے لیکن مروی کے لحاظ سے اب سرا جوان ہوا ہے۔

امید ہے آپ معہ جملہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزاں و حضرات شعا کی خدمت میں دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام ستون! والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ ایک خط
پہول اور دوسرا کل رائے ار چند اس صاحب کے مجھے لمبی سے پہنچے اور وہ اپنے
بیمار بیٹے کے استقبال کے لئے وہاں گئے ہوئے تھے۔ کل کے خط میں وہ تحریر
کرتے ہیں کہ میں بیمار عزیز کو ہمراہ لے کر لمبی سے روانہ ہو کر اراہہ حال کے آٹھ
بچے صبح کے لاہور پہنچیں گے۔ اب آپ تحریر کریں کہ آپ کو کس روز لاہور سے
جاؤں۔ میں نے آج ان کو جواب لکھا ہے۔ کہ آپ کے تفکرات کو دیکھ کر تو ہر
وقت جانے کو تیار ہوں مگر میں آج کل اپنے امراض سے سخت کمزور ہو گیا ہوں۔
اگر آپ منظور کریں تو میں ۱۶ ماہ حال کو حاضر ہو سکتا ہوں۔ گو مجھے کمزوری بھی ہے

لیکن بابو محمد عید اللہ صاحب بیٹ کا والا نامہ شملہ سے آیا ہے جس میں وہ اپنی اود
 آنغریز کی تشریف آوری بتا رہا ہے ۱۴ ماہ حال سے مطلع فرماتے ہیں۔ لہذا میں نے
 رائے صاحب کو ۱۲ تاریخ کے آنے کو تحریر کیا ہے۔ نیز یہ بھی ہے کہ آپ کے
 یہاں تشریف لانے پر میں آپ کے قیام کا پورا ذکر کر لوں گا۔ بخار سے تو مجھے آرام ہو
 گیا تھا لیکن بعد ازاں اکثر دوسرے مجھے تکلیف رہی بعد ازاں میں ۶ ماہ حال کو ماسٹر
 رحمت علی صاحب کے پسر کی شادی پر گیا اور سردی لگنے سے سخت دورہ مرض
 دمہ شروع ہو گیا۔ دورات تو اسی حالت میں وہاں مصیبت مرض کا اندھیری
 رات میں آکر بھی یہی حال رہا۔ اب کل سے قدرے آرام ہے مگر طبیعت سخت
 کمزور ہے۔ میں اپنی کمزوری کو دیکھ کر ہر روز تھا کہ رائے صاحب کے ہاں جانے سے
 انکار کرتا۔ مگر واللہ ان کے انکار کو دیکھ کر میں اپنی جان پر مصیبت برداشت
 کرنے کو تیار ہوں۔ ہر ایک امر تو اللہ جل شانہ کی قدرت میں ہے اود میں تو
 فی الواقعہ ہر طرح سے لاشے ہوں۔ ان کے افکار اور پھر دی مجھے مجبور کرتے ہیں
 کہ جس طرح سے ہو سکے میں وہاں حاضر ہو جاؤں۔ باقی بوقت ملاقات و سلام
 نگہ میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور خٹیا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! آپ کے کئی والانا مے شرف صدور لائے مگر میں جواب عرض
 نہیں کر سکا۔ آپ یہ عدم تحریر نیاز نامہ میری کاہلی پر احتمال فرماتے ہیں گے جو ہرگز
 نہیں ہے۔ بلکہ یہ توقف و کاہلی میری بیماری و دمہ کا موجب ہے۔ پہلے مدت العمر
 میں مرض مذکور نے مجھ پر ایسے حملے متواتر بلکہ ہر وقت ایسے کبھی نہیں کئے تھے جیسے کہ
 موسم بہار میں کئے ہیں۔ جبکہ فروری گذشتہ آیا ہے مجھ پر دمہ کا حملہ اکثر ہر وقت
 رہتا ہے اور کسی وقت قلیل وقت کے لئے چند گھنٹہ کے لئے آفاقہ ہو تو ہر دورہ
 ہر وقت یہی نصیبیت مجھ پر نازل رہتی ہے۔ سابقہ علاج سب بیکار ہیں۔ اب ان سے
 کچھ عارضی آفاقہ بھی نہیں ہوتا۔ آج کل مجھے جو تکلیف ہو رہی ہے خدا دشمن کو نصیب
 بھی نہ کرے۔ زیادہ مفصل کیا عرض کروں۔ اذنا کہ اب تو مجھ میں تحریر رسالت کے لئے
 نہ اس سے فرصت ہے اور نہ طاقت ہے۔ میں اس بات پر زیادہ عرض کرنے
 سے معذور آلاچار ہوں۔ اسی ضمن میں میں آپ سے ضروری عرض کرتا ہوں کہ اخبار
 پر تاب لاہور سے جو کل مجھے پہنچا ہے اس میں ایک اشتہار علاج مرض دمہ کا درج
 ہے جو میں بکثرت اخبار مذکور سے لے کر ارسال کرتا ہوں تاکہ آپ اس کی نسبت
 کماحقہ لاہور سے دریافت کریں کہ یہ اشتہار اور دوائی دمہ کہاں تک درست ہے

نیز دریافت فرادیں۔ کہ اس میں کوئی شکستہ تو شامل نہیں ہے اگر آپ کسی ایسے بیمار سے دریافت فرما سکیں جس نے یہ دوائی کھا کر صحت حاصل کی ہو تو بہت بہتر ہوگا۔ بیمار صحت یافتہ کا مزاج بھی معلوم کریں کہ طبعی تھے یا صفرادی وغیرہ۔ عرض کہ ہر طرح سے حالات معلوم کریں۔ مشکور بے شمار ہوں گا۔ میں آج کل مرض مذکور سے بہت تنگ آگیا ہوں۔ بلکہ جان سے تنگ ہوں۔ میں آپ کی یہ مہربانی کبھی فراموش نہیں کروں گا۔ زیادہ کیا عرض کروں تاکید اور محنت تاکید ہے۔

عزیز نصر اللہ کی علالت سے سخت نگریدہ ہوں عزیز کو اللہ شفا کامل عطا فرماوے۔ میں باوجود اپنے مرض کی شدت کے عزیز کے لئے دست بردار ہوں۔ آپ عزیز کے حالات سے بواپسی ڈاک مطلع فرادیں۔ اللہ رحم کرے مجھ سے زیادہ اس وقت تحریر نہیں ہو سکتا۔ ورنہ زیادہ معروفیات عرض کرتا اور السلام میں آپ کے والدین کا بہت فتنظر ہوں گا والسلام گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جہڑیا لہ۔ ضلع نوشیاری پور

مورخہ ۲۶/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد حکیم

سلام سنوں! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں کیا
عرض کروں جبکہ آپ تشریف لے گئے ہیں کچھ افاقہ کے بعد عزیز حکیم علی بخش
ایسا بیمار ہوا کہ نہ صرف تیمار داماں بلکہ خود بیمار بھی زیت سے بالکل مایوس ہو گیا
حتیٰ کہ مجھے علیحدہ کر کے انہوں نے اپنی زیت سے مایوسی بیان کرتے ہوئے
آخری وصیت بھی کر دی لیکن میں اس کے خلاف تھا کیونکہ مشاہدہ اس کے
خلاف تھا۔ دور دراز سے حکیم کے رشتہ داداں بھی اطلاع دینے پر حکیم کی آخری
ملاقات کے لئے آگے جو آج صبح واپس ہوئے ہیں۔ اصل میں علاج اور تشخیص
تعامی معالجوں کی غلط تھی۔ اخیر پر حکیم سید غلام جیلانی شاہ صاحب کو بلایا گیا۔
اور انہوں نے تشخیص کی کہ صرف مرض بواسیر کا غلبہ ہے چنانچہ اس کا علاج کیا گیا
اور اللہ نے مرض کو تسف عطا فرمائی شروع کر دی گئی ابھی مرض فراش ہے مگر صورت
آرام و شفا کافی نمودار ہو چکی ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ قلعے پندر روز تک
کلی آرام ہونے والا ہے۔ انہی افکار میں ہم لوگ اس روز سے غلطیاں بچاں
رہے ہیں۔

فاضل کا ضلع فیروز پور سے پیرافو، انحق صاحب کا خط آیا تھا کہ ہم اکوان

کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ مرحومہ کی مغفرت و علو درجات کسے تاکیدی تھی
گو میں اپنے حکیم کی علالت سے مصنحل اور اس میں مصروف تھا تاہم میں نے اُن
کے لئے پوری سعی کی اور بعد کامیابی ان کو مطلع کر دیا۔ چونکہ پیر صاحب کے اہلیہ کو
اور اہلیہ سے پیر صاحب کو محبت بہت تھی لہذا میری خدمت مذکور سے ایسے
خوش ہوئے کہ اب سختی سے طبی ہیں کہ ان کی موت میرے مواجبہ میں ہو اور میں
اُن کے لئے بھی دیا عمل کروں۔ لیکن یہ امور اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ میرا ارادہ
ہے کہ میں چند روز تک فاضلکلا میں رہی۔ قاتحہ خوانی کے لئے جاؤں سفر طویل
ہے۔ مگر موسم اچھا ہے میں آج کل اچھا ہوں اور اللہ کا شکر ہے والسلام
گھر میں و عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور چندیلہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۳ ۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والانا ماہ عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے آپ میری

ضرور آج کل وہاں انتظار فرماتے ہوئے اور بلاشبہ میرا بھی وہاں جلد حاضر ہونے

کا ارادہ پختہ تھا۔ لیکن آج کل حالات زمانہ عجیب و غریب پیش آ رہے ہیں۔

جن کی وجہ سے کہیں اوسرا دھرجانا دشوار نظر آتا ہے۔ اول۔ فراہمی روپیہ
 مالگزاری سرکار کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ گو سرکار نے خفیف سی تخفیف بھی
 کر دی ہے تاہم جنس کے نہ فروخت ہونے سے زمینداران دم توڑ رہے ہیں۔
 اور وہ بالکل تلاش ہیں۔ سرکار کی جانب سے تقاضا ادائیگی مالگزاری شروع
 ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ وقت کیسے پورا ہو کر ٹٹے۔

ان حالات میں اگر میں یہاں سے غیر حاضری کا ارادہ کروں تو عزیز مافیل
 کی تکالیف کی کوئی حد دھرنہ نہیں رہے گی۔ اور مجھے بھی بہت قلق رہے گا۔
 لہذا جب تک یہ معاملات طے ہونے کی صورت پیدا نہیں کرتے۔ میرا
 دیاں حاضر ہونا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ میرا آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا
 ارادہ بچتا ہے لیکن ان معاملات کے طے ہونے کی صورت میں۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بگیم پور جڈیالہ - ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۰

غزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تکتکم
 سلام سنون! والانا اللہ غزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے آپ کی تاکید
 مزید میرے دماغ جلد حاضر ہونے کی نسبت میں نے پڑھی۔ جن سے دل تو یہ چاہتا
 ہے کہ اگر ہو سکے تو پر لگا کر اڑوں اور وہاں حاضر ہو جاؤں۔ مگر اللہ کی شان اسکل
 مجبوریاں عرض کر دو سالیقہ پر مزید مجبوری یہ پیدا ہو گئی ہے کہ حکیم ادیب بخش صاحب
 چند روز سے پھر بخار میں مبتلا ہیں اور آج رات اس پر اضافہ یہ ہوا کہ درد پلو بھی
 شامل ہو گیا ہے جس سے مزید افکار پیدا ہو گئے ہیں۔ قاضی صاحب نے جس وجہ
 سے جلد مشاعرہ کا قرار پانا تحریر فرمایا ہے میں اس کو تسلیم کرتا ہوں۔ مگر مجبور ہوں
 جس سے میں بچتہ وعدہ کسی تاریخ پر حاضر ہونے کا نہیں کر سکتا۔ مگر اس میں شبہ
 نہیں کہ آپ مشاعرہ کی جو تاریخ بھی مقرر فرما کر مجھے مطلع فرمادیجئے۔ میں اس
 تاریخ پر سرتوڑ کوشش حاضری کسے کر دوں گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر حاضر ہوں
 ہو جاؤں گا۔ آپ ضرور مناسب تاریخ مشاعرہ کے لئے مقرر فرما کر مجھے مطلع فرمادیں
 میرے دل میں تو بہت سے امور قابل عرض ہیں لیکن تحریر لانے سے قاصر ہوں۔
 لہذا حاضری پر فوقاً فوقاً عرض کروں گا۔

غزیزہ زہرہ بگیم سے فرمادیں۔ کہ آپ کا کرامت نامہ مجھے پہنچا میں نے

اُس کو پڑھ کر خوشی بے شمار حاصل کی دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہر دفعہ حاضر ہو کر میں
آپ کے حالات منونگے۔ اور اپنی معروفات عرض کر دوں گا والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

یگم پور چند بالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۷/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والانا محبت آنحضرت ص و ر لائے مشکور ہوں۔
صرف آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے یہاں سے فراغت حاصل کرنے
کے تفکرات میں مصروف رہا ہوں اور اسی وجہ سے تحریر نیا زمانہ میں دیر ہوئی۔
ادھر ادھر ہاتھ پاؤں ہلا کر صرف معاملہ سرکار ادا ہو سکا ہے جو ۲۵ ماہ حال کو
داخل خزانہ سرکار کر دیا گیا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ اراضیات کا چکوٹہ وغیرہ اب
تک ایک دام ابھی تک نہیں آیا اور نہ آنے کی چنناں امید ہے۔ کاشت
ایا منی کے لئے برائے امسال آئندہ کوئی فراہم نہیں ملتا۔ عجیب حیرانی ہو رہی
ہے۔ دیکھتے ذات الہی کیا انتظام فرماتے ہیں۔ بہ لحاظ مذکور ہم لوگ عجیب اٹھار
ہیں گرفتار ہیں۔ ایک ایلائے عظیم معلوم ہوتا ہے۔ دعا کرتا رہتا ہوں کہ خداوند

اگر یہ ابتلائے عظیم اور طویل ہے تو ہمیں اس کے برداشت کے لئے صبر اور
استقلال عطا فرماتا کہ مجھ سے کوئی لغزش مرز و نہ ہو جاوے اذ آنکہ میں
کمزور ہوں اور تیرے احکام ہمیشہ شدید پہلو اختیار کر لیتے ہیں۔ ابہا عرض
کرنے پر کچھ ٹھماتے ہوئے اُمید کی جھلک نمودار ہو کر جاتی ہے۔ نہیں معلوم
کیا انجام ہے اور کیا ہونے والا ہے۔ اللہ کی ذات پاک کو بہتر معلوم ہے
اتن تو بہت ہیں جو آپ سے عرض کے قابل ہیں مگر ان کو میں حصول نیاز
کے وقت پر چھوڑنا ہوں۔

اب ارادہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں ۱۴؎ کو علی الصبح
یہاں سے روانہ ہو کر ۱۴؎ انا بحیثیت دن کے امرتسر شیعہ عبد المجید صاحب سبج مطالبہ
خفیفہ کی خدمت میں پہنچوں گا۔ وہ دن اور اگلے دن امرتسر میں لیر کر کے ۱۴؎
کو ڈیرہ دون پینچر سے ۹۱؎ دن کے قریب گوجرانوالہ اسٹیشن پر پہنچ جاؤں گا
بہتر تو یہ ہے کہ آپ میرا انتظار بوقت مذکور گوجرانوالہ اسٹیشن پر فرما دیں
اور آپ کی تکلیف کو مد نظر رکھتے ہوئے میرا دل بھی چاہتا ہے کہ آپ
گوجرانوالہ میں ہی تشریف رکھیں اگر آپ میری عرض مذکور نا قابل قبولیت
خیال فرما دیں تو بہتر یہ ہے کہ آپ بجائے لاہور میں رات رہنے کے ۱۴؎
کو شام تک امرتسر تشریف لے آئیں۔ شیخ صاحب موصوف اسٹیشن
سے شمال کی طرف ایک کوٹھی میں رہتے ہیں جو اسٹیشن سے قریب واقع ہے

اگر جواب اور اضافہ سے مجھے یہاں مطلع فرماویں تو مشکور ہوں گا۔
 امید ہے آپ مع عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام
 گھر میں اور عزیزان اور حضرات شغرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹیا لکھنؤ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا محکم

سلام سنون:

للہ الحمد ہر آپ بخیر کہ خاطر می خواست

آخر آمدن پس پودہ اسرار و دل

کل والا نامہ العزیز بریزا از مرثدہ کامیابی عزیز نصر اللہ صاحب مطالب

صاحب شرف صدور لایا۔ اس کو میں نے نہایت وارفتگی سے پڑھا اور اپنے

عشق کی مصیبت زدہ طبیعت کو اس سے آبیاری بہجت و انبساط کی گئی اللہ

کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہر دو صاحبان امتحان دینے والوں کی نسبت جو وعدہ

ذات الہی سے بنیام کو جبرانوالہ نیاز مند سے گذشتہ قیام کو جبرانوالہ میں حاصل

ہوا تھا وہ اللہ نے بخیر و خوبی سرانجام فرمادیا سچ بات تو یہ ہے کہ امتحان دینے

کے بعد جب جوابات عزیزاں کی جاسب نظر تعفن ہٹتی تھی تو وعدہ مذکور
منزلزل ہوتا خیال میں آتا تھا۔

مگر جب وعدہ مذکور کو پرکھا جاتا تھا تو اس میں استقامت مکمل نظر آتی تھی۔
گویا کہ عزیزوں کے جوابات امتحان امید شکن اور وعدہ الہی امید افزا آخر تک
نظر آتے رہے۔ آخر پر وعدہ خاص نے نقائص جوابات طبعاً مہیٹ سند ماہر
ہم گنہگار ان پر اجاں اور رحمت عظیم فرمائے اور نتیجہ نیک برآمد فرما کر اٹ
وعدہ اللہ حق کے ثبوت و اثرات ظہور فرمائے۔ الحمد للہ الحمد اکثراً
صلیٰ ذلک۔

میں عزیز نصر اللہ اور آپ کو اور عزیز کی والدہ ماجدہ صاحبہ کو مبارک باد
عرض کرنا ہوں۔ ویکین فقرا اپنے کام میں کس قدر ہوشیار ہوتے ہیں آپ عتبہ
برآمد ہونے سے پہلے میرے وہاں حاضر ہونے کے لئے ہر چند زور لگاتے اور
کوشش فرماتے رہے مگر میں اپنا پہلہ بچا تا رہا۔ اذ آنکہ پہلے وہاں حاضر ہونا
قبل از برآمدگی نتیجہ تھا۔ اور شیرینی محمود سے محرومیت اللہ نے مجھے کسی سے اس
داؤ سے محفوظ رکھا اور جب معمولی شیرینی کا وقت آ پہنچا تو حکم فرما دیا کہ اب
گو جواز الہ چلنے کی تیاری کرو اور آسامی سے معمولی خراج بزور و شور مکمل کرو۔
لہذا میں نے اسی غرض سے حکم کو گو جواز الہ حاضر ہونے کا ارادہ منقسم کر دیا ہے۔
خراج مذکور عزیز سے تو بھینچہ شیرینی وصول کیا جائے گا۔ تاہنا انسان شیرینی اور

ضیافت مذکور کو مفت اور مالیرگاہاں خوری پر اہتمال کرے گا۔ لیکن مولوی صاحب
 ہم لوگ تو اپنی محنت اور فرودری کا بہت غلیل حصہ وصول کرتے ہیں اور باقی
 چھوڑ دیتے ہیں۔ غور کر کے دیکھو کہ یہ کچھ ہے یا نہیں۔ اب غور طلب امر یہ ہے
 کہ آئندہ عزیز کو کیا کرنا چاہئے۔ اس پر حاضر ہو کر بالمشافہ گفتگو ہوگی۔
 میں نے کل کے نیاز نامہ میں اپنا پروگرام سفر آپ کے عرض کر دیا تھا جو
 ایک ہی ہے کہ وہ آج حاضر خدمت ہوگا۔ باقی بوقت ملاقات والسلام
 گھر میں اور عزیز نصر اللہ صاحب و دیگر عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند بابہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد سکیم
 سلام سنون! آپ کا طویل نامہ کل شرف صدور لایا۔ آپ جیسے یاد
 فرمادیں۔ میں ان پر شکرم ہوں۔ اس سے پہلے کہ میں آپ کے ارشادات
 کے جناب عرض کروں۔ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا
 ایک نمونہ آپ کے عرض کروں جن کے ماتحت میری زندگی کا آج کل سخت مرحلہ
 طے ہو رہا ہے۔ آپ میری طبیعت کے حالات سے جو اس پر گوجا نوالہ

میں عائد ہوئے اچھی طرح سے واقف ہیں مجھے ان کے اعادہ کی ضرورت
 نہیں ہے اب میں اُس کے آگے کے حالات عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہیں
 کہ جس وقت میں گوجرانوالہ سے آپ کے ہرکاب روانہ ہوا اُس سے پیشتر
 اور نیز اس وقت اپنے جسم میں اور معدہ میں عجیب تلام پاتا تھا مگر اس
 ارادہ سے کہ جس طرح سے ہو سکے جلد گھر پہنچ جاؤں میں نے آپ سے وہ
 حال عرض کرنا پسند نہیں کیا تھا۔ خیر ان حالات میں آپ کے رخصت ہو کر جالندھر
 پہنچا اور دوسری صبح گھر پہنچ گیا۔ لیکن اس اثنا میں مجھے جلد بھشاب آنا شروع
 ہو گیا جیسا کہ گوجرانوالہ میں مجھے اتنا بخار میں اور نیز بعد شروع تھا۔ پہلے پہلے
 تو میں نے اس کو سرسری اور معمولی خیال کیا مگر بعد میں سوزاک کی طرح اس کی
 درد شامل ہو گئی اور مزید یہ کہ پانچ پانچ منٹ کے بعد بھشاب اور اکثر وقت
 درد مذکور شامل حال رہی۔ اپنے حکیم صاحب کا علاج شروع تھا مگر چند روز
 قطعاً آرام نہیں تھا۔ حکیم صاحب کی بھی یہی رائے ہے اور میں بھی اس کا
 قائل ہوں کہ میرا یہ مرض اُن ادویات کے استعمال کا نتیجہ ہے جو میں نے
 گوجرانوالہ میں استعمال کی تھیں۔ اذ آنکہ ڈاکٹری ادویات نہایت گرم اور
 خشک ہوتی ہیں۔ اور وہ تھیں۔ اللہ کو بہتر معلوم ہے کہ جو شدت درد سے
 میری حالت بد سے بدتر رہی اور تاہنوز ہے۔ اب تک اس سے رہائی
 حاصل نہیں ہوئی۔ گو اب بعض وقت کچھ وقفہ سے حاجت بھشاب ہوتی ہے۔

مگر تاہنوز شکایت کافی باقی ہے۔ اور درود نے مجھے بالکل نڈھال اور کمزور کر دیا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اب وقفہ مذکور سے کچھ کمی معلوم ہوتی ہے مگر پیشاب کے وقت درد کی وہی شدت ہے۔ غرض کہ میں تاہنوز اپنے آپ کو گرجرانوالہ کے مرض کے سلسلہ میں غلطاں پچاں پاتا ہوں اور اس سے رمانی نہیں ہوتی۔ یہ ہیں حالات جن میں گرفتار اپنے آپ کو پاتا ہوں۔ میں نے سابقہ نیاز نامہ میں اپنے یہ حالات اس وجہ سے آپ کو تحریر کرنے پسند نہیں کئے تھے کہ مجھ پر جو گذر رہی ہے گذرے۔ میں آپ کو اس کے معلوم ہونے سے کیوں تکلیف دوں۔ مگر چونکہ آپ نے حسب سابق مجھے تکلیف سفر برداشت کرنی ہی پسند فرمائی ہے۔ لہذا میں نے اپنے موجودہ حالات عرض کئے ہیں۔ مجھے وہاں حاضر ہونے میں تو ہرگز کبھی گریز نہ تھی۔ اور نہ اب ہے لیکن میں اپنی کمالت عمر کو کیا کروں۔ اور جو اس پر شذائے سفر سے آتے ہیں اُس کا کیا مداوا کروں۔ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ اہل غرض ہمیشہ اپنے حصول غرض کی لئے دوسرے کی تکالیف سے نابینا ہوتے ہیں۔ اور اہل دنیا کی ہمیشہ سے یہی حالت چلی آئی ہے۔ واللہ میں میں تو اس کی ہمیشہ سے تعمیل کرتا رہا ہوں۔ اور میں نے کبھی انحراف نہیں کیا لیکن اپنی کمزور حالت کو کیا کروں اور اس کا کیا علاج کروں۔ گو اللہ صاحب اپنے فرائض کی ادائیگی کے بارہ میں جو اس نے انسان کے فرائض

لگا رکھے ہیں فرماتے ہیں کہ لا تکلیف اللہ نفسا الا دسحھا۔ لیکن غرض مند
لوگ اس قدر معافی فرماتے ہیں کہ آپ جانتے ہیں ایسے سفر اور مرض
کی حالت میں کسی کو کیا دے سکتا ہوں۔ جیسا کہ اب کے ہوا ہے۔ خیر بات
یہ ہے کہ مجھے وہاں حاضر ہونے میں تو ہرگز تامل نہیں ہے اگر میری حالت
جسمانی اچھی ہو۔ مگر مرض اور احتمال مرض کی حالت میں یہ امر میری طاقت سے
باہر اور محال نظر آتا ہے۔ میں زیادہ کیا عرض کروں اس وقت بھی درد سے
غالی نہیں ہوں اور مزید تحریر نہیں کیا جاتا والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جڈیارہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد تنکیم
سلام سنون! آپ کے والا نامہ آئے لیکن میں دانتوں کے درد
کی شدت کے سبب لاچار تھا اور جواب میں نیاز نامہ عرض نہ کر سکا۔
معاف فرمادیں۔ ابھی درد مذکور سے کلی آرام نہیں ہوا تاہم پہلے سے بہت
افاقہ ہے۔ عزیز نصر اللہ صاحب کی علالت اور کمزوری سے بہت فکر نیاز مند

کو پیدا ہوا ہے۔ دعا ہے کہ ثنائی مطلق عزیز کو جلد سے بلکہ آرم عطا فرمائے
آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔ لاہور والے عزیز کی نازک حالت معلوم ہو کر بہت قلق
ہوا۔ مگر اللہ کے احکام کے مقابلہ میں کسی کو یا اسے و مزدون نہیں ہے۔ اللہ
عزیز کو شفا بخشے۔

مجھے آپ کے آج کل کے تفکرات اور نگاہوں سے کمال سہارہ دی ہے اللہ
آپ کو بوجہ احسن ان سے نجات عطا فرمائے۔

میں تیرہ یوم سے مکان جدید واقعہ باغ میں آگیا ہوں۔ مکان مذکور مکمل ہو کر
معماران و مزدوران رخصت ہو چکے ہیں۔ آپ اب ضرورت شریف لاویں اور شریک
لطفت و حظ ہو کر مشکور فرماویں۔ اور قبل از ارادہ میں آپ کے مشورہ طلب کرنا ہوں۔
کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ چونکہ مکان تیار ہو چکا ہے اور میں

اس میں فروکش بھی ہو گیا ہوں لہذا اپنے احباب کو جو محض چند ہیں بلا کر ایک
معمولی دیہاتی ضیافت دوں۔ اگر آپ اس کو پسند فرماویں تو یہ ماہ ستمبر آئندہ
کے پہلے ہفتہ میں تجویز ہو سکے گی۔ اپنی رائے سے مشکور فرماویں۔ مگر افسوس ہے
کہ میرے پرانے دوست آج کل مجھ سے علانیہ ناراض معلوم دیتے ہیں اور اصل
ماجرائے آپ واقف ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ مکان جدید کی تیاری کا جب
مرداد صاحب نے مجھ سے اصرار کیا تو میں نے اس کا مشورہ موصوف سے طلب
کیا تو انہوں نے ایسا کرنے سے مجھے براہ صراحت منع کیا۔ اس کے بعد میں نے آپ سے

مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ ضرور بنوالو چنانچہ آپ کے رائے کی مطابق عمل کرتے ہوئے مکان تیار ہو گیا۔ مگر جہاں تک میری سمجھ ہے میں بغور معلوم کرنا رہا ہوں۔ کہ مولوی صاحب موصوف ہمارے اس مکان کی تعمیر کو بہ نظر نفرت اول سے اخیر تک دیکھتے رہے۔ اب میرے اس مکان کے داخلہ کا حال لانا عمر بخش صاحب ساکن بہرام سے جب آپ نے سنا تو آپ نے مجھے یہ خط میں تحریر کیا: آپ اُمید ہے جدید فرد گاہ میں تشریف لے آئے ہونگے اور حویلی میں عجب بے رونقی ہو گئی ہوگی۔ اس حویلی سے برسوں سے آتش تھا اس کے چھوڑنے میں قلق محسوس کرتا ہوں۔ اس کے چھوڑنے سے کمرہ میں عجب جادو تھا۔ میں نے اُن کے خط کی عبارت لفظ بہ لفظ آپ کو تحریر کر دی ہے اس میں مرموز فرق نہیں ہے۔ جو کچھ عبارت مذکور سے میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ اُن کا قلق میری حویلی کے اخراج سے صرف نہیں ہے بلکہ جدید مکان کے میرے داخلہ پر بھی ہے۔ ایسے موقعوں پر جیسا کہ ایک دوست اپنے دوسرے کو مبارکباد اور تهنیت دیا کرتا ہے۔ مجھے یہ تهنیت مذکور اُس دوست نے تحریر فرمائی ہے۔ جس کے علاوہ دیگر جانفشانیوں کے اُس کے تعمیر مکانات میں اس قدر جانفشانی اور سہر دی کہ چپکا ہوں کہ مکانات مذکور کی ایک ایک اینٹ اس کی گواہ ہے پھر اپنی دل کی خواص حالت میں بنیادی اینٹ کا رکھنا اور مکان کی تمام تیاری کے ایام میں ایک ایک اینٹ اور مصالحہ پر روزانہ نگاہ دل مبذول کرتے

دہنا اپنا فرض عین اسی طرح سے اُس کی افتتاح پر۔ ان جملہ امور کے بعد اُن سے میرا مبارک باد دینا جس کے جواب میں اُن کے کلمات علانیہ سب کے روبرو یہ تھے کہ یہ سب مبارک باد آپ کو ہے میں نے کچھ نہیں کیا یہ سب آپ نے کیا ہے اور مکان فی الواقعہ آپ کا ہے وغیرہ اب مجھے اس کے عوض میں مبارک باد کی بجائے آپ اپنا قلم تحریر فرماتے ہیں۔ یہ میں تقاضا کرتا رہا کہ جس کا یہ تھا۔ میں نے خط مذکور کے آنے پر اُن کو جواب تحریر کیا ہے۔ کہ آپ نے میرے حویلی کے چھوڑنے اور جدید مکان میں داخل ہونے پر جو قلم تحریر فرمایا ہے میں اُس کا مشکور ہوں اور مجھے اُمید بھی یہی تھی۔ ان کو میرا خط پہنچے چار پانچ روز ہو گئے ہیں مگر اب تک اُنہوں نے کوئی جواب ارسال نہیں کیا۔ جس کی یہ تعبیر ہے کہ اُن کا افتخانی پارہ چڑھ گیا ہو گا اور ضرور مجھ سے آپ خفا ہو گئے ہونگے۔ اس حالت سے میرا قیاس ہے کہ اب ضیافت کی تقریب پر وہ غالباً تشریف نہیں لاؤں گے۔ میں ان کو مدعو ضرور کروں گا۔ تاکہ حجت تمام ہو۔ پھر دیکھا جاوے گا۔

ہمارے پرلنے دوستوں کا یہ حال ہے جس کی فلاح و بہبودی پر میں نے اپنی تمام عمر صرف کر دی۔ اس پر میں مزید کیا عرض کروں۔ آپ سب حالات سے واقف ہیں۔

آپ نے تشریف لانے کے لئے تحریر فرمایا ہے لہذا عرض ہے کہ اگر آپ کو

مزید فرصت ہو اور دوبارہ تشریف لاسکیں تو آپ ابھی تشریف لے آویں۔
 مگر تقریب مذکور پر دوبارہ آپ کو ضرور تشریف لانی پڑے گی۔ جیسا آپ پسند
 فرمادیں آپ عمل فرما سکتے ہیں۔ اُمید ہے اور خدا کرے کہ آپ معہ جملہ خاندان
 خیریت سے ہوں والسلام

گھر میں اور عزیز نصرت صاحب و دیگر عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پود جیٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنوں؛ والانا مرآت عزیز مشرف صدر لایا۔ شکریہ ہے۔ میں نے
 سابقہ نیاز نامہ میں عرض کیا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ مکان جدید کی تقریب میں اپنے
 احباب کو تکلیف تشریف آوری دے کر ان سے ایک ضیافت عرض کروں۔
 چنانچہ ارادہ مذکور کی اطلاع میں نے آپ کو دی تھی کہ بغرض مذکور میں آپ کو
 کسی خاص تاریخ پر تشریف لانے کے تکلیف دوں گا لیکن میں نے کل رات
 حضور والا رحمت اللہ علیہ سے استصواب اور اجازت طلب کی تو آپ نے شاید
 رسم و فخر اہل دنیا خیالی فرماتے ہوئے مجمع مذکور نا پسند فرماتے ہوئے بریک وقت

اجتماع مذکور بند فرما دیا اور فرمایا کہ وقتاً فوقتاً آویں گے اور مکان دیکھ جاویں گے۔
اجتماع مذکور میں تہنتر اور دنیاوی پہلو زیادہ ہے۔

لہذا اس کو ہم پسند نہیں کرتے۔ لہذا میں نے ارادہ اجتماع مذکور بند کر دیا ہے۔
اب آپ کو ابازت ہے کہ آپ جس وقت چاہیں یہاں تشریف لے آویں۔
مگر آنے سے پہلے تشریف آوری کی تاریخ اور وقت سے مطلع فرما دیں۔
مجھے عزیز نصر اللہ صاحب کی علالت کا بہت فکر ہے۔ اللہ اس کو آرام
عطا فرمائے آمین۔ ثم آمین

انسپیکٹر صاحب بنک کے معاملہ کی نسبت عرض ہے کہ ان کا معاملہ واقعی
اول سے اب تک کچھ مشوش ہی نظر آتا رہا ہے لیکن دیروزہ سعی کرنے سے کچھ
پہلو بدلتا نظر آیا ہے۔ لہذا اگر وہ اپیل کر دیں تو مناسب ہے۔ لیکن فیصلہ کے
قریب پر مجھے ضرور یاد دلادیں۔

آپ کے اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی مبارک باد کا میں تہ دل سے شکریہ
ادا کرتا ہوں۔ اللہ آپ کو خوش و خرم و فائز اللہم رکھے۔ آمین۔ اب آپ تحریر
فرمادیں کہ آپ کا ارادہ تشریف آوری کب سے مطلع فرمادیں۔ یہاں آج کل بارش
نہیں ہوئی اور موسم گرما کمال تیزی پر ہے۔ تاہم میری طبیعت اچھی ہے۔
اسباب دانتوں کے درد سے بھی قدرے آرام ہے۔ لاہور والے عزیز بیمار کی
حالت مرض کا بہت فکر اور افسوس ہے۔ اللہ رحم کرے۔

چند روز ہرٹے ہیں کہ ایک شخص انور بیگ کا خط مجھے پہنچا تھا جو غالباً
سہلیجہ آفیسر صاحب کو بھرا تو والد کے دفتر میں ملازم ہیں۔ انہوں نے اپنے خط
میں اپنی مالی حالت کی کمزوری اور نیز تیرہ ماہ کی گرانہ کی بہت شکایت کی
تھی۔ اس کا جواب میں نے اُن کو تحریر کر دیا تھا نیز وظیفہ تحریر کیا تھا کہ وہ
پڑھا کریں۔

امید ہے آپ مع عزیزان غیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیز نصرائے صاحب دو دیگر عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹیاں۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۰/۸/۰۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مرآتیکم
سلام سندن با والامعہ العزیز شرف صدور لایا۔ آپ کے ارشاد کے
مطابق میں نے عزیز مرحوم کے حالات معلوم کرنے اور اگر ضرورت ہو تو اس کی
مدد کرنے کی آج رات کوشش کی۔ تلاش کرنے پر اللہ نے عزیز مرحوم کو ملا دیا۔
میں یہ دیکھ کر کسی قد حیران رہ گیا کہ عزیز کی حالت حالانکہ اوقات زندگی میں
اس کی بہتر کرنے کی عزیز نے عبادتِ اللہ سے کوئی کوشش نہ کی تھی نہایت عہد

تھی یعنی اُس کو کسی تکلیف بعد امدت سے جو عوام کو ضرور ہوا کرتی ہے سابقہ نہیں پڑا
 تھا۔ عزیز مرثوم نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا اور نہایت محبت اور تپاک سے لپکے
 مگر محبت سے باویدہ گریاں میرے سینہ سے چپٹ گیا۔ میں نے بھی محبت سے
 اُس کو اپنے سینہ سے لگا لیا اذ آنکہ وہ میری محبت کے برز نظر آیا۔ اس کے بعد میں
 نے عزیز سے حالات دریافت کئے تو اُس نے حسب ذیل اپنے حالات بیان کئے
 کہا کہ مرض الموت اور تسع کی تکالیف سے میں مر رہا تھا کہ مجھ کو آپ کی تصویر
 دکھائی گئی۔ میری خوش قسمتی نے ایسا پہلو بدلا کہ تصویر سے مجھ کو معاشق پیدا ہو گیا
 عشق کا پیدا ہونا تھا کہ دنیا کی طرف سے مجھے پروہ گر گیا اور عالم ثانی جس میں اب
 ہوں صاف صاف نظر آنے لگ گیا۔ جب میں نے اپنے بسم کی جانب دیکھا
 جو اس وقت میرا وہی بسم ہے تو اس پر مجھے بہت سیاح داغ دکھائی دئے۔
 جن میں سوزش معلوم ہوتی تھی جب میں تصویر پر نظر جماتا تھا تو سوزش میں معتد بہ
 کمی ہو جاتی تھی۔ کچھ تو اس وجہ سے کہ مجھے تصویر پر کی نگاہ سے آدم کی صورت
 پیدا ہوتی تھی اور کچھ اُس محبت و عشق سے جو مجھے تصویر اور اہل تصویر سے پیدا
 ہو گیا تھا۔ میں نے تصویر کو اپنے سینے اور دل میں رکھ لیا۔ بس اس کا رکھنا تھا
 کہ تمام سوزشیں دفن ہوئی شروع ہو گئیں جس وقت میں غسال کے ہاتھ میں تھا
 تو میری جلد تکالیف رفع ہو چکی تھیں۔ کارکنان النہی نے میرے ساتھ بہت سہولت
 کا برتاؤ کیا کہ میری مرضی اور خواہش کے خلاف جہاں وہ میرے لئے جاتے تھے

ماموستے جلد نہیں لے گئے تھے۔ بلکہ میری مرضی کے مطابق مجھے میرے جسم نے
 ارد گرد رہنے دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے جسم مردہ کا جنازہ پڑھا گیا۔ اس وقت
 مجھے تعجب اور کچھ منہسی بھی آتی تھی اذ آنکہ ان کے ان افعال سے مجھے کچھ فائدہ نہ
 تھا۔ حتیٰ کہ میں گوجر والہ نعش کے ہمراہ گیا۔ لاہور اور گوجر والہ کے خوش و اقارب
 خصوصاً والدین کے جہیز و فزع کا تماشا دیکھا۔ ہیں اس وقت کہتا تھا کہ کاش
 یہ سب اور خصوصاً والدین میری موجودہ حالت کا مبیانی کو دیکھتے تو بچائے جہیز
 کے خوشی کرتے۔ مگر نابینا یاں کیا دیکھ سکتے تھے۔ حتیٰ کہ میں دفن کیا گیا اور اپنے
 ہمراہان کی راہنمائی میں یہاں پہنچا۔ اس وقت سے اب تک مجھے کوئی سوزش
 تو ہرگز نہیں ہے امداد بھی نابود نظر آتے ہیں۔ مگر اصل خوشی سے تاہنہ محرم
 ہوں۔ اس پر آپ کے نیاز مند نے روحانی سبق عرض کیا اور عزیز نے اسے اندر
 کر لیا۔ میں وہاں بیٹھ گیا اور عزیز اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ اس پر ایک گھنٹہ
 گزرا ہو گا کہ عزیز کا رکناں تشریف لے آئے اور مجھ سے بیان کیا کہ اس شخص
 کو مقام بالا میں لے جانے کے لئے ہم آئے ہیں۔ اور مجھ سے اجازت طلب کی
 میں نے کہا بسم اللہ ہے چلو ہمراہ چلوں گا۔ انہوں نے کہا بہتر ہے چلو اذ آنکہ
 ہمارے حکم میں درج ہے کہ آپ ہمراہ آنا چاہیں تو آجائیں۔ چنانچہ ان کی ہدایت
 پر عزیز کو حالت مذکور سے فارغ کیا اور ہم سب مل کر اس مقام پہنچے جو
 اعلیٰ اور بہت بریں کے نام سے موسوم ہے۔

المختصر عزیز کو وہاں مقیم کیا اور عزیز وہاں کسے آرام و عیش کو دیکھ کر مہوت
 ہو گیا۔ اور نہایت خوش ہوا۔ اس کے بعد میں نے رخصت طلب کی تو عزیز
 فرط محبت سے بہت رو دیا۔ اس پر میں نے اس کی طرح طرح سے تسکین کی اور
 اس سے اپنے رونانہ طے کا وعدہ کیا۔ اور عزیز کو نہایت خوشی اور نہایت
 تسکین کی حالت میں وداع کیا اور واپس آیا۔ امید ہے آج رات بلکہ ہر طرح
 رات عزیز سے ملا کر ونگا حتیٰ کہ دوپورے عیش میں نہ آ جاوے۔
 میری یہ سرگزشت ہے جو آپ کے حکم کی تعمیل میں، مشتبہ کی گئی ہے۔
 نیز عزیز نے مجھے تاکید کی ہے کہ آپ میرے والدین سے بہ تاکید فرمادیں کہ
 وہ میرے لئے نزع مزید ہرگز نہ کیا کریں۔ کیونکہ میں تو ایسے عیش خانہ میں آ گیا
 ہوں جس کا نظیر دنیا پر ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ کیا آپ ناراض ہیں کہ مجھے ایسے
 عیش پیار سے چو بدری صاحب کی طفیل کیوں حاصل ہوئے۔ باقی رہا یہ امر کہ
 میں آپ سے جدا ہوں یہ جدائی سب کو طے والی ہے۔ میں نہ آپ کو چھوڑتا
 تو کبھی آپ مجھے چھوڑ جاتے۔ یہ ہر دو باتیں ایک ہی بات ہے اور سلام کہتا تھا۔
 قصہ مذکور تو ختم ہوتا۔ اب عرض ہے کہ میرے دو نیا زنا مرکل آپ کو
 ضرور پہنچے امید ہے آپ قہر فرمادیں گے! فوس ہے کہ میرا نے آپ کے
 کتبہ مکان میں بنا کی تاریخ کی رباعی کندہ سے غلطی نکالی۔ اور اس پر ہنچکے کرتے
 ہیں کہ "نسیم این گفت اب العشق واکروٹے سنہ مندرجہ کتبہ ہرگز نہیں

نکلتا۔ اس کا غم بھی افسوس ہے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جہد یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۰/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تسکیم
سلام سنوں! والانا مہ آفریز ثروت صدور لایا شکریہ ہے۔ آپ کے
تشریف لے جانے کے بعد میں مکر بنجار اور تنفس سے بیمار ہو گیا جن سے مجھے
ممتد بہ تکلیف ہوتی۔ محو اوضات سے تو اب اللہ نے آرام فرما دیا ہے۔ لیکن
تا بہت کمزوری زور دل پر ہے۔ امید ہے خداوند کریم اس سے بھی آرام عطا
فرما دیوینگے۔ میں کیا عرض کروں اب تو زندگی بہت دشوار گزار ہو گئی ہے۔
اگلی یک روز آرام سے گذرنا ہے تو ہفتہ عشرہ علالت کی زد میں ہیں۔ میں
عرض کرتا ہوں کہ اگر راتوں کے مناظر اور سیر و سفر او پیشینیاں کی ملاقاتیں میری
علالتوں کے زحموں کا اندال نہ کریں تو میں یہ زندگی فوراً ختم ہو جاوے رات
عجیب رات تھی! اور اس کے مناظر سخت دلکش اور دل بآغے اذ آنکہ جلد
حضرت الما العزم اور علیل القدر آپ کے دوست کی ملاقات کا امداد و ظاہر

فرماتے ہوئے تشریف لائے۔ اُس وقت اور اس سماں کی کیفیت اور حالات
کیا عرض کروں۔ اُن کے بیان کی قلم کو طاقت ہے کہ تحریر کر سکے اور نہ زبان
پہن سکتی ہے کہ عرض کر سکے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ گو وہ سین رات رات ختم ہو
چکا مگر میں تاہمزبستے آپ کو اسی مجمع مقدسہ میں دیکھ رہا ہوں اور ابھی
تک وہی سماں اپنی چشم دل کے پیش نظر ہے۔

سات جو جو کچھ ہوا اگر میں اس کے تحریر کرنے کی حیثیات کروں تو اُس کے
لئے ایک کتاب ضخیم کفایت کرتی نظر نہیں آتی۔ لہذا میں اس کی تحریر کیفیت و
سرگرمیت سے دستکش ہوتا ہوں۔ البتہ اس قدر عرض کرتا ہوں کہ مجمع مقدسہ موصوف
میں نہ صرف اولیائے کرام اور قطب غوث ہی شامل تھے۔ بلکہ ان میں کئی حضرات
انبیاء علیہم السلام شامل تھے۔ اُن کے ہمراہ بہت سی سیر ہوئی اور بہت سے مقامات
اعلیٰ و تفرج گاہ روحانی دیکھنے میں آئے اور اثنا سفر میں پروا ز ہائے روحانی کی بہت
سے مقابلے بھی ہوئے۔ مگر میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اول قدامت حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور خصوصیت سے علامان حضرت غوث پاک قدس اللہ سرہ العزیز
کاسب کے نمبر اول رہا۔ واللہ حضرت غوث پاک اُس وقت فرط خوشی اور محبت سے
اپنے غلامان پر قربان ہوئے جاتے تھے اور اکثر آپ کی زبان مبارک پر مرجا اور تحسین و
آفرین کے لحاظ جاری تھے۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ حضرت معشوق قدس اللہ سرہ العزیز
کے ایسے محبت اور قدر دانی پر غلامان حضرت کے قربان ہو گئے اور سچ تو یہ ہے کہ غلامان

نے اپنی عمر بھر کی۔ انفسانیوں اور جائگدازیوں کا اجر عظیم اس وقت حاصل کر لیا۔
 آپ کا نیاز مند خصوصاً اس وجہ سے کہ وہ تاہو ز قید حیات میں ہے اور
 باایں ہمہ پروا میں تیرا اور قطع منازل میں پیش رو تھا حضرت کی خاص توجہ اور
 خاص الطاف کا مورد قرار دیا گیا۔ بلکہ آخر خاتمہ پر حضرت قدس اللہ سرہ العزیز نے
 تمام مجمع موصوف میں نیاز مند کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ ہم اپنے
 اس بچہ پر خصوصیت سے فخر کرتے ہیں کہ باوجود قید حیات میں ہونے کے وہ
 سب برسبقت لے گیا۔ ہم اس کی مزید درمزیہ پرورش کرنے والے ہیں اس کے
 بعد آپ دیکھیں گے کہ یہ کیا کچھ ہے۔ اب ہم نے ارادہ پختہ کر لیا ہے کہ اس کو
 اب اپنی صحبت سے ہرگز کبھی علیحدہ نہ کیا کریں۔ وغیرہ وغیرہ فرمایا جس کے بیاں و
 تحریر سے مجھے عنت شرم آتی ہے اذ آنکہ کہاں وہ ذات منزہ۔ مقدس اور پاک
 اور کہاں آپ کا نیاز مند ناکارہ و ناپاک اور سیاہ کار۔ واللہ اس وقت
 میں نیاز نامہ تحریر کر رہا ہوں۔ مگر اپنی سیاہ کاری اور حضور کے الطاف پر
 غور کرتے ہوئے مارے شرم کے عرق در عرق ہوں اور روتا ہوں یہ خیال
 کہ کے کہ

گرچہ خردم نسبت است بزرگ

ذرہ آفتاب تا بنیم

نکین ہوتی ہے۔ مذکورہ مشاہدات و حکایات مقالہ کو ختم کرتا ہوں۔

آپ خود قیاس فرما سکتے ہیں۔ امید ہے آپ معززینِ اہل خیریت سے ہونگے
والسلام۔ گھر میں اور عزیز نصرت اللہ صاحب و دیگر عزیزان کو دعا وسلام۔

بیگم پور جبڑیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۶/۱۱/۶۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! والا نامہ آنحضرتِ کل شام وقتِ شرف صدور لایا جس میں
سے آپ کی شکایت کمزوری اعصاب اور اضطرابِ قلب جہانی مطالعہ کر کے
مجھے نہ صرف حیرانی پیدا ہوئی بلکہ میں دریائے تفکرات میں غرق ہو گیا۔ اور
اب تک اسی حالت میں ہوں۔ افسوس ہے کہ میں آپ کے دور بیٹھا ہوں۔
ورنہ بہت کچھ مدد ادا کرتا۔ پہلے آپ کو ایسی ڈاک اس سے مطلع فرما دیں کہ
آیا یہ فکر! اور حالت صرف آپ کی ہی ہے یا اس میں عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ
بھی شامل ہیں۔ خیرات کچھ بھی ہو آپ اس کا ہرگز فکر نہ فرمادیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ
آرام ہو جاوے گا۔ میرے خیال میں بالفعل آپ شغل کم بلکہ اس میں کامل نافرماؤں
اور جب تک آپ یہاں تشریف نہیں لاتے یہ ناعہ جاری رکھیں پھر یہاں آپ
کے تشریف لانے پر جیسا مناسب ہو گا علاج کیا جاوے گا۔ مگر اس اثنا میں

آپ ظاہری معالجہ خورد و نوش سے ضرور کرتے رہیں۔ اس سے بھی معتد بہ فائدہ ہونے کی امید ہے اور نیز اس عرصہ میں نیاز مند بھی آپ کی جانب متوجہ اور کوشاں رہے گا۔ آپ اس کا فکر پرگز نہ کریں۔ البتہ آپ مداواتے مذکور کریں۔ اور طبیعت کو قدرے آرام دیویں انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جاوے گا۔ ایسے مراحل اس راستہ میں اکثر آیا کرتے ہیں۔ اور گذر جایا کرتے ہیں۔ لیکن اندر میں حالات شیخ کی صحبت ضروری اور لایعلاج ہے جو امید ہے چند روز تک آپ کے تشرف لانے پر ہو جاوے گا۔ آپ ماہِ حال کے اخیر یا ماہِ آئندہ کے آغاز میں تشرف لانے کا ارادہ فرمادیں۔ یہ بھی خیال رکھیں کہ وہ ایام کسی تعطیل کے ایام نہ ہوں۔ اذ آنکہ تعطیل میں کسی اور دوست کے آنے کا احتمال ہوتا ہے اور چونکہ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ بھی تشرف لاوینگی لہذا غیر کی آمد سے صحبت لطف ہوگی۔ میں نے آپ کے فرمانے پر جان نہ ہر سے دریافت کیا کہ ریلوے کا ڈیرہ سواری معلومہ دوپہر کو بھوکپور کی جانب چلتا ہے یا نہیں اور اگر چلتا ہے تو کتنے بجے۔ اور کس وقت۔ وہاں سے جواب آنے پر میں دوسرے نیاز نامہ میں اس کی نسبت گزارش کروں گا۔ آپ نے عزیزہ فراتہ صاحبہ کا شکریہ تو تحریر فرمایا۔ لیکن عزیزہ حالت تحریر نہ فرمائی امید ہے آپ عزیز کی موجودہ حالت مفصل تحریر فرمادیتے۔

نیز عرض ہے کہ آپ آئے ہوئے میرے لئے دو بکس ہڈیاں کیبور لاہور سے

لیتے آویں مشکور ہونگا۔ امید ہے آپ مسہ عزیزاں خیریت سے ہونگے و اسلام
گھر میں اور نیز جذبہ عزیزاں کو دعا و سلام اور جملہ شاعر صاحبان کی خدمت میں
بصد شوق السلام و علیکم

بیگم پور جنٹیل۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۶/۳/۱۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم
سلام سنون! والا نامہ آنحضرت شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ سابقہ
والا نامہ میں جو امر مجھ سے آپ نے دریافت فرمایا تھا اور مشورہ طلب کیا تھا۔ لہذا
عرض ہے کہ اگر وہ اور آپ عزیزہ کا ہمراہ آنا پسند فرماتے ہیں تو بسم اللہ اپنی
بہن کے ہمراہ وہ بھی ضرور تشریف لے آویں۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ اُن کے ہمراہ
آنے کی صورت میں آپ مجھے اُن کے ہمراہ آنے سے مطلع فرما دیں تاکہ میں
ڈولی کی بجائے بیل گاڑی بھوگ پور اسٹیشن پر اس سال کرنے کا انتظام کروں تاکہ
ہر دو عزیزان اُس میں بیٹھ کر یہاں آرام سے انشاء اللہ تعالیٰ پہنچ جاویں گے
مگر آپ تاریخ اور بھوگ پور پہنچنے کے وقت سے مطلع فرما دیں۔ تاکہ بد سے۔
میری طبیعت بہت دنوں سے رو بہ صحت تھی۔ لیکن کل تمام دن صبح شام

کے بعد تک بلکہ تمام رات ترشح ہوتا رہا۔ اور آندھی سرد ہو کے چلتی رہی جس سے رات کے آخری حصہ میں بگاڑ پیدا ہوا۔ مگر شکر ہے کہ صبح تک اس کا ازالہ ہو گیا۔ اس وقت آرام سے ہوں۔ آپ کا مشاعرہ گو گذر گیا۔ اور ان آنکھوں نے نہیں دیکھا لیکن واللہ اُس کے لطفوں سے ہرگز بے بہرہ نہیں رہا ہوں اپنے تخیل نے اُس کا بہت کچھ لطف حاصل کیا جس کا سرور ابھی تک دل پر حاوی ہے۔ اللہ آپ کو اور آپ کے مشاعرہ اور حضرات شعرا کو ہمیشہ خوش و خرم اور دائم قائم رکھے آمین۔ آمین ثم آمین۔ واقعی ایک عاشق ربانی کے لئے یہ عجیب و غریب نعمت عظمیٰ ہے۔ جس سے میں محروم ہوں۔ اس سے زخم ہوتے ہیں تازہ چھل چھل کر اور واقعی احسان صاحب کا شعر ہے

جو تئنا بر نہ آئے عمر بھر عمر بھر اس کی تمنا کیجئے

بڑے پایہ کا شعر ہے اور کسی عاشق اہل حال کے تمام سولہ عمریاں اس میں شاعر صاحب نے دسج فرمادی ہیں واقعی یہ لوگ تلامذہ الرحمن ہوتے ہیں۔ ان کے منہ سے فیضانِ غیبی کے فیض سے وہ بات بے ساختہ نکل جاتی ہے جس سے اُن کے دل ہرگز اس کی ماہیت و کیفیت کے آگاہ نہیں ہوتے۔ سبحان اللہ۔ عجیب راز الہی ہے۔ جو لوگ اپنے بے نشان ہونے میں کامیاب ہوئے۔ وہ واصل ہوئے اور جو بے نشان نہ ہو سکے وہ اہل دولتِ سرمد سے محروم رہے۔ مولوی صاحب! اصل اسلام بے نشان ہونا ہے اور

میں جو بے نشان نہ ہو سکے وہ مسلم اہل حال کی نظر اور مذہب میں کامند ہیں
 از آنکہ حجاب و ثنیت معشوق سے دور نہ ہو سکا جس کا حجاب باقی ہو۔ اہل
 معنی میں وہ کافر ہے۔ سزیر میں عاشق ہمیشہ ہجر و جدائی کی شکایت طلب اللسان
 چلیے آرہے ہیں۔ لیکن واللہ اس میں ایک خاص لطفت اور عجیب مزہ ہے جو دل
 من داند و من دالم و داند دل من۔ مگر جب آگے گئے اور معشوق سے بھل گئے تو
 تو مزہ اور لطفت سابقہ کی یاد میں تاسف سے پکار اٹھتے کہ پیسا کرتے ہیں
 پیسا ہوئے اب پیسا کس کو کہتے۔ پھر و وصل اب دونوں چھوٹے اب کس کے
 ہو رہے۔ لیکن حجب دہاں قطرہ نے سمندر میں موج ہو کر دیکھا تو گوہر سے معشوم
 تھے مگر اپنے میں ہر لحظہ اور ہر آن میں عجیب و غریب شان و کیمی۔ دل نے چاہا
 تو سمندر میں چلے گئے۔ اور پھر دل نے چاہا تو خشکی پر چھا گئے۔ پھر کبھی آفتاب
 کی سیر کی اور بعد ازاں مہتاب کو آپا مال کیا۔ غرض کہ اپنی سیر سے کوئی جرم اور
 ذرہ باقی نہ رہا اور حجب سیاہی و سیاہی کے بعد غور کیا اور غور سے دیکھا تو معلوم
 ہوا کہ میں نے اپنی سیر کی ہے۔ اور یہ سب کچھ میں ہی ہوں اور میرے ہوا سے کوئی چیز
 موجود ہی نہیں ہے تو میں نے اب بعض اوقات اپنے گزشتہ پر مزہ تکالیف کو
 نہ تکلف یاد کیا تو اپنی موجودہ شان اور سیرنی دانہ سے ان کو ہدیت پہنچایا جب
 کن کی انگ پیدامولی تو فیکون فی القدر جلوہ افروز ہوا حجب غور سے نہ نظام
 کائنات کو دیکھا تو ہر آن اور ہر وقت کن فیکون جلوہ افروز دیکھا یہ سلسلہ لاتنا ہی پایا

اور اسی میں اپنے آپ کو مدغم دیکھا جس کی دھوم مدت سے سنتے ہیں آتی تھی۔
 اور میں نے کبھی ہم کو رو لایا کر ایک طویل ذریعے مار رکھا تھا۔ اس کو بھی اسی
 پیٹ میں سلطان پہچان پایا۔ آخر غفل دور میں کو سرطانی دیکھ کر خود بھی اس
 کی خودی میں بائٹال ہوئے۔ اور اپنی خودی کو ابڑا بھی آگ میں جلا کر رکھ کر دیا۔
 اور لیل و نہار کے مصائب سے نجات حاصل کی اب اس قطرہ کو جس کا مستند رہیں
 کچھ مینہ نہیں ملتا بحر زخا کہو تو بجا ہے اور اب جو کچھ دیکھو اسی کا پر تو ہے اور
 پس و اسلام۔

گھر میں اور عزیزوں و حضرات شغرا کو دعا و سلام

بیگم پور چندیانہ۔ ضلع ہوشیار پور

موتخہ ۱۱/۱۱/۲۱

عزیز القدر مین جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سندی: دالانامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں آپ
 کی اس تنگ و دوکے لئے جو آپ دعا کی کے لئے فرما رہے ہیں مشکور ہوں۔
 مگر یہ دیکھ کر کہ دعا کی سیال حالت میں ہوگی اس سے نا اُمید ہو گیا ہوں کیونکہ
 آپ جانتے ہیں کہ

گرچہ صندل کا لگانا دوسرا ہے علاج

تو بھی گھسنا اور لگانا دوسری بھی تو ہے

ایسی صورت میں ایک تو سیال دوائی دوسرے تیسرے روز بھوانی پڑا کر گئی
جو یہاں کے حالات سے محال ہے۔ دوسرا اُس کے پیسے کا کھیرا دیگر لہذا
عرض ہے کہ اندریں حالات آپ تجویز اور تیاری دوائی کی تکلیف نہ فرماویں
میری حالت سراسے شکایت سے ہرگز خالی نہیں ہے مگر شکریہ ہے کہ ایام
گذر رہے ہیں۔

گھر میں سب لڑکیوں سے عزیزہ زہرا بیگم صاحبہ کا سلام و پیام کہہ دیا گیا
ہے۔ جس کے جواب میں وہ عزیزہ سے پرتپاک و محبت کا سلام عرض کرتی ہے۔
امید ہے آپ مدد عزیزاں خیریت سے ہونگے و اسلام
گھر میں اور عزیزہ قول کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۱۱

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والانا محبت آن عزیز شرف صدور لائے۔ قدرے علیل

ہونے کی وجہ سے میں قبل ازیں جواب عرض نہیں کر سکا معاف فرمادیں آپ کی ترسیل
دوائی کا بہت بہت شکریہ ہے مگر میں نے اس کو محض ڈر کی وجہ سے ابھی تک استعمال
نہیں کیا کہ مبادا اس کے کھانے سے اپنی کیا حالت پیدا ہو کیونکہ قبل ازیں ایک دفعہ انگریزی
دوائی کے استعمال سے میں سخت بد حال ہو چکا ہوں اور نیز قریب المرگ شاید آپ کی تشریف آوری
اور مزید یقین دلانے سے میں اس کو استعمال کر سکوں۔

شکرا یرد متعال ہے کہ بجز مشغل معلومہ کے آپ کی روحانی حالت رو بہ ترقی ہے۔

اللہ ہمیشہ آپ کو درجات روحانیت میں ترقی پر ترقی نصیب کرے۔

آپ نے دسمبر یعنی ماہ حال کے ایام تعطیلات میں اپنے ہمراہ عزیز نصرت اللہ صاحب

کو لانے کی اجازت طلب کی ہے بسم اللہ آپ ان کو ضرور ہمراہ لے آویں۔ میں

ان کے دیدار سے مستفید ہوں گا! اور ان کی صحبت سے راحت حاصل کروں گا۔ لیکن یہ

ضروری ہے کہ آپ آتے وقت لاہور سے دو گیس بیڈک کیور اور سیرنجیہ چاہئے معلومہ

میرے واسطے لیتے آویں مشکور رہوں گا۔ میری حالت مرض کے لحاظ سے اچھی نہیں

ہے۔ سرما زوروں پر آ رہا ہے اس وجہ سے روز افزوں تکلیف ہو رہی ہے۔

میراثمولہ نیاز نامہ عزیزہ زہرہ بیگم کے حوالہ فرمادیوں جملہ عزیزان و جملہ

شعراء صاحبان کی خدمت میں دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع مویشیاری پور

مورخہ ۱۲/۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے آپ یہاں
اجتماع احباب کے خواہ مخواہ میری مفروضہ تکلیف کا خیال فرماتے ہیں۔ واللہ مجھے
تو جس دست در جمع احباب یہاں تشریف آور ہو اسی قدر خوشی اور راحت حاصل
ہوتی ہے بسم اللہ آپ تشریف لے آویں اور آکر دیکھ لیں کہ ہم لوگوں کو کسی
تکلیف کا کبھی کچھ احساس معلوم ہوتا ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں ہوگا۔
میں اپنی صحت کی بات کیا عرض کروں۔ سراسر زور پر آگیا ہے۔ اور
طبیعت اُنسی قدر گری جاتی ہے تاہم قدرے آرام ہے۔ لیکن جس وقت بارش
شروع ہو کر ہو امر طوب ہوئی تو اس کے زیادہ تر خراب ہونے کا پورا تجربہ
اور اعتماد ہے خصوصاً موسم بہار میں اچھا ہر چیز پر سرسبز و نازاوم بگذر و امید
ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔

میں نے اخبار میں آناد کے ترجمان القرآن یعنی ان کی تفسیر القرآن کا اشتہار
بار بار پڑھا ہے اور میری توجہ محض اس کی جانب اس وجہ سے ہوئی کہ اشتہار میں
درج ہے کہ باقی تفاسیر اپنے اپنے وقت پر لٹیکل رنگ میں تحریر شدہ ہیں۔ اور
یہ تفسیر سند آن کے اہل رنگ میں تحریر ہوئی ہے۔ آناد کے کیریکٹر کو خیالی کہتے ہیں

یہ اُن کا دعوئے بعید از قیاس ہے تاہم لاہور میں آتے ہوئے مبارک علی صفا
کی دوکان میں اُس پر نظر مارتے آویں والسلام

بیگم پور چندریالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآۃکم
سلام سنون! والانا مہ العزیز ثروت صدہ رلایا شکر یہ ہے۔ آج کل
میری صحت نہایت منزلزل ہے اور اکثر راتوں کو تکلیف رونما ہو جاتی ہے
مگر جیسی زندگی بسر ہو رہی ہے اُس پر شکر الہی ہے۔ اب کی مرتبہ آپ اور
شعرا اور دیگر احباب کی تشریف آوری سے مجھے عجیب لطفت حاصل ہو تا یہ سب
آپ کی سعی کا نتیجہ تھا اللہ آپ کو معہ عیال و اطفال و ادین میں خوش دھرم رکھے آمین!
امید ہے آپ اور گھر میں اپنے کام میں مشغول ہونگے اور تحفہ تاجہ نیاز
کو محبت سے قبول فرماتے ہونگے۔

اپنے گھر میں بنجار کی تکلیف تحریر فرمائی ہے جس سے فکر پیدا ہوا۔ مگر
امید ہے کہ اللہ کریم و رحیم نے صورت آرام پیدا کر دی ہوگی۔ تاہم آپ بوالہی
ڈاک اُن کے حالات مزاج اقدس سے مفصل مطاع فرماویں۔ نیز میری جانب سے

اُن کی مزاج پر سی فراویں تاکید ہے۔ شرعی صاحب گھر کے حالات سے مطلع فراویں
 اُمید ہے عزیز نصرت اللہ صاحب اپنے کام میں مصروف ہونگے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزوں اور جملہ شجر اصحابان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا حکیم
 سلام سنون! والانا ما تعزیز معہ پارسل ہیڈک کیور ثروت صدور لایا شکریہ
 ہے۔ واللہ مجھے رہ رہ کر بار بار یہ خیال آتا ہے۔ کہ آپ کی ان عنایات کا کس
 طرح اور کس نہج سے میں عمدہ برآہوسکوں گا۔ آپ اس قدر عنایات مجھ نیاز مند
 پر مہذول فرما رہے ہیں کہ میں تو ان کا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتا۔ بجز اس کے اور
 کیا کر سکتا ہوں کہ آپ کو دعائیں دیتا رہوں کہ خداوند کریم آپ کو دنیا و عاقبت
 میں فائز المرام فرماوے آمین۔ آمین ثم آمین۔ تا ہنوز میں نے آپ کی فرستادہ
 ہیڈک کیور استعمال نہیں کی ہیں مگر اُمید ہے کہ امروز و فردا ضرور استعمال کروں گا
 اور پھر نتیجہ عرض کروں گا۔

آپ لاہور تشریف فرما ہوئے تو آپ نے نسخہ حاصل کر کے ہیڈک کیور تیار

کر واکر ارسال فرمائی۔ مگر میری دوسری غرض کی نسبت جو میں نے تفسیر ترجمان القرآن کے لئے غرض کیا تھا کہ ملاحظہ فرما کر اس کی بابت تحریر فرما دیں کہ کیسی ہے آپ نے کچھ تحریر نہ فرمایا۔ غالباً آپ لاہور میں اس کا ملاحظہ فرمانا بھول گئے ہونگے ورنہ آپ اس کی نسبت ضرور تحریر فرماتے۔ اگر ہو سکے تو اس کو ملاحظہ فرما کر اپنی رائے تحریر فرما دیں۔ مشکور ہوں گا۔

آپ نے عزیزہ زہرہ بیگم کی علالت بخار کی نسبت تحریر فرمایا۔ اس سے بیارمند اب تک منتظر ہے۔ اُمید ہے عزیزہ کو اللہ تعالیٰ آرام سے دیا ہو گا۔ آپ میری طرف سے اُن کی عیادت فرما دیں اور نیز اُن کے حالات مزاج سے بواپسی ڈاک مطلع فرما دیں آج کل اپنی صحت کی وہی حالت ہے جو ہمیشہ مرا کو ہوا کرتی ہے۔ شکر ہے اُفتاں خیزاں وقت گزر رہا ہے مگر بوقت سے۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزہ نصر اللہ صاحب و دیگر جملہ عزیزان کو دعا و سلام
جملہ شعرا صاحبان کی خدمت میں دعا و سلام۔

بیگم پور خبڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنوں! والانا محیات العزیز شرف صدور لائے۔ شکریہ ہے۔

میں قبل ازیں جواب اس وجہ سے عرض نہیں کر سکا کہ میں بارش اور زالہ باری کی

غیر معمولی سردی سے مرض نزہہ وغیرہ بیمار ہو گیا۔ یہ بارش یکم دوم ماہ حال کے

ماہین شب کو ہوئی تھی۔ ابھی تک کلی آرام نہیں ہے۔ البتہ پہلے سے قدرے

افاقہ ہے۔ یہاں بارش بہت اور خوب ہوئی ہے۔ آپ کے فرستادہ ہیدک کیو

میں سے میں نے تاہنوز صرف وہ ہیدک کیو استعمال کی ہیں جو آپ کی ساختہ

ہیں۔ میں نے ان کی دوائی اور اڑ میں تو کوئی نقص نہیں پایا ہے۔ البتہ اس کے

یہ نقص ہے جو تکلیف دہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ ٹکیہ کا حجم یعنی قد بہت بڑا ہے۔

جس سے دیر تک بھگونے اور نکلنے میں تکلیف ہے اگر دوائی چھوٹے خولوں

میں ڈالی جائے تو نقص مذکور رفع ہو سکتا ہے۔ امید ہے بشرط امکان آپ

نقص مذکور رفع فرمانے میں سعی فرماویں گے۔

گو میں علالت کی وجہ سے نیا نامہ ارسال خدمت تشریف نہیں کر سکا

لیکن آپ کے والانا نامہ کے اس مضمون سے کہ والدہ صاحبہ عزیزہ نصر اللہ

کو بیمار اور کھانسی کی دیر سے شکایت ہے اور صورت افاقہ پیدا نہیں ہوئی۔

نہایت اور مزید درمزیہ افکار پیدا ہوئے اور تاہنوز اپنے دل پر مسلط ہیں۔
 میں بہت حیران ہوں کہ آپ نے اب تک مرض کی تشخیص اور علاج میں
 اس قدر کیوں غفلت اختیار فرمائی۔ جس سے مرض طویل پکڑ گئی۔ کیا ایسی
 غفلتوں کے مشاہدات اور ان کے نتائج آپ کی پیش نظر نہیں ہیں کہ کیا
 سے کیا ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ آپ ایسی غفلت کو بالکل چھوڑ دیں اور تشخیص اور
 علاج کی جانب مکمل توجہ فرما دیں اللہ فضل فرما دیوں گے۔ واللہ ایسا سعید
 فطرت کا رفیق و شفیق انسان دنیا بھر میں تلاش کرنے سے ملنا مشکل ہے مگر
 چونکہ آپ کو یہ نعمت بلا محنت دستیاب ہوئی لہذا آپ کے دل میں اس کی
 چنداں قدر و وقعت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے معاملہ مذکور میں غفلت ہے۔
 میں امید کرتا ہوں کہ آپ علاج و تشخیص کی نوعیت اور طبیعت مریضہ کے
 حالات سے مجھے جلد مطلع فرما دیں گے۔ اس پر میں بہت مشکور ہوں گا۔
 ترجمان القرآن کی نسبت عرض ہے کہ آپ نے اس کے ملاحظہ سے جو رائے
 قائم فرمائی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں اور اس کی خریداری کے
 ارادہ کو ترک کرتا ہوں بہت اچھا ہوا کہ وعظایہ عملاں واجب امت
 نشین۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
 مشمولہ نیاز نامہ آپ براہ مہرانی عزیزہ زہرہ سلیم صاحبہ کو عطا فرما دیں
 جملہ عزیزان اور جملہ عزیزان شہر صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا کہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صدور لایا۔ شکریہ ہے۔

عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی علالت سے میرا دل تاملنا ہوز مطمئن نہیں ہوا اذ آنکہ
نہ آپ نے کسی ڈاکٹر یا حکیم سے تشخیص تاملنا ہوز حاصل کی ہے۔ اور نہ کسی علاج
کا آپ نے اقدام کیا ہے۔ اگر میں اس پر اپنا تعجب و حیرت اور افسوس
ظاہر کروں تو حق بجانب ہوں گا۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ بخار سے دو تین
روز سے اب آرام ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو یہ آپ کی دوائی اور علاج کا ہر
نتیجہ نہیں ہے۔ اس کا کوئی اور موجب ہو گا جس سے آپ ناواقف نہیں
ہیں۔ البتہ آپ تشخیص اور علاج فرما کر مجھے نتیجہ سے بہت جلد مطلع فرماویں۔
مشکور ہونگا۔ نیز ایک والا نامہ نیاز نامہ ہذا کے پہنچنے پر مجھے غرور ارسال
فرماویں جس میں عزیزہ کے موجودہ حالات طبعیت درج ہوں تاکہ ہے۔
اللہ نے المضاعف فضل فرمایا۔ کہ شرقی صاحب کو ایک بچے کی امید
کرتے کرتے دو بچے عطا فرمائے اللہ ان بچوں اور ان کے والدین کی عمر و راز
کدے آمین۔ آپ میری طرف سے شرقی صاحب کو بڑی پرتیاک اور پوزور
مبارک باد عرض کر دیویں۔ اس میں شبہ نہیں جیسا آپ نے تحریر فرمایا ہے شرقی صاحب

سے ضیافت یعنی ضروری ہے مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ دونوں وارد بچوں کی ایک
 ضیافت کیسے اور کس حساب سے ہو سکتی ہے ہر ایک امر میں ضرورتِ حساب ہے
 اور یہاں بھی حساب کے مطابق ضیافت کی تعداد ہونی ضروری ہے آگے آپ
 دانا ہیں۔ شکر ہے کہ اللہ نے احسانِ صاحب کے گھر میں بھی تجہ عطا فرمایا ہے، اگر
 وہ آپ کے ملیں تو آپ ضروری اُن کو میری طرف سے مبارک باد فرما دیں یہاں
 یکم ماہ حال کو بہت زالہ باری و بارش ہوئی تھی جس سے چند روز گذشتہ میں مری
 کا خوب زور ہو گیا تھا۔ مگر اب دو تین روز سے مری کم تھی لیکن کل سے پھر سرد
 ہوا اور ہر وقت کی ترشح کا زور ہے جس سے سردی پھر زور پے آگئی ہے۔
 میری طبیعت تاہم اچھی ہے قدرے شکایت سے خالی نہیں ہے۔ امید ہے
 آپ مع عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا
 صاحبان کو دعا و سلام۔

بگیم پور خٹہ یا کہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۰/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا بگیم
 سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدر لایا مشکور ہوں۔ الحمد للہ
 عزیزہ زہرہ بگیم صاحبہ کی علالت کی جانب سے میری طبیعت کچھ تو ہلکی ہوئی۔

ورنہ واللہ بعض حالات و کیفیات معلوم ہونے سے میرے تو حواس اڑ گئے
تھے۔ اور اسی وجہ سے میں نے اپنے افکار کی پراگندگی میں آپ کو تشخص و
علاج کے لئے تاکیدات تحریر کی تھیں۔ جو کچھ مجھ ناچیز سے ہو سکا عزیزہ کے لئے
کیا مگر آپ کی تشخص و علاج اللہ نے کارگر کی اور عزیزہ کو صورت آدم پیدا
ہوئی۔ یہ حملہ مرض سالہا سابق کی نسبت شدید تر نظر آتا تھا۔ مگر شکر ہے کہ اللہ
نے کچھ سعی کرنے پر فضا میں معتد بہ تبدیلی فرمادی ورنہ کسی مولوی کا نقشہ بندھ
گیا تھا۔ آئندہ آپ ہر دو صاحبان امراض کی جانب سے ایسی غفلت اور سہل
انگاری ہرگز نہ فرمایا کریں۔ تاکید ہے۔

آپ یہاں تشریف آوری کا ارادہ فرماتے ہیں بسم اللہ آپ ضرور تشریف
لاویں۔ مگر تعین تاریخ تشریف آوری سے مطلع فرمادیں میں اس روز چشم براہ
ہوں گا۔

اپنے ہیڈک کیور کی تعداد کی نسبت مطلع فرمایا ہے۔ لہذا عرض ہے
کہ دو ڈیے کی تعداد سے ہرگز کم نہیں ہونی چاہئے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ خول
چھوٹے اور پتلے ہونے چاہئیں۔ سابقہ کے کھگونے اور نکلنے میں کافی وقت واقعہ
ہوتی ہے۔ میرے خیال میں لاہور کی دوکان سے ضرورتیہ لیویں۔ اگر ہیڈک کیور کے
ڈیے پہلی قیمت پر ملتے ہوں۔ تو وہ ہر حال اچھے ہیں۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔
میں کیا عرض کروں۔ اب وہاں کئی آسامیاں ایسی پیدا ہو گئی ہیں جن کے

ذمہ جدید مطالبات ضیافتوں کے پیدا ہو گئے ہیں مثلاً احسان صاحب لاہور والے۔ بنگر میں آپ کا نام اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کا نام بھی فہرست مطالبہ میں تحریر شدہ پاتا ہوں۔ آپ کی نسبت دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ مطالبہ دیگر مطالبات سے مزید ضروری ہے اور محنت طلب بھی کیونکہ مرض کا معاملہ بہت خراب تر ہو گیا تھا۔ اور معالج کو ہر طرح سے زیادہ زور لگانا پڑا ہے۔ لہذا اس کی اہمیت سبک بالا تر ہے۔ اللہ ان آسامیاں کو اگر سمجھ عطا فرماوے تو یہ نقدی کی شکل میں یہاں ادا سال فرما دیں جس سے جانبین تردد اور تکلیف سے محفوظ رہیں۔ کیا آسامیاں تجویز مذکور کی معقولیت پر صناد کریں گے۔ اُمید تو بہت ہے آئندہ جو اللہ کو منظور۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور حمیدہ عزیزاں و دیگر حضرات شعا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا نہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۴۳ء

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مزینکم

سلام سنون! وانا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ اللہ کا

ہزار ہا شکر ہے کہ اللہ نے عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کو بخار اور کھانسی سے آدم

اور کی شفا عطا فرمادی ہے۔ الحمد للہ علی ذلک۔ زیادہ مجھے خوشی اس وجہ سے
 بھی ہے کہ ایک آسامی ضیافت دہندہ نووارد ہو گئی ہے۔ ضیافت کھائیں گے
 اور مزے اڑائیں گے۔

میں اچھا ہوں اور کسی قدر مزید تکلیف کو جو موسم بہار۔ موسم سرما پر
 اضافہ پیدا کرتی ہے برداشت کر رہا ہوں۔ چند روز ہوئے تو موسم سی قدر
 گرم ہو گیا تھا مگر اب چار پانچ روز سے ترش باراں اور ڈالہ باری سے دفعتاً
 پھر سرد موسم عود کر آیا جس سے مجھے زیادہ تکلیف ہوئی۔ مگر شکریہ کہ رات سے
 مجھے آرام ہے۔ یہی وجہ توقف تحریر نیاز نامہ کے لئے ہوئی معاف فرماویں۔
 عزیز نصر اللہ صاحب کی علالت کا فکر ہے اللہ عزیز کو آرام عطا فرماو
 آمین۔ میرے خیال میں یہ تکلیف موسم بہار کی وجہ سے ہے اور امید ہے کہ اختتام
 موسم پر صحت آرام پیدا ہو جاوے گی۔ آپ کی تشویش و اضطراب کی نسبت
 میں کیا عرض کروں۔ اس راستہ میں ہم جو قسم تکالیف سے اسطر رہتا ہے۔
 آپ جس دینی نیاز مند سے یہ تکالیف بیان فرماتے ہیں۔ وہ اللہ آپ سے
 کہیں زیادہ ان مصائب عشق میں مدت سے گرفتار ہے۔ نہ پائے رخصت نہ جائے
 ماندن۔ بخدا بعض اوقات تو ایسی حالت ہوتی ہے کہ زندگی دنیاوی سے
 تنگ آکر روح پرواز کرنے پر تل جاتی ہے۔ اس پر دفعۃً دیگر حالت آوارہ
 ہوتی ہے کہ جس سے جملہ کائنات کو اپنے زیر نگین دیکھتا ہوں۔ اسی طرح سے

اپنے ایام گزروں میں تفصیل سے ان کی سرگذشت بیان کرنے کے قابل نہیں
ہے ورنہ عرض کرتا

شرح پسیدیکے کہ عاشقی چسیت

گفتا کہ چو من شوی بدانی

گھر میں اور عزیز نصرائٹ صاحب و دیگر عزیزان و مشغرا صاحبان کو دعاؤں

بیگم پور جیٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنوں! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ مشکور ہوں۔ میں
کیا عرض کروں اب کے تو یہی بات ہوئی کہ نہ خدا ہی ملانہ وصال صمیم۔
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ اذ آنکہ قبل ازیں مردار کبیر سنگھ صاحب
نے تشریف لاکر مجھ سے بہ اصرار فرمایا کہ مشینوں کے نصب کرنے کے لئے
مکان زیر تعمیر ہے اور امید ہے یکم بساکھ تک مکمل ہو جاوے گا۔ اور یکم کو
اُس میں مشین رکھی جاوے گی۔ لہذا تم بھی اس موقع پر دہاں ضرور چلو۔ جس پر
میں نے امر مذکور تسلیم کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں سفر مذکور کا ارادہ

عرض کر دیا۔ لیکن اب مردار صاحب پر سوں تشریف لائے تو فرمایا کہ عمارت
مذکورہ ۲۰ اپریل سے پہلے ختم ہونے کی امید نہیں ہے۔ لہذا تم کو وہاں ۲۰ سے
پہلے نہیں جانا پڑے گا۔ امر تسر وغیرہ کا سفر تو اس کا الحاق تھا لہذا اس کے
ساتھ وہ بھی ملتی ہو گیا۔ افسوس ہے کہ آپ کی ان دنوں کی تشریف آوری
میری تحریر مذکور سے ملتی ہو گئی۔ اگر ہوسکے تو آپ تشریف لے آویں۔ اس
میں شبہ نہیں کہ اب کٹائی فصل ربیع عنقریب شروع ہونے والی ہے اور جلد
زمینداران معہ متعلقین اس کام میں در و فصل تک مصروف رہیں گے بلکہ اب
ضمناً کام در و فصل کا شروع ہو گیا ہے۔

امید ہے آپ مع عزیزان خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
مکرمیں اور عزیزان اور جملہ شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور چندیا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰/۳/۲۰

عزیز القہ من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا تبکم
سلام سنون! والاناہ آفریز ثروت صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آج کل
مردار صاحب کے مزید اصرار پر مجھے ۲۲ کو جالندھر جانا پڑا۔ لہذا میں اس

روز اس وقت جبکہ مٹین بلڈنگ میں رکھی جاوے گی۔ ان کے شامل ہونگے اس
روز میں مولوی صاحب کے ہاں جالندھر قیام کروں گا۔ اس کے بعد۔ کے پروگرام
سے میں آپ کو مطلع کرنا تو نہیں چاہتا تھا تا کہ آپ مجھے گوجرانوالہ جانے
کی تکلیف نہ دیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ میں عزیزہ زہرہ بیگم کی تعلیم کی خاطر
گوجرانوالہ جانا اپنا فرض سمجھتا رہا ہوں اور اسی سبب سے یہ تکلیف گوارا
کرتا رہا ہوں۔ مگر میں اب دیکھتا ہوں کہ اللہ نے میری رفع تکلیف کی خاطر
عزیزہ کو یہاں آنے کی بہت عطا فرمادی ہے تو اب میرا وہاں جانا فضول
معلوم ہوتا ہے۔ لہذا میں اب گوجرانوالہ جانا فضول سمجھتا ہوں۔ شاید آپ
جبران ہونگے کہ میں لاہور کیوں جا رہا ہوں۔ وہ بات یہ ہے کہ عزیزہ غلام ظہیر
صاحبہ اپنے بھائی حقیقی نوشی محمد خاں صاحب پازل کلرک ریویس سٹیشن لاہور کے
پاس چھ ماہ سے مقیم بہ لاہور ہے۔ کچھ بیمار بھی رہتی ہے وہ اور اس کا بھائی موسم
سرمہ کے شروع سے مجھے وہاں جانے کے لئے اصرار کر رہے ہیں۔ پہلے تو سرمہ کا
بہانہ تھا اب وہ بھی ختم ہوا۔ لہذا جانا پڑا۔ میرا ارادہ وہاں ایک روز ٹھہرنے
کا ہے۔ آئندہ دیکھا جاوے گا۔ پروگرام یہ ہے کہ یکم ۲۳ کو میں امرتسر
جج صاحب کے ہاں پہنچوں کیونکہ ان کا اصرار سرمہ سے بھی پہلے کا ہے اور
کچھ ضرورت بھی ہے ۲۴ وہاں ٹھہروں اور یکم ۲۵ کو بروز سوموار میں لاہور
چلا جاؤں۔ ایک آدھ روز وہاں رہ کر واپس گھر کو چلا آؤں۔ نوشی محمد خاں

مذکور سٹیشن کے قریب آسٹریلیا بلڈنگ کے مکان نمبر ۱ میں رہتا ہے۔ میں وہاں
اُس کے گھر بیٹروں کا باقی اور خیریت ہے اور میں بھی اچھا ہوں۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت ہونگے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزاں اور جملہ شعراء صاحبان کی خدمت میں دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا لہ۔ خلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸/۵/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والا نامہ تشریف صدور لایا شکریہ ہے۔ آپ نے ۵
کے روز اپنی تشریف آوری کا وعدہ تحریر فرمایا ہے بسم اللہ آپ ضرور تشریف
لاویں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اُس روز چشم براه ہونگا۔ قریب بارہ بجے دن
اُس روز کہا ران معہ ڈولی سٹیشن بھوگپور پر آپ کے انتظار میں موجود ہونگے۔
آپ میرے لئے ہیڈ ک کیور کثیر تعداد میں جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔
ضرور لیتے آویں لہذا آنکہ اب میرے ماں بھی شاک قریب الاختتام ہے۔

افسوس ہے کہ اُس روز باوجود تلاش کے صاحب مجھ سے مفقود رہے
واللہ وہ وقت عجیب اور خاص تھا۔ تاہم اب آپ کے اور اُن کے ارشاد

کی تعمیل میں غرض ہے کہ بالفعل صاحب ہتھنار روزانہ پانچ سو مرتبہ اول و آخر
در و شریف پڑھا کریں۔ اور اس میں مانعہ ہرگز نہ کریں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ نیا زند
بھی اپنے اوقات میں اُن کا ضرور خیال رکھے گا۔ اور وہ اپنے حالات و وقتاً فوقتاً
مطلع کرتے رہیں۔ تاکہ یہ ہے۔ باقی بوقت ملاقات۔

امید ہے آپ مدد عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزاں و حضرات شعا صا حبان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع مویشیادپور

مورخہ ۱۵/۴/۱۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا مشکور ہوں۔ آپ نے
اپنی کیفیات قلبی و روحانی اُس میں جو تحریر فرمائی ہیں میں ان کو پڑھ کر نہایت
خوش اور مطمئن ہوا اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تمہارے فرزند۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید
کامل ہے کہ آپ اب منزل پر جلد پہنچ جانے والے ہیں۔ میں حالات موجودہ کی
نسبت ابھی مزید تکلیف آپ کو نہیں دیتا۔ لیکن اس قدر عرض کرنے سے باز
بھی نہیں رہتا۔ کہ آپ حالت اور سبق حاضرہ میں محویت حاصل ضرور کریں۔ اب

وہ بار و جو ہر ایک چیز پر جا دو گرا عظم نے کیا ہوا ہے جس سے ہر ایک شے کی اصلیت آپ سے پہاں تھی رفع ہو کر اُس کی اصلیت آپ کو نظر آنے والی ہے اور آپ کو اُس میں انہماک کامل حاصل ہونے والا ہے مگر شرط یہ ہے کہ آپ سو ام کے روبرو یہ داند ہرگز فاش نہ کریں اور اس پر ضبط سے کام لیں۔ کیونکہ ماہرین حضرات اسی مقام کے حصول پر نصیحت فرماتے ہیں۔ کہ اگر حفظ مرانتب نکستی زندقہ کی آیت حافط علیہ الرحمۃ کا یہ شعر پڑھا نہیں اور اُس کے معنی پر غور نہیں کیا وہ شعر آپ کی حالت کا مرقع ہے اور اُس کے معنی آپ کی حالت کے

شعرے اے دل طریق ہندی از محتب بیا موز

مست است در حق او کس ایں گمان ندارد

عزیز من! اب جو لباس ذات الہی آپ کو پہنا رہا ہے اُس کو عروم کے کا زان تک ہرگز نہ پہنچاؤ۔ مگر اس میں ایسی محویت حاصل کر و کہ کسی وقت بھی آپ کو بازگاہ معشے سے علیحدگی نہ ہو۔ ہاتھ کام نہیں کرتا۔ ورنہ نیاز مند بہت کچھ عرض کرتا۔ آپ نے اپنی حالت سے مجھے کسی قدر آگاہ فرمایا مگر عزیزہ زہراؓ کی نسبت کچھ تحریر نہیں فرمایا۔ جس سے میں متذد ہوں۔ اب آپ عزیزہ کی حالت ہرگز نہ فرماویں۔ البتہ میری طرف سے عزیزہ کو تاکید کر دیوں۔ کہ وہ اپنے قلم سے اپنے حالات حاضرہ مفصل مجھے تحریر کریں۔ تاکید ہے۔

میں تو روزانہ آپ ہر دو کی خدمت کرنے سے ہرگز دریغ نہیں کرتا۔ مگر

آپ تحریر فرماویں۔ کہ آپ اس کو کس قدر محسوس کرتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مولوی صاحب! کیا آپ دیکھتے ہیں کہ وجود واحد کے بحر اور کچھ نہیں ہے اور یہ دیکھتے ہیں کہ تمام خورد و بزرگ اور عالم و فاضل کیسے اور کس قدر مسخر ہیں اصل بنیائی سے وہ قطعاً محروم ہیں۔

امید کرتا ہوں کہ آپ معززین خیریت سے ہوں گے۔ افسوس ہے کہ آپ کی بھینس انتقال کر گئی۔ دیکھو اللہ صاحب کوئی اور سامان کر دیونگے۔ میں اچھا ہوں۔ مگر موسم بہت گرم ہو گیا ہے کہ الامان معلوم ہوا ہے آپ نے رانا سے جالندھر سٹیشن پر ضیافت لے لی۔ اس تنہا خوری سے ہم لوگوں کا نقصان اور آپ کا فائدہ ہوا۔ یہ بھی دنیا داروں کا ایک کرتب ہوا ہے السلام گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۷/۳/۲۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنوں! والانا مجاہد ان عزیز ثروت صدور لائے۔ شدت گریسے
ایام گذشتہ میں جرأت نہیں پڑی کہ میں جواب میں نیاز نامہ عرض کروں۔

امید ہے آپ میرے صنعت اور موسم کی شدت کو خیال مبارک میں لا کر یہ توقف معاف فرما دیں گے۔ الحمد للہ کہ عزیز نصر اللہ کو اللہ نے کامیابی عطا فرمائی مدت پہلے سے وعدہ اور امید بھی تھی۔ آپ کے تحریر فرمانے پر آسامی ہذا کی نیت کے خلوص پر مجھے یقین آ گیا ہے ورنہ زمانہ بڑا بے وفا ہے۔ اچھا اگر اللہ کو منظور ہو تو آسامی مذکور سے قرض ضیافت وہیں موقعہ پر وصول کیا جاویگا از آنکہ آب چاہ بوسر چاہ کا قانون درست ہے۔ میں کامیابی مذکور کی عزیز اور آپ اور والدہ ماجدہ عزیز کو مبارک باد عرض کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند کرم عزیز کو اُس کے تمام مقاصد دینی اور دنیوی میں کامیاب فرما دے آمین ثم آمین۔ آپ اور عزیزہ زہرہ بیگم کے حالات روحانی میں نے آپ کے اور اُن کے والانا محبات سے پڑھے گو آغاز حالت ہے مگر انشاء اللہ تعالیٰ اچھی ابتداء ہے اس سے قیاس ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہتر انجام ہو کر رہے گا۔ دعا ہے کہ انکم زود فرزد۔

آپ کے یہاں سے تشریف لے جانے کے بعد جس زور و شور سے گرمی نے زور مارا اور جس قدر لہجہ تپتی رہی۔ خرابی الامان۔ حالانکہ اس اثنا میں چار پانچ سے زیادہ بارشیں یہاں ہو چکی ہیں مگر گرما اپنے زوروں پر ہے۔ کل یہاں بارش ہوئی ہے۔ رات اور اس وقت دن کو بھی خشکی ہے مگر تمازت آفتاب پھر شروع ہو گئی ہے امید ہے پھر وہی گرما اور جس عود کرنے والے ہیں۔ چار روز سے کو بھی

کے فرنٹ کا فرش اوکھاڑ کر جدید لگ رہا ہے۔

آپ ضرور بالضرور عزیزیہ فصر اللہ کو کہیں ملازم کرادیجیے۔ اب اس کا گھر میں بیٹھنا بالکل فضول اور بے فائدہ ہے۔ اس کے لئے میں سخت تاکید عرض کرتا ہوں۔ اگر آپ نے اس کو ملازم نہ کرایا یا کہ عزیزیہ نے پہلو تھی کیا تو سمجھا جاوے گا۔ کہ آپ لوگ کفران نعمت الہی کے مرتکب ہیں۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان اور حضرات شعرا صاحبان کو دُعا و سلام

بیگم پور چند یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۶ مئی ۱۹۴۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون بکئی والانا محبات آن عزیز شرف عدد و رلائے جن کا شکریہ
ہے۔ لیکن میں بوجہ علالت نزلہ۔ بنجار و درد سر کہ جواب میں نیاز نامہ جلد ارسال
نہیں کر سکا معاف فرمادیں مجھے ماہ حال کے آغاز سے چند روز پیشتر عوارضات
مذکورہ شامل حال ہو گئے تھے جن کی وجہ سے مجھے عشرہ سے زائد وقت تکلیف
رہی۔ شکر ہے کہ بعد از تمام عوارضات سے آرام ہو گیا اور اب بفرمانہ تعالیٰ

آرام اور صحت کے ہوں۔ آرام ہوتے ہی مجھے خرابی عینک کی سوچھی جو بہت ناکارہ اور خراب ہو چکی تھی۔ چنانچہ میں ۱۲ بجے کو بہ سواری موٹر ہمراہ سردار شجاع سنگھ صاحب پیر سردار کیسر سنگھ صاحب علی الصباح گھر سے روانہ ہو کر اور امت سر میں چار پیسے کی وجہ سے ایک گھنٹہ صرف کر کے دس بجے دن سے پہلے لاہور وکان عینک فروش پر پہنچ گیا اور نظر کا معائنہ کرانے کے بعد دوکاندار نے کہا کہ اگر آپ چار پانچ گھنٹہ یہاں لاہور میں ٹھہر جاویں تو میں چار بجے بعد دوپہر عینکیں تیار کر کے دے دوں گا چنانچہ ہم وہاں ٹھہر گئے اور چار بجے عینکیں لے کر واپس امرت سر گئے ہیں۔ وہاں سے میں ۱۲ بجے کی شام کو سیالکوٹ پہنچا اور دوسرے روز صبح گھر آ گیا میں نے آپ کو اپنے سفر مذکور سے بدیں وجہ اطلاع نہ دی کہ آپ کو یہ خبر تکلیف کا موجب ہوگی اور خود ارادہ گو جرانوالہ حاضر ہونے کا اس وجہ سے نہ کیا کہ میں بیماری کی وجہ سے کمزور تھا۔

میں کیا عرض کروں سال گذشتہ کی گرمی میں جب کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ بیمار ہو گیا تھا اور اب بھی اُسی مرض سے انہیں ایام میں بیمار ہوا ہوں میں نے غور سے معلوم کیا ہے کہ اس کا اہل سبب کثرت ہائیڈک کیور ہے۔ لہذا میں نے اب دل میں تہیہ کر لیا ہے کہ جس طرح سے ہو سکے اس کو ترک کر دوں۔ چنانچہ میں نے دس بارہ روز تو یہ بالکل نہ کھائی۔ بعد میں اب دوسرے تیسرے روز بعد کبھی کبھی ایک کھانا ہوں تاکہ اس کے دفعۃً ترک کرنے سے کوئی شدید

عارضہ نہ پیدا ہو لہذا آپ اپنی اور میڈک کیوز تیار کرنے کا ارادہ نہ فرماتے
پھر دیکھا جاوے گا۔

یہاں مدت سے بادشہ ہوری ہے اور دوسرے تیسرے روز ہو جاتی ہے
اب موسم اور ہوا کی شدت گرامفقود ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت
سے ہونگے میں بھی اب اللہ کے فضل سے اچھا ہوں۔
عزیز نصر اللہ کی نسبت جہاں اور جیسا آپ پسند فرماتے ہیں عمل فرماویں
مگر بیکار نہ چھوڑیں۔ بیکاری مضر ثابت ہوگی۔
گھر میں احمد جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔ جملہ صاحبان شجر کو سلام۔

بیکم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۱/۴/۳۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم
سلام سنون! خدا کرے کہ آپ بخیریت تمام آج اپنے دولت خانہ پر
تشریف فرما ہو گئے ہوں۔ اپنی خیریت اور سفر کے حالات سے مطلع فرماویں۔
جیسا کہ میں نے آپ کے مکانات مشترکہ کی نسبت گزارش کیا تھا۔ اس کی نسبت
مجھے فکر پیدا ہو گیا ہے۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۴/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون ! والانا ماہ العزیز ثروت صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ گو

بالندہ سے واپس آنے پر مجھے بخار شدید سے سابقہ پڑا۔ مگر شکریہ ہے کہ اللہ

نے اپنے فضل و کرم سے اس سے جلد نجات فرمادی۔ اور اب میں بالکل آرام

سے ہوں۔ لیکن افسوس ہے کہ میرا بخار کا بہت زور ہے۔ اور یہاں کوئی

گھر نہیں جس پر ہسپتال کا ہشیدہ نہ پڑتا ہو۔ اسی صحن میں ہمارا گھر بھی ملیر باسے

ہسپتال ہے۔ مگر اللہ کا شکر ہے کہ تاہنوز سب کی حالت گو کمزور

ہے مگر سب کے سب رو بہ صحت ہیں۔ اپنی اپنی باری پر فراش ہوتے رہے ہیں

مگر اللہ آرام دے رہا ہے اور صحت پا رہے ہیں۔ ہرگز مقام فکر نہیں ہے۔

تاہم کاروبار خانہ داری اور خصوصاً تیاری کھانے میں سخت اتیری رہتی ہے۔

لیکن شکر ہے کہ وقت اچھا گزر رہا ہے۔ اسی صحن میں عرض ہے کہ بہ حالات

مذکورہ بالا آپ بالفعل شعرا صاحبان کو ستمبر میں ہمراہ نہ لائیں۔ پھر آئندہ موسم پر

اس کو منتوی رکھیں۔ مگر خود بدولت ستمبر میں ضرورتاً شریف لائیں اس میں

ہرگز ہرگز الفتوانہ فرماویں معاملہ مکانات کی نسبت زبانی عرض کروں گا۔

بالفعل اس کا کوئی اقدام نہیں کیا گیا اور نہ ارادہ ہے۔ وجہات زبانی عرض ہو گئے۔

واللہ میری طبیعت بہت ادا اس رہتی ہے اور اس جملہ عالم اور اس کے اہالیان
اور اسباب کو دیکھ کر سخت بے مزہ ہوتی ہے۔ ادا اس کی کسی چیز سے نہ لطف
آتا ہے اور نہ مزہ حاصل ہوتا ہے۔ واللہ اب تو یہاں کا قیام اوپر اور بیگانہ
اور اجنبی معلوم ہونا رہتا ہے نہیں معلوم کہ یہ سفر کب ختم ہوا اور مجھے اپنے وطن
اور گھر میں پہنچنا کب نصیب ہو اس میں شبہ نہیں کہ باوجود شدت سفر کے میں کم سے کم
تھائی وقت تو اپنے وطن اور گھر میں روزانہ صرف کرتا ہوں لیکن باقی وقت سفر کی
شدائد میں ضرور صرف ہوتا ہے اور اپنے آپ کو سخت ناگوار اور بے لطف معلوم ہوتا ہے التجا اور
دریافت کرنے پر ارشاد ہوتا ہے کہ اب چنداں مزید مفارقت نہیں تاہم اپنی
بے کلی اور اشتیاق یار کے لئے تسکین مذکور کافی نہیں ہے لیکن کیا کیا جائے۔
دست بدست دگرے پائے بدست دگرے تاہم اس میں شبہ نہیں کہ یہ دنیا
اور اس کی جملہ فضا اپنی طبیعت روحانی کو سخت ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ زیادہ
تکلیف یہ ہے کہ یہاں کوئی ایسا محرم راز نہیں جس سے حال دل بیان کر کے
طبیعت کو ہلکا کر لیا کروں۔ ایسا راز داں یار کو جبرائیل سے درے ملنا محال
ہے۔ مگر اپنی پیرانہ سالی اور اس کے عوارضات سے کو جبرائیل امریکہ سے
قریب دکھائی نہیں دیتا۔ اندریں حالات میں کیا کروں بس وہی بات ہے کہ
قرودیش برجان مدویش میں زیادہ اس پر کیا عرض کروں۔ دل میں اندویش انہم و دانند دل میں
اور حالات کیا عرض کروں۔ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ زیادہ تحریر

کرنا مگر ہاتھ لکھنے والا کہاں سے لاؤں۔ لہذا سلام
گھر میں اور جملہ عزیزان و شتر اصحابان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یارہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز ثروت صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں

آج کل آدھم سے ہوں اور آپ کی خیریت مطلوب۔ میں آپ کے ایک امر میں مشورہ
طلب کرتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی التجا ہے کہ اگر آپ اس کو مناسب سفر

فرماویں تو تحریر فرماویں کہ کیا آپ ہم سفر ہو سکتے ہیں۔ عرض یہ ہے کہ چند سال

سے ایک شخص مسمی احمد حسن قوم اراٹیں ساکن شہر دہلی حضرت مولانا صاحب

مرحوم کا معتقد ہے اور چند مرتبہ یہاں معہ اہلیہ خود آیا بھی ہے مگر روز اول سے

اُس کا تقاضہ میرے دہلی لے جانے کا رہا۔ اور میں بھی اُس کے مزید ورمزید تقاضا

سے وہاں جانے کا وعدہ ضرور کرتا رہا ہوں۔ محض محبت کی وجہ سے وہ ہر ایک

سال میں کسی نہ کسی تہ کا پارسل بذریعہ ریلوے مجھے ارسال کرتا رہا ہے۔

جس کے آنے پر میں بہت شرمندہ ہوتا رہا ہوں اور اُسے تاکید سے ایسے

پارسل کے نہ ارسال کرنے کی تاکید تحریر کرتا رہا ہوں۔ مگر اُس نے یہ بات کبھی نہ مانی۔
 اور ترسیل پارسل مذکور ہمیشہ کرتا رہا۔ سال گذشتہ کے مزید درمزیہ اُس کے تقاضا پر
 میں نے اُس سے ستمبر حال کے آنے کا وعدہ کیا تھا۔ خیال تھا کہ یہ وقت فراموشی
 سے گزر جائے گا۔ لیکن کل اُس کا طول طویل خط معہ پارسل فروٹ مجھے پہنچا۔ پارسل
 تو ابھی ریویسے والوں کے پاس ہو گا۔ لیکن اُن کے خط مذکور کی تاکیدات اور کیے
 وعدوں کو یاد دلانے نے مجھے پانی پانی کر دیا۔ اس سے اپنے دل میں تہیہ کر رہا
 ہوں۔ کہ اگر ہو سکے تو میں وعدہ مذکور ضرور ایفا کروں اور انہی ایام ستمبر میں دہلی سے
 ہواؤں۔ اس پر اب یہ فکر پیدا ہوا کہ یہ سفر مجھے تنہائی میں تکلیف دہ ہو گا فلان
 کا ہونا ضروری ہے اور یہ بھی یاد آیا کہ آپ یہاں تشریف لانے والے ہیں اور یہی اُن
 آپ کے تشریف لانے کے ہیں۔ پس مناسب معلوم ہوا کہ آپ سے اول یہ مشورہ طلب
 کروں کہ دہلی جانے کا غزم کروں یا نہ کروں اور غزم کی حالت میں ہمراہ کس کو لوں۔
 میں یہاں سے مسمی مہندیا اور کسی کو ہمراہ لے سکتا ہوں۔ مگر تجربہ ہے کہ یہ لوگ
 امور سفر سے ناواقف ہونے کی وجہ سے مجھے ہرگز مفید اور آرام دہ نہیں ہو سکتے
 اندرین حالات میں نے مناسب خیال کیا کہ آپ سے دریافت کروں کہ آپ یہاں
 کب تشریف لانے والے ہیں۔ اور نیز یہ بھی آپ سے دریافت کروں کہ کیا آپ کے
 دل میں دہلی دیکھنے کی اُمنگ ہے۔ اگر ایسا ہو تو میں سب سے بہتر آپ کی ہمراہی
 پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ خوب گذرے گی جو مل مچھیں گے دیوانے دوا اگر ایسا نہ

ہوسکے تو میں کسی اور کو ہمراہ لے جاؤں گا۔ یہ ہرگز ہرگز خیال نہ فرماویں۔ کہ میں آپ کو
دہلی جانے کے لئے مجبور کرتا ہوں۔ اگر آپ خوشی سے پیشہ فرماویں تو آپ دہلی جانے
کا ارادہ فرماویں۔ ورنہ ہرگز ہرگز عزم نہ فرماویں۔ تاکید ہے اگر آپ جلد یہاں تشریف
نہ لائے جیسا کہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ تو میں شاید دہلی چلا جاؤں اور آپ کے نیل و مرام
یہاں سے واپس ہوں۔

براہ مہربانی آپ اپنے ارادہ سے بہت جلد بلکہ بوایسی ڈاک مجھے مطلع
فرماویں۔ واللہ میں دہلی کے سفر سے ہرگز خوش نہیں ہوں۔ مگر مجھے احمد حسن کے
حسن سلوک نے مجبور کر دیا ہے کہ جس طرح سے بھی ہوسکے میں ایک مرتبہ دہلی ضرور
جاؤں گا امید ہے آپ بوایسی ڈاک اپنے جملہ عزائم سے مطلع فرماویں گے۔
میرے دل میں آپ سے عرض کرنے کے لئے باتیں تو بہت ہیں۔ لیکن ہاتھ کی
کمزوری اور نیز آپ کی تشریف آوری کی امید سے میں تاہتوز وہ عرض نہیں کرتا۔
اگر خدا کو منظور ہو تو بالمشافہ عرض ہوں گے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان و مشر اصحابان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹیارہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳/۳/۱۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! کل شام وقت والا نامہ آن عزیز بزرگت صدور لایا۔ شکریہ
ہے۔ میں آپ کے ارادہ عزم سفر و ہلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اذ آنکہ اس سے
مجھے انشاء اللہ تعالیٰ سفر میں آرام کافی رہے گا۔ آگے جو اللہ کو منظور۔ لہذا
ضروری اور بہت ضروری ہے کہ آپ بدین نیاز نامہ ہذا یہاں تشریف لے آئیں
آپ کی تشریف آوری پر جیسا مناسب ہو گا کیا جاوے گا۔ مگر آپ کا جلد تشریف
لے آنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اندر میں حالات میں آپ کا انتظار پرسوں
بتاریخ ۹/۵ کو کروں گا اور اس روز شام تک میں آپ کے دیدار فیض آثار
سے مسرت و فرحت حاصل کروں گا۔

آپ کے تحریر فرمانے سے مجھے عزیز ہنسیم کی حالت بخار و علالت سے
بہت فکر پیدا ہوا۔ مگر دیکھا گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز متعاقب فکر نہیں ہے اور
امید ہے عزیزہ کو صورت آرام ہو یا ہو گئی ہوگی۔ تاہم جب تک آپ مطلع نہ
فرما دیں میں عزیزہ کے فکر سے خالی نہیں ہوں۔ اللہ کہے عزیزہ کو آرام ہو گیا ہو۔
اور آپ بے فکری سے اپنا سفر طے فرما دیں۔

معروضات تو بہت ہیں جو قابل عرض ہیں چونکہ آپ تشریف لانے والے

ہیں۔ وہ وقتاً فوقتاً عرض ہوتے رہینگے۔ میں نے کل کے نیاز نامہ میں آپ کے عرض کیا تھا کہ آپ لاہور سے میرے لئے چاء خرید فرما کر لیتے آویں۔ چونکہ آپ جلد تشریف لانے والے ہیں۔ اور نیز ابھی کچھ ذخیرہ چاء میرے پاس موجود ہے لہذا آپ چاء کی خرید کسی دوسری تشریف آوری کے وقت چھوڑیں۔ اوداب آپ جلد تشریف لے آویں۔

آپ عزیزہ نسیم کو میری طرف سے پیار اور سلام دیویں اور میری طرف سے عزیزہ کو فرما دیویں۔ کہ انشاء اللہ تعلقے آپ تو بالکل اچھی اور شفا یاب ہیں ہرگز مقام فکر نہیں ہے۔ امید ہے عزیزہ کو معتد بہ آرام حاصل ہو گیا ہوگا۔ میں عزیزہ زہرہ بیگم کے فکر صحت سے اکثر اوقات متفکر ہو جاتا ہوں۔ اذ آنکہ ابھی منزل فقران کو طے فرمائی ہے۔ اور اس میں صحت کی بے حد ضرورت ہو کر رہتی ہے۔ اللہ کے فضل و رحم سے ان کو کافی شفا حاصل ہو جاوے۔ آمین۔ امید ہے آپ عزیزاں خیریت سے ہونگے و استلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور
مؤرخہ ۱۰/۱۱

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! میں کل آپ کے رخصت ہو کر خیریت تمام بارہ بجے سے پہلے

گھر پہنچ گیا۔ اُن عنایات کا جو آپ نے مجھ پر مہذول فرمائے میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں خصوصاً عزیزہ کسٹور کا جو دو وقت روزانہ میری خاطر جدوجہد عظیم میں مبتلا رہیں۔ میری طرف سے آپ اس کو پیارا اور دعا دیوں۔
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۲ مئی ۱۹۴۲ء

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تعالیٰ تسکیم
سلام سنون! آن عزیز کے والائے شرف صدور لائے شکریہ ہے
آج کل میری صحت اچھی نہیں ہے۔ نزلہ اور زکام قبل از وقت مجھے تار ہے
گو ان عوارضات بدنی نے مجھے تنگ کر رکھا ہے۔ مگر میری طبیعت چونکہ
دیہ سے ان کے برداشت کی عادی ہے۔ وقت کو تکلیف سے مگر معمولی طرز
پر صرف کر رہی ہے۔ مگر ان سے ناقابل برداشت جو بات اس وقت مجھے
تار رہی ہے وہ میری طبیعت کی اداسی ہے۔ دنیا اودا فیہا میں اب کوئی
چیز ایسی نظر نہیں آتی جس میں کوئی دل لگی پیدا ہو اور میری طبیعت کو ہلکے
البتہ عالم ثانی کی دلربائی اور لذتیں ہر وقت پیش نظر رہتی اور دلکش معلوم

ہوتی ہے۔ جتنا وقت وہاں صرف ہوتا ہے بس اسی وقت کو میں وقت سمجھتا ہوں
 مگر یہاں کے اوقات ہر وقت بے مزگی اور بے ہودگی سے لبریز پاتا ہوں
 یہاں اپنی طبیعت اس قدر اچاٹ اور بے لطف رہتی ہے کہ ان کا بیان
 میری قلم اور میری زبان کے بیان سے باہر ہے اندریں حالات میں بار بار
 سوال کرتا ہوں کہ جب دنیا اور مافیہا مجھ پر بے لطف کر دی گئی ہے تو اب
 میرے یہاں رکھنے اور بقید حیات مجھوس رکھنے کا کیا فائدہ ہے۔ اس پر حکم
 ہوتا ہے کہ گھبراؤ نہیں وہ وقت قریب تر ہے جب تم کو اس جہنم سے رہا
 کر دیا جاوے گا۔ ابھی تمہارا وہاں رہنا کسی مصلحت کی وجہ سے اور کسی مقدر
 کی وجہ سے ہے ورنہ تم کبھی کے یہاں ہوتے لیکن اب بھی تم اس کا خاتمہ سمجھو۔
 اس پر میں دم بخود ہو کر خاموش ہو جاتا ہوں لیکن اپنی ادا اسی میں سرور و فرق
 نہیں آتا۔ ادا اس ہوں اور سخت ادا اس۔ یہ کمینت رات جس کو دنیا والے حیات
 کہتے ہیں ختم ہونے میں نہیں آتی۔ خدا جانے وہ کون مصلحت ہے جس سے ایام
 مجبوسی اس قدر طویل ہو رہے ہیں۔ بخدا میں تو اس طوالت سے بجان تنگ
 آگیا ہوں۔

واللہ ایک آپ کی محبت اور صحبت ہے جو جس وقت یاد آ جاتی ہے۔
 تو ایک لہر خرمی دل پر حاوی ہو جاتی ہے ورنہ خیر۔ پھر وہی ادا اسی اور وہی
 آہ و نالہ قلبی ہے جس سے واپسی کے وقت میں فرصت نہیں ہے۔ یہ حالات

ہیں جو مدت سے مجھ پر مسلط ہیں۔ اور ابھی ان سے نجات نظر نہیں آتی۔

باقی رہا یہ امر کہ میں کیا ہوں اور کون ہوں۔ یہ امور ات معطلی کو بہتر معلوم ہیں اپنی زبان اس میں لال اور گونگی ہے۔ البتہ اس قدر عرض کرنے سے باز نہیں رہتا کہ ہر روز یہ حالت ہے کہ خدا خود میری مجلس بوشنب جانتیکہ من بودم۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ گھر میں اور جملہ عزیزان و شغرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹/۳/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تمکیم
سلام سنون! والانا مرآۃ الغریزہ شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ کے
والانا مر سے میں نے ان اثرات کو جو کبھی میری مفارقت جسمانی سے آپ پر
عاید ہونے والے ہیں پڑھے۔ بلاشبہ یہ مفارقت بھی ایک بلائے عظیم ہوتی
ہے گو فقرا کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ میری اُدا سی سے آپ
میری قرب موت کے معنی سمجھتے ہیں۔

عزیز من! اگر قرب موت جسمانی مجھے معلوم ہو جاتا تو یہ اُدا سی مجھ پر کیوں

مسلط ہوتی۔ واللہ اس وقت تک مفارقت جسمانی بذریعہ موت ابھی مجھے
دور نظر آتی ہے اور اسی وجہ سے میں اندرونی اور بیرونی حالتوں میں واویلا
کرنا ہوں۔ کہ یہ شب مفارقت جلد ختم ہو۔ میں نے اپنی حالت کے زار ہونے
سے آج رات بھی استصواب کیا تھا۔ لیکن جواب وہی عرصہ طولانی کا تھا جو
پہلے ملتا رہا ہے۔ لہذا عرض ہے کہ آپ ابھی زیادہ قلق کو اپنی خاطر خاطر میں
حکیم نہ دیویں۔ اس میں شبہ نہیں کہ میں اس حالت وصل و فرحت کا دل سے
متمنی ضرور ہوں۔ کیونکہ عملاً یہ عالم مصائب و مفارقت کا ہے اور سخت جد جہد
پر بھی مفارقت سے مصیبت سے ہرگز خالی نہیں ہے۔ انہیں حالات عرصہ جہاں
فانی اپنے پردت سے تنگ ہو رہا ہے اور اب اس کی تنگی اپنے پر زیادہ محسوس
ہوتی ہے۔ مگر تاہم یہ آخر وہ دن ضرور آئے والا ہے جب میں نے مستحق کو
اپنی آنکھیں عشق و محبت میں لے کر ایوانِ بستی میں چھلانگ ماری ہے۔ خواہ اس
میں کچھ عرصہ ہی کیوں نہ ہو مگر تاہم یہ وقت قریب تر نظر آتا ہے۔ آپ بھی متفکر
نہ ہوں آخر آپ صاحبان نے بھی تو وہیں جانا اور قیام دائمی کرنا ہے اور قانون
المرمٰن احب معدن کے زیرِ آب اور میں انشاء اللہ تعالیٰ کیجا اور ایک مقام پر
رہنے والے ہیں۔ پھر فکر اور اندیشہ مفارقت کیسا۔ اگر کچھ درمیانی مفارقت عارضی
طور پر ہو تو کیا آپ اب گوجرانوالہ قیام پذیر نہیں اور میں بیگم پور جیٹ پالہ۔ بس
بموجب قسم وہ درمیانی مفارقت قیاس فرما لیویں۔ آپ اپنے اور میرے میں اب

مفارقت کے خیال اور اندیشہ کو دل سے باہر نکال دیں واللہ وہ تو مدت سے
معدوم ہو چکا ہے جن میں اتنا اتصال دائمی قرار پایا گیا ہو ان کو مفارقت کا
اندیشہ دل میں لانا کیا حرام نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ پیارے مولوی صاحب! اودیہ
فانی خرقہ اپنے اوپر سے جلد اتار پھینکیں اور سرمدی خرقہ پہن کر یار کو آغوش میں لے
ہوئے اپنا آپ نایودوم معدوم کر کے یار کے بکھل میں گھس کر یار ہی بن جاویں واللہ
یار نے مجھے تو وعدہ مذکور کے ایسا کا ہزاروں بلکہ لاکھوں مرتبہ قول و اقرار دیا ہوا
ہے۔ اور نیز آپ کی نسبت بھی قول صادق دیا ہے کہ آپ اور میں یکجا بلکہ یک تن
ہوں گے۔ پھر اندریں حالات فکر کیا اور اندیشہ کیا۔ آپ میری اداسی ملا حظہ
فرماتے ہیں۔ بھلا یہ کس لئے ہے صرف اس وجہ سے کہ جب مفارقت بدنی پر یار
نے بظریہ مذکور ملنے اور جام وصال پلانے کا وعدہ فرمایا ہے تو اس عظمت کدہ
مفارقت میں کیسے قیام کر سکوں۔ سقاہم دبلم شل باظہورا اس کے معنی
میں ہے۔ آپ جانتے ہیں شراب ظہور کس کو کہتے ہیں۔ بس اسی حالت کو جس کو میں
نے اوپر عرض کیا ہے جب قطرہ بحر ناپید کنار میں مل گیا اور اپنی کاذب ہستی نابود
ہو گئی اور بحر کی ہستی میں اپنے آپ کو پایا اور زندہ پایا تو شراب ظہور کی حالت
نشہ ظہور اس پر وارد ہو گئی اور درود کھ اور غم و الم خرقہ فانی کے ساتھ ساتھ
رہے اور یہ سونا کندن اپنی اہل کان کے مرکز میں مقیم ہو گیا اسی کو فقہاء فاذا
فوزنا عظیماً کہا گیا ہے۔ میں اس سے آگے آپ سے کیا عرض کروں۔ زبان

لال ہے اور قلم جگہ شکافتہ اور شکستہ۔ اس سے اگر کوئی مزید دریافت کرنا چاہے
تو شعر مذکور کے مفہوم پر کاربند ہو جاوے۔ پھر پورا پتہ حاصل ہو جاوے گا۔

شعر ۳ پرسیدیکے کہ عاشقی چسیت

گفتار کہ چو من شوی بدانی

آج کل میں خیریت سے ہوں اور طبیعت اچھی ہے۔

آپ حب یہاں تشریف لاویں تو لاہور سے میرے لئے ایک سیرنجیہ چاہ
اور نور شید عالم جتتری اور نیز اپنی ساختہ ہیڈک کیور ضرور لیتے آویں مشکور ہوں گا۔
امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔

نیز عرض ہے کہ پرسوں مجھے دہلی سے نواب احمد حسن صاحب کا خط آیا ہے
جس میں وہ بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی وساطت سے
میں مولوی محمد حسین صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ کہ انہوں نے مجھ سے
عمر بھر پیار کرنے کا وعدہ فرمایا ہے لہذا ان کا شکریہ عرض ہے۔ نیز وہ آپ کو
مکرمہ دہلی تشریف لے جانے کے لئے تمکلت ہیں۔ آج کل ہر وی روزہ فسنڈ
ترقی کر رہی ہے۔ اور میں بھی کیل کانٹے سے تیاری کر رہا ہوں۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پو رجنڈ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۳

شریہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! وانا نامہ آنحضرت شرف سے ور لایا۔ شکر یہ ہے۔ اُمید ہے
آپ اپنی کیفیت نو میں ضرور مرشار ہونگے۔ اور عزیز زہرہ بیگم صاحبہ کو اُس سے
محروم نہیں رکھا ہوگا۔

میں کیا عرض کروں کہ یہ ایام تو میرے فکر میں گذرے ہیں۔ کیونکہ پہلے عزیز
طفیل محمد مرض نمرینہ اور بخار سے بیمار ہو گیا۔ جب اُس کو کئی روز کے بعد اللہ نے
آرام دیا تو پھر عزیز صاحب بخار اور درد شکم سے سخت بیمار ہو گیا۔ مگر شکر ہے۔
کہ اللہ نے اُس کو بھی صحت و آرام عطا فرما دیا ہے۔ میں انہی افکار و تودعات سے
آپ کو نیاز نامہ تحریر نہیں کر سکا۔ معاف فرمادیں۔

میں آپ کے خفیہ طور پر ایک نیا گرشیدہ یا جریا بیان کرتا ہوں۔ وہ مولوی
صاحب جالندھری کا معاملہ ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ عمر بھر میں اُس کے دنیاوی
معاملات کے اجراء و کامیابی کا آلہ بنارہا اور کون مہلتہ اور دن ایسا گزرا ہے
جس میں اُس نے مجھے آلہ کار نہ بنایا۔ جو کچھ آپ اُس کے پاس یا اس میں آپ
دیکھتے ہیں سب کچھ کی توجہ کے نتائج ہیں اور بس۔ مگر بہ قضا صدائے فطرت بدحو
عوام اور خصوصاً بنی اسرائیل کا حصہ ہے زید کا تلب و حی رسول اللہ ﷺ کی مانند

نام بردہ کو یہ سوچ گئی کہ یہ تفضلات میری اپنی لیاقت کا نتیجہ ہیں اور اسی وجہ
اُس کے خیالات کسی قدر ستا خانہ مدت سے میرے ساتھ چلے آتے تھے۔ مگر واللہ
سالہا سال اس کو گزر گئے۔ مگر میں نے اُس کے کاموں کو اُسی طرح سے کیا جیسا کہ
پہلے کرتا تھا اور ارادہ تھا کہ اسی طرح سے میں اپنی مدت العمر بسر کروں گا۔ مگر
اس میں ایک اور راز بھی اب تک اس کے لئے مہرستہ رہا ہے کہ میں نے
روزِ اوّل سے اس کو یقین دلادیا کہ یہ سب کچھ حضرت مولوی محمد معظم صاحبِ قدس
اللہ سرہ الغریب سے ہے۔ میں ان کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں اور وہ مہربانی
فرما کر وہ کام کر دیتے ہیں۔ یہ راز اس وجہ سے اختیار کیا گیا کہ میری حالت یہ لوگ
واقف نہ ہو سکیں اور میری رفتار طے منازل فقر میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔
چنانچہ اس پر اُس کو ایسا لگایا گیا کہ وہ ابھی تک اس پر جھامیٹا ہے اور مجھ کو
محض پیغامبر اور چٹھی رساں سے زیادہ وقعت نہیں دیتا۔ اس اشار میں اُس نے
مجھ سے ہزاروں نہیں لاکھوں گستاخیاں کیں مگر میں ان کو اپنے راز کی پوشیدگی
کے لحاظ سے خوشی سے ہمیشہ برداشت کرتا رہا۔ حتیٰ کہ اب یہ پیمانہ بھر رہا ہے پر
آگیا۔ وہ اس طرح پر کہ اُس کی خباثت نفس اور اس کی بعض اوقات کی
گستاخیاں مجھے اب میری طبیعت کو ناقابلِ برداشت معلوم لگیں اور فی الواقعہ
چونکہ میرے منازلِ جلد طے ہو چکے لہذا مجھے اپنے اختیارات کی چنداں ضرورت
ہی نہ رہی۔ مگر اس حالت میں بھی وہ اپنی اُسی صراطِ پرستی قائم تھا اور ہے۔ ان

حالات میں میری دلی توجہ اُس کی جانب سے مکدر ہو گئی اور میں اس نئے کام اور اُس کی دنیاوی حالت، باذنیع قائم رکھنے سے پہلو تہی کرنے لگ گیا۔ جس سے وہ پہلے تو اکڑا مدت تک رہا مگر پھر ایک پیرا اپنی قنوت میں جاتے دیکھ کر اب پیچھا اٹھا۔ اور ان دنوں ایک طوفان و طویل خطا اس نے مجھے ڈاک سے ارسال کیا کہ ان دنوں مدت سے میں قنوت میں ہر طرح سے گزرا جاتا ہوں آپ حضرت مولانا قدس اللہ سرہ کو میری طرف توجہ نہیں دلاتے یہ آپ کا شیوہ کیا بُرا اور ظالمانہ ہے۔ اس خط میں انہوں نے بے حد الزامات گستاخیوں کا مجھے مورد بنایا۔ جس پر واللہ مجھے ضرور غصہ آیا مگر میں اُس کو دبا گیا۔ اس میں اس نے مجھے ظلمانی یعنی تاریک سیاحہ دل کا بھی خطاب دیا ہے جس کو میں اپنے حق میں تمام دشنام سے بدتر و دشنام نبیاں کرتا ہوں۔ خیر اس کے جواب میں میں نے کل حضرت کی جانب سے ایک تہدیدی خط تحریر کر کے ارسال کیا ہے۔ اُس پر احسانات جواب تک مدت العمر میں ہو چکے ان کی تعداد تو واللہ لاکھوں سے متجاوز ہے۔ مگر تاہم ان میں سے چند ایک گنا کر اُس کو بنایا گیا ہے۔ کہ ہم نے تمہاری اس قدر عذات کیں اور مدت العمر میں بہت ایک فرمائش تعمیر مسجد اور دیوار و صند کی کی تھی۔ اور تم نے جیسے مسجد کی تعمیر کی اور اس میں اپنے معمار کو اختصار کا مسمیٰ کی جیسے جیسے سرگوشی۔ سے آپ تاکید کرتے رہے اور وہ اُس پر عمل پیرا ہوا ہم اسی وقت سے ان جملہ باتوں سے واقف ہیں اور ہمارے روضہ

کو مرگوشی سے قطعاً چھوڑ دیا گیا۔ بسلاؤ تمہارا کون سا حق ہمارے ذمہ ہے کہ آئے
دن زین تو ہم پرکتے ہو۔ ہم تمہارے باپ کے نوکر نہیں ہیں اور تم اپنے میں کسی
خوبی کو دیکھو اگر کوئی ہے تاکہ اُس کے بولتے پر ہم پر تمہارا کوئی حق خدمت ثابت
ہو سکے۔ نرغیہ بڑی ڈانٹ کا خط کل روانہ کر دیا ہے۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔
اور وہ کیا کرتا ہے۔ سچ یہ ہے کہ اگر وہ خاموش ہو جاوے۔ تو میں اُس کی روزانہ
فرمائشوں سے بچ جاؤں۔

آپ اپنی حالت سے مفصل مطلع فرماویں کہ اب کیسی ہے کہیں بنجانے
پھر عود تو نہیں کیا اور عزیزہ زہرہ بیگم کو کتنا حصہ ملا۔ امید ہے آپ تفصیل سے
تحریر فرماویں گے والسلام۔ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کو بعد سلام واضح ہو کہ آپ کا
خط مجھے پہنچا جس کا شکریہ ہے۔ آپ اپنے قلم سے تحریر کریں کہ سبق نو کا آپ کو
کیا حصہ دیا گیا ہے اور اُس نے آپ کی حالت پر کیا اثر کیا ہے اور اب کیا حالت
و کیفیت ہے مفصل تحریر فرماویں۔ اور خیریت ہے والسلام
جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جیٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۸/۱۲/۳۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ لیکن میں اپنی بعض مشرو
 فیست اور پریشانیوں سے آپ کی خدمت میں جلد جواب عرض نہیں کر سکا۔ مصروفیت تو
 یہ تھی کہ علاوہ اور مہمانوں کے ۲۵ کو بابو عبد اللہ نے اپنے برادر خرد اور بابو عبد الغنی
 صاحب کے تشریف لے آئے اور کل بعد دوپہر واپس ہوئے ہیں۔ تاہنذا بعض
 لوگ یہاں موجود ہیں اور بعض آ رہے ہیں اور بعض جا رہے ہیں۔ لیکن واللہ اپنی
 پریشانیوں سے ان محافل سے کچھ مزہ نہ آیا اور نہ آنے کی کوئی امید ہے اپنی پریشانی
 اس وجہ سے ہیں کہ ۲۳، ۲۴ دسمبر کی درمیانی رات کو شام سے صبح تک خوب بارش
 ہوئی جو زمیندارہ اغراض کے لئے کافی سمجھی گئی ہے۔ اور اس میں ذالہ باری بھی خوب
 ہوئی جس سے ہوا میں سردی اور رطوبت بے شمار پیدا ہو گئی۔ جو میرے مرض نفس
 کے اضافہ کے لئے کافی تھی۔ چنانچہ اس سے مرض کے متواتر حملے ہوتے ہیں اور فرو
 ہو جاتے ہیں مگر میں تکلیف میں ہوں اور یہاں سردی کا بہت زور ہے دوسری
 پریشانی جس نے میری حالت بہت تباہ کر رکھی ہے وہ عزیز صاحب کی ملاکت ہے
 کئی ڈاکٹروں کو عزیز دیکھا گیا ہے۔ انہوں نے معائنہ کے بعد یہ کہیں یہ بتلایا
 ہے کہ عزیز کا بگاڑ سب سے بڑھا ہوا ہے۔ مگر یہ گزشتہ قناک نہیں ہے۔ لیکن بہت

کمزور ہے اور ہوتا جا رہا ہے اور رنگ زرد ہے اور کمزوری بڑھ رہی ہے اور
 بھوک کم ہے اور بعض وقت اس کو درد شکم بھی ہو جاتی ہے۔ اس سے اپنے فکر کا
 کوئی اندازہ نہیں ہے۔ بعض ڈاکٹر نے شبہ کیا ہے کہ عزیز کے پیٹ یعنی معدہ میں کرم
 مہک ورم ہیں۔ اور یہ جملہ عوارضات اس کی وجہ سے ہیں۔ چنانچہ عزیز کا قدرے پانخانہ
 کرم مذکور معلوم کرنے کے لئے کل لاہور میڈیکل ایگزامینر کے ملاحظہ کے لئے بسبیل ڈاک
 ارسال کیا گیا ہے تاکہ بعد ملاحظہ وہ نتیجہ سے مطلع کریں۔ دیکھئے اس سے کیا نتیجہ برآمد
 ہوتا ہے۔ اللہ اپنا فضل و کرم عطا فرماوے اور نتیجہ اور علاج میں آسانی پیدا فرماوے۔ بات یہ
 ہے کہ میں اپنی علالت سے تو ہرگز چنداں پریشان نہیں ہوں جتنا کہ مجھ کو عزیز مذکور
 کی علالت نے پریشان کر رکھا ہے۔ آپ اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ عزیز کی صحت
 کے لئے ضرور بالضرور اپنے اوقات خاص میں دعا فرماویں۔ مشکور ہوں گا۔

میں نے اپنی پریشانیوں کے موجبات تذکرہ بالا تو عرض کئے واللہ آپ
 کی علالت سے بھی میں معتد بہ پریشان رہتا ہوں۔ گو اپنی چشم بصیرت آپ کی صحت
 کی تسکین دیتی ہے مگر جب تک آپ اپنے قلم سے اس کی تصدیق نہ فرماویں۔
 تسکین مکمل حاصل نہیں ہو سکتی لہذا براہ مہربانی آپ اپنی اور گھر کی خیریت سے بواپسی
 ڈاک مطلع فرماویں تاکہ میرے قلب خریں کو کچھ تسکین حاصل ہو سکے۔

عزیز نصر اللہ صاحب کیا واپس تشریف لے آئے ہیں۔ میں زیادہ کیا عرض
 کروں۔ آپ دانا ہیں والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا سلام

میں آپ کے جواب کا سخت منتظر ہوں۔ جلد ارسال فرما دیں۔

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳۳۱ھ

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا حکیم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں ان دنوں میں جلد جواب اس وجہ سے عرض نہیں کر سکا۔ کہ مہمانان کے ورود اور میری ناسازی طبع بوجہ کثرت ہردی اور نیز عزیز صاحب کی طبیعت کے بگاڑ کے تفکرات بے شمار رہے اور تا ہنوز ہیں۔ امید ہے آپ توقف اگر یہ معاف فرما دیں گے۔

اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ آن عزیز کو مکمل شفا عطا فرمائی۔ کمزوری کا کوئی فکر نہیں انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ رفع ہو جاوے گی تاہم آپ پر ہیز اور معمولی علاج سے ہرگز غافل نہ ہوں۔ موسم کی شدت اور خرابی سے ضرور ڈرنا چاہئے اور تدارک سے غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم و رحیم آپ پر دو عزیزان کو ہر طرح کے چشم زخم زمانہ سے مصون اور محفوظ رکھے۔ آمین آمین ختم آمین واللہ میں سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ کا ایام تعطیلات ہذا

میں تشریف نہ لانا میرے سخت صدر قلبی کا باعث ہوا ہے۔ میں نے مصلحتاً آپ سے اپنی اس محبت کا جو آپ ہر دوسے مجھ کو ہے کبھی اظہار نہیں کیا۔ مگر میرے سلوک اور اس کے نتائج سے آپ معلوم کر سکتے ہیں۔ لہذا اور لوگوں کا یہاں آنا اور آپ کا اُن میں موجود نہ ہونا میرے لئے صدر عظیم کا باعث ہوا ہے۔ بہت سے مہمان آئے اور پیرانوار الحق صاحب بھی آئے۔ میں اُن لوگوں سے پرسوں فارغ ہوا ہوں۔

اب میں عزیز صاحب کی نسبت عرض کرتا ہوں۔ عزیز مذکور بادی النظر میں زرد رنگ اور کمزور ہے صفت جگر اس پر نمایاں ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے خوردبین سے اس کا پاخانہ دیکھا تو بتلایا کہ اس کے معدہ میں ہک ورم ہیں اور زردی رنگ اور کمزوری اور جملہ عوارضات کا یہی داعی ہو چکا ہے۔ ان کیرٹوں کا عزیز کے معدہ سے ناسخ ہونا بجز مہل و غیرہ کے ممکن نہیں ہے۔ لہذا عجیب مصیبت میں ہم گرفتار ہیں جو میری تخریب سے کہیں افزوں ہے۔ اذ آنکہ عزیز بچہ ہے دوائی سے بددلی کرنا ہے اول تو کھانا نہیں اگر کھائے تو قے کر دینا ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ کریں تو کیا کریں۔ علاوہ برآں آج کل سردی اس قدر زور پکڑ گئی ہے کہ خدایا الامان۔ لہذا ارادہ ہے کہ سردی رفع ہونے پر علاج مذکور کے لئے سعی کی جاوے گی۔ آگے جو اللہ کو منظور بات یہ ہے کہ عزیز کی علالت نے مجھے پیر سے پیر قوت بنا دیا ہے اللہ رحم فرماوے۔ میری حالت یہ ہے کہ سخت حملہ تنفس تو مجھ پر ابھی تک نہیں ہوا

لیکن اس کی شکایت سے میں کسی روز اور کسی وقت فارغ نہیں ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ مرض کے اور تفکرات کے لحاظ سے تلخ زندگی بسر کر رہا ہوں۔ مگر چار باندہ ساختن ناچار باندہ ساختن۔ زندگی کا یہ دشوار مرحلہ جیسا ہے گزر رہا ہے۔

امید ہے خدا کرے آپ اب توانا ہو گئے ہونگے اور کمزوری معتد بہ رفع ہو گئی ہوگی خدا کرے کہ بقایا کمزوری بھی جلد رفع ہو جاوے آمین؛ مگر آپ بمایوسی ڈاک اپنے اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے حالات طبیعت سے مفصل مطلع فرمادیں بہت مشکور ہوں گا۔

گھر میں اور جملہ عزیزان و شغرا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پوچھ ڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۳/۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا شکم
سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ کے
تشریف لے جانے کے بعد گو میری طبیعت کئی مرتبہ بگڑی مگر الحمد للہ صورت آدم
جلد پیدا ہوتی رہی اور اب بھی گو نہ آدم ہے تاہم کچھ نہ کچھ شکایت پیدا ہو جاتی ہے
مگر آدم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے گزر رہی ہے۔ شکریہ ہے۔

عزیز ریاض ابھی تک جالندھر ہے اور ذیہ علاج ڈاکٹری ہے۔ خبر آتی ہے کہ حالات علاج قسطنطنیہ میں امید کی جاتی ہے کہ پشفا کامل عزیز مذکور احوال آئندہ تک آجائے۔

عزیز صاحب کی نسبت عرض ہے کہ اس کی سابقہ دوائی ہو میو پیٹیک ختم ہوئے پران کے ڈاکٹر نے اور دوائی تبدیل کر دی ہے اور وہ کل سے شروع ہے۔ علاج دوائی مذکور سے عزیز کے رنگ وغیرہ میں نمایاں فرق معلوم ہوتا ہے اور اس کی طبیعت صحت کی طرف مائل معلوم ہوتی ہے آگے جو اللہ کو منظور۔ ڈاکٹر کہلا کر ارسال کرتا ہے کہ ایک ماہ کے علاج سے انشاء اللہ تعالیٰ عزیز کو کلی آرام ہو جائے گا۔

امید ہے آپ سفر شمالی سے واپس تشریف لے آئے ہونگے اور انشاء اللہ تعالیٰ سفر کامیابی سے ختم ہوا ہوگا۔ تاہم حالات و کیفیت سفر سے ضرور مطلع فرماویں۔

امسال سردی نے جو گت بنائی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے مگر شک ہے کہ پرسوں سے سردی کمی پر معلوم ہوتی ہے۔ این ہم غنیمت است۔

امید ہے آپ اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ اپنے اپنے اشتغال اور سیر و ساحت میں خوب مشغول ہونگے۔ میں تو ہمیشہ آپ ہر دو کے لئے یہی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تمہارے نفع و خیر میں ہر وقت ہوا کرتا رہے۔

اس قدر میں تحریر کر چکا تو واللہ اپنے میں ایک جوش محبت جو مجھے آپ سے
 ہے عجیب انداز اور جوش سے موجزن ہوا۔ انگ پیدا ہوئی کہ آپ سے کچھ
 روز عشق و محبت الہی عرض کروں۔ تحریر اور عرض کرنے کو تھا کہ واللہ اپنے ہاتھ کی
 کمزوری نے داویلا مچا دیا کہ مجھ میں مزید تحریر کی طاقت نہیں ہے اور کہا کہ ایسی
 باتیں اب زبانی بیان کرنے کا وقت ہے اب ان کے تحریر کا وقت نہیں ہے لہذا
 چار باید ساختن ناچار باید ساختن میں نے ارادہ تحریر ترک کر کے نیاز نامہ ختم کرنے
 کا تہیہ کیا۔

امید ہے اور خدا کرے کہ آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں۔ آمین والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان و مائی صاحبہ و شعرا صاحبان و طالب صاحب کو سلام

بیگم پور چند یا کہ خلع پوشیار پور

مورخہ ۲۶/۳/۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مرآتیکم
 سلام سنوں! والا نامہ انگریزیکل شام وقت شرف صدور لایا۔ اس میں
 سے عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے حالات علالت پڑھ کر اس قدر فکر و دل محزون میں
 پیدا ہوا جو تحریر سے افزوں تر ہے۔ افسوس ہے کہ آپ نے قبل ازیں اپنے کسی لانا

میں اس کا ذکر تک تحریر نہیں فرمایا۔ آپ کا یہ خیال فرمانا کہ اس کے ذکر سے مجھے
 رنج ہوگا بجا اور درست ہے۔ لیکن جو شخص محض رنج و غم کئے ہی پیدا کیا گیا ہو
 اس کے لئے ایسی نگہداشت فضول ہے۔ اگر بچہ جو قسم غموم و افکار سے حالت نجات
 کبھی نمودار ہو جاتی ہے تو غم عشق جس نے ہر وقت دوزخ دل میں پیدا کر رکھا ہے
 میرے جلانے کے لئے کافی ہے۔ واللہ میں مدت سے اس دوزخ کا خوگر ہوں اور
 اسی کا ایندھن ہوں عزیزہ موصوف کا آپ زیادہ فکر نہ فرماویں اللہ آرام دینے
 والے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ظاہری علاج میں سعی بلیغ فرماؤ
 تاکید ہے۔ اور ان سے فرماویں کہ درود شریف کثرت سے پڑھیں۔ پھر انشاء اللہ
 آرام ہی آرام ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ مجھے جلد جلد حالات عزیزہ سے مطلع فرماتے
 رہیں اور میری طرف سے بعد سلام ان کی ضروریات فرماویں۔ اور عرض از جانب
 نیاز مند کریں کہ مقام فکر نہیں ہے انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہونے والا ہے۔ عزیزہ ریا
 جانہ صر سے شفا پا کر واپس گھر آ گیا ہے۔ اور آنکھ کی حالت اچھی ہے لیکن عزیزہ صر
 گواچھا اور چلتا پھرتا ہے۔ مگر زرد اور کمزور ضرور ہے۔ بہک ورم کا علاج ڈاکٹری بھی
 نہیں کیا گیا۔ مجھے اُس کے علاج مذکور سے ڈر لگتا ہے کیونکہ شاید وہ ہر روزہ کر رہے ہو
 دوائی کی تکلیف برداشت کرے یا نہ۔ اس کی فکر اور سخت فکر میں ہوں کیا عرض کروں
 برسات سے اب تک انہی افکار کا تسکا رہوں۔ ابھی نجات ملتی نظر نہیں آتی۔ اللہ
 رحم فرمائے والے ہیں۔

گو سردی معتد بہ کم ہو گئی ہے مگر میری حالت ابھی ویسی ہی ہے جیسی سرما کی شدت میں تھی۔ سرما میں بھی شکایت مرض معمولی رہی ہے شدت سے نہیں ہوئی۔ میں نے دو سال کے تجربے دیکھا ہے کہ اس مکان بیرونی میں مجھے سرما کو اتنی شکایت نہیں ہوتی جتنی موسم برسات کو ہوتی ہے لہذا میں ارادہ کرتا ہوں کہ اگر زندگی نے دنا کی تو میں برسات آئندہ میں ماہ ڈیڑھ ماہ کے نئے ایسے علاقہ میں جاؤں۔ جہاں بارش کم ہوتی ہو اب سوال یہ ہے کہ ایسا علاقہ کونسا ہے۔ میرے خیال میں ریاست بہاول پور ہے نیز قاضی کا یا بیکانیر وقت آنے پر دیکھا جاوے گا۔ کہ کہاں آب و دانہ ہے۔

جواب کے جلد مطلع فرمادیں مشکور ہوں گا۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزیاں و شعرا صاحبان کو دما و سلام

بیگم پور چند یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۱/۳/۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والانا مرآت عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ اتوار گذشتہ
یعنی پرسوں ڈاکٹر بدرالدین صاحب نے جالندھر سے آکر عزیز صاحب کا علاج بہت نرم
کیا اور سہل و خیر دیا گیا۔ یہ دوائی کا پہلا کورس تھا۔ کہتے ہیں کہ ایسے کورس ایک
ایک یا دو اور ہفتہ ہفتہ کے وقفہ سے دینے پڑینگے۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ شفا کامل

کی امید ہے۔ یہ جملہ امور اللہ کے یہ قدرت میں ہیں اور اُمّی کی ذات پاک پر
بھروسہ ہے۔ گو کمزوری ہے تاہم عزیز کی حالت اچھی ہے۔

پرسوں اور اس سے پہلے روز یہاں خوب بارش ہوئی ہے اور حالت فصل
بر سے بہتر ہو گئی ہے۔ تاہنوز اب محیط ہے دیکھئے اور کیا پردہ غیب کے برآمد ہوتا ہے
میں آپ کے تشریف لے جانے کے بعد زکام و نزلہ سے بہت بیمار ہو گیا اور
اس کے ہمراہ خفیف بخار بھی رہا۔ گو اب اس کی شدت نہیں ہے مگر تاہنوز اس
کی تکالیف و اثرات سے طبیعت صاف نہیں ہوئی۔ امید ہے رستہ رستہ
صحت کلی حاصل ہوگی۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں غیرت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان و شرعاً صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹/۳/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز ثمرت صدود لایا شکریہ ہے۔ عزیز صاحب
کو دوا تو ارگذاشتہ بہک ورم زائل کرنے والی دوائی ڈاکٹر صاحب نے جالندھر
سے آکر اپنے مواجہ میں دی اور سہال وغیرہ اچھے ہو گئے ہیں۔ پہلے اتوار دوائی
دینے کے تین یوم بعد عزیز کے پاخانہ کا ڈاکٹر صاحب نے معائنہ از خوردین کیا تو
معلوم ہوا کہ کیرٹوں میں معتد بہ کمی ہو گئی ہے مگر تاہنوز ان کا بقایا عزیز کے معدہ

میں موجود ہے۔ اب دوبارہ دوائی دینے پر وہ امید کرتے ہیں کہ غالباً بقا یا نہ رہا ہو۔ لیکن بعت یا موجود ہونے کی صورت میں پھر ایک مرتبہ وہی دوائی کھلانے کا ارادہ کرتے ہیں۔ لہذا آدمی معہ پاخانہ عزیز آج جائیداد ڈاکٹر صاحب کے پاس روانہ کیا ہے اور وہ معائنہ کے بعد اپنی رائے ظاہر کرینگے۔ کہ کیرے ختم ہوئے یا ابھی بقا یا موجود ہے۔

میں اپنی حالت کیا عرض کروں۔ اس سے پہلے بنیاد نامہ میں میں اپنی حالت گذارش کر چکا ہوں۔ کہ نزلہ اور بخار سے بیمار ہوں۔ گوان ہر دو عوارض سے معتد بہ آرام ہو چکا ہے مگر بقا یا نہ ضعف باقی ہے مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ جسم میں کمزوری بے شمار ہے یہ بھی ہے کہ بھوک بہت کم ہو گئی ہے اور کچھ کھایا بھی نہیں جاتا۔ لیکن رب کے زیادہ مصیبت یہ ہوتی کہ چار روز ہوئے صبح مسواک کرتے وقت وہ ڈاڑھ یعنی چہانے والا دانت جس سے چند سال سے کھانے کا کام چلتا تھا۔ اکھر نکل کر گر پڑا۔ اب کھانے کا کام تقریباً بند ہے۔ علاوہ کمی شہہا کے نہ کھا سکے۔ کما یہ بھی موجب غنیمت ہے۔ جسم اور دانتوں کی خرابی مدد سے اپنی لائق حال تھی بہت احباب نے دانت مصنوعی لگوانے کے لئے مجھے مشورہ دیا۔ مگر واللہ ہمیشہ یہ خیال پیش نظر ہونے سے کہ اب بوسیدہ زندگی کی زیادہ فکر کرنے کی پسندیں کیا ضرورت ہے اور نیز اپنی موت کی ہر وقت شدید انتظار رہتی ہے۔ میں ہمیشہ مشورہ مذکور پر کار بند ہونے سے گریز کرتا رہا ہوں۔ لیکن اب موجبات مذکور سے کام صحت جسمانی تقریباً بالکل خراب ہو گیا تو اپنے ہر نشست و برخواست کی قوت بھی معدوم کے قریب قریب نظر آتی ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر ان نکال دیتے ہیں

زندگی مستعار کا کام تمام ہو جاتا۔ اندریں حالات میں آپ کے مشورہ طلب کرتا ہوں کہ کیا کروں تکلیف بہت ہے لیکن ایک بات فرحت اور اُمید افزا ہے۔ کہ جس روز سے یہ حالت پیدا ہوئی ہے اُس روز سے بیداری اور مراقبہ اور خواب یکساں ہو گئے۔ اب دیدار اور وصلِ یاد میں بیداری جو کبھی خفیف مزاحمت پیدا کرتی تھی۔ بالکل مراقبہ کے ہم پلہ اور ہم آہنگ ہو گئی ہے۔ میں زیادہ کیا عرض کروں۔ آپ دانا ہیں۔ اس پر جیسا آپ مناسب خیال فرما دیں اپنا مشورہ دیں آپ دانا ہیں۔ اب ہاتھ تھک گیا اور تحریر مزید دشوار تر ہے۔ لہذا سلام گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا نکم
سلام سنون! دانا نامہ آن عزیز ثروت صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ عزیز صاحب
کی نسبت عرض ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے عزیز کو تین مہینے سے دوائی کا کورس
برائے تلف کینے بہک و رم دے رکھا ہے۔ دوسرے کورس کے بعد بھی عزیز کے
پاخانہ سے جرم پایا گیا لہذا کل تیسرا کورس بھی ڈاکٹر صاحب نے جالندھر سے آکر بروقت
دیا۔ درمہل وغیرہ اچھا ہو گیا جس سے اُمید ہے کہ اب جرم مذکور کا وجود عزیز کے معدہ
میں نہیں رہا ہو گا تاہم ڈاکٹر کے ارشاد کے بموجب کل کو پھر پاخانہ پر لٹے معائنہ جالندھر

ارسال کیا جاوے گا۔ مگر ڈاکٹر کی دلتے ہے کہ اب عزیز کو دوائی خون پیدا کرتے والی ضرورت شروع کر دینی چاہئے۔ چنانچہ وہ کل کو جالندھر سے ارسال کریں گے۔ تو کھلائی شروع کر دی جاوے گی سب امور اللہ کے ہاتھ میں ہیں مگر امید بہتری اور شفا عزیز کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ڈاکٹر کے آنے میں تمام جدوجہد جناب سردار صاحب کی ہے۔ میں ان کا نہایت مشکور ہوں۔ وہ ہر ایک امر میں مجھ پر بڑی مہربانی فرماتے ہیں۔ اللہ ان کو جو نئے خیر دیوے۔ آمین۔

اب میں اپنی حالت عرض کرتا ہوں۔ کہ بہت دنوں سے مجھے نزلہ نے دق کر رکھا ہے اور طرفہ یہ کہ نزلہ پر نزلہ ہوتا رہا۔ اور اس دوران میں حقیقت بخار بھی اکثر رہا جس سے بہت کمزوری ہو گئی جو اب تک شامل حال ہے۔ آخر گزشتہ جمعہ کے روز میں نے مسہل کیا جو اچھا ہو گیا۔ اور اب طبیعت رو بہ صحت ہوتی جاتی ہے۔ اس دوران علالت میں میری آواز ایسی بیٹھ گئی کہ ایک دو روز اشارہ سے بات کرنی پڑی اب اس کو بھی آرام ہو رہا ہے اور طبیعت صحت کی طرے اٹل ہے امید ہے انشاء اللہ اس عارضہ سے آدم ہو جاوے گا۔ لیکن جو بڑی علت میں اپنی علالت اور کمزوری محسوس کرنا ہوں وہ غذا کو چبانے والے دانوں کا مفقود ہونا ہے۔ واللہ اب کھانا ایک شدید مصیبت ہو رہی ہے نہ غذا چبائی جاتی ہے اور نہ کھائی جاتی ہے جس سے کمزوری دن بدن زیادہ رونما ہو رہی ہے جیسا کہ آپ تجویز فرماتے ہیں کہ مجھے ضرورت دانت لگوا لینے چاہئے میں بھی یہ ضرورت خیال کرتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ جلد لگواؤں تاکہ صحت میں زیادہ خرابی پیدا

نہ ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ دانت کس جگہ اور کس دندان ساز سے لگوائے جائیں
 ویسے تو اب یہ حالت ہے کہ دندان ساز لوگ اب تقریباً ہر جگہ ملتے ہیں اب
 کوئی شہر ان سے خالی نہیں ہے لیکن قابل آدمی ایسے کم ہیں جس کے لگائے ہوئے
 موزوں اور کارآمد اور دیر پا ہو سکیں۔ آنحضرت کو غالباً اس کا چنداں تجربہ نہیں لیکن
 نیازمند کو اس کا تجربہ کامل ہے جہاں تک مجھے معلوم اور تجربہ ہے اس وقت
 پنجاب میں صرف ایک شخص دندان ساز بنام جلال الدین لاہور میں ہے۔ جو ہفتہ
 میں دو دن امرتسر میں کام نہ کر کرتا ہے اور باقی دن لاہور میں۔ سنا ہے کہ یہ فی
 دانت تین روپیہ لیتا ہے اور عمدہ اور کارآمد و دیر پا دانت لگا دیتا ہے۔
 میری رائے میں اگر دانت لگوائے جائیں تو اسی شخص سے لگوائے جائیں اب
 آپ تحریر فرمادیں کہ اس کام کے لئے ہمیں لاہور کچھ بھڑنا پڑا تو کہاں بھڑینگے۔
 میں سردار احمد صاحب کے ہاں قیام کرنا ہرگز پسند نہیں کرتا اور نہ وہاں قیام
 کروں گا۔ کیونکہ طرز اخلاق سے میری طبیعت بہت متنفر ہے لاہور میں بھڑنے
 کا شبہ مجھے اس وجہ سے ہے کہ میرے شکستہ دانت جو بالکل بیکار ہیں وہ
 مونہ میں موجود ہیں۔ دانت لگوانے سے پہلے جن کا اخراج ضروری ہے ان کے
 اخراج اور عہد کے لگوانے میں غالباً کچھ وقت ضرور عائل ہو گا۔ لہذا میں اس
 وقت کے گزارنے کی فکر میں ہوں کہ کہاں صرف کیا جاوے۔ میں تو اور سب
 جگہ سے کسی آرام دہ سرائے کو پسند کرتا ہوں ورنہ اگر زیادہ وقفہ حائل ہوا تو
 گوجرانوالہ موزوں ہو گا۔ تاہم آپ اس پر غور فرما کر اپنی رائے سے مشکور فرمادیں۔
 عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی علالت نزلہ کا مجھے بہت فکر ہے اللہ ان کو شفا

اور آدم جلد عطا فرما دے۔ آمین۔ آپ اُن سے میرا سلام فرمادیں۔ اور
میری طرف سے اُن کی عیادت فرمادیں والسلام
جملہ عزیزان و شتر اصحابان و نواب کو دعا و سلام

بیگم پور جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۳/۳۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئکم
سلام سنون! والا نامحبات آن عزیز شرف صدور لائے شکریہ ہے
میں سب سے پہلے آپ کی اُس بہر دنی کا شکریہ ادا کرنا ہوں جو آپ علاوہ
دیگر بہر دیوں کے میرے دانت لگوانے کی بہر دی فرماتے ہیں۔ اب میں
عزیز صاحب کے حالات عرض کرنا ہوں کہ عزیز کے معدہ کے کھس ورم
ذائل کرنے کا تیسرا کورس پچھلے سے پچھلے اتوار کو ختم ہو گیا اس سے تیسرے روز
معائنہ کرنے سے ڈاکٹر نے نتیجہ دیا کہ اب کھس ورم کلیتاً ذائل ہو چکے ہیں اس
پر ڈاکٹر نے ایک سٹینٹ دوائی عزیز کو دو دفعہ کھانے کے واسطے دی جس میں
فولاد تھا۔ ابھی اُس کی دوا خوراک کھائی تھی کہ عزیز کو سخت قبض ہو کر درد شکم
اور بخار ہو گیا۔ اُس اثنا میں دو مہل دے گئی اور چار روز بعد ان عوارضات
سے آرام ہوا۔ اس پر ڈاکٹر نے دوائی تبدیل کر دی اور موجودہ دوائی میں
معدہ کی تقویت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ یہ دوائی چار روز سے استعمال

ہو رہی ہے اور مفید ثابت ہوتی ہے اس سے بھوک اچھی لگتی ہے اور ہاضمہ اچھا ہے۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ حالت امید افزا معلوم ہوتی ہے لیکن ابھی عزیز بہت کمزور ہے اور رنگ زرد ہے۔ جملہ امور اللہ کے یدِ قدرت میں ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید کامل ہے کہ عزیز کو اللہ صاحب شفا کامل عطا فرمادیں گے۔ میں کیا عرض کروں میں نے دانستہ معروضات مذکور میں آپ کی سہمدردی کی نوعیت اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کا ہمارے ہمراہ محض میری خدمت کے لئے لاہور تشریف لے جانا اپنے اور عزیزہ نے تجویز فرما کر تحسیر فرمایا ہے۔ واللہ میں اس سے علاوہ خوش ہوتے کے حیران رہ گیا ہوں کہ اللہ تیری شان دنیا میں مجھ ناتواں اور کہنے و سنہ سنبھلا اور نیکے شخص کے لئے بھی قابل اور سہمدرد انسان تو نے پیدا فرما کر چھوڑے ہیں۔ کیونکہ واللہ باللہ میں اپنے میں کوئی قابلیت اور اصلاح نہیں دیکھتا اور بد سے بدترین اپنے آپ کو ہمیشہ دیکھتا ہوں۔ میں عزیزہ کے ہمراہ لے جانے کی تجویز کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں کہ اُن کو اس کام کے لئے ہمراہ لے جانا میں ہرگز پسند نہیں کرتا ہوں۔ البتہ آپ کا میرے ہمراہ ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور ہم کھانے کا سامان کسی دکان وغیرہ میں اچھی طرح سے کر سکتے ہیں۔ اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں کیا عرض کروں میرے آئے میں ابھی توقف بہت معلوم ہوتا ہے جس کی وجوہات یہ ہیں کہ حکیم صاحب گوشت سے بیمار ہیں مگر امراض سے اس وقت اُن کی حالت نازک اور خوفناک ہو رہی ہے۔ اس وجہ سے ان دونوں میں یہاں سے بغیر حاضر ہونا مناسب

معلوم ہوتا ہے۔ دوسرا فضل ربیع کی کٹائی ان دنوں میں شروع ہونے والی ہے۔
اس کے لئے بھی اپنی موجودگی ضروری معلوم ہوتی ہے۔ البتہ ان سے فراغت پر
انشاء اللہ تعالیٰ اپنے حاضر ہونے کا ارادہ ضرور کروں گا۔

تعمیر مکانات شروع ہے اور زور سے کام ہونا رہا ہے جس سے اینٹ کا کام
تقریباً خاتمہ پر ہے البتہ لپائی سب کی سب باقی ہے جو بعد در فصل کرانے کا ارادہ
ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور میری حالت آج کلی اچھی ہے مگر کمزوری بہت محسوس
ہوتی ہے۔ امید ہے کہ مابین دانت لگنے پر رفع ہوگی۔

آپ کو تشریف فرما ہوئے اب دیر ہو گئی ہے کیا آپ ارادہ نہیں فرماتے کہ اپنے
دیدار فرحت آثار سے مجھے مستفید فرماویں۔ امید ہے آپ مع عزیزاں خیرت سے
ہونگے والسلام

گھر میں اور حبیبہ عزیزان و شعر اصحابان کو دعا و سلام

بیگم پور خٹہ یا لہ ب ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۳ ۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سندن! والانا محبات آن عزیز بشارت صدور لائے لیکن میں بعض

مصرفیتوں کی وجہ سے تحریرِ نیاز نامہ سے قاصر رہا۔ اس کی وجہ زیادہ تر مہمانوں کی آمد تھی۔ انہی دنوں میں حکیم صاحب مرحوم کا چہلم تھا۔ امید ہے آپ توقفِ ناگزیر مذکور معاف فرما دیں گے۔ الحمد للہ میری طبیعت آج کل اچھی ہے۔ مگر موسمِ اندازہ سے زیادہ گرم ہو رہا ہے تاہم شکر ہے کہ ہر ماہ میں مرض کی شدت کی نسبت آرام سے ایام گزر رہے ہیں۔

آپ مجھے وہاں حاضر ہونے کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔ لیکن تاہموز کئی ایک ممانعات سدراہ ہو رہے ہیں۔ ایک تو بقایا تعمیر مکان جو زور و شور سے ہو رہا ہے۔ اور ہر وقت روپیہ کی داد و مستجدادی رہتی ہے۔ دوسرا فراہمی چکوتہ اور ادائیگی معاملہ سرکاری۔ تیسرا اپنی طبیعت کی بے ڈھب رپودگی جس سے ان دنوں میں سروپاگم ہوں۔ نثار اللہ تعالیٰ ان سے فراغت پر میں حاضر ہونے کا مصمم ارادہ کر رہا ہوں۔ میرا ذخیرہ ہیڈک کیور خانہ پر ہے اگر جلد ارسال فرما دیں تو بعید از عنایت قدیمانہ نہیں ہوگا۔ گو مجھے مصرفیت کیسی اور کتنی ہو واللہ آپ ہر وقت میری چشمِ دل کے پیش نظر رہتے ہیں۔ آپ کو یہ امر اپنی حالت سے ہرگز پوشیدہ نہیں ہے امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔

عزیزہ کشور سے فرمادیں کہ آپ کی پر لذت ضیافتوں کے لئے میری طبیعت ہر وقت لپکتی رہتی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ کچھ وقت کے بعد بہت جلد حاضر ہونے والا ہوں۔ اتنی کثرت سے آپ کی ضیافتیں کھاؤں گا کہ آپ انہیں پکاتے پکاتے

تھک جاؤنگی۔ والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان اور مائی صاحبہ کو دعا و سلام

بیگم پور خٹہ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۴/۱۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! والا نامہ آنحضرت معہ پارسل حملہ ہیڈک کیور شرف صدور
لایا۔ بہت بہت شکریہ ہے۔ افسوس ہے کہ ڈبہ پارسل مذکور میں خلو ہونے کی وجہ
سے تین درجن ہیڈک کیور ضائع ہو گئیں۔ مگر کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ میں یہ ہرگز عرض
نہ کرتا صرف اس غرض سے عرض کیا گیا ہے کہ آئندہ احتیاط رہے۔

میں کیا عرض کروں اور بچہ قیم عرض سے میں ہمیشہ آپ سے اپنا حال عرض
کرنے سے سخت پرہیز کرتا رہا ہوں اور اس وقت بھی پرہیز ہے مگر آپ کے والا نامہ
کے شعر پڑانے کے

تیری تلاش میں میرا وجود ہی نہ رہا

مٹا گئی میری ہستی کو جستجو تیری

واللہ اس نے میرے بچہ قیم کے غوطے دراز کر کے مجھے معدومیت کے قریب
قریب کر دیا ہے طبیعت اور حالت کو واپس کرتا ہوں لیکن وہ واپسی کا نام

تک نہیں ملتی۔ اندریں حالت میں آپ سے کیا عرض کروں کہ مجبزا ایک
اور صرف ایک کے اور کچھ نہ سوچتا ہے۔ اور نہ کچھ نظر آتا ہے میری
اسی حالت میں کل میرے پاس حضرت عوث پاک تشریف فرما ہوئے! اور میری
حالت پر نظر نہ رحم والطف فرما کر ارشاد فرمایا کہ اِنَّ اللہَ لطیفُ فہماہ

الہا وکمیتُ فہماہ خلقاً۔ یعنی اللہ نے لطافت کی جانب توجہ فرمائی تو اللہ میں
بیٹھا اور کثافت کی جانب خیال کیا تو خلق بن گیا۔ یہ سب کچھ وجود واحد کے پہلو ہیں
اور بس۔ مجھے سخت حیرت درحیرت پیدا ہوتی ہے کہ امانت تو مدت سے مرچکا
ہے۔ اس کو اس نام سے اب کیوں پکارا جاتا ہے۔ یہ لکھ رہا تھا کہ عرش بریں سے
بزور ندا آئی کہ یہ نام بھی اسی واحد معشوق کا ہے فرمائیے میں اب آپ کو کیا تحریر کروں
میرے عزیز! میں کیا عرض کروں تارما اور بے حال فقرائے فنا اور بے نیاز
بہت سی دماغ بازی کی۔ ہے۔ میں نے یہ تحقیق دیکھ لیا ہے کہ وجود واحد کی سب
حائثیں ہیں جن کو غیر محقق اور کوتاہ نظر لوگ تفرقہ سے دیکھتے ہیں۔ واللہ ذات واحد
ہر رنگ کے فرے لے رہی ہے اور یہ اس کی صفات ذات کا بقا ضام ہے۔ اس قدر
تخریب کیا تھا کہ اندھی اور تاریک اندھی آئی اور اس نے تحریر کی طاقت مجھ سے
نکال کر سمندر میں ڈال دی اب وہ سمندر میں طیران پڑی دور سے نظر آتی ہے۔ مگر
میں شل ہو گیا ہوں۔ طرفہ یہ کہ بڑے زور سے سمندر مجھے پکار رہا ہے کہ تم اپنے فنا
ہونے والے دوست کو قال سے کیوں پکارتے ہو اس کو حال خود بتلا دے گا۔ میں
خاموش اور تخریب سے توبہ کن ہوں والسلام

بیگم پور چند یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۷/۳/۱۷

عزیز القدر بن جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکیم

سلام سنوں! والانا مہ آلعزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آپ مجھ سے دریافت فرماتے ہیں کہ میں گوجرانوالہ میں آپ کا شرف نیاز کب حاصل کر سکوں گا۔ لہذا عرض ہے کہ چونکہ تعمیر کام قریب الاختتام ہے جس کی اُمید دو ہفتہ تک کی جاتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد حاضر ہونے کا عزم کروں گا۔ اس وقت میرا حاضر ہونا اس وجہ سے دشوار ہے کہ معماران اور مزدوران کو ان کا حساب مزدوری بیاق کرنا ضروری ہے۔ قریب وقت آنے پر میں اپنی حاضری کی تاریخ عرض کروں گا۔ میں کیا عرض کروں۔ اپنی کمزوری تم سے ڈر لگتا ہے۔ کہ کہیں شدت گرما اس پر وہاں زیادہ اثر بد نہ کر دے۔ کیونکہ ہواداد فضا میں دن بھر گرمی باوجود پانی کے چھڑکاؤ اور پنکھا جنبانی کے تڑپ کر وقت گزارتا ہوں۔ اور بے شمار پانی پیتا رہتا ہوں۔ تاہم میرے حاضر ہونے میں انشاء اللہ تعالیٰ شبہ نہیں ہے۔

عزیزہ کشور کی ضیافتوں کی تیاریاں تو مجھے یہاں سے نظر آرہی ہیں اور اُن کی لذت سے بھی بہ لحاظ روحانیت بہرہ ور ہوں لیکن یہ تنہا فوری ہے۔ مگر اہلی لذت تو تب حاصل ہوگی جب عزیزہ اپنے خاص ربتوں میں میرے

سامنے لاوے گی۔ آپ عزیزہ کو بعد پیار میری طرف سے تاکید فرمادیں کہ
میری ضیافتیں بے شمار ہوں گی بڑے اندازہ پر تیاری کرے۔ میں کیا عرض
کروں ایک طرف سے تو موسم کی ٹوٹھلیں رہی ہے اور دوسری طرف آتش
عشق جلا رہی ہے۔ اوروں کو تو دوزخ بعد الموت ملے گا۔ مگر یار نے ہمیں
تو یہیں نصیب کر رکھا ہے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان و شعرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۰/۶/۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم
سلام سنون! والانا مہ آغ عزیز نثرت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ الحمد للہ
کہ میں اور عزیز صاحب خیریت سے ہیں۔ اب تو عزیز صاحب خود بخود پرسوں
سے سکول میں داخل ہو گیا ہے۔ اللہ اُس کو کامیاب کرے۔ آمین۔ ثم آمین۔
آپ مجھے حاضر ہونے کے لئے تاکید تحریر فرماتے ہیں۔ واللہ باللہ میں
نہایت سعی سے حاضر ہونے کو تیار ہوں لیکن کیا عرض کروں مثل مشہور ہے۔ کہ

جن اور عسار اگر کہیں داخل ہو جاتے ہیں تو وہاں سے نکلنے کا نام نہیں لیا کرتے
 بس وہی حال ہمارے معماروں کا ہے۔ وہ تاہنوز نکلنے کا نام نہیں لیتے۔ یہی
 وجہ ہے جس سے میں اب تک آپ کی خدمت والا میں حاضر نہیں ہو سکا امید
 ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دو مہفتہ تک کام تعمیر ختم ہو جاوے گا اور پھر عارضی
 کا عزم کروں گا۔ واللہ باللہ میری طبیعت میں آپ کے حصولِ نیاز کا عجب
 اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ لیکن موجب مذکور تاہنوز مانع ہے امید ہے کہ
 اب انشاء اللہ عنقریب نجات قریب ہے اور پھر بہت جلد حاضر ہونے والا
 ہوں۔ بلکہ ارادہ مصمم ہے نجات مذکور حاصل ہونے پر پہلا کام آپ کی خدمت
 میں حاضر ہونا ہے۔

یہ مجھے پہلے سے امید واثق تھی کہ عزیزہ کثورت نے میری ضیافتوں کے
 لئے بہت سی تیاری کی ہوئی ہے اب آپ کے تحریر فرمانے سے ان کا مزید
 وثوق پیدا ہوتا جاتا ہے۔ دیکھو میں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب حاضر ہو کر
 ہر ایک ضیافت سے بہرہ ور ہوں گا اور اتنا کھاؤں گا۔ کہ عزیزہ پکاتے پکاتے
 تھک جاوے گی! اور کہے گی کہ یہ بیٹو مہمان اب یہاں سے چلا جائے۔ تو
 اچھا ہے۔ اس نے تو سب کچھ کھا لیا پر سیر ہونے میں نہیں آتا۔

اب یہاں تو بارشیں بہت دنوں سے شروع ہیں۔ اور موسم خوشگوار
 ہے۔ لیکن اس سے پہلے دنوں میں تو چند دن گرمی نے ہر ایک متنفس کا کچور

نکال دیا۔ مجھے عزیزہ نصرت اللہ اور طالب صاحب کی ناکامی کا بہت افسوس ہے۔ چلو پھر سے اللہ کامیاب فرمادے۔

دل میں باتیں تو بہت ہیں جو تحریر کے قابل ہیں۔ مگر میں اُن کو حاصلِ ملاقات کے وقت پر چھوڑتا ہوں۔ تاکہ زیادہ لطف حاصل کروں۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے و السلام
گھر میں اور جملہ عزیزاں و شغرا صاحبان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یار۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۸/۳/۸۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآۃ
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔
واللہ آپ کے والا نامہ موصوف نے مجھے بے طہب تر پایا۔ مگر میں اپنی
شدت مرض سے جلد جواب عرض نہیں کر سکا۔ اُمید ہے آپ معاف فرماویں گے
میں اور میرے قلم اُن عنایات اور تواضعات کی تحریر سے جو نہ صرف آپ نے
اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ نے مجھ پر مینڈول فرمائیں بلکہ آپ کے بچوں اور عزیزوں
اور احباب کی تواضع اور مدارات نے میرا ایسا سرخم کیا ہے کہ واللہ قیامت

تک یہ اٹھنے کے ہرگز قابل نہیں رہا ہے۔ میں ہرگز مبالغہ سے نہیں بلکہ مبالغہ سے
 میں توبہ کرتا ہوں۔ میری آپ سے اور عزیز موصوف سے یہ حالت پیدا ہو
 گئی ہے کہ فی الواقعہ آپ صاحبان سے نہ دل جدا ہو۔ نہ کو چاہتا ہے اور نہ
 آپ کی فطرت محبت سے کسی وقت دل اور دماغ فارغ اور خالی ہوتا ہے۔ اگر
 آپ مجھ میں فنا ہیں تو واللہ میں اپنے آپ کو آپ میں ادغام اور معدوم پاتا
 ہوں۔ میں حیران در حیران کہ آپ مجھ سے کسی فرد گزشت کی خوشایند آپ کی
 طبیعت کے کسی شبہ سے پیدا ہوتی ہوگی معافی مانگتے ہیں جس سے میں اس قدر
 نادوم ہوا ہوں۔ کہ قلم اٹھاتے وقت عرق افعال سے تذبذب ہوتا ہوں۔

عزیز من! وہ تو اضع اور مارات کا کونسا پہلو تھا جس کی آپ نے فرد گزشت
 کی ہو۔ واللہ میں تو اپنے حوصلے سے آپ کی عنایات جو مجھ پر مبذول ہوتی ہیں۔
 زیادہ پاتا ہوں اور آپ ان کی کمی کی معافی مانگتے ہیں۔ میں آپ سے آنکالیف
 کی معافی مانگتا ہوں جو میں نے اپنے قیام کو جرنوالہ میں آن عزیز کو دیں اور دینی
 پسند کریں امید ہے آپ اپنی دریا دلی سے مجھے معافی مذکور تحریر فرما کر مشکور
 فرمادیں گے۔ اب میں شہد اذان تکالیف کی عرض کرتا ہوں جو آپ سے رخصت ہو کر
 مجھے یہاں برداشت کرنی پڑیں۔ اور جن کی وجہ سے میں آپ کو اب تک نیا زمانہ
 عرض نہیں کر سکا۔ میں اس دوز آپ سے رخصت ہو کر دس بجے دن کے جالندھر
 اور دہاں سے چھ بجے شام کے گھر پہنچا۔ طبیعت اچھی تھی اور صحت کی حالت میں

رات کو کھانا کھا کر سویا۔ مگر اشد کی شان نصف رات سے موسلا دھار بارش شروع ہوئی جو لگاتار اڑتا لیس گھنٹہ پڑتی رہی۔ آپ قیاس فرما سکتے ہیں کہ ایسی حالت میں میری صحت کا کیا ہتھڑ ہوا ہوگا۔ دم کا ایسا شدید دورہ شروع ہوا کہ ہر ایک دم دم واپس تھا۔ اسی حالت میں کئی روز گزرے۔ ادویہ استعمال کیں مہل کیا مگر طبیعت ہوا سب پر غالب رہی آخر بارش بند ہوئی اور کچھ دھوپ لگی تب کچھ افاقہ ہوا۔ کل رات شدید ترین رات تھی۔ صبح اسپتال پہنچے آئے اور ادویہ دیں۔ جو زیر استعمال ہیں اور اس وقت مرض سے قدرے افاقہ ہے اور طبیعت دوبہ صحت ہے۔ گو پرسوں سے مزید بارش نہیں ہوئی مگر آسمان پر بادل محیط ہے اور گھٹائیں سیاہ وردی پہنے ہم مریضوں کی جانوں پر آفت برپا کر رہی ہیں۔

اللہ کے فضل سے اب پرسوں سے ماہ بجا دوں شروع ہو گیا ہے جس سے امید ہے کہ چند روز تک بارش کی کمی ہو جاوے گی۔ آئندہ جو اللہ کو منظور۔ جو شدید حملہ کہ یہاں مرض نے مجھ پر کیا ہے اس سے مجھے کمزوری بے شمار ہو گئی ہے۔ مگر امید ہے صحت ہونے پر رفتہ رفتہ اس سے آرام ہو جاوے گا۔ آئندہ جو اللہ کو منظور۔

آپ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ سے بعد سلام میری طرف سے یہ عرض کر دیوں۔ کہ آپ کی مہربانیاں اور آپ کی خدمات یاد کہہ کے میرے آنسو بے تحاشہ رواں ہو جاتے ہیں۔ واللہ آپ بھی عجیب لوگ ہیں کہ اپنے جادو سے جادوگوں کو از سر تپا موثر فرما دیتے ہیں۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔ والسلام۔ امید ہے آپ معہ عزیزان

خیریت سے ہونگے۔ گھر میں اور جملہ عزیزان و دیگر احباب کو دعا و سلام

بیگم پور جیڈیا لکھ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا نجم
سلام سنون! والانا محبت آن عزیز شرف صدور لائے شکریہ ہے آپ
ہمیشہ اپنا قلق و اضطراب تفصیل تحریر فرماتے ہیں۔ میں ان حالات سے بخوبی
واقف ہوں اور باتجربہ ہوں۔ واللہ اس میں مجھے آپ کے ایسی ہمدردی ہرگز نہیں
ہے کہ آپ کی آتش عشق کم یا فرو کرنے کی کبھی سعی کروں۔ اذ آنکہ جو جعفر است
اس آتش میں جل کر اٹھ کر ہوئے ہیں۔ اُن پر آتش دوزخ اللہ نے حرام فرمادی
ہے۔ بلکہ دوزخ ہمیشہ سے اللہ سے پناہ مانگ رہا ہے اور دعا مانگتا ہے۔
کہ اللہ ان لوگوں کو مجھ سے دور رکھیں کیونکہ ان کا میرے قریب آنا بھی مجھے سرد
اور فہام کر دے گا۔ واللہ آتش عشق کے بجز نہ کبھی یہ آگ سرد ہوتی ہے اور نہ ہی
میں تو آپ ہر دو عزیزان کے لئے ہمیشہ ہی التجا کیا کرتا ہوں اور کہتا رہوں گا
کہ الہی ان ہر دو عزیزان کی آتش عشق ایسی شعلہ زن فرما کر ان کا وجود محض آتش
ہی آتش ہو جائے اور یہ آتش عشق کے شعلہ کی لپیٹ میں مرکز عشق میں جا کر جو ذات الہی

ہے ادغام اور فنا ہو جاویں۔ اور میں۔ میرے عزیزان! واللہ میرے پاس اس آتش کے بجز اور کیا چیز رکھی ہے میں خود آتش میں سوختہ ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ ہر دو کو جلا کر اور اخگر کر چھوڑوں گا۔ یاد رہے کہ یہ آگ اور یہ سوز اور یہ قلق و اضطراب ہم لوگ ان کو دیا کرتے ہیں جن کو ہم اپنی جان سے پیارا جانتے ہیں اور غیروں کو ہم آرام دیا کرتے ہیں۔ مگر پیاروں کو از سر تا پایا اخگر بنا دیتے ہیں۔ اور ان کی راکھ بھی نسیم الہی کے حوالہ کر دیا کرتے ہیں اور ان کو معدوم کر دیتے ہیں۔ میرے عزیزان! میرے دل کی محبت جو آپ کے ہے آپ اس سے اندازہ فرما سکتے ہیں کہ وہ کس قدر ہے کہ آپ کو کس قدر سوزش و اضطراب عشق سے واسطہ آ رہا ہے۔ میں یہی پہلا می محبت ہے اور یہی سہارا میرا یہ ہے اور میں۔ میں نہ کہتا تھا کہ منہ سے نہ لگا سا عر عشق

میں اندوہ سے اب ہم ہوئے بر شاد کہ تو اس پر زیادہ کیا عرض کروں یہ قصہ ناتمام ہے نہ کبھی ختم ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اب میں فضول اور ناکارہ بات عرض کرتا ہوں۔ کہ ماٹے کے پانچ بوٹوں کی مجھے ضرورت ہے جس کے لئے آپ انتظام فرماویں۔ اس کے علاوہ عرض ہے کہ سردار کیسر سنگھ صاحب پرہوں یہاں تشریف لائے اور مجھ سے تاکید کرتے تھے کہ میں آپ کو تاکید سے عرض کروں کہ ان کو بیکیانیر کی اپنی اراضی میں تقریباً دو ہزار بوٹا ماٹے کا لگانا ہے جو عمدہ اور عمر میں کیا آپ ان کے لئے ان کا بندوبست

فرما کر کہ یہ دستیاب ہو جاویں مشکور فرما سکتے ہیں۔ ان کے دیگر امور کی نسبت آپ اُن سے خط و کتابت فرما سکتے ہیں۔ میری صحت بفضلِ الہی اب کسی قدر اچھی ہے۔ گو بارشیں اب گو نہ کم معلوم ہوتی ہیں مگر تاہنوز ان کا بقایا موجود ہے اور آج صبح بھی معمولی سی بارش ہو چکی ہے۔ اب وہاں بارشوں کا کیا حال ہے اندرنی مکان کی فروخت اور بیرونی مکان کی تعمیر میں آپ اپنا سود و زیاں اور آدم و تکلیف کا اچھی طرح سے اندازہ فرمائیویں۔ اور میرے وہاں آنے کو ہرگز خیال میں نہ لائیویں کیونکہ میں تو آفتاب لب بام ہوں اور مکان کا معاملہ ہمیشہ کے لئے آپ کے اور پس ماندگان کے لئے ہے تاکیدی ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
گھر میں اور جیلہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۹/۳/۲۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا نسیم
سلام سنون! والانا مہ آن عزیز بشارتِ صدور لایا شکریہ ہے۔ میں جب
آپ کی خدمت سے واپس آیا ہوں بارشوں کا زور یہاں اس قدر ہے کہ خدا یا

الامان۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس روز موسلا دھار بارش نہ ہوئی ہو۔ فصلیں تقریباً تباہ ہو گئی ہیں اور زمین کے رقبہ جات خراب ہو گئے ہیں۔ اپنی حالت یہ ہے کہ بارہا مرض نے حملہ شدید کیا اور اللہ صاحب آرام عطا فرماتے رہے۔ ابھی تک بارشوں کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ روزانہ زورو شور کی بارش ہو جاتی ہے۔ ۲۹ کو آٹھ گھنٹہ بارش ہوئی رہی جو نو اینچ پیمانہ میں تھی۔ گذشتہ بہت سالوں میں ایسی بارشیں برسات میں نہیں ہوئی تھیں۔ آپ ان بارشوں سے میرے مرض کا اندازہ فرما سکتے ہیں۔ البتہ جالندھر کے ڈاکٹر نے مجھے ایسی پٹریاں دی تھیں جن سے دورہ کی روک ہو سکتی ہے میں نے انہیں آزمایا ہے واقعی ان سے دورہ رک جاتا ہے۔ میں ہم غنیمت بہت مگر یہاں ہوا ایسی نساک ہے کہ الہی توبہ اچھا اگر زندگی باقی ہے تو یہ وقت جوں توں کر کے کٹ جائے گا۔ کمزوری اس وقت زیادہ ہو گئی ہے امید ہے بارش کھلنے پر اس سے بھی آدم ہو جائے گا آپ تحریر فرمادیں کہ وہاں بارشوں کا کیا حال رہا ہے۔

اپنے ارادہ تشریف آوری نصف ماہ حال کا کیا ہوا ہے آپ ضرور تشریف لے آویں لیکن عزیزہ ذہرہ بیگم صاحبہ کو اس دفعہ ہرگز اپنے ہمراہ نہ لاویں کیونکہ راستہ بھوک پور سے آگے ایسا خراب ہے کہ ڈولے وغیرہ کی گزر دشوار تر ہے پیدل آدمی بھی تکلیف سے گزر سکتا ہے سیالکوٹ کے پودوں کی نسبت عرض ہے کہ اگر آسانی سے

دستیاب نہ ہوں اور نیز لانے میں آسانی اور آرام ہو تو ان کو لانے کا ارادہ فرما دیں ورنہ میرے دل میں اُن کے لگانے کی چنداں اہمیت ہرگز نہیں ہے۔ اگر ہوئے تو کیا اور نہ ہوئے تو کیا واللہ آپ ہرگز تکلیف نہ فرما دیں۔

فرمائیے اور کیا حال ہیں۔ مرزا صاحب کا رنگ قائم ہے یا کھو بیٹھے آپ ٹھیک تاریخ سے مطلع فرما دیں کہ کس روز آپ تشریف فرما ہوں گے تاکہ کوئی آدمی کھیس اور دریوں کے اکٹھا کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں بھوکھو گیا پہنچ جاوے! امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جیڈ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تسکیم
سلام سنون! والانا مہ آن عزیز بشارت صدور لایا شکریہ ہے۔ آن عزیز نے
۹/۸ کو یہاں تشریف لانے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے بسم اللہ آپ تشریف لائیں
میں ابھی تک یہ امر تحریر نہیں کر سکتا کہ اُس روز آپ کے جالندھر تشریف لانے
پر سردار صاحب کی موٹر بوٹوں کے لئے موجود ہوگی کیونکہ آپ کے والانا مہ
آننے کے بعد سردار صاحب مجھے ملے نہیں ہیں البتہ اُن سے اتنا آئندہ تک ملنے

پر میں بات چیت کر کے آپ کی خدمت میں ضرور حیا مرقرا یا دیگا۔ عرض
 کرونگا۔ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ چونکہ بھوگیپور سے آگے راستہ کثرت
 کیچڑ سے موڑ کے لئے دشوار گزار ہے لہذا اگر موٹر بوٹے لے کر جالندھر
 سے آوے تو بھوگیپور تک آوے اور بھوگیپور سے آدھی ٹوکرے لے کر
 موجود ہونگے اور وہ بوٹوں کو ٹوکروں میں رکھ کر وہاں سے بہ آسانی لے
 آویں گے۔ یہ تجویز سردار صاحب کے مشورہ کرنے پر موقوف ہے جو بعد مشورہ میں
 آپ سے عرض کروں گا۔ نیز عرض ہے کہ الحمد للہ پرسوں سے مجھے بخار سے
 اللہ نے آرام عطا فرمادیا ہے اور اب ہر طرح سے طبیعت صاف ہے لیکن متواتر
 بیمار رہنے سے کمزوری بے شمار ہے انشاء اللہ بصورت تندرستی اس سے
 بھی آرام ہو جاوے گا۔

میں آپ سے ایک ضروری عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اپنے حکیم
 صاحب مرحوم کے بعد میں نے ان کے صاحبزادہ عبدالعزیز خاں سے شغل
 طبابت شروع کر دیا۔ اور وہ اس پر عمل پیرا ہے اور بیمار لوگ جو حق درجہ
 اس کے پاس آتے ہیں اور اکثر تشفا پاتے ہیں۔ یہ کچھ تو ہو لیا مگر اس کے پاس
 کتب طبابت کا ذخیرہ کم از ضرورت ہے۔ لہذا ارادہ ہے کہ اس کو کتاب
 طبابت اکبر اعظم فارسی معہ قرابادین اعظم مکمل فارسی خرید دی جائے تاکہ وہ
 بوجہ احسن خدمت خلق اللہ سرانجام دے سکے۔ اگر ہو سکے تو آپ آنے سے پہلے

ورنہ بعد لاہور کے کسی کتب فروش کے ذخیرہ سے دریافت فرماویں کہ آیا کتب
مذکورہ عمدہ چھاپی اور عمدہ اور پائیدار کاغذ پر مہر و مستحباب ہو سکتی ہے۔ اور
کس قیمت پر۔ ان کا ہر ایک پہلو غور سے ملاحظہ فرماویں۔ آپ کے مطلع قرآن پر
قیمت ارسال ہوگی۔ پھر آپ خرید کر اور ان کی عمدہ جلدیں بندھوا کر ارسال
فرماویں۔ یہ امر باعث مشکوری ہوگا۔ امید ہے آپ معہ عزریاں خیریت سے
ہونگے والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور خٹیا لہ ضلع ہوشیار پور

تورخ ۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا حکیم
والسلام سنون؛ پرسوں سردار صاحب بالندھڑ سے معہ جرمین صاحب
میم جرمین صاحب و شوراج سنگھ یہاں آئے۔ چونکہ جرمین صاحب مذکور کا
اکھڑا بیٹا بیمار ہو کر دس روز قبل فوت ہو گیا تھا جس سے متوفی کے والدین
بہت اداس ہو کر واپس اپنے ملک اور وطن کو جانے کے لئے تیار ہوئے
تھے۔ اس لئے گذشتہ منگل کو شوراج سنگھ اُن کو یہاں اپنے ہمراہ لایا اور یہاں
کی توجہ کرنے سے اُن کے دلوں میں کچھ ہمتا مت پیدا ہو گئی تھی۔ اور مکرر

اُن کے ہمراہ سردار صاحب بھی بروز اتوار آئے اور سچو قسم معاملات پیش
 نظر تھے اس لئے آپ کی تشریف آوری اور بوٹوں کے لانے کا معاملہ مجھے
 ذکر نہ بھول گیا جس کی وجہ سے میں نے کل سردار صاحب کو بذریعہ ڈاک
 خط کیا تھا جس میں میں نے تحریر کیا تھا کہ مولوی صاحب معہ بوٹوں کے
 ۹/۱۱ کو دس بجے دن کے گاڑی سے جالندھر اسٹیشن پر آؤنگے کیا آپ
 اپنی موٹر کار عطا فرماؤنگے کہ وہ اس پر بوٹے لاد کر بھوگپور تک لے آویں
 اور بھوگپور سے آگے ہمارے آدمی اٹھا لاؤنگے۔ میں نے ان کو یہ بھی تحریر
 کیا ہے کہ آپ کو موٹر عطا کرنی منظور ہو تو آپ مولوی صاحب کو جو جرائد
 میں مطلع کر دیوں۔ اُمید ہے کہ وہ آپ کو ضرور تحریر کریں گے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو
 بھوگپور جانے کا انتظام ریل سے فرما لیوں۔

بیز عرض ہے کہ صاحب ادا اس کی میم جو صدر سپر سے بہت سبکل تھے
 وہ گو نہ تسکین میں آگئے معلوم ہوتے تھے۔ اود اُمید ہے کہ اب غالباً
 فیکٹری چھوڑ کر وطن کو نہ جاویں۔

میں اب اچھا ہوں اور سب خیریت ہے۔ امید ہے معہ عزیزان

خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ سنہ ۱۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تسکیم
 سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ مجھے
 کل آپ کا خط پہنچا تھا۔ میرے خیال میں آپ ان دنوں میں ارادہ تشریف
 فرماویں۔ اس کے علاوہ ایک اور بات ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ
 بارشیں اسوج تک پڑتی رہیں زمیندار لوگ کاشت ربیعہ کے لئے قلیہ رانی
 کافی نہیں کر سکے۔ جس کی تلافی اب کر رہے ہیں اور دیر تک کریں گے۔ لہذا
 بھوگپور سے یہاں تک آنے کے لئے یہاں سے بیل گاڑی کا مہیا ہونا اخیر
 لاکھ یعنی دو عشرہ نومبر تک نہایت دشوار ہے۔ پس بیل گاڑی پر اگر آپ
 بھوگپور سے آگے تشریف آوری کا ارادہ فرماویں۔ تو ضروری ہے کہ نومبر کے
 عشرے آخری کے اخیر تک کا انتظار فرماویں۔ یہاں ان دنوں میں بیل گاڑی
 کا دستیاب ہونا دشوار تر ہے۔ اب آپ جب تجویز فرماویں اس سے مطلع
 فرماویں۔ اب میں اپنے پیڑک کیور خوری کی درستان عرض کرتا ہوں اور وہ
 یہ ہے کہ دو ماہ گزرتے ہیں جب میں اپنے دورے مذکور کی تکلیفات میں مبتلا
 ایک روز دن بھر سخت افکار و اضطراب میں گرفتار تھا اور خیال کرتا تھا کہ اس
 سے یا اس کے بدل سے اگر کوئی ہو سکے مجھے نجات حاصل ہونے محال ہے۔ اس پر

میں نے تہیہ کر لیا کہ اس سے نجات حاصل کرنے سے اور کوئی طریق اس سے
 احسن نہیں کہ بارگاہِ معشے سے اس کے ترک کی منظوری حاصل کروں۔ چنانچہ
 شبِ آئندہ کو اس کے لئے کوشش کی گئی۔ معاً منظوری نازل ہونے پر حکم صادر
 ہوا کہ درخواست منظور ہے مگر اس سے نفرت پیدا ہونے کے لئے آپ کو
 تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ اس کو منظور کرو تو احکام جاری ہوں۔ میں نے چارو
 ناچار اُسے منظور کر لیا۔ چنانچہ اس پر مجھے بخار اور دیگر تکلیف شدید میں مبتلا
 کیا گیا۔ مگر اس اثنا میں مجھ میں ہیڈک کیور سے ایسی نفرت پیدا ہوئی کہ الحمد للہ
 اب میں اس کے خیال اور یاد سے سحت بیزار ہوں۔ ڈیڑھ ماہ سے میں نے
 اُس کی شکل تک نہیں دیکھی اور نہ کبھی دیکھنے کا انشاء اللہ ارادہ ہے۔ البتہ درمیر
 کی میں نے اس کے کھانے کی اجازت لے لی ہے۔ ہیڈک کیور کا قصہ تو
 اس طرح تمام ہوا مگر علاج بہت تکلیف دہ تھا۔ خدایا الامان! ابھی تک اُس
 کے عوارضاتِ نجات نہیں ملی۔ اور تو خیر میرے کانوں کی شنوائی میں بہت
 نقص واقع ہو گیا ہے۔ ایک کان میں زیادہ نقص اور دوسرے میں ابھی
 کم ہے۔ علاج کرنا ہوں مگر آرام نہیں حیران ہوں کہ کیا کروں کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔
 اپنے اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی تشریف آوری پر عزیزہ نسیم کو
 ضرور ہمراہ لیتے آویں۔

واللہ مجھے سحتِ افسوس پیدا ہوا کہ تقاضائے عمر و صحت کے سبب آپ

دودھ سے دست بردار ہو رہے ہیں قانونِ فطرت سب پر اپنی شدید حکمرانی کر رہا ہے۔ اور نہ اس سے کبھی کوئی بچا ہے اور نہ بچے گا۔ سچ ہے حکمِ الہی سے بچنے کی کس میں تواناں ہے۔

گو میرے جسم میں روزانہ تواناں پیدا ہو رہے ہیں مگر کانوں کے عارضہ نے مجھے سخت بے مزہ کر رکھا ہے۔ فرمائیے: فروخت مکان کا اب ارادہ تو نہیں ہے۔ اگر میرے ہی آنے کے لئے اس کی فروخت ہے تو آپ ہرگز فروخت نہ فرمادیں کیونکہ میں وہاں ہمیشہ آنے والا نہیں ہوں آگے آپ دانا اور مالک ہیں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ اب ہاتھ میں زیادہ تحریر کرنے کی ہمت نہیں ہے

والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان اور شعراء صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پوجیٹ بالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرفِ صدر دلایا۔ شکریہ ہے۔ آن عزیز نے
مجھ سے ہیڈک کیور بنا کر لانے کی نسبت دریافت فرمایا ہے سو عرض ہے کہ
آپ ہرگز ہیڈک کیور نہ بنوائیں اور نہ لائیں! ذرا آنکھ میں نے اسے بالکل نرک

کر دیا ہے۔ اب اللہ اچھے اُس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ واقعی وہ بہت
 بُری چیز ہے۔ اور وہاں اور یہاں میرے امراض کا موجب اصل میں بھی زہر
 تھی۔ وقار بنا عذاب النار۔

میں ہمیشہ آپ کو تکلیف دینے کا عادی ہو گیا ہوں اور آپ برداشت
 کرنے کے لہذا تم تکلف ہوں کہ آپ لاہور سے مفصلہ ذیل کتب اور نیز ایک
 سیرِ نجفہ تجا چینی جیسے کہ آپ ہمیشہ لایا کرتے ہیں خرید کر اور لا کر مشکور فرمادیں
 کتب یہ ہیں۔ اخبار الاخبار فارسی۔ فی اسرار الابرار و دیوان شمس تبریز ہر دو
 ایک جلد میں۔ خوانِ نعمت مصنفہ انیس اختر صاحبہ۔ ایک جلد میں جلد
 بند ہوا دیں۔ خوانِ نعمت مذکور آپ کو سنٹرل بک ڈپو چیمبر لین روڈ لاہور
 سے دستیاب ہوگی۔ اس کے سوائے اگر کوئی اور کھانا سکھانے والی کتاب ہاں
 سے مل سکے تو اُن کی خرید فرمانے اور جلدیں بند ہوانے کی بھی ضرورت تکلیف
 فرمادیں۔ لیکن یہ بھی ضروری عرض ہے کہ کھانا پکانے والی کتابیں اس طرح
 پر خرید فرمادیں کہ ہر ایک کتاب کے آپ دو دو نسخے خرید فرمادیں اور اگر ممکن
 ہو تو ایک جلد میں دو مختلف کتابوں کی جلد بند ہوا دیں مثلاً خوانِ نعمت کے
 ساتھ اسی مضمون کی اور کتاب۔ ایک کتاب کے دو نسخے ایک جلد میں ہرگز
 نہ جمع کئے جاویں اگر گنجائش نہ ہو تو ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ جلد بند ہوا دیں
 مگر یہ ضرور ہے کہ اخبار الاخبار فی اسرار الابرار اور دیوان شمس تبریز ضرور ایک جلد میں ہوں

طبیعت تو آرام اور صحت سے تھی لیکن کل سے مجھے شدید زکام نے پکڑا
 ہوا ہے اور موجب تکلیف بن رہا ہے۔ امید ہے اللہ اس سے آرام دیں گے
 عزیز طفیل محمد خاں کی بیوی اپنے میکے میں دو ماہ سے بیمار ہیں مبتلا ہے بہت
 کمزوری ہو گئی ہے اور حالت نازک ہے اللہ اپنا فضل کرے مگر فکر بہت ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان و شرعاً صاحبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳/۱۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! والانا مہ آغزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے مطلع صاف
 ہے اور تخم ریزی ربیعہ بھی قریب الاختتام ہے لہذا عرض ہے کہ اب ۱۲/۳/۱۴ کے
 بعد اگر عزیزم تشریف آوری فرماویں تو بعید از عنایت نہیں ہوگا لیکن عزیزہ
 زہرہ بیگم صاحبہ کے ہمراہ عزیزہ نسیم ضرور ہمراہ ہو۔ عزیزہ کا مجھ سے اور میرا عزیزہ
 سے وعدہ ہے۔ امید ہے آپ عزیزہ موصوفہ کو ضرور ہمراہ لادیں گے! اب آپ
 تاریخ تشریف آمد نیز اس وقت سے جس وقت آپ بھوگوپور تشریف لائے والے ہوں۔

مطلع فرما دیں تاکہ بیل گاڑی آپ کے آنے سے پہلے بھوگپور موجود ہو۔ آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ ایک روز پہلے رات کو لاہور آکر قیام کرنے سے گوجرانوالہ سے بے وقت کی روانگی کے ہم محفوظ رہ سکتے ہیں۔ میرا بھی اس سے اتفاق ہے آپ ضرور لاہور رات کو قیام فرما کر صبح اس طرف نہفت فرما دیں۔ اس سے آپ آرام سے رہیں گے۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔

امید ہے آپ نے لاہور تشریف لا کر کتب اور چاء خرید فرمائی ہوگی۔ اور کتب کی جلد بندی بھی کرائی ہوگی۔ عزیز طفیل محمد کی بیوی تاہنوز بیمار ہے۔ اور علاج ہو رہا ہے۔ شفا اللہ کے یہ قدرت میں ہے۔

باتیں تو بہت سی ہیں جو قابل تحریر ہیں لیکن طاقت تحریر کہاں سے لاؤں نہ مجھ میں تو اں ہیں اور نہ میرے ہاتھ میں امید ہے آپ کی تشریف آوری پر وہ عرض ہونگی۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں آپ خیریت سے ہونگے والسلام
مکرم میں اور جملہ عزیزاں و شعاہا جان دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱/۳/۶۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا محکم
سلام سنون! کل تین بجے بعد دوپہر عزیز آپ کا ہمیشہ زادہ اور چار
بجے والا نامہ آنجناب یہاں پہنچے عزیز کی زبانی اور نیز آپ کے والا نامہ سے
آپ کی ہمیشہ صاحبہ کے انتقال کی خبر جانکاہ معلوم ہونے پر دل حزیں کو ایک
صد غم عظیم حاصل ہوا۔ لیکن تقدیر الہی کے آگے کیا پیش جاسکتی ہے۔ سچ تو یہ ہے
کہ ہر ایک منتفص کو جام موت پینا ضروری اور لا بد ہے۔ میں تو اکثر خیال کیا کرتا
ہوں کہ مبارک ہیں وہ لوگ جو زندگی مستعار کی منزل آخری یعنی نزع سے آگے
نکل گئے۔ یہ منزل جملہ زندگی کے مراحل سے شدید اور واقعی دشوار گزار
ہے۔ اللہ اپنا رحم و فضل فرمائے۔ کیونکہ تلخ موت سے زیادہ دنیا میں اور کوئی
چیز تلخ تر نہیں ہے۔ میں دست بدعا ہوں کہ اللہ کریم و رحیم مرحومہ کو جنت
اور اپنا قرب حاصل اور نصیب فرما دے اور سپانندگان کو صبر جمیل۔

إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔

میرے عزیز! موت کو بادی النظر میں تلخ تر چیز نظر آتی ہے مگر فی الواقعہ
رحمت اور عروج ہے جو لوگ بہ تائید ایزدی حید و جہد سے یار و معشوق حقیقی سے
روحہ اپنی ناقابلیت فطرتی کے نہیں مل سکے۔ اللہ ان کے لئے یہ موت عجیب

نعمت موصول الی اللہ ہونے کے لئے ہے۔ گو فقر الکل جسم غمخیزی سے نکلتے ہی
 یاد سے ہم آغوش ہو جاتے ہیں مگر یہ دوسرے محروم از فقر اور ناقابل الفطرت
 موت کے عروج کرتے ہوئے اور درود المسمتتے ہوئے کبھی نہ کبھی غریب معشوق حقیقی
 سے ہم آغوش ہو جاتے ہیں۔ ازانکہ کل شیء یوجع الی اصلہ اگر حقیقت میں دیکھا
 جاوے تو موت ہی ایک ذینہ ہے جس سے معشوق اور وصل معشوق حاصل ہوسکتا
 ہے۔ عوام اور محروم لوگ اگر اس سے عروج کر سکتے ہیں تو فقر الکل بھی اسی ذینہ سے
 مکمل طور پر یار میں او غام ہوتے ہیں۔ گویا ہر ایک کے لئے یہ رحمت الہی کا دروازہ
 ہے جس کا ما ہونا ہر ایک کی خوش نصیبی ہے ازانکہ مخبر صادق صلعم نے سب کو
 اس کی غمخیزی فرمادی ہے کہ الموت حبس یوصل الحبیب الی الحبیب
 اندریں حالات موت پر جنم و فرغ نہایت نازیبا اور ہیودہ ہے۔ امید ہے
 کہ عزیزان ربونہ اور مرا حل سے ہرگز ناواقف نہیں ہیں۔ میں نے محض یاد دہانی
 کے طور پر یہ عرض گنہ ارش کی ہے ورنہ اس کے تحریر کی ضرورت نہیں ہے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بگیم پورہ خندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳/۱۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم

سلام مستون! والانا مہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ سب زیادہ فکر
مجھے عزیز و زہرہ بگیم صاحبہ کی علالت کا ہے۔ خدا کرے کہ صورت آرام پیدا ہوگئی
ہو۔ رواج قوم اور ملک بھی ایک بلا ہے جس سے اہل دنیا ہرگز محفوظ نہیں
روہ سکتے۔ یہ افعال اور اس کے اقدام بجز ظاہری تضرع کے اور کچھ فائدہ بخش
نہیں ہیں جب کوئی شخص اس کا اہل بننا چاہے تو اس پر ہزار آفت کا حملہ ہوتا
ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس سے اجتناب کرتے ہوئے غم یار میں اپنے
اوقات بسر کر کے آخر ہم آغوش یار جا ہونے۔ انہوں نے دنیا کا سہرا ترک کر کے
باہیم گریاں یار کی نعل میں جا مقام کیا۔ اصل میں دنیا قطعی بے دفا ہے۔ اور
یار و فادار عظیم ہے۔ خیر آپ براہ مہربانی عزیزہ کے مفصل حالات سے بواپسی
ڈاک مطلع فرمادیں سخت مشکور ہوں گا۔

آپ نے والانا مہ سے آپ کو خرچ کی تنگی معلوم ہوتی ہے۔ لہذا عرض ہے
کہ اگر آپ تھری فرمادیں تو میں بیک صدر روپیہ بدربعہ ڈاک ابلاغ خدمت تشریف
کروں۔ میرے پاس آجکل زیادہ روپیہ کی گنجائش نہیں ہے۔ ورنہ زیادہ
پیش کرتے کا ارادہ کرتا۔

آپ نے خرید تمباکو کی نسبت تحریر فرمایا ہے لہذا عرض ہے کہ جب
 آپ پسند فرمادیں خرید بیویں لیکن میری رائے میں اس کی خرید کا ارادہ نہ
 فرمادیں از آنکہ آیات منگدستی میں مجموعہ اقدام ہمیشہ تکلیف سے خالی نہیں
 ہوا کرتے ہیں۔ اپنا وقت ادھر ادھر سے تمباکو لے کر گزار لوں گا۔
 گو اب سردی زور پر آ رہی ہے اور اکثر ابر رہتا ہے گونا گونا ہنوز بارش
 نہیں ہوئی۔ مگر میری صحت اچھی ہے۔ اور خیریت ہے اور اللہ کے فضل سے
 عزیز طفیل کی بیوی بالکل شفا یاب۔ امید ہے آپ مع عزیزاں خیریت ہونگے و السلام
 گھر میں اور حبابہ عزیزاں کو دعا و سلام۔

بگیم پور خٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳/۳۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم
 سلام مستنون! والانا مہ العزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ میں اپنی
 حالت صحت کیا گزارش کروں۔ جبکہ میں بنجار معلومہ سے شفا یاب ہوا ہوں
 مجھ پر مرض دمہ نے حملہ نہیں کیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ۷ مارچ کی رات
 حملہ مرض مذکور مجھ پر شروع ہو گیا۔ دن کو کسی قدر آرام اور رات کو جان آتش و رکاوٹ

اب اسی طرح سے وقت گزر رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ موسم کی سردی نے
معدہ سرد کر دیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ مرض مذکور میری کسی گت بناتے اور
کیسا حال بد کرتی ہے۔ ضرورت بیان نہیں ہے۔ ابھی سردی روز افزوں ہے اور
اس کے علاوہ ابھی بارش ہونے والی ہے۔ خدا جانے اس وقت کیا ہوگا۔ اچھا
خوالدہ کو منظور اور میں راضی برضا ہوں۔

میں نے گواہیاب کو آنے سے بند کر دیا تھا۔ کہ ان تعطیلات دسمبر میں
تشریف نہ لادیں پر کچھ کچھ آہی گئے۔ اس کے بعد کئی اور اشخاص آئے۔ جن
سے آپ واقف نہیں ہیں اور وہ دور کے دیہات کے ہیں۔ غرض یہ کہ ان
دنوں میں تنہائی نصیب نہ ہوئی۔ ان کے علاوہ سردار صاحب اور ان کا کنبہ
مرد و زن آتے رہے اور مصروفیت کافی رہی۔ اب تعطیلات خاتمہ پر ہیں اُمید
ہے آمد مہماناں بھی خاتمہ پر ہوگی۔ شکر ہے کہ عزیزہ زہرہ نگیم صاحبہ بھرت ہیں
واللہ مجھ کو ان کا بہت بلکہ تھا۔

میں اور انکار کا حال کیا عرض کروں کہ ۱۰ ماہ حال کے قریب عزیز صاحب
بخارا اور زلہ سے بیمار ہو گیا۔ جس کو ہفتہ کے بعد اللہ نے آرام دے دیا۔ مگر میری
لڑکی جو حکیم صاحب کی طرف سے اور نیز عزیز صاحب کی والدہ زلہ اور بخار سے
بہت بیمار ہو گئیں۔ جن کو اللہ نے کل سے آرام عطا فرمایا ہے اسکے علاوہ تمام
گاؤں بلکہ دیہات نواح میں عوام لوگ اسی مرض سے بہت بیمار ہیں۔

مگر شکر ہے کہ تا بہنوز مہلک ثابت نہیں ہوئے۔ آگے جو اللہ کو منظور جب
 کبھی آپ تشریف لاویں براہ مہربانی ایک جلد قرآن شریف جو اچھے موٹے
 خط اور موٹے کاغذ کا ہو لاہور سے لیتے آویں کیونکہ طفیل محمد کی ہمیشہ کے
 لیے بقرض روزانہ تلاوت ضروری ہے۔ میں تو اب کی حالت قلبی پڑھ کر
 خوش ہوا ہوں آپ اُس کو میری طرف سے مبارکباد دیویں اور تاکید کر دیں
 کہ وہ اس کو ازویاد کرے۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت ہونگے۔ والسلام
 گھر میں اور حبلہ عزیزان کو دعا و سلام۔

یگیم پور خٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۹/۳/۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام مسنون بہت دن گزرے ہیں کہ والا نامہ آن عزیز شرف صدور
لایا تھا۔ مگر میں اُس کے تحریر جو اب کے بوجہ گرفتاری اپنی بیماریوں کے تاہنوں
فاصلہ رہا۔ امید ہے آپ معاف فرما دیں گے۔

میں اول نہایت اختصار سے اپنی حالت عرض کرتا ہوں اسکے
حالات یہ ہیں کہ دس بارہ روز ہوئے کہ معمولی دمہ کے حملوں کے علاوہ
مرض مذکور تے مجھ پر شدید حملہ کیا۔ اور اُس کی طوالت حملہ تقریباً ایک
ہفتہ رہی جس پر سہل کیا گیا۔ اور یہ دن نہایت سرد اور باد و باران کا تھا
مگر مزاجیانہ کرتا تاہم سہل رہے لیا گیا اور ابھی ہر وقت سینکٹے سے کام تھا۔
شکر ہے کہ اجابتیں خاطر خواہ ہو گئیں۔ اور شدت تنفس میں افاقہ ہوا۔
لیکن اس کے دوسرے روز بخار ہو گیا جو چار روز مسلسل رہا اور اب پرسوں
سے بخار اور تنفس ہر دو سے آرام ہے لیکن کمزوری اس قدر ہے کہ میرے لیے
آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی ایک امر محال ہے۔ امید ہے چند روز تک اللہ صاحب
اس سے بھی آرام عطا فرمادیں گے۔ یہ جملہ آفات شدت سردی کے
تایج ہیں کیونکہ ان ایام جنوری میں یہاں وہ سردی پڑی اور پڑھ رہی ہے

کہ خداوند اللہ ان مدت کے ہر روز کو رہا ہے اور ابھی اس کا خاتمہ دوز نظر آتا ہے

ہفتہ عشرہ سے نامزد وقت ہوا ہے کہ یہاں دور دور تک بارش کافی اور ڈالہ باری بہت ہوتی ہے

عزیز مولوی صاحب۔ اب یہ زندگی مستعار ایک آفت جان ہو رہی ہے اور ہر ایک لمحہ

زندگی جسمانی تکلیف کا ایک پہاڑ گراں میرے لئے پیدا کر رہا ہے۔ مگر کوئی چارہ نہیں اور میں راضی

بہ رضا ہوں اور یاد کے مخالف مذکورہ ہمیشہ شکر گوئیوں و فرخاں و خندہ ہوں مگر یہ ضرور ہے کہ اب

زندگی سے نفرت زندگی بڑا پیدا ہو رہی ہے روز بروز مزید و مزید پیدا ہو رہی ہے۔ اور مرغ روح

قفسِ تن پر خار سے پرواز کرنے کا متمنی نظر آتا ہے اور اب اسی میں اپنی بہتری خیال کرتا ہے اس بارہ میں

متمنی نظر آتا ہے اور اب اسی میں اپنی بہتری خیال کرتا ہے اس بارہ میں

بارہ سے دریافت کرتا ہوں تو تاہنہ زبیر جواب خاموشی کے اور کچھ نہیں ملتا۔

میں یاد کی طرز ادا اور طریق معشوقانہ سے خوب واقف ہوں اسکی خاموشی ہزار

ادا معشوقانہ اپنے میں مستقر رکھتی ہے اور اسی سے عشاق جان سے فدا ہیں۔

واللہ اس قدر میں نیاز نامہ ہذا تحریر کر چکا تھا۔ کہ ندا آمد کہ جب ہم تنہا سے

میں ہیں اور تم ہمارے میں تو جواب کو نسا اور کس کو دے۔ ہرچہ جوئے از

خود جو دہرچہ خواہی از خود طلب۔ واللہ اس پر خوش اور ہزار گونہ خوش ہوں

اور اس ضمن کو ختم کر کے اور عرض پر داند ہوں۔

کل سردار صاحب تشریف لائے اور خیریت تھے مگر اب ضروری کام فرما

گئے ہیں کہ میں آپ سے عرض کروں اور وہ یہ ہے کہ انکا ارادہ اپنی اراضی بیکانیر

میں مالٹا اور سنگترہ کے باغ لگانے کا مصمم اور سچپتہ ہے اور میں مربع میں باغ
 لگانے کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں سنگترہ کے پودے تو ضلع ہوشیار پور سے لینے
 کا ارادہ کرتے ہیں۔ مگر مالٹا کے پودے آپ کی معرفت گوجرانوالہ سے۔ لہذا
 انہوں نے کل سخت تاکید مجھے کی ہے۔ کہ میں آپ کو تاکید عرض کروں
 کہ آپ گوجرانوالہ کے ذخیروں میں جس قدر مالٹا میسر ہو سکتے ہیں اُن کا فوراً
 جائزہ فرمائیں اور ان کی انتہائی قیمت طے فرما کر ہر ایک امر متعلقہ طے فرمادیں
 اور یہ بات بھی طے فرمائیوں۔ کہ مالٹا مذکور بعد فروزی لے لیئے جاویں
 گے۔ غرضیکہ خرید مذکور کی نسبت ہر ایک امر طے فرما کر فوراً سردار صاحب
 کو ہر ایک امر یعنی تعداد مالٹا قابل الحصول اور اُن کی قیمت سے مطلع فرمادیں
 اور بعد شش بہاں تشریف لاتے کا ارادہ فرمادیں۔ آپ نے جیسا کہ قبل ازیں
 تحریر فرمایا تھا۔ کہ ماہ حال کے اخیر عشرہ میں ہم بہاں تشریف لانے کا
 ارادہ کرتے ہیں لہذا عرض ہے کہ بسم اللہ آپ ضرور ہی تشریف لائیں۔ لیکن
 تاریخ اور وقت تشریف آوری سے ضرور مطلع فرمادیں مشکور ہوں گا۔
 سردار صاحب تو یہ کہتے تھے کہ اگر مولوی صاحب کسی اتوار ماہ حال میں
 بہاں تشریف رکھتے ہوں۔ تو ہم معاملہ مذکور کی نسبت اُن سے زبانی گفتگو
 ضرور کریں گے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہو تو آپ اُن کو اپنی تشریف آوری کے
 کسی اتوار سے مطلع فرما سکتے ہیں تاکہ وہ اتوار کو آپ کے یہاں مل سکیں۔ زیادہ

اس بارہ میں کیا عرض کروں آپ دانا ہیں اور میرا ہاتھ اب تحریر سے تھک
 گیا ہے لہذا نیاز نامہ ختم کرتا ہوں امید ہے آپ لاہور تشریف لے گئے ہوں گے
 اور عزیز کے غورہ نسبت کے حالات سے کما حقہ واقفیت حاصل فرمائی ہوگی جن
 کو میں دلچسپی سے سننا چاہتا ہوں امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت کے ہو گئے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان اور نواب کو دعا و سلام۔

بگیم پورہ جیٹا یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور
 مؤرخہ ۱۰/۱۲/۱۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم
 سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے
 مولوی صاحب! ہم لوگ تو اپنی موت مدت پہلے دیکھ چکے ہیں۔
 واللہ اب ہمیں موت کہاں ہے اب تو یقیناً من الدار الی الدار کا معاملہ
 ہے اور بس۔ اگر یہ لوگ مجھے پہچان لیتے تو ایسا ہرگز نہ کرتے مگر فقیر کی پہچان اور
 عقیدت اللہ کی عنایت کے بجز ہرگز نہیں ہو سکتی۔ آپ خیال فرمادیں کہ گھر کے
 یقینیت اور بے ادب لوگ فقر کے سیلاب میں غوطہ خوردہ ہو گئے۔ اور
 بیرونی عقیدت مند اس سے موتی نکال کر لے گئے۔ یہ بین تفاوت راہ از کجاست
 تا بہ کجا مولوی صاحب! یہ حالات ہیں صرف آپ سے عرض کرتا ہوں ورنہ

اور کسی سے ہرگز نہیں۔ کیونکہ آپ کے بجز میں اور کسی کو دلی دوست ہرگز خیال نہیں
کرنا۔ میں آپ کی سعی کا مشکور ہوں جو آپ مجھ ناچیز کے لئے فرماتے ہیں۔ مجھے وہ
گو لیاں مردار صاحب کی پہنچ گئی تھیں۔ اور ضرورت پر کھاتا ہوں۔ اللہ شاکر اب
مجھے گونہ آرام ہے اور سردیاں بھی معتد بہ کم ہو رہی ہیں۔

آپ جو دوائی حسب مشورہ ڈاکٹر یار محمد خان صاحب لاہور سے میرے لئے
لائے ہیں اور اُس کی آزمائش کر رہے ہیں۔ اُس کا نام تک آپ نے مجھے تحریر نہیں فرمایا
امید ہے۔ اُس کی آزمودہ کیفیت سے مجھے آپ جلد مطلع فرما دیں گے والسلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۴

غزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تکم

سلام سنون! اول والا نامہ اور بعد نش پارسل بوتل دوائی فرستادہ آنغزینہ
شرف صدور لائے جن کا شکریہ ہے۔ ابھی تک میں نے دوائی شروع نہیں کی کیونکہ
بادل اور تقاطع ہے۔ مطلع صاف ہونے پر اسے شروع کر دوں گا۔ اللہ بعد کے حالات
عرض کروں گا۔ انگریزی دوائی سے مجھے دہشت لگتا ہے۔ اب میری طبیعت کسی
قدر رو بہ صحت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ سردی میں اب معتد بہ کمی ہو گئی ہے۔ مگر

آج سردی بوجہ بادل اور ترشخ کے زیادہ ہو گئی ہے جس سے اپنی نحیف طبیعت کو ہر وقت فکر مرض و انگیر رہتا ہے ابھی تک بارش ندارد۔ محض ترشخ ہے۔

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مورخہ ۱۳/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون۔ مدت سے دلائل نامہ آن عزیز شرف صدور نہیں لایا جس سے خاطر خدیں مشوش ہے۔ یاد فرما کر مطمئن فرمادیں مشکور ہوں گا۔ چار روز ہوئے ہیں تو میں نے آپ کی فرستادہ دوائی دوپہر اور شام کے کھانے کے ہمراہ پی تھی۔ یعنی کھانے سے نصف گھنٹہ قبل لیکن رات کو اس سے نفع ہو گیا اور رات بے آرامی سے صرف کی۔ صبح کو نفع سے تو آرام تھا مگر قبض ہو گئی جس سے آج آرام ہوتا ہے۔ میں نے تکلیف سے ڈرتے ہوئے دوائی اسی روز ترک کر دی تھی۔ لہذا چونکہ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کو یہ موافق ہے پس ان کے لئے میں نے محفوظ کر لی ہے۔ آپ تشریف لائے پر ضرور واپسی پر لے جاویں۔

یہاں بارش کے نہ ہونے سے فصلیں خراب تر ہیں۔ اور زمینداروں کی حالت قریب نزع کے ہے۔ علاوہ بریں۔ یہاں توارح میں جو میل میل کے فاصلہ پر واقعہ

ہیں مرض بلیک زور و شور سے تباہ کاریاں کر رہی ہے تاہنوز اپنے گاؤں میں
خیریت ہے۔ شکر ہے کہ شرعی صاحب کے گھرانہ نے لڑکی عطا فرمادی ہے لازم
ہے کہ مکر ریافت پسر کے لئے سعی بلیغ فرماویں اللہ اپنے فضل سے وہ بھی عطا
فرمادیوں گے! بس شبہات قرائع حمل تو ان کے اللہ نے رفع فرما دئے ہیں۔ میری
طرف سے مبارک باد کہہ دیوں۔

عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے حالات قلبی و روحانی سے مطلع فرماویں۔ والسلام

بیگم پور جٹ پور۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۳۳/۳/۲۳

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا شکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز نثر صمد دلایا۔ اس وقت جبکہ میں آپ کے
انتظار میں کسی قدر وقت تشریف آوری میں توقف ہونے سے مرشار تھا۔ والا نامہ آن عزیز
پڑھا اور آن عزیز کی علالت سے نیاز مند کے دل پر سخت پریشانی حاوی ہوئی دعا سے
کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جلد از جلد آن عزیز کو کامل آرام اور شفا عطا فرما دے۔ آمین! اللہ تعالیٰ
امید واثق ہے کہ اللہ صاحب رحیم و کریم آپ کو جلد آرام عطا فرماویں گے۔ مگر آپ ضرور
بواپسی ڈاک حالات سے مفصل مطلع فرماویں مشکور ہوں گا۔

آپ ایسٹر میں تشریف لانے کا ارادہ فرماتے ہیں لہذا عرض ہے کہ آپ ان
ایام میں ضرور تشریف لائیں۔ اگر ان ایام میں کسی نے آنے کے لئے مجھے تحریر کیا تو میں
اُسے ٹال دوں گا لیکن اگر کوئی بلا اطلاع آ جاوے تو مجھے معاف فرما دیں یہ میرے بس
کی بات نہیں ہے۔ مگر اس سے کیا ہے خواہ کوئی آوے یا نہ آوے آپ ان دنوں
میں ضرور تشریف لے آویں۔ مضائقہ ندارد۔ اذ آنکہ آپ آپ ہیں اور وہ وہ ہیں۔ یہ
ضرور ہے کہ آپ بوایسی ڈاک اپنی خیریت مزاج اور تشریف آوری کے رد و ضرور مطلع فرما دے
امید ہے جلد عزیزان خیریت سے ہونگے۔ میری طبیعت کو قدرے آدم سے ہے۔ مگر
مکمل درست نہیں ہے کمزوری بہت ہے اور جسم میں ہرگز توازن نہیں ہیں۔ طرفہ یہ کہ نہ
بھوک لگتی ہے اور نہ کھایا جاتا ہے۔ اب میں اپنے میں ہرگز بہت سفر نہیں پاتا۔ ان
علامات سے عیاں ہے کہ اب وقت سفر قریب تر ہے والسلام
گھر میں اور جلد عزیزان کو دعا وسلام

بیگم پور چند یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۴/۴

پیارے بیٹا مولوی محمد حسین صاحب زاد اللہ مرا تہکم

سلام سنون! والانا محبت شرف صدر لائے۔ شکریہ ہے۔ آپ مجھ سے

دریافت فرماتے ہیں کہ آیا میں گوہر انوارِ حاضر ہونے کا امداد رکھتا ہوں یا نہیں۔ غریزہ میں اب میرا ارادہ کیا ارادہ ہے جبکہ جسم میں تو ان نہیں کیونکہ اب میں اپنے جسمانی حالات روزمرہ دیکھتا ہوں کہ تنزل پذیر ہو رہے ہیں۔ اور اس سے طاقت جسمانی اور غم معدوم ہو رہے ہیں۔ یہ حالات اس وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں کہ ذاتِ الہی میری زندگی بایک اور ستار کا جامہ بچھو رہے کچھ دیر تک اتار کر مجھے اپنی دولت وصل سے مالا مال فرمانے والے ہیں۔

غریزہ میں! میری یہ مدتِ العمر کی آرزو ہے جس کے لئے تمام عمر بہت مصائب اور شدید تکالیف نہایت خوشی سے برداشت کیں اور اکثر اوقات زندگی سے بیزاری ظاہر کی تو اللہ کا شکر ہے کہ اب آوازِ خواہش وصل پر لبیک بزد آتی شروع ہوئی ہے۔ نہ صرف لبیک بلکہ مقامات اور آثارِ قرب کے اب روزانہ ہی نہیں بلکہ اکثر اوقات مالا مال کر دیا جاتا ہوں اور لبیک کے اکثر الفاظ یہ ہوتے ہیں کہ انا انت وانت منی۔ اس کے سوائے اور بے شمار پیغامات ہیں جن میں امانت معدوم اور اثبات محبوب ہوتا ہے آپ سمجھ لیویں کہ جب ذاتِ محبوب میں فنا شدہ فقرا کا وقت وصالِ قریب آیا کرتا ہے تو ہمیشہ سمجھو قسم پیغامات تو اتار اودا ایسی خوش الحانی سے فقیر کو آیا کرتے ہیں کہ وہ اپنے قفسِ عنفوری کو توڑنے اور برباد کرنے پر مستعد ہو جایا کرتا ہے اور یہ وقت ایک عجیب اور پرہیزگار کشمکش کا وقت ہوتا ہے کہ ظاہرِ عاشق و معشوق میں یہ لحاظ کشمکش مذکور ایک اختلاف

اور جنگ معلوم ہوا کرتی ہے مگر باطن میں یار کی کار سازی ہوتی ہے۔ بس اس کا انجام یہ ہوا کرتا ہے کہ دریا میں قطرہ ایسا سما جاتا ہے کہ اس کا ایدالا با د تک تلاش کرنے سے بھی پتہ نہیں ملا کرتا۔ اوہو میں کیا تحریر کرنے لگا تھا اور فرط اور غلبہ حال سے کیا تحریر کر گیا معاف فرما دیں۔

بات یہ ہے کہ اب اپنی کمزوری جسمانی اجازت نہیں دیتی کہ میں گوہر انوارہ کا غم کو سکوں۔ لہذا بہتر ہے کہ حیب چاہیں آپ تشریف لے آویں۔ اب میں عزیزہ نصر اللہ کی نسبت عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حیب والا نامہ آنحضریہ خبر مشاہد عزیزہ نصر اللہ کے کر مجھے پہنچا تو تو مجھے بلاشبہ فکر بے شمار پیدا ہوا۔ اس امر کی نسبت کہ میں عزیزہ مذکورہ کے مشاہدہ کی صداقت یا غیر صداقت پر بحث کروں۔ میں نتیجہ آنحضری عرض کر دوں جو پیدا ہوا اور جو مستقل اور مستقیم ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ اور عزیزہ یقین فرمالیوں کہ اول تو وہ مشاہدہ فی الوجود تھا ہی کیا البتہ اگر اُس کو کچھ قائم کیا جاوے تو کسی فقیر کی محبت آمیز جدوجہد پر اُس کو کلیتاً نابود اور ملیا بیٹ فرما دیا گیا۔ جس کا بہت دنوں سے نام و نشان باقی نہیں ہے۔ واللہ اب اُس سے بالکل مطلع صاف اور شفاف ہے۔ ہرگز کوئی ثابۃ شبہ باقی نہیں ہے۔ عزیزہ مطمئن اور کافی مطمئن رہے۔ لیکن یہ ضروری اور نہایت ضروری ہے کہ فقیر مذکورہ کو عزیزہ مذکورہ اور اُس کے ہوا خواہاں ایک پر تکلف ضیافت دیوں۔ کیونکہ فقیر کی محنت بہت ہے اور قابلِ اجر ضرور ہے۔ اپنے اپنے نابینا یان کی بحث

بے معنی کا ذکر اپنے والا نامہ میں تحریر فرمایا ہے۔ واللہ میرے دل میں بھی انگ پیدا ہوئی کہ اگر میں موجود ہوتا تو ضرور اس کو مشا اور ان کے اندھا پن پر کئی قہقہے لگاتا اور خوش ہوتا۔ اب آپ کی تشریف آوری پر آپ سے اُس کے مفصل حالات سننے کا مشتاق ہوں لہذا آپ بحث کے جملہ مراحل اپنے حافظہ میں دوہرا لیویں۔ تاکہ آپ وقت پر مفصل بیان فرما سکیں میں وہ ضرور سنوں گا۔

امید ہے آپ جلد تشریف لائے گا ارادہ فرماؤ گے اور تاریخ آمد سے مطلع فرماؤ گے۔ والسلام

بیگم پور جٹیاں۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۵/۳۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنوں! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں کیا عرض
کروں۔ اپنی ناتوانی اور کمزوری جسمانی سے ارادہ سفر کو جراتوالہ کی محبت و جرات کی
نسبت دریافت کرتا ہوں تو واللہ صاف انکار و جواب پاتا ہوں۔ لیکن جب
آپ عزیزان کی تاکیدات کو والا نامہ سے مطالع کرتا ہوں تو مردہ اور افسردہ جسم
کو ابھارتا اور آمادہ سفر کرنے پر تیل جاتا ہوں۔ پرسوں آپ کے والا نامہ آنے کے

وقت سے میں یہ جدال اپنے میں بوجہ اتم محسوس کرتا ہوں۔ گویا یہ جنگ روحانیت
 اور جسمانیت کے مابین ہے۔ آخر روحانیت غالب آئی اور سفر گوجرانوالہ کا ریزولوشن
 منظور ہو گیا۔ لہذا ارادہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ قتلے میں بروز سوموار آئندہ صبح کے
 قرعہ میل پر سوار ہو کر دس بجے دن کے گوجرانوالہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤنگا۔
 لیکن عرض ہے کہ واللہ یہ سفر فی الواقعہ میرے لئے نہایت تکلیف دہ چیز ہے
 کیونکہ اب جسم ہرگز اس قابل نہیں رہا ہے کہ سفر کی صعوبات برداشت کرے۔ گو
 اس وقت میرا بچہ ارادہ ہے کہ سفر مذکور اختیار کروں۔ لیکن اپنے جسمانی امراض
 سے ڈر پیدا ہوتا ہے کہ کہیں وقت پر مانع نہ ہو لہذا آپ دونوں اور روز تک میرے
 نیاز نامہ ثانی کا انتظار فرماویں اگر جسم میں برداشت تکلیف سفر کی بہت ہوتی تو
 حاضر ہونگا ورنہ امید ہے آپ معاف فرماویں گے۔ واللہ سفر میں جسم اذ اول تا آخر
 صعوبت ہی صعوبت محسوس کرتا ہے اور اسی وجہ سے اس کے اقدام سے انکار
 کرتا ہے۔ امید ہے۔ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خٹہ پالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲/۵/۳۲

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیزہ شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں اس روز
اپنے رخصت ہو کر بحیرت تمام پانچ بجے شام گھر پہنچ گیا تھا اور خیریت سوں۔ کتاب
ابن خلدون کی قیمت بہت گراں ہے۔ آپ میرے لئے ہرگز خرید نہ فرماویں۔ نیز
عرض ہے کہ چونکہ ہیڈک کیوریہاں ختم ہو چکی ہے۔ میں تو کبھی کبھی لیکن عزیزہ عطا محمد خاں
اکثر اسے کھاتا ہے لہذا تکلیف سے ایام گذرتے ہیں۔ اگر جلد تشریف لے آویں تو
دو الیٰ مذکور بھی ہمیں مل جاوے لیکن اگر تشریف آوری میں توقف ہو تو دو تین
درجن بذریعہ ڈاک ارسال فرما دیویں اور باقی ہمراہ لے آویں۔

امید ہے آپ ہر دو عزیزان میرے عرض کو دہشت پرستی سے کاربند ہونگے
اور یقین ہے کہ اب نئی دنیا نظر آئے گا۔ گئی ہوگی تاہم آپ اپنی کچھ حالت توجہ پیدا
ہوئی ہو تجریہ فرماویں۔

عزیز من! حالت مذکور میں جا کر مجھے تو یقین ہو چکا ہے کہ ذات واحد کے
بجز اور کچھ بھی نہیں ہے اور جو کچھ نظر آتا یا سوچتا ہے وہ صرف اسی ذات واحد کے
بطون میں اس کے ارادہ اور تخیل کے بہ لحاظ اسماء و صفات ظلال پر پایا ہوا ہے ہیں
یہ تاہم اسی مندر میں سے برپا ہوتے ہیں! اور اپنا مجوزہ کام سرانجام دے کر اسی

میں غائب ہو جاتے ہیں۔ اور راستہ کے مقامات و ایسی جہن کو ہمیشہ دوزخ سے
 موسوم کرتے ہیں اسی ذات کے تشبیہات ہیں جن میں بجز فقر و غنا کے کو اپنے تقاضا
 اندرونی کے لحاظ سے عبور کرنا ہے اسی ذات نے فی الواقع یہ لذات و عذاب
 چکھنے ہیں۔ یہ سب ہی لذتیں ہی لذتیں ہیں کیونکہ عذاب عذاب میں سے ہے۔ جو
 لذت کی ایک حالت ہے۔ عزیزانِ مین میں کیا تحریر کروں میں ان جملہ اشیاء و
 حالات کے مزے لیتا ہوں مگر ان کے بیان اور تحریر کے لئے نہ زبان ہے اور نہ
 الفاظ اور نہ قلم۔ یہ حالت جس پر وارد ہوگی۔ وہ خود سمجھے گا اس کے بغیر اس کا
 علم معدوم ہے۔ امید ہے آپ غیبت سے ہوں گے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام
 شیخ نذیر احمد صاحب کو سلام اور ان کے ڈرائیور کو مبارک باد دیوں۔
 ایں باد گراں بودا و اشدر چہ بجاشد۔

بیگم پور چند پالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۰/۵/۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مرآتکم
 سلام سنون! والانا مہ پارسلی بمیہ شدہ فرستادہ آن عزیز بجا لیت صحیح و

سلامت ثروت صدور لائے۔ وصول کئے۔ شکر یہ اور دعا ہے

ایوقت تو خوش کہ وقت ما خوش کر دی۔

عزیزانِ من! میں آپ کے والا نام سے آپ پر دو عزیزان کا مقابلہ نمودہ پڑے کہ از بس خوش ہوا ہوں۔ اس میں شبہ نہیں کہ آپ کے تہ مقابل با فراغت اور فارغ البال ہیں اس وجہ سے وہ آپ کے زیادہ ساعی اور کیش قدم ہیں۔ باقی رہا ان کا اپنے جہد کو صبیغہ راز میں رکھنا۔ یہ فنون مقابلہ کا ایک داؤ ہے جو قابلِ معافی ہوا کرتا ہے آپ بھی سعی فرماویں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کامیاب ہو جاویں گے۔

عزیزانِ من! آپ اس کے لئے سعی کامل فرماویں کیونکہ فقر کی یہ منزل آخری منزل ہے اور اس کے لئے جملہ فقرانے ہمیشہ جان توڑ کوششیں کی ہیں۔ اس کے حصول پر فقیر کی کوشش ختم ہو جاتی ہے اور فقیر موت و قبل ان تہو تو کی حالت میں داخل ہو جاتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ تیب اللہ اپنی خاص رحمت اس دوران میں نازل فرمایا کرتے ہیں۔ تو اس حالت میں حالت جذبہ عطا فرمایا کرتے ہیں لیکن دیر کے بعد تکمیل فقر اس جذبہ کی آمد پر پڑا کرتی ہے! اور یہ جذبہ محض عنایت اور عطیہ یزدی ہوا کرتا ہے۔ اس کے بجز فقر اور اذہار دہا کرتا ہے۔ آپ اس جذبہ کی آمد یا حصول کو ہرگز خیال میں نہ لاویں بلکہ اپنی سعی میں جد و جہد فرماویں۔ بزرگ اسی ضمن میں فرما گئے ہیں۔

تو بندگی چو گدایاں بشیرا مسترد مکن

کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

میں آپ عزیزان کی توجہ اسی حالت کی اہمیت اور حصول کی نسبت مثنوی
حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی جلد چہارم صفحہ ۴۴ کی جانب دلاتا ہوں آپ اس
حکایت کو اول سے آخر تک پڑھیں اور اس میں جو فقط نیستی آتا ہے یہ اسی حالت
کو تعبیر کرتا ہے جو آپ کے سبق سے آپ کو حاصل ہونے والی ہے۔ اس کو آپ
غور سے پڑھیں اور اپنے ہر ای کو اس سے مکمل مطلع فرما دیں۔ تاکید ہے۔ اس کی
نسبت کیفیات تو بے حد و حصر ہیں جن سے آپ کے نیاز مند کا خزانہ دل معمور تر ہے
میرے ہاتھ میں طاقت کہاں کہ اس پر کافی معروضات عرض کر سکوں البتہ کبھی بابت
عرض کروں گا۔ البتہ اس قدر عرض کرنا ضروری ہے کہ یہ منزل کھٹن ہے لہذا اس کے
لئے کھٹن محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ بات نتیجہ کی یہ ہے کہ آپ عوام
کے نزدیک زندہ ہوں مگر فی الواقعہ مردہ اور ذات الہی سے زندہ ہوں یعنی
آپ نہ ہوں البتہ آپ کی موت اختیاری مذکور پر ذات الہی بہ نفس نفیس ہوں اور
بس۔ زیادہ کیا تحریر کروں تحریر کی طاقت نہیں ورنہ بہت کچھ عرض کرنا دعائے
کہ اللہ آپ کو انکم ٹمکیں کے خرخشہ سے نجات عطا فرما دیوے آمین۔ ثم آمین تاکہ
آپ نہ دل سے کام کریں اور کہیں حرلیت بازی نہ لے جاوے۔

میرے ہر سہ جدید شاگردان کے مفصل حالات سے آپ نے مجھے مطلع نہ
فرمایا۔ امید ہے آپ مطلع فرما کر مشکور فرماویں گے۔

آپ تحریر فرما دیں کہ کس تاویخ کو آپ تشریف لاویں گے۔ امید ہے آپ

معہ عزیزانِ خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان و طالب و نواب و شرقی کو دعا و سلام
تیز عرض ہے کہ آپ نے کسی کے ہمراہ آنے کی مجھ سے اجازت طلب فرمائی
ہے بسم اللہ آپ ہمراہ لاسکتے ہیں مگر یاد رہے کہ آپ اپنے سبق کی اہمیت اور
نزاکت پر کچھ غور فرمائیوں۔

بیگم پور خدیوالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۴/۶/۱۹۱۷ء

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ عزیز نصرت اللہ
کی ناکافی امتحان سے جو اضطراب آپ صاحبان کو پیدا ہوا میں اس کی شرکت سے
ہرگز علیحدہ اور خالی نہیں ہوں مگر جس نہج سے آپ نے اس کو اپنے دل میں پیدا کیا ہے
اس پر مجھے نہ در اعتراض ہے۔ آپ کے دل میں مقام ذات الہی ہے پھر آپ
اس میں بھوجو قسم گاؤ و خر کو کیوں بے اندازہ داخل کرتے ہیں۔

عزیز من میں بیچ عرض کرتا ہوں کہ جبکہ آپ راستہ ساوک الہی پر گامزن
ہوئے ہیں کسی کی جد و جہد سے کہیں بے دل ہو کر اس سے گریز نہ کر جاویں آپ کو فائدہ

کسی صدمہ دنیاوی سے نہیں آزا یا ورنہ اللہ کی قسم کوئی فقیر ایسا نہیں گذرا جس کی آزمائش نہ ہوئی ہو اور وہ کو تو آپ چھوڑو میرے حال پر ایک لمحہ غور فرماویں کہ مجھ سے کیا سلوک آزمائش نہ ہوئے! اور ہو رہے ہیں جب میں اس راستہ پر گامزن ہوا اور اچھی طرح سے چل نکلا تو رفتہ رفتہ میری بیویاں اور میرے تین بچے مختلف اوقات میں مجھ سے علیحدہ کئے گئے۔ میرے والدین مجھ سے پہلے ہی علیحدہ کر لئے گئے تھے میں ان جملہ باتوں سے آگاہ تھا کیونکہ میرے عشق الہی نے مجھے ان فانی چیزوں کی اصل ماہیت سے پہلے خوب باخبر کر دیا تھا۔ مجھے ان میں سے ہر ایک کی جدائی پر فلق تو ضرور ہوا مگر عشق الہی نے اپنے جذبات اور اپنی کیفیات ایسی دکھائی کہ میں ان کی جدائی گویا بالکل فراموش کر گیا۔ اس سے میرے درجات روحانی اس قدر ترقی پذیر ہوئے کہ میرے قلا و زراہ میری حالت کو دیکھ کر حیران تھے۔ اس کے بعد واللہ مجھے بہت ابتلاء اور شدائد سے آزمایا گیا لیکن اللہ کا شکر ہے اپنا پاؤں جائے صداقت سے کبھی نہ پھسلا۔ یہ بھی اللہ کریم کی محض عنایت تھی ورنہ میں تو سخت ناکارہ تھا۔ مگر اللہ کی ذات پاک نے اپنی آزمائش کی مختلف آگ میں رکھ کر مجھے پختہ اور اپنی بارگاہ کے قابل بنا دیا ورنہ اللہ میں ہرگز اس لائق نہ تھا۔ جیسا کہ آپ مجھے دیکھتے ہیں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اگر میں اپنے مصائب آپ سے بیان کر دوں جو اس راستہ چلنے پر مجھ پر نازل ہوئے تو یہ شبہ ہے کہ آپ کہیں یہ خیال کرتے ہوئے کہ خدا نخواستہ کہیں میری یہ حالت نہ ہو جاوے! آمین یہ

راستہ چھوڑنے پر آمادہ ہو جاویں۔

عزیز من! یہ عزیز نصرت اللہ کی معمولی سی ناکامی ہے جس کی تلافی اکتوبر میں ہو سکتی ہے تو آپ ایسے ٹیپٹانے کیوں ہیں اور دنیا اور اس کی مافیہا کو آپ نے کیا سمجھ رکھا ہے کیا یہ تماشا ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اور جس کے افکار سے آپ مرنگوں ہو رہے ہیں کیا یہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اگر مجھ سے آپ اس کی کیفیت دریافت فرماویں تو اپنی چشم بنیاد سے ضرور یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ آپ جملہ خاندان کی آزمائش ہے۔ کیونکہ اس موقع پر کسی کو آپ کے اس معاملہ کی مدد سے روکنے کے اور کچھ معنی نہیں ہو سکتے۔ اندریں حالات آپ اپنے ہوش منجھالیں کہ آپ ایک معمولی سی ناکامی پر جامہ سے باہر کیوں ہو رہے ہیں۔

براہ مہربانی آپ ہوش کریں کہ یہ خطر اب قضا الہی کے مخالفت میں قیام کرنا ہے جو فقر کی موت سے تعبیر ہوا کرتا ہے۔ میں آپ کے خطر اب سے سمجھتا ہوں کہ خدا نخواستہ اگر آپ کو زمانہ گزشتہ میں کوئی دنیاوی عدم پہنچتا تو ضرور تھا کہ آپ منزل فقر سے گریز کر جاتے مولوی صاحب! فقر پر تو صدقات عظیم آیا کرتے ہیں۔ مگر ان کا وقار کوہ ہمالیہ سے زیادہ گراں ہوا کرتا ہے لہذا ان میں کبھی جنبش پیدا نہیں ہوا کرتی۔ پس آپ ہوش سے کام لیں اور اپنی حالت میں استقامت پیدا فرماویں۔ میں زیادہ کیا گزارش کروں ہاتھ کمزور ہے۔ زیادہ کام تحریر نہیں کر سکتا ورنہ میں مزید معروضات گزارش کرتا ہوں کہ سلام گھریں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور خٹہ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶ ۳/۴

غریزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! چند روز ہوئے والایات آنحضرت و غریزہ نصر اللہ صاحب
ثروت صدور لائے شکریہ ہے۔ اُن میں جو کچھ آپ نے اور غریزہ موصوف نے
تحریر کیا ہے بجا اور درست ہے۔

غریزہ ان میں! میں کیا عرض کروں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ ہر ایک چیز نمودار
ہوتی ہے! اور پھر غائب ہو جاتی ہے۔ ظاہر بنیوں کی چشم سے ہر ایک چیز لباس
اصلی یعنی فنا ہونے پر غائب ہوتی چلی جاتی ہے۔ پہلے پہلے مدت ہوتی یہ آمد و رفت
جہاں کن معلوم ہوتی تھی لیکن جب چشم حقیقت بین واد ہوتی تو یہ امر یہی نظر آ
گیا کہ کوئی چیز کہیں نہیں جاتی اور نہ کہیں سے آتی ہے یہ سب کی سب الامان
کے مکان ہیں۔ آمد و رفت اور نموداری و کم شدگی محض اپنی آنکھ کا قصور ہے
اور بس۔ کوئی چیز جو بیگانی نظر آتی تھی۔ وہ سب اپنی ثابت ہوئی۔ مگر یہ پردہ کب
اٹھتا ہے تب اٹھتا ہے جب دیکھنے والا اپنے آپ کو بارگاہِ لم یزل میں داخل
کر دے۔ گو قیل ازیں بھی حضرات سے یہ طریق معلوم تھا مگر رات حضرت بایزید
بسطامی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے۔ اور بہت سی گفتگو کے دوران میں اس
کا بھی ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنی حیات فانی کے مراقبہ میں ایک مرتبہ

ذات الہی کو دیکھا اور ان سے میں نے دریافت کیا کہ آپ کے پاس آنے کا کونسا طریقہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ دع نفسك فتعال یعنی نفس کو چھوڑ دو پھر ہمارے پاس آ جاؤ۔ یعنی تاوقتیکہ نفس ہمراہ ہے۔ ہمارے پاس تمہارا آنا ناممکن اور محال ہے۔ آپ نے جو کچھ فرمایا درست اور عین درست ہے لیکن میں نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ اول تو نفس کی کلی ہلاکت ناممکن اور محال ہے البتہ اگر اس کو مجاہدہ سے نیم مردہ کر دیا جاوے تاہم یہ آفت کبھی نہ کبھی ضرور اپنے آپ کو ظہور میں لا کر رہے گی۔ بلاشبہ یہ آفت یعنی نفس ایک عجیب اور نادار و مفید تر پیدا فرماؤ اللہ نے اپنے راستہ چلنے والے پر اپنا احسان نہ پایا ہے۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اگر انسان میں نفس نہ ہوتا تو انسان کو ملائکہ پر ہرگز فوق حاصل نہ ہوتا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ کی پیداوار ہے جس سے انسان آگے نکل گیا اور فرشتہ پیچھے رہ گیا۔ میرے سے اگر کوئی اس کا ماحر اور یافت کرے تو میں جو کچھ اپنی چشم باطن سے دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ نفس کے وجود نے اللہ کی ہر ایک شان کو ظاہر کر رکھا ہے جب یہ برسر کار ہو تو اللہ کے تمام شان ہائے مہلات تکمیل پاتے ہیں جس کے ظہور پر ذات الہی خوش اور خواہاں ہے اگر یہ نہ ہو تو یہ شان پرودہ کتم میں ضرور رہے گی۔ مگر ذات الہی اس کے ظہور کی شائق ہے جیسا کہ آپ بیرونی اور اندرونی تجربات سے اس کا علم حاصل کر سکتے ہیں دوسری شق یہ ہے کہ اس کو پامال کرنے سے دوسرا یعنی شان جمال ہو یا ہوتا ہے جس سے آپ بوجہ حسن واقف ہیں اور میرے بیان کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ واللہ

اب تو مدت سے اپنی نظر میں یہ ہر دو یعنی جمال اور جلال برابر کے آلات اور
شان الہی نظر آتے ہیں۔ اور ہودی نظر کے لوگ خواہ جلال اور اس کے واسطے
ابلیس کو اپنی کوتاہ نظر سے بھی برا سمجھیں مگر میں تو اس کو بھی بڑے احترام کی نظر سے
دیکھتا ہوں۔

ہاتھ تھک گیا ہے لیکن آپ کے معروضات عرض کرنے بے شمار رہ گئے چلو
پھر زبانی عرض کروں گا۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ خلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۳۱/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! والانا مہ العزیز ثروت صدور لایا مشکور ہوں۔ آپ نے
عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کی علالت کا حال تحریر فرمایا ہے جس سے نیاز مند کو بہت
فکر پیدا ہوا ہے کہ شافی مطلق عزیزہ کو بہت جلد آدم اور شفا کا مل عطا
فرما دے۔ آمین۔ آمین۔ تم آمین۔ آپ میری طرف سے ضرورت ان کی عیادت فرمائی
آپ میری نسبت تجویز فرماتے ہیں کہ میں ایام ریاست کے کچھ دن آپ کی

خدمت میں گوجرانوالہ گذاروں۔ سال گذشتہ کی تکالیف پر غور کرتے ہوئے میں اس کے اقدام کی ہرگز جرات نہیں کر سکتا۔ اُمید ہے آپ اس کے لئے ہرگز آئندہ تحریک نہیں فرماویں گے۔ میں اگر خدا کو منظور ہوا تو یہ ایام ہیں اپنے گھر پر صرف کروں گا۔ اذ آنکہ اور جگہ جا کر یہ ایام صرف کرنے ہرگز سودمند ثابت نہیں ہوتے مگر زندگی نے وفا کی تو انشاء اللہ تعالیٰ میں ماہ مئی آئندہ میں گوجرانوالہ حاضر ہونے کا ارادہ کروں گا۔

میں اس وقت جالندھر جانے کو تیار ہوں کیونکہ سردار صاحب پرسوں مجھے تاکید فرما گئے تھے کہ ۲۹ ماہ حال کو مشین کلاں جدید سیکریٹ بنانے والی فٹ ہو کر کام شروع کرنے والی ہے تمہارا اس وقت وہاں موجود ہونا ضروری ہے لہذا اس وقت ان کی موٹر کار آنے والی ہے۔ میں اور مہندس ہم کو دونوں کو وہاں جانا ہے اور امید ہے ہم کل یا پرسوں واپس آ جاویں گے۔

ابھی تک یہاں کافی بارش نہیں ہوئی۔ جالندھر وغیرہ کافی ہو چکی ہے۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ مع عزیزان خیریت سے ہوں گے۔ والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰/۳/۲۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والا نامہ شریف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ نامہ مقبول عجم غفر
کے گھر میں جمع ہونے سے اپنی حالت کی وجہ سے اوقات ضائع ہونے کی شکایت
تحریر فرماتے ہیں۔ میں تو مدت سے آپ کے شاہانہ حوصلے سے حیران ہوں کہ علاوہ
ان معمول اخراجات کے کس دریا دلی سے اپنے اوقات عزیز تباہ کر رہے ہیں۔
ہم نے مانا کہ یہ آپ کے رشتہ دار ہیں جن کی تواضع ضروری اور لایا ہے۔ مگر اس
کے لئے کوئی ایسی حد مقرر ہونی چاہئے جس سے آپ کی ذراعت آخری تباہ ہونے
سے محفوظ رہے۔ تاخیر یہ آپ کو معلوم ہو جاوے گا کہ ان لوگوں کا وجود آپ کے
لئے شیطانی وساوس سے مزید نہیں ہے۔ میں اس پر زیادہ کیا عرض کروں۔ آپ
اپنی روزانہ رفتار اور اس کی رکاوٹوں پر غور فرمالیوں۔ میں اپنے میں ایسا حوصلہ ہرگز
نہیں پاتا کہ ہچو قسم دنیاوی تعلق داران میرے اوقات ضائع کریں۔ جب کوئی
ایسا شخص میرے پاس آتا ہے تو واللہ میں تو اسے احاطہ کوٹھی سے باہر نکالنے کی
بات کرتا ہوں۔ میرے لئے یہ سب غول راہ معلوم ہوتے ہیں اور میں۔ آپ نے
مالٹکے بوٹوں کی تعداد کی نسبت مجھ سے دریافت فرمایا ہے لہذا عرض ہے کہ
اس وقت میں بوٹے کی ضرورت ہے۔ اس سے آپ کو ہر طرح کی تکلیف ہے۔

اگر آپ ان کے نہ لانے سے رفع تکلیف فرماویں تو مناسب ہے۔ اذنا تکہ آپ کو
 یہ خواہ مخواہ کی تکلیف ہے لیکن اگر آپ نے ضروری ارادہ تکلیف فرمانے کا فرمایا
 ہو تو مطلع فرماویں اور کس روز کس گاڑی پر کتنے آدمی ٹوکرہ دے کر بوٹے لانے
 کے لئے بھوکپور اسٹیشن پر آپ کی خدمت میں روانہ کروں بشکر ہے کہ عزیز حضرت اللہ
 صاحب کو اللہ نے عوارضات سے محفوظ رکھا ہے! امسال نہ زیادہ بارشیں ہوئیں
 اور نہ چنداں ہوا مرطوب ہوئی جس سے تنفس میں تاہنہ تکلیف پیدا نہیں ہوئی! امید
 ہے یہ موسم آرام سے نکل جاوے گا لیکن معدہ میں ضرور کچھ خلجان رہتا ہے! انشاء اللہ
 نقلے ایں ہم خواہد گذشت۔ یہاں فصل کی حالت تاہنہ زاجھی ہے مگر بارش
 بہت کم ہے۔

میرے کان میں نزول میل سے پھر گرانی ہو گئی آج پھر نکلوانے والا ہوں۔
 امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے و سلام۔
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیا کہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸/۴/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا بیگم
 سلام مسنون! گو آپ پر ہوا تشریف لانے والے ہیں لہذا انحریر یہ نیا نامہ

کی مجھے چنداں ضرورت نہ تھی۔ لیکن ایک ناگہانی اور ضروری معاملہ پیش آنے سے
 نیاز نامہ ہذا کے تحریر کرنے کی ضرورت پیدا ہوئی۔ اور وہ یہ ہے کہ سردار کیسر سنگھ
 صاحب ایڈووکیٹ جالندھر کا بڑا درخوردھی کرتا رہا۔ سب ایکڑ پولیس ضلع حصا
 میں متعین تھا۔ مرض و نبل کا رنیکل سے بیمار ہو کر وہ جالندھر میں آیا اس کا اپریشن ڈاکٹر
 نے کیا لیکن وہ اس سے جانبر نہ ہو سکا اور ۲۵ ماہ حال کو وہ انتقال کر گیا۔ میں
 اُس کے افسوس کے لئے کل جالندھر گیا تھا اور ہروزہ واپس آگیا تھا۔ اگر آپ
 مناسب خیال فرماویں جس کو میں تو مناسب سمجھتا ہوں تو آپ جالندھر تشریف
 لائے پر گاڑیوں کے درمیانی وقفہ میں مردار صاحب کے افسوس کر آویں۔ کیونکہ
 مردار صاحب کو اپنے بھائی کی موت ناگہانی سے صدمہ شدید پہنچا ہے۔ آئندہ
 آپ دانا ہیں۔

اُمید ہے آپ بوٹے عمدہ نسل کے احتیاط سے لاوینگے۔ اُمید ہے۔

آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان و دوستان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۶/۹/۳۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرثیہ

سلام سنون! والانا مہ شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں اپنے
دنیاوی تفکرات کے حالات آپ کے بجز اور کس سے بیان کروں۔ واللہ باللہ
آپ کی ذات کے سوائے نہ کسی سے یہ محبت ہے اور نہ میں کسی کو آپ جیسا
اپنا ہوا خواہ اور غم خوار پاتا ہوں۔

افسوس ہے کہ آپ تشریف لائے اور ناخوشگوار فضا کی وجہ سے
آپ کے بات تک نہ ہو سکی۔ سب باتیں دل میں ہی رہیں لب تک نہ آسکیں۔
میں چاہتا ہوں کہ تحریر کر سکوں لیکن ہاتھ کام نہیں کرتا۔ لہذا گزارش ہے۔
کہ اگر آپ جلد تشریف لے آویں گے تو تبادلہ خیالات ہو کر شاید مجھے تسکین پیدا
ہو۔ اور نیز اس تجویز پر غور ہو کہ ان تفکرات سے مجھے نجات کیسے حاصل ہو سکے گی۔
زیادہ تحریر نہیں کیا جاتا ورنہ مزید عرض کرتا۔

بیگم پور جٹیاں۔ ضلع مویشیاری پور

مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۳۳

تمت بہ ناز طبعیاں نیاز مسند مباد

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا منہ آن عزیز معہ بیمہ ہیڈک کیور شرف صدور لائے۔

شکر یہ ہے۔ واللہ آپ کے بخار کی نسبت آپ کے والانا منہ سے پڑھ کر مجھے

بے شمار سکرا اور تر و تپیدا ہوا۔ مگر الحمد للہ کہ ہنوز ملاحظہ والانا منہ ختم نہیں

ہوا تھا کہ نزول تسکین و بارہ آرام ہذا بخار نازل ہو گئے جس سے امید کامل

ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ صورت آرام جلد پیدا ہو کر رہے گی لیکن براہ مہربانی

آپ حالات طبیعت سے بواپسی ڈاک مطلع فرماویں۔

آپ نے جو آمادگی سفر بربہا تحریر فرمائی ہے اس کا بہت بہت شکریہ

ہے اور مجھے امید بھی ہی تھی۔

شکر ہے کہ اللہ نے عزیزہ کشور کو بجا سے آرام دے دیا ہے۔ عزیزہ

مہندہ اپنے کوٹ کی پیما نش دوزی سے دریافت کر کے بتا دے گا واللہ سلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جیٹ پالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئکم
سلام سنون! والا نامہ آنحضرت شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میرے افکار
کی انتہا نہیں ہے جب سے میں نے والا نامہ مذکور سے معلوم کیا ہے کہ ابھی
تک آپ کا بخار نے پچھا نہیں چھوڑا۔ یہ نوبتی بخار ہے جو تیسرے روز ہوا
ہوا کرتا ہے اور یہ خالص صفرا کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ یہ مخرب نسخہ بخار مذکور
کا ہے کہ آلو بخار اور اعلیٰ ہم وزن لے کر کسی کور سے برتن گلی میں بھگوئے
جاویں اور اُن کے خوب طرح بھیکنے کے بعد ان کا نہ لال لے کر تین چار مرتبہ
بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ اس میں معمولی سی شکر ملا کر روزانہ نوش فرماویں
تو انشاء اللہ تعالیٰ صفرا کا زور فرو ہو کر بخار سے کلی آرام ہو جاوے گا بخار مذکور
سے بلاشبہ تکلیف ضرور ہے مگر انشاء اللہ انجام بخیر و بہ صحت ہے مقام فکر ہرگز
نہیں ہے۔

جب تک آپ کو بخار سے کلی آرام نہیں ہوتا میرے طبیعت افکار سے
ہر وقت اور ہر لحظہ پر مرہ اور نہ ڈھال ہے۔ خدا کرے کہ جلد آرام ہو جاوے
کیا میں یہ انتظار اب نہ کروں کہ آپ کا اب والا نامہ شرف صدور لاوے۔
جس میں یہ تحریر ہو کہ اللہ نے بخار سے اب آرام دے دیا ہے۔ میری نظر تو

مجھے اسی کا نشان دلاتی ہے۔ آپ براہ مہربانی بدیدن نیاز نامہ ہذا حالات طبیعت سے بواپسی ڈاک مطلع فرمادیں۔ مشکور ہوں گا۔

دیگر یہاں کے حالات بدستور ہیں۔ والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۳/۲۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ اللہ کا
لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ نے ہمارے آن عزیز کو آرام عطا فرمایا۔ دعا ہے کہ
قادر المطلق آن عزیز کو ہمیشہ خوش اور باصحت رکھے۔ آمین۔ آمین۔ تم آمین۔

امید ہے آپ خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹیاں - ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! والا نامہ کل تمام وقت شرت صدور لایا اور اس میں سے
عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے رویہ صحت ہونے کے حالات پڑھ کر اپنی جان میں جان
آئی۔ اذاکہ آپ اس سے تاہنوز بے خبر ہیں کہ مجھ کو آپ ہر دو عزیزان سے کس
قدر محبت بلکہ عشق ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ میں اب تک آپ صرف آپ
ہر دو عزیزان کو اپنی روحانی اولاد بنا سکا ہوں اور آپ قیاس فرما سکتے ہیں کہ
جس شخص کا صرف ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہو اور اس شخص نے ہر دو خست جگر ان کو
اپنی جان توڑ کوشش سے پرورش کیا ہو ان پر اگر کسی صدمہ کا احتمال پیدا ہو تو اس
باپ کے جان پر کیا آفت آیا کرتی ہے! اندر میں حالات واللہ عزیزہ کی علالت
میری جان پر ایک صدمہ عظیم کا احتمال ہونے کو تھا مگر اپنی نظر اور اپنی سعی عین یقین
کا یقین دلا رہے تھے اور نیز دلا رہے ہیں کہ عزیزہ خدا کرے کلی صحت یاب ہو
اور علالت کا بادل آیا اور ٹکل گیا۔ مگر آپ کے والانا محبت میرے یقین مذکور
کو اکثر متزلزل کرتے رہے جس سے میرا پختہ ارادہ ہو گیا تھا کہ اہل معاند کے خلاف
بات ظہور پذیر ہو رہی ہے تو امانت اب لازم ہے کہ جس طرح سے بن پڑے
تو خود وہاں جلد پہنچ اور عزیزہ کا خود علاج کر کیونکہ یہاں دور سے تیرا اثر کارگر

ہوتا نظر نہیں آتا۔ اسی ارادہ پر امانت کا بند ہونے کو تھا کہ مجھے تنفس اور نزلہ
 نے آدبا یا مگر واللہ اس سے امانت نے ہمت نہیں ہاری تھی اور تیار تھا کہ کل
 والا نامہ تسکین بخش صادر ہو کر تسلی بخش ہوا اور گونہ جان میں جان آئی۔ مگر میں سچ
 اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ عزیزہ با صحت ہوگی مگر اپنی
 طبیعت کسی کے تحریر کرنے پر ایک احتمالی صدمہ کا شیعہ پیدا کر چکی تھی۔ لہذا
 سخت متمنی ہے کہ عزیزان کو چشم تن دیکھ کر مزید تسکین حاصل کروں۔ واللہ اس وقت
 خواہنے دل کی حالت ہے وہ سخت تفاقنا کرتی ہے کہ جس طرح سے بھی ہو سکے
 میں آپ کو دیکھوں اور چشم تن سرور کے مطمئن ہو جاؤں لیکن میرا وہاں حاضر ہونا آپ
 کی بیماری کی حالت میں ہو سکتا ہے جس کی نسبت دل سے دعا ہے کہ اللہ آپ سے
 بیماری دور رکھے۔ اب وہ سری بات یہ ہے کہ آپ یہاں تشریف فرما ہوں اس
 کے لئے شدت موسم اور نیز رمضان مانع ہیں لہذا سمجھ میں نہیں آتا کہ کروں تو کیا کروں
 البتہ آپ یہ عقدہ حل فرما سکتے ہیں۔

مجھے ابھی نزلہ زور سے ہے اور قد سے تنفس بھی ہمارا ہے مگر امید ہے کہ

انشاء اللہ تعالیٰ کل تک آرام ہو جاوے گا۔ مقام فکر نہیں ہے۔ امید ہے آپ معہ
 عزیزان خیریت سے ہوں گے۔

عزیزہ کے حالات مزاج سے بالضرور روزانہ مطلع فرماتے رہیں تاکہ یہ ہے

والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پوجنڈیا لکھ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون : والا نامہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ الحمد للہ
 اور اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اللہ نے عزیزہ کو کلی آرام عطا فرمایا۔ واللہ میری
 جان میں اب جان آتی ہے۔ مجھے عزیزہ کی بیماری سے افکار اور تردد اس وجہ
 سے مزید درمزد تھے۔ اور باوجود اپنی ناسازی طبع کے بدین وجوہات اوقات
 خیراں آنے کا ارادہ کرتا تھا کہ مریضہ کی حالت خراب تر نظر آتی تھی۔ اول تو
 اپنی نظریہ یقین دلاتی تھی کہ یہاں سے اللہ اس کو کاہ فرماتے ہوئے شفا عطا
 فرما دے گا۔ لیکن ایسا نہ ہونے کی صورت میں بچہ ارادہ تھا کہ جس طرح سے بھی
 ہو سکے وہاں پہنچ کر سعی بلیغ کروں اور پھر کامیابی بلاشبہ تھی۔ مگر شکر ہے اللہ
 نے اپنے فضل بے پایاں سے آرام عطا فرما دیا۔ اور مجھے سفر بے وقت اور پرہیز
 سے نجات عطا فرمائی۔ اب میرا سفر محال ہے کیونکہ اس سے مجھے تکلیف بے حد
 ہے۔ لہذا آپ میرے پر رحم فرماتے ہوئے مجھے معاف فرما دیں۔ مشکور ہوں گا۔
 عزیزہ نسیم کی نسبت فکر ہے۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ اس کو آرام پہنچے۔ واللہ
 ہے۔ مقام فکر نہیں ہے۔ مگر اطلاع دیتے رہیں۔

بیگم پور جٹ پالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم
 سلام سنون! والا نامہ آن عزیز نثر و صدور لایا شکریہ ہے۔ میں کیا
 عرض کروں قبل ازیں عزیز گان زہرہ بیگم اور نسیم کی ملاکتوں نے تفکرات کا ایک
 پہاڑ اپنے دل پر معلق کیا ہوا تھا اب اللہ نے یسجد و جہد ان سے کچھ صورت
 آرام پیدا کی تو ایک نا واجب اور صداقت سے بعید میاں نصر اللہ صاحب اپنے
 کاذب تفکرات سر پر اٹھائے سامنے آکرٹے ہوئے آپ عزیز کو میری طرف سے
 زور و یہ پیغام پہنچا دیوں۔ کہ وہ اللہ اپنے امتحان کی تیاری زور و شور اور کمال جہد و
 سے کریں۔ اللہ کی رحمت کا دروازہ اس کے لئے بالکل کشادہ ہے۔ واللہ وہ ہرگز بند
 نہیں ہوا ہے۔ اگر میرا یقین نہ ہو تو عزیز اپنی والدہ سے منت سماجت کر کے کمر مراقبہ
 کر کر دریافت کر لے کہ کیا ان کا اب بھی وہی مشاہدہ ہے جس کو وہ پہلے دیکھ چکے ہیں۔
 انشاء اللہ اب عزیز کی حسب منشا اور کامیابی کا برآمد ہوگا۔ اگر وہ مشاہدہ خلاف امید
 تھا تو محض اس وجہ سے ہوگا کہ امتحان کی تیاری جیسی کہ عزیز کو کرنی چاہئے تھی تاہنوز
 وہ اس منت در نہیں کر سکا تھا۔ اس سے ضروری تھا کہ مزید در مزید جہد کی جاتی
 تھی کہ ہاتھ پیر توڑ کر مایوسانہ حالت پیدا کر کے ناامیدی پیدا کر لیتا۔ واللہ اب ہرگز
 نہیں ہے۔ عزیز کو ضروری ہے کہ اب زور و شور سے تیاری کرے انشاء اللہ تعالیٰ

اللہ فضل کرنے والے ہیں۔ میں سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ بیمار کی حالت ضرور مایوسانہ اور بالکل مایوسانہ ضرورت تھی۔ اور سلسلہ حیات اس قدر کمزور ہو گیا تھا۔ کہ نیز آندھی کا محض ایک جھونکا جو اُس وقت چل رہی تھی۔ اس کی قطع کے لئے کافی تھا۔ اور ایسا ہونے والا تھا اور بالکل ہونے والا تھا جب اللہ نے کسی از خود رفتہ کی التجا پر اتنا بڑا کام اور عظیم امر پورا کر دیا تو کیا آپ کا کام جو اُس سے بد جہا خورد تر ہے مکمل نہ کر دے گا۔ نیا نامہ ہذا کے پہنچنے پر تیاری امتحان بزد و ستور شروع کر دیوں اور اللہ پر توکل کریں تاکید اور مزید درمزیہ تاکید ہے۔

عزیز من! آپ نے یرون اور ان کی کیفیت دیکھی جو مجھ پر اور آپ پر آکر باعث بے شمار تکلیفات ہوئی۔ الحمد للہ کہ انجام بخیر رہا۔ میں کیا عرض کروں۔ دل کو تو میں روکتا ہوں کہ افتاء راذا الہی سے باز رہے لیکن جوش محبت پدرانہ اکثر اوقات جوش میں آجاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ چونکہ زہرہ بیگم صاحبہ نے زندگی کی مایوسانہ حالت عبور کی ہے اور اب وہ پھر اذکان دنیا میں نظر آتی ہیں۔ ان کے دیکھنے اور ملنے کو اپنا دل تڑپ رہا ہے۔ مگر یہ کیسے حاصل ہو۔ میں بیماری سے ترسان سفر کے ناقابل امداد کمزور تر اور موسم شدت سے سرد۔ لہذا ابھی ملاقات کی صورت بعید تر نظر آتی ہے۔ غالباً انشاء اللہ تعلقے فروری آئندہ میں یہ پیدا ہوگی البتہ آپ ان سے میرا شوق اور جوش محبت پدرانہ فرما دیوں۔ نیز فرما دیوں کہ آپ حقیقی باپ آپ کی فرقت میں طپاں و سوزاں ہے۔ امید ہے عزیزہ نسیم اب بالکل

خیریت سے ہوگی۔ میرا اُس کو اپنے ہاتھ سے پیار دیویں اور میرا سلام اُس کو فرمادیں۔
 آج رات یہاں خوب بارش ہوئی۔ سابقہ چند روز سے ترشح تھا۔ میری صحت تلمنوز
 اچھی ہے۔ والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا حکم

سلام سنوں! والانا ماہ الغزیرہ معہ منی آرڈر ارسال فرمودہ آن عزیز تشریف صدر
 لائے جن کا بہت بہت شکریہ ہے۔ میں نے منی آرڈر حسب ارشاد آن عزیز نہایت
 شکریہ کے ساتھ وصول اور قبول کر لیا ہے۔ اور آپ کو دعائیں دینا ہوں۔ اللہ آپ
 ہر دو عزیزوں کو مقاصد دینی اور دنیوی پر ہمیشہ فائز المرام فرماوے۔ آمین
 عزیز من میں دیکھتا ہوں کہ اس سال کساد بازاری و کالت سے جو آمدنی آپ
 کو ہوتی ہے وہ مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے اور اُس پر طرہ بیماریاں کے معاملات
 کے اخراجات۔ افسوس ہے اور میں شرمندہ ہوں کہ میں تنگی آمدنی زمیندارہ کی وجہ
 سے آپ کی کچھ مدد نہیں کر سکا۔ جو مجھے ضرور کرنی چاہئے تھی۔ البتہ آپ نے میرے
 افسوس اور رفع شرمندگی کا سامان پیدا فرمادیا جس کا میں بے شمار شکریہ تہ دل اور

جان سے عرض کرتا ہوں۔ لہذا میں نے ناچیز رقم کا منی آرڈر اور سال خدمت آنعزیز
 کر دیا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس کو وصول اور قبول فرما کر میری دلی راحت کا
 سامان مہیا فرما دینگے۔ اور کمزور اور بیماری سے ناتواں عزیز گان کے غذا و پوشش
 کا تہیہ فرما دینگے۔ واللہ میں اس سے بہت مشکور ہونگا۔ اور آپ سب کو دعاؤں
 سے یاد کرونگا۔ اس میں ہرگز شبہ نہیں کہ اگر آپ نے اس کی قبولیت میں ذرا بھر
 بھی تامل کیا تو میری ناراضگی اور مایوسی کی کوئی حد اور کوئی شمار نہیں ہوگا۔

عزیز من! آپ نے عدم ثروت کی شکایت تحریر فرمائی ہے۔ خدا کے لئے کہیں
 شکایت مذکور کا ذکر تحریر فرمانا میرے ترسیل رقم کا باعث خیال نہ فرماویں۔ واللہ
 یہ ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ اس کا ذکر کرنا ایک اور موجب ہے جس کو میں عرض کرنے
 لگا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میں آپ کے لئے بارگاہِ الہی میں آپ کے مزید درمزید
 ثروت و تندرستی کی دعا کرتا رہا۔ واللہ میں اس سے ہرگز غافل نہیں رہا اور اپنے
 اوقات میں اس کے لئے سخت سعی و محنت ہوئی لیکن اوپر سے یہی حکم آتا رہا کہ جس رفتار سے
 تم اپنے عزیزان کو ہماری طرف چلا رہے ہو ان کی ثروت کی حالت میں ان کو
 نہیں چلا سکو گے۔ اور نہ وہ چل سکیں گے۔ ہماری منشا ہے کہ تم ان کو موجودہ حالت
 میں بالفعل رہنے دو بعد تکمیل دیکھا جاوے گا۔ اور نیز اس کے ساتھ یہ حکم آتا رہا کہ
 اس مسلک کو تمہارے ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور قریں طریق ہونے کی وجہ
 سے زیادہ پسند فرماتے تھے۔ اور پسند فرماتے ہیں۔ پس ان احکام کے اتباع میں

میں دم بخود ہوتا رہا۔ اور تاج منور ہوں۔ لہذا آپ اپنا وقت جیسا کہ بزرگان دین صبر و شکر سے گزارتے رہے ہیں گذاریں اور کبھی ثروت کی شکایت دل میں پیدا نہ کریں۔ اگر اللہ کو کبھی منظور ہوا جیسا کہ حکم مذکور سے گونہ مستنبط ہوتا ہے، تو آپ کو دنیاوی ثروت بھی مل جاوے گی ورنہ آپ دولت دین پر کفایت کریں۔ کیونکہ میں اور آپ یہاں ہمیشہ رہنے والے نہیں ہیں تو ہم نے ناپائدار چیز کی اجتماع کو کیا آگ لگانی ہے۔ البتہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے لئے شہنشاہی آخرت موجود اور آپ کی سخت منتظر ہے آپ اس پر کفایت کریں سب بزرگان دین نے ایسا ہی کیا ہے آپ بھی انہی کے نقش قدم پر راستہ فقر طے فرماویں میں زیادہ عرض کروں تو کیا کروں۔ آپ ان مراحل سے واقف تہ ہیں۔

آج کل شدت سرما نہایت عروج پر ہے اور اپنی صحت متزلزل ہے اللہ اپنا فضل رکھے موسم سے طبیعت میں بہت ڈر پیدا ہو رہا ہے۔ مگر تاج منور اچھی ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! والا نامہ آنحضرت شریف صدور لایا بشکر یہ ہے۔ واللہ مجھے آپ
 کے والا نامہ نے کسی قدر حیرت میں ڈال دیا ہے کیونکہ آپ نے میرے جوش محبت
 اور میری دلسوزی کو میری نادانگی پر محمول فرمایا ہے۔ پیار سے بیٹا! واللہ مجھے آپ
 سے ہر طرح سے نقد و قماش لینے کا حق حاصل ہے۔ اور جب ضرورت ہو تو
 بلا دریغ آپ کے ان کی درخواست کرنے میں مجھے ہرگز تامل نہیں ہے۔ اگر زندگی نے
 مزید وفا کی تو آپ دیکھیں گے کہ میں اپنی کیسی اور کتنی ضرورتیں آپ کے پیش کرتا ہوں
 غالباً امید ہے آپ میری روزمرہ کی مانگ اور آرزو سے ضرور وق ہو جاویں گے۔
 کیونکہ ان کی کثرت آپ کو دم لینے نہیں دے گی۔ ازاںکہ دنیا بھر میں میرا نہ کسی پر
 یہ حق عائد ہے اور نہ میں کسی سے کچھ طلب کر سکتا ہوں۔ اور نہ کوئی کچھ دے سکتا ہے
 میرا یقین اور ایمان ہے کہ اگر میں آپ پر دو عزیزان کے بدن سے کپڑے تک
 اتار لوں۔ تو آپ اس کو خوشی سے پسند فرما دیں گے! اور اگر شاید کبھی مجھے ضرورت
 ہوئی۔ تو ایسا کروں بھی لیکن اپنا ضمیر واللہ یہ کہتا ہے۔ کہ حبیب کسی چیز کی ضرورت
 یہاں نہ ہو تو آپ کے وہ چیز کیوں لی جاوے۔ کیونکہ آپ کی آمدنی آپ کی کفالت سے
 ہرگز مزید نہیں ہے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ آپ کے ذمہ بار قرض بھی موجود ہے۔ واللہ

اندریں حالات میرا ضمیر آپ کے ایسی چیز لینے کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ بارہا میرے دل میں یہ اُمنگ پیدا ہوتی ہے کہ آپ کا بارہا قرض آپ کے سر سے اتارتے کی سعی کروں لیکن اپنے موجودہ زمیندارہ میں یہ محبت نہ پا کر دم بخود ہوتا رہا ہوں۔ جن روحانی بیٹوں کا ساتھ مر کر بھی چھوڑنے والا نہ ہوا ان پر آپ میری اہلی محبت اور دلسوزی کا کیا اندازہ نہیں لگا سکتے کہ کس قدر ہے۔ واللہ میں نے یہ اپنا اصل حال عرض کیا ہے تو آپ قیاس فرما دیں کہ میں ایسی روحانی اولاد کو بے ضرورت کیسے اور کیوں دق کروں جو بعد از مرگ بھی میرے ساتھ پیوند در پیوند رکھتے ہیں۔ میرے پیارو! میری تو مدت العمر کی کماٹی ہی آپ ہیں۔ اگر ذات الہی مجھ سے سوال فرما دینگے کہ تم نے دنیا میں کیا کمایا۔ تو اپنا ارادہ بچتہ ہے کہ میں آپ ہر دو عسذیان کو پیش کر دوں گا۔ اور عرض کر دنگا کہ آپ میری کماٹی مذکور کی طرح سے بڑا مال فرمالیوں کہ یہ کسی طرح سے ناقص اور نامکمل اور قابل ناپذیرائی تو نہیں ہے جس اولاد روحانی کو ایک بے خود فقیر نے اس طرح سے پرورش کیا ہو آپ براہ مہربانی اندازہ تو لگا دیں کہ اس کو اولاد مذکور سے کس قدر محبت ہوگی اور وہ اُن کو کیسے خوشحال رکھنا چاہتا ہو گا واللہ بس یہی امر ہے جس کے ذریعہ میں آپ کے جو سلوک کرتا ہوں مجھ سے صادر ہوتا ہے۔

اب آپ اندازہ لگا کر مجھے تحریر فرما دیں کہ میرے افعال سے ناراضگی پیدا ہوتی ہے یا شفیگی و دار فتنگی محبت۔

میرے پیارو! یہاں تو آپ کے عشق اور محبت کے سوائے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا تو آپ نفسانی شہات کیوں خواہ مخواہ پیدا کر کے مجھے بے مزہ کرتے ہیں۔ خدا کے لئے آپ اپنے اپنے مراقبات میں میری ذرا جانچ اور پڑتال کر کے تو دیکھو کہ میرے دل میں آپ کے عشق اور محبت کے سوائے اور کیا ہے۔

واللہ روپیہ کی واپسی کا موجب محض آپ کا عشق اور محبت ہے ورنہ عام اور کاذب محبت کا آدمی ایک رقم کب واپس کر سکتا ہے مناسب ہے کہ آپ اس کو اپنے صرت میں لاکر مجھے دشاؤ فرماؤ۔ واللہ اس وقت آپ کے عشق اور محبت کا دریا میرے دل میں اٹھا ہوا ہے دل چاہتا ہے کہ اس کو سپرد قلم کروں۔ مگر ہاتھ میں تحریر کی طاقت کہاں! اور اس پر طرہ یہ کہ شدت سرما سے کل سے تنگی نفس شامل حال ہے جس قدر معروضات قلم بند ہوئے ہیں وہ بہ ہزار وقت و دشواری تحریر ہوئے ہیں۔ لہذا میرے عشق اور محبت کا گواہ آپ عزیزان کا دل ہے آپ ان سے دریافت فرمالیوں اور دریافت فرمانے پر جو کچھ وہ میری حالت کی ترجمانی کریں آپ مجھے ضرور اس سے مطلع فرما دیں تاکید ہے۔

امید ہے آپ مع عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا وسلام

بیگم پور جٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۲/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تہکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ اللہ کا ہزار
شکر ہے کہ شادی کے انتظام کا معاملہ باوجود کثرتِ بارش کے بخیر و خوبی سرانجام
ہوا۔ مبارک باد۔

چونکہ آپ مائی صاحبہ کے فرائض سے اب فراغت پا چکے ہیں لہذا اب
میں ایک ضروری عرض گزارش کرنے لگا ہوں۔ گرفت قبول افتد ہے عز و شرف۔
اور وہ یہ ہے کہ اب آپ مائی صاحبہ سے نہیں البتہ اُن کے بیرونی ذریعے یعنی
دختران بیرونی سے سابقہ ارتباط بند کر دیوں۔ اور کسی کو ضابطہ سے مزید اپنے گھر
میں قیام نہ کرنے دیوں۔ اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپ کو بجز بدنامی اور بد مزگی
کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس وقت ان کے دلوں کی کتابیں میرے آگے
رکھی ہوئی ہیں اور میں اُن کو اچھی طرح سے پڑھ رہا ہوں۔ اُن میں بجز بیوفائی کے
اور کچھ تحریر نہیں ہے۔ آپ جس قدر اُن سے زیادہ ارتباط کریں گے۔ اُسی قدر زیادہ
بے مزہ ہوں گے۔ پہلے کی نسبت اب اُن کے خیالات آپ کی نسبت تبدیل ہو چکے
ہیں۔ آئندہ آپ کی مرضی اور آپ دانا ہیں۔ یہاں اب ہیڈک کیور خاتمہ پر ہے لہذا
نہیں بکس کی تعداد میں اگر تیار کرنا کر لیتے آویں۔ تو باعثِ مشکوری ہوگا۔ میری صحت آج

کل چنداں اچھی نہیں ہے اکثر شکایت رہتی ہے۔ چونکہ آپ تشریف لانے والے
ہیں لہذا مزید معروضات عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ گھر میں اور جملہ عزیزان
کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا بیگم
سلام سنوں! والا نامہ آن عزیز چند روز ہوئے شرف صدور لایا شکریہ
عارضہ زحیر کی مجھے شکایت رہی جس سے ابھی تک کلی آرام نہیں ہوا مگر یہ ہرگز ہرگز
فکر نہ انہیں ہے امید ہے انشاء اللہ آرام ہو جاوے گا۔ لیکن مجھے عسزیدہ
زہرہ بیگم صاحبہ کی علالت کا بہت فکر ہے۔ اللہ ان کو شفا کامل عطا فرماوے آمین
ثم آمین۔ براہ مہربانی آپ اُن کے حالات طبیعت سے بواپسی ڈاک مطلع فرما کر
مشکور فرماوے۔

مثنوی تشریف کی جلد ہفتم میں نے آج تک کبھی سنی بھی نہیں تھی۔ اگر وہ دستیاب
ہوگئی ہے تو آپ اس کو طبع فرمانے کا نتیجہ فرماوے۔ تو آپ کو ثواب بے شمار اور

اور ہم نابود لوگوں کا شکریہ حاصل ہوگا۔ مگر یہ ضرور ہے کہ خطا اور کاغذ اور صفائی بالکل ہماری تشنہ کی ہم پلہ ہو ورنہ چنداں لطف نہیں ہے۔

بیگم پور جیٹیا لکھ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۰/۴/۲۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والانا ائمہ الغریرہ شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔

میرے کانوں کی حالت روزانہ خرابی کی جانب ترقی پذیر ہے۔ اب تشنہ بہت کم رہ گئی ہے۔ چونکہ طبیعت اس کی عادی نہیں ہے لہذا اس سے ہر وقت اضطراب اپنی طبیعت میں رہتا ہے اور بے مزگی طبع مزید درمزد ہے اس پر طرفہ یہ ہے کہ کوئی علاج نہیں ہے۔ حتیٰ کہ تاہنوز تشخیص بھی تو نہیں ہے۔ کہ مرض کیا ہے۔ حیران ہوں کہ کروں تو کیا کروں۔ مناسب تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی ڈاکٹر ماہر امراض کانوں کو اپنے کانوں کا معائنہ کراؤں۔ اس پر مرض تشخیص ہو کر علاج کرایا جاوے تو امید فائدہ ہو سکتی ہے۔ ورنہ حالت روزانہ بد سے بدتر پیدا ہو رہی ہے اور اس سے مجھے بہت گھبرا آتا ہے جس سے طبیعت ہر وقت سخت بد مزہ رہتی ہے۔ کیا آپ کوئی مفید مشورہ فرما سکتے ہیں کہ کیا کروں۔ گو نہ

مجھے اب تنگی معلوم ہوتی ہے۔

بیگم پوجنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۰/۵/۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والانا مہ آفریز شرفِ صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ کے
تحریر فرمانے کے مطابق عزیز نصر اللہ کے پرچہ سوئم کی نسبت نیاز مند کو گونہ منکر
پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ فضل کرے۔ بیرونی سہی سے آپ دریغ نہ فرما دیں۔ تاکہ یہ
کار ساز مابین کار راست۔

گو میرے کان تقریباً بند ہو رہے ہیں اور لاہور جا کر کسی ماہر ڈاکٹر کو ان کا
دکانا ضروری ہے تاہم ابھی میرے لاہور جانے میں وقفہ ہے اور نصف مئی کے
بعد ارادہ مذکور کرونگا اور آپ اپنا ارادہ تشریف آوری بنایں ۵/۵/۳۰
فرماتے ہیں بسم اللہ آپ تشریف لے آویں میں اُس روز چشم براہ ہونگا۔ اگر ہو
سکے تو آپ قانون قرضہ جواب پاس ہو اسے لاہور سے لیتے آویں تو میں مشکور
ہونگا۔

آپ نے اپنی علالت کی نسبت تحریر فرمایا ہے جس سے مجھے بہت منکر

دامتگیر ہو گیا ہے۔ اللہ آپ کو آرام اور شفا کامل عطا فرما دے خدا کرے کہ
 آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا وسلام

بیگم پور جہڑ پالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۸/۵/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنوں! والانا ما ان عزیز شرف صدور دلایا۔ شکریہ ہے۔ میں آپ کے
 رخصت ہو کر اور دوپہر حال اندھیر کر کے شام کے وقت ہر روزہ گھر پہنچ گیا تھا۔
 سفر بخیریت تمام بسر ہوا۔ اب بھی خیریت سے ہوں۔
 گو میں نے گوجرانوالہ میں آپ کے اپنے مماثلے ٹائیز دیکھنے کے اثرات
 اور شاہدہ فی البطن کسی خاص مصلحت کی وجہ سے عرض نہیں کئے تھے لیکن بعد از
 وہاں کے قیام اور رستہ کی تنہائی اور یہاں آکر مشاہدات کے اپنی حالت سے
 تطبیق عجیب ہوش رہا ثابت ہوئی۔ اصل الاصول یہ ہے کہ جس کو آپ کائنات
 کہتے ہیں۔ یہ فی الواقعہ محض فی المشاہدہ ہم کو جدا اور علیحدہ جہاں نظر آتا ہے جس
 سے ذات الہی دوزنر معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہ جملہ کائنات فی البطن ہے نہ

خارج موجود ہے اور نہ یہ خارج ہے تخیل الہی کا یہ سارا کارخانہ ہے تخیل میں یہ کائنات ہویدا ہوتی ہے اور کمال اور پُرندہ و تخیل سے ایک عالم ناپیدا کنار خارج میں ہے مگر فی الواقعہ سب ملوں میں ہے سینما اور ٹاکیز کی سہیت مجھے اس سے مشابہ نظر آئی۔ واللہ میں وہاں بارہا بطن کی تہ میں گیا اور واپس آیا۔ ہم الہی سینما کی تصاویر میں چونکہ بناوٹی سینما کی تصاویر مصنوع کی صنعت ہے لہذا یہ اپنے اہل مرکز میں دخل پانے کی طاقت سے معرا اور بے نصیب ہیں مگر ہم لوگ جو ارادہ اور صنعت الہی کے مصنوع ہیں ہم لوگ اپنے مادی کامل صلعم کی پیروی سے اپنے مرکز میں پہنچنے اور شامل ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ جس سے آپ کا دوست اثنائے تماشہ مذکور میں بارہا اپنے مرکز میں پہنچا اور واپس آیا اور بہت لطف حاصل کیا بلکہ اب تک حاصل کر رہا ہے۔ واللہ میرے لئے تو تماشہ مذکور ایک تازیانہ کا کام کر گیا۔ اب اکثر اسی میں انہماک ہے اور بہت لطف ہے جو تحریر سے افزوں تر ہے جب آپ یہ حالت پیدا کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہم سینما کی تصاویر سے مزید نہیں ہیں اور مرکز میں صناعت کی صنعت سے ہم اس کے ارادہ کی طاقت کر کے ایک خارج عالم میں معلوم ہوتے ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ السلام اس صنعت کی اہلیت کو سمجھانے اور تصاویر تخیلیہ کو مرکز میں پہنچانے کی غرض سے صانع نے معبوت فرمائے جس سے خاص تصاویر اہل ارادہ کی ذات میں جا شامل ہوئیں۔ اور باقی چونکہ خیالی تصاویر

تھیں وہ تابو ہو گئیں۔ یہی حقیقت ہے اور یہی دوزخ۔ مزید شنداد و معنوم
واللہ تحریر کرنے میں ہاتھ کام نہیں دینا۔ ورنہ اس پر میں بہت کچھ
عرض کرتا۔ اپنے دل میں اور نیز حالات میں خزانہ ناپیدا کنارہ موجود ہے جس
کو نہ زبان بیان کر سکتی ہے اور نہ قلم لکھنا خاموشی بہتر ہے۔

عزیز نصر اللہ سے آپ فرمادیں کہ وہ روزانہ الحمد شریف معہ بسم اللہ اس
طرح سے پڑھا کرے کہ بسم اللہ کی آخری میم۔ الحمد کے لام کے ساتھ مل کر مل کا
تلفظ پیدا کرے اور روزانہ یک صد و یک بار پڑھا کرے یا و منو۔ اول آخر
درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھا کرے اور پڑھتے وقت اپنے مرض کی صحت
کا خیال رکھا کرے اور بس

میں آپ کی اُن عنایات کا جو آپ نے میرے سفر اور میرے قیام
کو جراتوالہ میں مجھ پر مبذول فرمایا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ واللہ میں
اپنے آپ کو آپ کی اس قدر عنایات کے ہرگز قابل نہیں پاتا۔ یہ آپ کی
بندہ نوازی ہے جو آپ فرماتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ کتابیں اور گرگانی بھی آپ جلد ارسال فرما دیں گے۔
امید ہے کہ آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۵/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صمدور لایا۔ شکریہ ہے۔ گورگابی
کے چڑھ کے لئے زیادہ تر دوزخ داویں۔ جیسا آسانی سے دستیاب ہوتا ہے
اُس سے بنوالیں۔ ہرگز مزید جستجو نہ فرماویں۔ جو چڑھ آسانی سے ملتا ہے یہ
کافی ہے البتہ چڑھ مضبوط ہو۔

آپ کے والا نامہ سے عیاں ہے۔ کہ اب آپ بھی تماش تہنائی میں منہمک
ہیں۔ یہ مرحلہ ضروری اور لا بد ہے اور آخر تک اس کا لازم رہنا سنت اللہ
ہے۔ آپ ملاحظہ فرماتے رہے ہیں کہ میرا ہمیشہ سے یہی رونا چلا آتا ہے اب
جو تہنائی مجھے حاصل ہے یہ ہرگز اپنی حالت کو کفایت نہیں کرتی باللہ کا شکر
ہے کہ آپ کی اپنی یہ حالت پیدا ہونے سے میرے کہنے دکھ کا تو آپ کو پتہ
لگ گیا ہے میں اس وجہ اپنے حسب حال ہونے سے اکثر بڑھا کرتا ہوں کہ
جہانے مختصر خواہم کہ در دے

بہیں جائے من و جائے تو باشد

میں اس کا علاج آپ سے کیا عرض کروں تاہنوز مجھے تو یہ تہنائی
جس کی اپنے دل میں آرزو ہے حاصل نہیں ہوئی اور جو کم و بیش ہے اب

امید ہے میرا خاتمہ اسی میں ہوگا تجربہ نے مجھے اب تک یہ سکھایا ہے کہ اگر جسمانی تنہائی کم حاصل ہو تو روحانی اور تنہائی بخثیت اکثر کفایت کیا کرتی ہے اس کی تعلیم میں نے ابھی تک آپ سے عرض نہیں کی کیونکہ ابھی قبل از وقت ہے لیکن اب وہ قریب تر ہے۔ اُس وقت یہ ہوگا کہ جمادات تکمال اور بہت کدائی ٹوٹ جاویں گی اور اصل چیز ذہن اور نظر میں رہ کر تنہائی حاصل ہو جاوے گی مگر یہ حالت وہ ہوگی کہ یہ حالت آپ کی موجودہ ہستی کو نہیں چھوڑے گی اندر مٹی اور بیرونی نظارگیوں کا صرف ایک وجود ہوگا اور ناظر اور منظور کا جھگڑا ختم ہو جاویگا۔ پھر آپ کو موجودہ تکلیف سے نجات مل جاوے گی۔ آپ ہرگز نہ گھبرائیں انشاء اللہ تعالیٰ اب یہ وقت قریب ہے۔ کسی کی ایک صرف ایک نظریہ تمام بکھیرا ختم کر دے گی۔ پھر نہ آپ رہیں گے اور نہ یہ مناظر جو تشویش خاطر کا موجب ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمام قصہ ختم ہو جاوے گا۔ جیسا کہ کسی کا ہو چکا ہے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا وسلام

بیگم پور جٹ یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۳۱/۵/۳۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! والا نامہ آنحضرت معہ پاؤں شرف صدور لائے شکریہ ہے
 اچھا ہوا کہ مہند کی گور گا بی اُس کے پاؤں کے مطابق نکلی۔ مگر میری ایسی کہ میرا
 پاؤں ہرگز اُس میں نہیں سماتا۔ میرے پاؤں سے ایک انگل سے زیادہ کم ہے۔
 پہلے تو معاً ارادہ ہوا کہ ڈاک سے اُس کو آپ کی خدمت میں واپس کر دوں۔ مگر
 پھر یہ خیال کر کے کہ غالباً آپ جلد تشریف لانے والے ہونگے آپ کے دریافت
 کرنے کے لئے تاہنوز اُس کی ترسیل میں التوا کر دیا کہ جیسا آپ تحریر فرماویں
 اُس پر عمل کیا جاوے۔ نیز عرض ہے کہ اور گور گا بی بنوانے کی زحمت نہ
 فرماویں۔ کیونکہ یہ بد وضع اور گراں وزن ہونے سے مجھے ہرگز پسند نہیں ہے۔
 جناب بے بی صاحبہ کی مزید علالت سے مجھے بہت فکر ہو رہا ہے۔
 اللہ ان کو شفا کامل عطا فرماوے آمین! آپ کو شش سے معالجتہ فرماویں۔
 اور میری طرف سے ضروریات کریں۔ اور حالات سے جلد مطلع فرماویں۔
 نیز عرض ہے کہ ذخیرہ مہیڈک کیور قریب الاختتام ہے لہذا جب آپ ارادہ
 تشریف آوری فرماویں۔ تو تین بکس کی مقدار کے مہیڈک کیور بنوا کر ضرور بھیجتے
 آویں۔ تاکیدیہ ہے۔

آپ اپنی روحانی حالت جب تحریر فرماتے ہیں۔ تو واللہ مجھے عجیب خوشی اور فرحت قلبی رونما ہوتی ہے دعا ہے کہ اللہ سرزد فرزد انشاء اللہ تعالیٰ اب وقت قریب آ رہا ہے کہ تمام اشیاء خواہ کیسی ہوں اور تمام خیالات خواہ کیسے شیریں و کڑوے ہوں سب کے سب لذیذ اور شیریں ہو جائیں کیونکہ اب انشاء اللہ محمد حسین نہیں رہے گا بلکہ اُس کی بجائے وہ ذات جامع صفات مستقیم ہوگی جو سب صفات اور اشیاء کی ماخذ ہے۔ پھر سب بکھیرے ختم ہو جائیں گے۔ پہلے گھر سنبھالنے کے لئے نصر اللہ کو تیار فرمالیوں۔ پھر آپ ہر دو کو یہ دولت سرمدی عطا ہوگی۔ یہ طریق احسن ہے ورنہ پھر تکلیف ہے زیادہ آپ دانا ہیں والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۳/۱۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراکیم
سلام سنون! میں بہت دنوں سے آپ کے انتظار میں تھا لیکن معلوم
ہوا کہ آپ کسی فکر کی وجہ سے تاہنوز تشریت نہیں لاسکے۔ میں بھی فکر مذکور
میں آپ کا شریک ہوں۔ اللہ انجام بخیر کہے۔ آمین۔ میرے ہیڈک کیور ختم

ہیں اور ان کے بجز گزارہ ٹھیکل ہے۔

آج کل تو اپنی نظر بار بار کوئٹہ کی حالت دیکھ دیکھ کر عجیب حالات سامان
کر رہی ہے۔ ہمیشہ سے دولت و تکبر کے متوالوں اور عیش و عشرت کے دلدلوں
کا ہچوچہم انجام ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ زندوں کے لئے یہ شدید تائب کا
سبق ہے۔ مگر جن کی سمجھ مسخ ہو گئی ہو وہ کب ملتے ہیں۔ پھر ان مکافات عمل
غافل مشور کا نسخہ ضرور دکرنا پڑتا ہے۔ آپ تحریر فرما دیں کہ کب تشریف
لاوینگے والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳/۵۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز جس میں عزیز نصر اللہ صاحب کی گلیابی
امتحان کا مزدہ تحریر تھا کل شرف صدور لایا۔ آپ قیاس فرما سکتے ہیں کہ اس سے
مجھے کس قدر خوشی اور فرحت حاصل ہوئی ہوگی! الحمد للہ کہ کسی کا عزیز سے
گذشتہ سال بوقت تیاری جدید بڑے امتحان جو وعدہ تھا اللہ نے پورا فرما دیا
میں عزیز اور آپ سب کو مبارک باد عرض کرتا ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ بوقت وعدہ

مذکور جملہ معاملہ بوجہ احسن طے ہو چکا تھا۔ بعد ازاں اُس کی یاد دہانی تھی اور بس۔
اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ عزیز کو اللہ نے کامیاب فرما دیا۔

ایں بارگاہ بوداداشد چہ بجا شد
آپ نے اپنی ۱۶ کی تشریف آوری سے مطلع فرمایا ہے۔ بسم اللہ آپ
تشریف لے آویں میں اُس روز منتظر رہوں گا۔ ہیڈک کیور ختم ہیں ضرور لیتے
آویں والسلام۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خدیوہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۵/۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تعالیٰ
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آپ کے کئی
والا نامہ آئے ہیں لیکن آپ نے اپنی اور عزیزہ کی قلبی کیفیات پر قلم تک نہیں اٹھائی
خدا خیر کرے کہ یہ جمود کیوں واقع ہوا ہے۔ کیا آپ سیر ہو گئے یا منزل مقصود سے
مابوس ہو گئے ہیں۔ مجھے آپ سے ہرگز یہ اُمید نہ تھی جو سرزد ہو رہی ہے۔ یہ وقت
کمال جدوجہد کا ہے آپ اس کو سرسری خیال فرما بیٹھے ہیں فقرائے تو ان
مقامات کے لئے پہاڑوں اور جنگلوں میں پناہ لی ہے اور آپ سہل انگاری سے

کام لے رہے ہیں۔ یہ دنیا اور مافیہا آپ کا ہرگز ساتھ نہیں دیونگے۔ تو آپ
اس پر کیوں اس قدر قدامت ہو کر دولت بے پایاں کو ہاتھ سے چھوڑتے ہیں فقرا
نے تو ان مقامات پر اپنی جانیں قربان کر دی ہیں اور آپ قلیل توجہ سے بھی دریغ
فرماتے ہیں۔ میں آپ کے اس رویہ سے ہرگز خوش نہیں ہوں۔ کیونکہ میں آپ کو مرکز الٰہی
میں دیکھنے کا دل سے متمنی ہوں۔ آپ سہل انگاری نہ کریں ورنہ میں بھی ایسا ہی
مجبوراً کرونگا۔

دانت ارسال نہ فرماویں۔ جب آپ تشریف لاویں۔ اس کو بھی ہمراہ لیتے
آویں۔ تمباکو کا فکر مزید فرمادیں۔ پھر وقت ہاتھ سے نکل جاوے گا۔ تاکید ہے: اسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان دعا و سلام

بیگم پید جند یالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲

عزیز القدران من جناب مولوی صاحب زہرہ بیگم صاحبہ ادا اللہ منکم
سلام سنون! والانا محبت آن عزیزان شرف صدور لائے بشکر یہ ہے
میں نے سابقہ نیاز نامہ میں آپ کی منازل کی عظمت اور اہمیت کو زیرِ نظر
رکھتے ہوئے محض ازراہ محبت جس کا شغف مدت سے میرے دل میں موجزن

ہے۔ آپ کے عرض کیا تھا کہ آپ منزل و مقام کو جس پیسے آپ اس وقت عبور
 کر رہے ہیں عظیم تر اور شدید تر خیال فرماتے ہوئے اپنے اوقات عزیز کو
 تقریباً مکمل اس پر لگاویں اذ آنکہ معلوم ہوا تھا کہ توجہ مکمل حتیٰ کہ اقتضاء حالت
 ہے آپ اس پر مبذول نہیں فرماتے۔ ایسی ہدایات کے لئے آپ پر میرے
 مکمل حقوق ہیں اذ آنکہ آپ کی تکمیل مد نظر ہے۔ آپ نے میری محبت آمیز ہدایات
 مذکور کو میرے غصّہ اور خفگی پر محمول نہ کیا جو قطعاً مرا مر غلط ہے۔ میری معروضات
 مذکور محض اور قطعاً محبت اور عشق کے تقاضا سے تھیں جو مجھ کو آپ سے ہے۔ لہذا
 التجا سے عرض ہے کہ آئندہ اور اب بھی حبیب کبھی میرے بچہ قسم معروضات آپ
 کی خدمت میں پہنچیں آپ ان کو محبت کے تقاضا سے تحریر شدہ تصور نہ کیا
 کریں اور غصّہ پر ہرگز محمول نہ فرمایا کریں۔ دستہ اور آپ کی حالتیں نازک تر
 ہیں اس میں لغزش کا اندیشہ ہر وقت دامگیر ہے۔ آئندہ آپ دانا تر ہیں۔
 اس پر زیادہ کیا تحریر کروں آپ واقف تر ہیں۔ جو آرزو آپ مجھ سے مدت
 سے کیا کرتے تھے کہ کسی ٹھوکرے ہم نابود ہو جاویں اب وہ ٹھوکرا عنقریب
 آپ کو لگنے والی اور آپ کی ہستیاں نابود ہونے والی ہیں۔ اگر ایسا حال
 واقعہ ہونے کو نہ ہوتا تو تاسہو ز نصر اللہ کی کامیابی امتحان معرض التوا میں تھی۔
 آپ کو بہت سے تفکرات سے قانع کرنے کی غرض سے کامیابی مذکور ظہور
 پذیر ہوئی۔ لہذا آپ اب امید فراغت یافتہ اشخاص کی کی جانے والی ہے

اور آپ کو لازم ہے کہ آپ بہ طیب خاطر اس پر کار بند ہوں۔ کیونکہ ہمیشہ سے
اس رشتہ کے لوگوں کا یہی طریق چلا آیا ہے۔ یہ لوگ دنیا مافیہا تو کیا اپنی
جانیں قربان کرتے چلے آئے ہیں اس سے ان کو منفعہ فقل ماذا فوزا عظیم
کا ملنا رہا ہے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ آپ خود اہمیت مقام پر خیال فرما کر دیکھیں
کہ مقام کیا ہے اور آپ کی فراغت مقامی اور قلبی کیسی ہے۔

امید ہے آپ میرے معروضات سابقہ و حال کو محبت آمیز اور عشق سے
بہرہ خیال فرما دینگے اور طے منزل کی سعی فرما دینگے۔ یہاں ابھی ترشح ہے کافی
بارش نہیں ہوئی۔ جس زوروں پر ہے۔ جیسے بن پڑتا ہے۔ منازل عمر طے
کر رہا ہوں۔

امید ہے کہ آپ مدد عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور خٹیا لہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۳/۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون۔ والا نامہ آنحضرت شریف صدور لایا۔ جس میں تہذیب و تشریف
آوری

آن عزیز درج تھا جس کو پڑھ کر عزیز درمزد فرحت سے سابلقہ پڑا اور نہایت فرحت سے میں لطف اندوز ہوا ہوں بسم اللہ آپ ۲۸ کو ضرور تشریف لائیں میں اس روز چشم براہ ہوں گا۔

امید ہے آپ اور عزیزہ موجود شغل کی اہمیت ملاحظہ فرما کر اس میں بہت مصروف ہونگے اور اس کی کیفیات سے مسرور ہونگے۔ عزیزان من! انسان کی آمد یہ دنیا کی علت غائی محض یہی ہے کہ اس جادو کو جو اس کی آزمائش کے لئے اس پر بھونکا گیا ہے جس سے یہ اپنی ہستی علیحدہ قائم کر بیٹھا ہے اتار پھینکے اور اپنے اہل سے واپس ہو جاوے اگر یہ نہ ہو تو خواہ بہشت کا لطف اندوز ہو یا دوزخ کا مقیم وہ دائمی ہجر میں مبتلا رہے گا جو فی الواقعہ جہنم سے بدتر ہے۔ میں نے فرستگان میں سے بے شمار ایسے لوگ دیکھے اور ان کے حالات معلوم کئے ہیں جو عدم و اہل ہونے سے بہشت کو جہنم سے بدتر سمجھے بیٹھے ہیں جلد اور بلا محنت حاصل ہونے سے آپ خواہ اس کی اہمیت اور عظمت کو چنداں خیال میں نہ لاویں مگر جن لوگوں کا میں نے ذکر کیا ہے وہ باوجود صد سالہ مصائب برداشت کرنے کے مقام اور حالت مذکور کے نزدیک تک نہیں بھٹک سکے اور بہت حسرت مل رہے ہیں۔ آپ دنیاوی رنج و راحت اور اس کے عیش و آرام اور اس کی کامیابی اور ناکامی کو دل سے نکال کر باہر پھینک دیں۔ یہ سب بیچ ہیں۔ دنیا کی بڑی بڑی کامیابیاں اور عیش و آرام کرنے والوں کی حالت ان

کی قبر پر جا کر بکھیں کہ اب اُن کی کیا گت بن رہی ہے! اور ان کو ان عیش و آرام کے کیا کیا خمیازے برداشت کرنے پڑ رہے ہیں! اور اللہ والے لوگ کن کامیابیوں سے ہم آغوش ہیں۔ آپ دنیا پر دل نہ دیویں۔ اس کا قیام شہابہ کا قیام ہے پھر بس۔

میرے پیاروں! جلد جلد مقامات سے گذر کر یاد سے داخل ہو جاؤ ورنہ امانت جسم چھوڑنے کے بعد بڑی سمیت کرنے پر آپسے ملیگا۔ میں اس پر زیادہ کیا گزارش کروں۔ آپ مجھ سے دانا تر ہیں۔

کئی مرتبہ یہاں بارش ہو چکی ہے۔ حالت

فصل عمدہ اور موسم خوشگوار ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یاد۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۴۳۵ھ

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا حکیم

سلام سنون! واللہ! نامہ آن عزیز بشارت صدور لایا۔ شکر یہ ہے بین نامہ روز
خیریت سے ہوں مگر تاہم ہمارے موطوب ہونے سے گونہ صحت میں تفاوت

نمودار ہو گیا ہے اور بھوک کم ہو گئی ہے۔ ویسے تاہنوز اچھا ہوں۔

اب میں آپ کی حالت کی نسبت کچھ عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ انہی وجوہات سے یہ راستہ فقر و شوار گزار ہے۔ جو آپ کے اس وقت درپیش ہیں۔ آپ نے سالہائے گذشتہ میں میری حالتیں ملاحظہ فرمائی ہونگی اور اکثر اوقات میری مجموعی شکایات اور وادیاں بھی مجھ سے سرزد ہوتا سنا تھا۔ اور اسی پر زور دے کے وباؤں سے میں تنہائی کا دل اور جان سے جو بار بار اب تک متلاشی ہوں۔ گو وہ مجھے ملی اور امیرانہ آرام عطا ہوئے مگر بہ تعاضدے اور یہ نوعیت حالت میں تاہنوز مزید اور گہری تنہائی کا متلاشی ہوں۔ واللہ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اگر میری عمر قابل برداشت مصائب اور صحت اچھی ہوتی تو ضروری اور لابد تھا کہ میں کسی بیابان یا پہاڑ کے غار میں ہوتا اور تعلقات دنیاوی کی پرواہ نہ کرتا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کی عمر بھر تلاش رہی مگر تاہنوز یہ دولت نصیب نہ ہو سکی۔ اچھا جو مرضی مولا۔ کیا آپ جانتے نہیں کہ عشق میں ہمیشہ مصائب اور درد و الم سے فراق کا ساقی رہتا ہے اور وہ بلا پروائے غیرے اس کا شد و مد سے مردانہ وار مقابلہ فرماتے رہے! اور انجام پر کامیاب ہوئے۔ آپ بھی انہی کے نقش قدم پر چل کر مردانہ وار مقابلہ کریں۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ مکمل کامیابی ہے اسی پر بزرگ

فرماتے ہیں کہ بندہ بگسل بر و مردانہ باش

ہم قلندر مشرب و دیوانہ باش

میرے پیارے! جن لوگوں کی آپ دلجوئی سے آپ اپنے اوقات عزیز
اب ضائع فرماتے ہیں۔ واللہ یہ سب غول راہ ہیں۔ آگے چل کر جو وقت قریب سے
ہرگز بعید نہیں دیکھیں گے کہ ان کا نام و نشان آپ کے پاس نہیں ہوگا اور یہ سب
آپ کے حلقے سے بھی اتر جاویں گے۔ اور آپ سب کو فراموش فرما دیں گے۔
کیونکہ وہاں کی صداقت اور دلربائی کا تقاضا یہی ہے کہ یہ کذب آمیز چیزیں
فراموش ہو جاویں اور مقام صادق میں حقیقی چیزیں آپ کے رونما ہوں۔

میرے پیارے! فقر میں یہ منزل جس میں اس وقت آپ گامزن ہیں گو
دشوار تر بادی النظر میں دکھائی دیتی ہے لیکن گم شدہ یار سے ہم آغوش کر نیوالی
یہی منزل ہے۔ ان مصائب اور دردِ عالم کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جس سحر سے آپ اپنی
جداستی بنائے بیٹھے تھے وہ معدوم ہو کر اس کی بجائے یار کی ہستی قائم ہو جاوے گی۔
اور سحر معدوم و نابود ہو جاوے گا۔ پھر ٹوٹنے قفسِ عنصری کے مکمل طور پر آپ مرکز
الہی میں جا داخل ہونگے اور جہنم و فردوس کے جھگڑوں سے جو فی الواقعہ مقامات
محروماں ہیں نجات حاصل فرما لیں گے۔ مگر آپ مردانہ بنیں اور سختی سے ان کا مقابلہ
فرما دیں۔ یہ زندگی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک شہاب سے مزید نہیں ہے
آپ اس کی ہمیشہ دل اٹھائیوں۔ زندگی کے کاموں پر گرفت فرما دیں مگر اس کو
غیر خیال فرما کر اور اہل حالت روحانی میں آپ منہمک رہیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ
کا مہیا بی ضروری اور لابد ہے۔ آپ ہرگز نہ گھبراہٹیں انشاء اللہ تعالیٰ سب کچھ

ہو کر رہے گا۔ آپ چنداں مضطرب کیوں ہوتے ہیں۔ ابھی تو آپ کا یار چشم عنصری سے فطرتاً اور آپ سے گفتگو عنصری کرتا ہے وہ دن بھی قریب آنے والا ہے جب یہ آپ کی چشم عنصری سے اوچھل ہو جاوے گا۔ اور پھر بجز چشم دل اس کا ملنا محال ہو گا۔ ابھی آپ اپنی سٹے منزل کا ہرگز فکر نہ فرمادیں۔ آپ کا یار آپ کی جملہ اور ہر طرح کی خدمات کرنے کے لئے تیار اور کمر بستہ ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ انہی حالات میں جن کی آپ شکایت فرماتے ہیں آپ بعد سٹے منزل آغوش یار میں ہونگے۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ یار ہی یار ہو گا اور آپ کلی معدوم۔ آپ ہرگز فکر نہ فرمادیں۔ البتہ میرے معروضات پر عملی پیرا ہیں پھر انشاء اللہ کامیابی ہے۔ آپ ہرگز نہ گھبرائیں۔ کیونکہ آپ کا یار سچو قسم حالات میں بھی سٹے کرانے منزل کی کافی اور مکمل اہلیت رکھتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

زیادہ کیا عرض کروں اب ہاتھ کام نہیں کرتا ورنہ بہت کچھ گزارش کرتا۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے۔ والسلام
عرض مکر رہے کہ میرے نیاز نامہ ہذا کا روئے سخن آپ اور عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ یعنی دونوں کی جانب ہے۔ آپ ہر دو مطلع رہیں۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یار۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰/۳/۵۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والانا مہ! عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میجو است۔

آخر آمد ز پس پردہ اسرار بر دل

آپ کے والانا مہ سے وہ امید افزا خبر جس کو پیشتر چند روز سے میں آرزو بنادہ

اور وہ دیکھ رہا تھا۔ مطالعہ کر کے باعث انبساط و فرحت اپنی خاطر متفکر کے لئے

پایا۔ الحمد للہ علی ذلک۔ امید تو کرتے ہیں کہ یہ کاغذات خاتمہ ستمبر سے

پہلے نکل کر وہاں محکمہ معلومہ میں پہنچ جاویں۔ لیکن اب اللہ کے مزید اکرام سے اب

بر دیر ان کا پہنچنا ہرگز فکر افزا نہیں رہا۔

اب میری ہیڈ کل کیور خاتمہ پر ہے اور مہینہ عشرۃ تک بالکل ختم ہے۔ شملہ سے

بٹ صاحبان کا خط آیا ہے جس میں وہ ماہ حال کے اخیر حصہ میں اپنے یہاں آنے کا

ارادہ تحریر کرتے ہیں۔ کل رات تو ریاں کھانے سے میرے معدہ میں درد پیدا ہو گئی

جس سے رات کے دو بجے مجھے آرام آیا۔ مگر تکلیف بہت ہوئی۔ شکر ہے جلد

آرام آگیا اب طبیعت بالکل تندرست ہے۔

امید ہے آپ ہر دو صاحبان اپنے کام روحانی میں برہمہ تن مصروف ہو گئے

یہ منزل زیادہ توجہ طلب ہے لہذا آپ اس پر مزید توجہ مبذول فرماویں۔ مگر مزاج پر
تشویش و اضطراب نہ آنے دیویں انشاء اللہ یہ منزل بوجہ احسن طے ہوگی۔ ہرگز
مقام فکر نہیں ہے آپ دیکھتے جاویں کہ یہ کیسی عمدگی اور مہولت کے طے ہوتی ہے۔
امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۵/۲۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والا نامہ آنحضرت شرف صدور لایا شکریہ ہے۔ میں آپ سے
کیا عرض کروں اور کیا تحریر کروں۔ چند روز سے اپنی حالت اُداسی سے بد سے بدتر
ہو رہی ہے۔ آپ ہرگز یہ خیال نہ فرماویں کہ سکونت کے گھریا گاؤں سے اُداس
ہوں۔ نہیں یہ اُداسی تو قالبِ عنصری سے ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جب اس
قفص کو توڑ کر اپنے اصل مرکز میں جانا چاہتا ہوں تو پھر یہ ٹوٹ کر میں آزاد کیوں
نہیں ہوتا۔ حالانکہ قفس کے بنانے والا اور اس میں محبوس ہونے والا میں خود ہی تو
ہوں اب یہ حالت مدت سے ہے کہ میں قفس میں آنے سے پہلی حالت میں اکثر

مقیم ہوں۔ پھر بار بار مجھے کیوں اس میں مقنس کیا جاتا ہے اور لکد کو ب قفس سے پال
 کیا جاتا ہے۔ واللہ اپنی حالت موت سے قفس نہ ا میں مجبوس رہنے کے ہرگز قابل
 نہیں ہے۔ اس ناواحب قید سے رہائی پانے کے لئے میں کیا سامان کروں کچھ سمجھ
 میں نہیں آیا۔ انہی وجوہات سے میں سخت اُداس ہوں۔ پہلے تو میں اکثر خیال کیا کرتا
 تھا کہ تنہا جگہ حاصل ہونے سے صورت آرام پیدا ہو جاوے گی۔ مگر اب اپنی حالت
 سمجھاتی اور قضا کرتی ہے کہ یہ آزادی محض قفس چھوڑنے سے حاصل ہو سکتی ہے
 ورنہ ہرگز نہیں۔ اب میں جب کبھی قفس کو کسی جتن سے چھوڑتا ہوں تو واللہ میں اپنے
 آپ کو ایسے مقام پر پاتا ہوں جہاں سے کوئین مجھے دورائی کے دانہ سے کمتر نظر
 آتے ہیں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ سب چھوٹے بڑے رفتگان وہاں سے بے نشان
 ہیں۔ اندریں حالت اب سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔ آپ میرے محرم راز ہیں۔
 کیا آپ مجھے کوئی ایسی تدبیر فرما سکتے ہیں کہ جس سے قفس بہ آسانی توڑ سکوں۔ آج
 رات میں نے زبردست ارادہ کیا ہوا تھا کہ وہاں سے ہرگز واپس نہیں آؤنگا۔ مگر
 عجیب کے کہ میں کیسے واپس لایا گیا ہوں۔ مقام مذکور میں گہوارے کی طرح جنبش ہائے
 بے شمار پیدا ہوئیں اور ہر ایک جنبش ایسی لذیذ اور دلہا اور دلکش تھی کہ اپنی خواہش
 مٹتی کہ یہ ہمیشہ اودام رہے۔ آخر پھر ایک ایسی جنبش آئی جس نے پھر مجھے قفس کی
 قید میں مجبوس کر دیا اور گہوارہ الٹی کا پتہ بھی نہ لگا کہ کہاں گیا اور امانت جو امانت
 نہ رہا تھا اور یہ کسی اور عظیم و عظیم سے اطلاق پا رہا اور موسوم ہو رہا تھا پھر امانت

بن گیا۔ واللہ یہ ظلم اور ستم نہیں تو اور کیا ہے اب امانت ہوں مگر وہ تمام تماشہ
اپنی چشم دل کے سامنے ہے۔ اب امانت ہوں جس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں
اور کسی بزرگ کی پنجابی رباعی اپنی اس وقت زبان پر ہے گو یہ میری حالت سے
کہیں نیچے کی بات بتلاتی ہے تاہم اسے پڑھ کر رورہا ہوں۔

کن فیکوں کیا جس ویسے اوتھے کیتیاں زوراں وریاں
نور تھیں تو رہا چا کیتو آساں ایہہ بھی بیڑاں حسدیاں

اُتھے سی ہیں مالک رب کے اُتھے آن زکاتاں بھریاں
ہن بھیٹاں دور امانت نہیں گلاں سناواں کھریاں

اب میں آپ کو مزید تحریر کروں تو کیا کروں جس قفس میں اب مجھے چنکھٹہ
سے پھر محبوس کر دیا گیا ہے مجھے اس سے ہرگز کوئی انس نہیں ہے بلکہ اس کو میں اپنا
دشمن خیال کرتا ہوں حالت مذکور جو اپنا اصلی شمار ہے۔ مجھ سے دور نہیں ہو سکتی
نیا نامہ نیم ہوش میں تحریر ہوا ہے مگر مضامین صحیح اور درست ہیں آپ ان
پر عمل فرما دیں۔ میں ادا اس اور سخت ادا اس ہوں والسلام
گھر میں اور سب زبان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تکلم
سلام سنون! میں کل کی ڈاک سے ایک نیاز نامہ آپ کی خدمت میں ارسال
کہ چکا ہوں جو اُمید ہے کہ آج شرف اندوز خدمت ہوا ہوگا۔ اندرونی حالت تو
امشب مزید تباہات سے کل سے بھی بیشتر خراب ہے۔ واللہ دل چاہتا ہے کہ قفس
توڑ کر کہیں جہاں جاتا ہوں فوراً نکل جاؤں۔ مگر تاہنوز اس کی منظوری میں التوا ہے
مگر میری حالت اضطراب کی وجہ سے خراب ہے کہ اب تو ہے دل چاہتا ہے کہ اپنا
اضطراب کم کرنے کے لئے میں آپ کے بہت کچھ گزارش کروں مگر ہاتھ کام نہیں کرتا۔
لہذا خاموشی بہتر ہے۔

مگر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور چند یالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۰/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تکلم
سلام سنون! مالا نامہ آن عزیز شرف محدود لایا۔ شکریہ ہے۔ گو میں سابقہ

نیاز نامہ میں آپ کے یہ تاکید عرض کر چکا ہوں کہ مالٹا کے بوٹوں کا لانا آپ بالکل ملتوی فرمادیں مگر باوجود تاکید کے آپ نے پھر ان کے لانے کے لئے ارادہ تحریر فرمایا ہے جو جو میری طبیعت کے بالکل خلاف ہے۔ لہذا گزارش ہے کہ آپ براہ مہربانی بوٹوں کے لانے کا ارادہ کلی ترک فرمادیں مشکور ہو گا۔ اس کی وجہ محض میری اداسی اور دنیا اور مافیہا سے اوچاٹ ہونا ہے اور میں۔

اپنی حالت مذکور آپ کے کیا عرض کروں بد سے بدتر ہے اب تو اس کو قلم بند کرنا بھی مجھے دشوار ہو گیا ہے واللہ میں اس سے سخت تکلیف میں ہوں۔ امید ہے آپ خیریت سے ہونگے والسلام۔ گھر میں اور عزیزان کو دُعا و سلام

بیگم پور جیٹ پور۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۵/۳/۵

من گم شدہ ام مرا جوئید
با گم شدگان سخن مگوئید

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! واللہ انعامہ آفریز تشریف صدور لایا شکر یہ ہے۔ واللہ انعامہ

مذکور سے آپ کا ارادہ تشریف آوری تاریخ ۱۲ ماہ عالی پڑھ کر مزید ورمزید فرحت

حاصل ہوئی۔ بسم اللہ آپ ضرور تشریف لادیں خوب گزرے گی جو بل بھیجیں گے
دیوانے دو۔

آپ نے اپنے والانامہ میں میری عرض عدم بٹے لانے کو میری مالی حالت
کی کمزوری پر اسند لال فرمایا ہے۔ جو شاید سچ ہو مگر واللہ بٹے لانے سے منع کرنے
وقت مجھے اپنی کمزوری ذہن میں ہرگز نہیں تھی! اور نہ اس کی یاد تھی۔ بلکہ یہ تو میری
اندرونی حالت کا تقاضا تھا اور ہے جس سے جملہ کائنات اپنی چشم دل سے نابود
ہو چکی ہے۔ اب نہ گل میں بوری ہے اور نہ گلستاں میں دلربائی۔ سچ تو یہ ہے کہ
جب میں ہی نہ رہا تو یہ اشیاء کیسے رہ سکتی ہیں۔ واللہ جس دور سے میں آج کل گزر
رہا ہوں یہ میری حیات مستعار کا شدید تر اور سخت دشوار گزار مرحلہ ہے۔ اپنے سراور
پاؤں کا کچھ پتہ نہیں لگتا کہ کہاں ہیں اور تھے بھی یا نہیں۔ اکثر اوقات سالم و ہاں ہونا
ہوں اور دوسری حالت میں جس کو ادھورے لوگوں نے واپسی سے تعبیر کیا ہے اس
زنگ اور دولت کو اپنے میں لئے ہوئے ہونا ہوں اور ہیاں اور و ہاں کی فضا میں
پراں ہونا ہوں۔ یہ حالت بھی بطون الہی کی ہے خارج کی ہرگز نہیں ہے! اور نہ خارج
کہیں ہے اور نہ اپنے لئے رہا ہے۔ میرے عزیز! امر اور نہی گناہ اور ثواب میں اب
تفرقہ نظر میں نہیں آتا۔ واللہ ہر دو ایک ہیں۔ کیونکہ میں ہر دو کو ایک جسم حقیقی سے برآمد
ہوتے دیکھتا ہوں۔ اب کس کو بیا کہوں اور کس کو بھلا۔ بخدا اب تو اپنی حالت بالکل دگرگوں
ہو گئی ہے نہ میں رہا۔ اور نہ خدا بحیثیت خدا رہا جیسا کہ پہلے سمجھ رہا تھا۔ حیران ہوں کہ

اب کس کو معشوق کہوں اور کون عاشق عشق کرے۔ عاشق و معشوق اور عشق و عاشقی
 سب معدوم ہو کر ایک وجود بن گئے۔ مگر حیرت ہے کہ سوزش عشق تاہنوز باقی ہے۔
 حیران ہوں کہ یہ کیوں معدوم نہیں ہوتی در آنحالیکہ عشق و عاشق سب معدوم ہو چکے ہیں
 میں چاہتا ہوں کہ شہ از حال خود بیان کروں مگر اس کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ لہذا
 خاموشی بہتر ہے۔ آپ اس کو میری تحریر سے نہیں اپنے حال سے دریافت فرماویں۔
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور
 مورخہ ۸/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنوں! والا نامہ آنحضرت کی شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے اللہ مجھے
 آپ کے والا نامہ مذکور نے نہ صرف حیران کیا بلکہ گو نہ آپ کی تشویش نے صہطراب
 میں ڈال دیا۔ بات تو کچھ بھی نہیں تھی مگر آپ نے اس کا تینکڑ بنا لیا۔ مالی کمزوری
 میری ہوئی یا آپ کی میری نظر میں وہ ہر دو ایک ہیں یا ذآنکہ میں مدت آپ ہر دو
 عزیزان کو اپنے جسم کا جوڑ سمجھے ہوئے ہوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ تاہنوز مفہوم ہذا
 پر نہیں پہنچے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ آپ پر جو اثر ڈالنا مجھے منظور ہوتا ہے وہ اثر

میں اپنے پروردگار اور ہویا کرتا ہوں اور وہ معاً آپ پر جا پیدا ہوتا ہے۔ اگر آپ میرے جسم کے جزو نہ بن گئے تھیں تو یہ اثر آپ پر کیسے ہویا ہو سکتا ہے۔ آپ اس حالت اور راز کو اچھی طرح سے سمجھنے کی سعی فرمادیں۔ اور تفرقہ کو معدوم فرمادیں۔ یہاں تفرقہ حرام ہے اور مانع وصل الہی ہے۔

میرے پیارے! اگر مالی کمزوری واقعی گناہ اور عیب ہے جس کو اگر میں نے اپنی طرف منسوب کیا تو بوجہ مفہوم مذکور آپ کی طرف منسوب کیا اور اگر آپ کی جانب منسوب کرتا تو اپنی طرف تھا۔ اس میں فرق کو نہا ہے۔ یہ تو جانبین ایک جانب اور طرفین ایک طرف ہیں۔

مذکورہ بالا تو نیاز مند کی اصل حالت ہے جس کو میں نے مدت سے اپنے میں جاگزیں کر رکھا ہے۔ امید ہے کہ اس کو آپ میری نفاذی نہیں بلکہ اپنی حالت پر مؤثر سمجھتے ہوں گے۔ اب رہا دنیا دارانہ پہلو میں آپ کے سابقہ والا نامہ سے جیسا سمجھا تھا گزارش کر دیا تھا۔ واللہ وہ بات نہایت معمولی تھی۔ جو تحریر کے بعد بوجہ کم از معمولی ہونے کے میرے ذہن سے فراموش ہو گئی۔ آپ ہرگز اس کا خیال نہ فرمادیں اگر بغرض محال آپ کی ذہنیت کے مطابق کچھ ہوتی تو سب معاف ہے۔ دل سے معاف ہے۔ جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ اب میں آپ کے

انتظار ۹/۱۵ کو کر دوں گا۔ والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۳۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تنکیم

سلام سنون! گو میں کل کی ڈاک سے نیاز نامہ عرض کر چکا ہوں اور بیرونی
حالت کے لحاظ سے مزید تحریر نیاز نامہ کی ضرورت نہ تھی مگر کیا کروں اندرونی
مواج اور حالات مجبور کرتے ہیں کہ آپ کے چند کلمات گزارش کرنے سے طبیعت
کو ہلکا کروں۔ لہذا عرض ہے کہ اب عالم بالاک کی دلکش فریبیاں مجھے واپسی کی
سخت مانع ہو رہی ہیں۔ نہ وہ مجھے واپسی کے لئے چھوڑتی ہیں۔ اور نہ میں بخوشی
خود واپس آتا ہوں۔ مگر ناگہاں ایک زبردست ہاتھ اپنی مٹھی میں دبا کر واپس
چھوڑ جاتا ہے۔ اس پر میری چیخیں نکل جاتی ہیں اور پھر میں زار و قطار روتا ہوں۔
پھر مٹھی والا خود تشریف فرما ہوتا ہے اول تو وہ ہمراہ رونے لگ جاتا ہے۔
اور اس سے فارغ ہو کر یہ کہہ کر تسکین دینے لگ جاتا ہے اور وثوق سے کہتا
ہے کہ پیارے اب چند روز کا فرقہ ہے اور یہ غمغریب مٹنے والا ہے تم روتے
کیوں ہو اور مجھے رولاتے کیوں ہو۔ اور نیز یقین دلاتا ہے کہ پیارے یہ تیرا
دوتا میرا رونا اور تیرا اضطراب میرا اضطراب ہے جو غمغریب نابود ہونے
کو ہے پھر وہ مجھے اپنے گلے سے لگا لیتا ہے۔ گلے سے لگانا یہ ہے کہ چند
منٹ کے لئے ہم ایک ہو جاتے ہیں یہ الفاظ دیگر میں معدوم اور وہ قائم اور

برقرار ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر ایک آندھی آتی ہے اور سابقہ تفسد قہ
 آندھی کے گرد و غبار سے آلودہ ہوتا ہے۔ اب یہ حالات مثبت روز
 اور صبح و شام ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کے خیال میں میں آرام سے
 ہوں۔ لیکن میں بد سے بدتر حالت میں ہوں۔ اللہ کسی کافر کو نصیب نہ کرے
 اب حالت کسی قدر ہلکی معلوم ہوتی ہے۔ لہذا ختم کرنا ہوں۔

کل سردار صاحب آئے اور مالٹا کے خشک بوٹہ کو جو صحن بیرونی کے
 قریب واقع ہے دیکھ کر بہ تاکید فرمایا کہ میں آپ سے عرض کروں کہ آپ
 آنے وقت ایک مالٹا کا بوٹہ ضرور لیتے آویں۔ تاکہ اس کی جگہ نصب کر دیا
 جائے۔ لہذا عرض ہے کہ اگر سہولت سے ہو سکے تو لیتے آویں۔ ورنہ خیر۔
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! والانا مہ آن عزیز تشریف صدور لایا جس نے مجھے آپ کی
 علالت کی خبر سے سخت متفکد اور حیران کر دیا۔ بلاشبہ مرض عرق النساء سے

بوجہ درد شدت سے تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ مگر ہمیشہ مریض اس سے شفا یاب ہوتے ہیں۔ چنداں فکر کی بات نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ بھی شفا یاب ہونے والے ہیں۔ لیکن زیادہ فکر آپ کی چند روزہ خانہ نشینی کا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو جلد از جلد شفا اور کلی آرام عطا فرما دے۔ آمین۔ غم تھامیں۔

آپ براہ ہر بانی بواپسی ڈاک مطلع فرما دیں کہ اب طبیعت کا کیا حال ہے اور ارادہ یہاں کی تشریف آوری کا کیا ہے آپ بروز معینہ تشریف لاسکیں گے یا نہیں تکلیف کی حالت میں ہرگز ارادہ سفر نہ فرما دیں اس سے مزید تکلیف ہوگی آرام آنے پر دیکھا جاوے گا۔ یا رہا باقی صحبت باقی۔ لیکن حالات اور ارادہ سے بواپسی ڈاک مطلع فرما دیں۔

عزیز من! واللہ اب تو دنیا میرے لئے ہرگز رہنے کے قابل نہیں رہی اب یہاں سے چل دینا ضروری اور آرام دہ ثابت ہو رہا ہے۔ واپسی پر اب کبھی اور کسی وقت آرام نہیں ملتا۔ میں تو اس سے یہی بات سمجھ رہا ہوں کہ مصلحتاً مجھے یہاں سے اداس اور اچاٹ کیا جا رہا ہے تاکہ اس کو چھوڑنے میں آسانی ہو اور میرے لئے کوئی دلچسپی یہاں باقی نہ رہے۔ میں روزمرہ مصائب سے یہی امر نمودار پاتا ہوں۔ اور اب حسب مفہوم مذکور میری حالت تقریباً منجمل ہو چکی ہے۔ اب تو انتظار وقت ہے کہ کس وقت حکم رحلت صادر ہو۔

واللہ میں کیا خوش وقت ہوں گا جب یہاں سے پائے کو باں چلا جاؤں گا۔
خدا کرے آپ خیریت سے ہوں والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآہکم
سلام سنون! میں نے کل بھی نیا نامہ بذریعہ ڈاک آپ کی خدمت
میں گزادش کیا تھا جو اُمید ہے آج وہ ثروت اندوز ملازمت ہوا ہو گا آپ
کی طرف سے تو ناہنوز کوئی خبر خیریت موصول نہیں ہوئی جس سے میرے افکار
اُسی نہج سے مجھے سوزاں ہیں جلد مطلع فرما دیں۔ آپ کے افکار سے ناہنوز مجھے
نجات نہیں ملی۔ آپ کے والا نامہ کا میں بے صبری سے منتظر ہوں اور دعا ہے
کہ خداوند کریم نے آپ کو آرام اور شفا کامل عطا فرمادی ہو۔ آمین۔ تم آمین۔
اب تو آپ کی تشریف آوری کا دن بھی قریب آگیا ہے مگر خیر خیریت
مزاج مبارک نہ آنے سے گونا گوں افکار اپنے دل پر ہیں والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

ہیکم پور خنڈ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۵/۳/۵۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صمدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آپ کے ارادہ کرنے اور بیماری کے سبب نہ تشریف لائے جو صدمہ اس وقت میرے دل پر ہے۔ دل من داند و من و اعلم و داند دل من۔ طرفہ یہ ہے کہ آپ کی بجائے کل سے مولوی امیر الدین خاں صاحب جالندھری فروکش ہیں اور کل صبح وہیں جاویں گے۔ سبحان اللہ۔ اللہ کی بے نیازی بھی عجیب ہے۔ میں ارادہ کئے بیٹھا تھا کہ آپ کی تشریف آوری پر دل کے چند پھوٹے پھوڑے صورت آرم دل پیدا کروں گا مگر افسوس۔ آں ہم میر نہ افتاد حیف ماسم حیف می آید بجال نامن میں اپنی حالت کیا گزارش کروں۔ ناگفتہ بہ ہے۔ ایسا بیابان نصیب نہیں کہ واپسی کبھی خیال میں بھی نہ آسکے اور ایسا دل نہیں کہ اس مفارقت کو برداشت کر سکے۔ حیران ہو کہ اندر میں حالات کروں تو کیا کروں اور دل مضطر کو سمجھا لوں تو کیسے سمجھا لوں۔ میری تو یہ رائے ہے کہ منادی کرتا پھروں کہ کوئی شخص اس فقر کا نام کمال تباہ کن کا نہ لیوے۔ اور اس سے کلی اجتناب کرے اس پر عجیب تدبیر ہے کہ آپ کے عوض میں ملاکون؟

مندے کہوں تو وہ سنے اور چپکے لاگے گھاؤ ایسی کھٹن پریت کا کس بدھ کروں پایاؤ

رات سے بہ تعاضاً مجھے مغفرت آنحضرتؐ کی بارگاہ اداوارہ پیدا ہوا کہ اس تکلیف کی حالت میں آپ کو وہاں جا کر دیکھوں مگر پھر صفت اور ناتوانی جسم جواب دے دیتی ہے اور خاموش ہو جاتا ہوں۔ اور بعد ازاں یہ ناتوانی مجھے دعا کی جانب مائل کرتی ہے کہ نوالہ تجاہد بارگاہ الہی کرنا کہ اللہ آنحضرتؐ کو پورے شفا عطا فرمادیں۔ اور میں عذاب نامہوار سے شفا حاصل کروں۔ پھر میں اس میں مشغول ہو جاتا ہوں انشاء اللہ امید شفا کامل تر ہے لہذا امید ہے کہ آپ جلد تشریف لادیں گے تاہم حالات مزاج مبارک سے جلد جلد مطلع فرما کر مشکور فرماتے رہیں۔

ہیڈک کیور کل سے ختم ہے اور اب اس کے لئے ادھر ادھر ہمارا ہمارا ہوں۔ اگر آپ ان کو جلد اس سال فرمادیں تو بہت مشکوری کا موجب ہوگا۔ اور سب خیریت ہے مگر مدت سے بارش مفقود اور فصلیں تباہ و السلام گھر میں اور جلد عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جڈیا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مودہ ۱۶/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مرکب

سلام سنون! والا نامہ آنحضرتؐ صددور لایا۔ شکریہ ہے۔ پھر

والا نامہ ورد لایا۔ آپ کے کل کے والا نامہ نے مجھے محنت و فکرات کے بند

میں ڈال دیا ہے کیونکہ شدت درد سے آپ کی ٹانگ چھوٹی ہو گئی اور ہیت دہلی ہو گئی ہے۔ مرض کا مجھے اس قدر شک نہ تھا جتنا کہ تم کا بیت مذکور سے ہے آپ براہ مہربانی بدین نیاز نامہ ہذا تم کا بیت مذکور کی پوری کیفیت اور اس کے علاج اور نتیجہ علاج اور معالج کی رائے کی نسبت مفصل تحریر فرما دیں تاکہ نوعیت حالات کا اچھی طرح سے پتہ لگے واللہ مجھے فکر مذکور سے سخت اضطراب و پریشانی ہے آپ بواپسی ڈاک جملہ حالات مذکور سے مفصل مطلع فرما دیں۔ تاکید ہے۔

گو جو میرے اندرونی حالات ہیں اُن کے عرض کرنے سے اجتناب کرتا ہوں ہر چندان کہ وہ باتا ہوں مگر دماغ سے دیتے نہیں بلکہ مزید شعلہ زن ہوتے ہیں۔ یہ شعر بالکل اپنے حسب حال اور مطابق ہے۔

اونچی کہوں تو جگ سننے اور چکے لاگے گھاؤ
ایسی کٹھن پریت کا کس بدھ کروں اُپاؤ

بلکہ یہ حالت ہے۔

مرا سوز سے ست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم در شمع ترسم کہ مغنہ زداستخفاں سوزد

واللہ میں کبھی اس فضا کو دیکھتا ہوں اور کبھی اُس فضا کو۔ مجھے حق یقین ہو چکا ہے کہ یہ ہر دو فضا میرے یہ الفاظ و دیگر ذات الہی کے لابد اور ضروری ہیں کیونکہ حسن کا تعاضل ہے کہ جلوہ افروزی ہے مگر جلوہ افروزی بحر فضا ثانی کے

کیسے ہو سکتی ہے۔ لہذا حق یقین ہو چکا ہے کہ ذات ہر دو فضاؤں کے بجز کبھی
 نہیں تھی اور نہ آئندہ ہوگی۔ میں نے بڑی مشکلات سے فضا ثانی میں فضا اول
 پیدا کی اور اس کے حصول میں اپنے آپ کو تباہ کر دیا۔ مگر حجب نظر مکمل پیدا
 ہوئی تو ہویدا ہو گیا کہ قدرت نے مکمل قاعدہ رکھا ہوا ہے کہ جب کسی کی یہ
 فضا ختم ہوتی ہے تو حسب قاعدہ قدرت خود بخود دوسری فضا شروع ہو جاتی
 ہے۔ لیکن ایک فضا میں دوسری فضا پیدا کرنے کی طاقت مخصوص ہے اور یہ
 خاص خاص مقامات میں عطا ہوتی ہے اور دوسرے اس سے محروم ہیں۔ عوام
 جو اس فضا سے بے بہرہ اور بے نصیب ہیں ان کو اس فضا سے دوسری فضا
 میں منتقل ہونے سے سخت مشکلات اور تکالیف کا سامنا ہوتا ہے جسکو ظاہر میں لوگ
 عذاب القبر اور عذاب الحشر سے تعبیر کرتے ہیں اور واقعی یہ دردناک حالت ہے
 جس سے برداشت کرنے والا تو بجائے خود رٹا دیکھنے والے کی بھی جان گداز ہو
 جاتی ہے۔ میں نے تجربہ سے دیکھا اور مکمل مشاہدہ کیا ہے کہ جن لوگوں میں قابلیت
 جو فضا میں ہوتی ہے کہ ایک فضا میں دوسری فضا پیدا کر لیتے ہیں نہیں ہوتی تو
 ان کو ایک فضا سے دوسری فضا میں جاستے وقت وہ وہ مائب پیش آتے
 ہیں کہ ناگفتہ بہ اور ناقابل برداشت ہیں انہی کو مختلف عذاب کے انسان کامل
 نے برائے فہم عوام عذابوں سے تعبیر فرمایا ہے۔ ورنہ بات صرف یہ ہے کہ
 ایک فضا کا مکمل انسان دوسری فضا میں بجز دردناک عذاب والہم کے نہیں

جاسکتا۔ اذ آنکہ ایک فضا کے خواص جو اُس میں مستقیم اور جاگزیں ہیں بہ لحاظ فطرت تبدیل ہوتے ہیں۔ فضا میں چونکہ ہر دو فضا میں ودعت ہوتی ہیں اور وہ بہ تعاضا فضا فطرت ہر دو میں یہاں بیٹھا ہوا تبدیل ہوتا رہتا ہے لہذا آخر پر ایک فضا سے دوسری فضا میں جانے سے اس کو ہرگز کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ اپنے روزانہ عمل سے اس کا مانوس ہوتا ہے۔ البتہ عیش و محبت اور سوز و گداز روزانہ سے اس کو لذت تکلیف ضرور ہے۔ مگر یہ لذت بیچتہ کر بلا سے مشابہ ہوتا ہے اور پس۔

واللہ جب میں عبارت مذکور تحریر کر چکا تو اب مجھے ہوش آیا کہ میں کیا تحریر کر رہا ہوں۔ عبارت مذکور کا نہ سر ہے نہ پاؤں۔ البتہ میری اپنی مجنونانہ حالت کی بڑ ہے مگر اس کے لئے پڑھنے والے کے دل سوزاں اور جان سوختہ کی ضرورت ہے۔ ورنہ وہ مجھے کافر کہہ دیگا کیونکہ وہ خود کافر ہے اور نابینا ہے واللہ اب تو یہ ہر دو فضا میں اپنے لئے یا زہر یا شیر نگاہ ہیں کبھی اپنا طائر اڑ کر ایک میں جا بیٹھتا ہے اور کبھی دوسرے میں۔ طرفہ یہ کہ مکمل مہارت کی وجہ سے اکثر ہر دو میں یہ یک وقت رہتے کا عادی ہو گیا ہے۔ یہ فن اعداء ہارت اُس نے استوار ازل سے سیکھی ہے کیونکہ وہ ہی ہمیشہ ہر دو میں رہتا ہے۔ میں کیا عرض کروں۔ کہ کیا اور کون ہوں بتلا دوں کہ میں کون ہوں۔ میں وہ ہوں کہ اگر اُس کا نام لے دوں تو سب مجھے کافر کہیں گے اعدا میں آفتا اور صدقنا کہوں گا۔

دل کے پھپھوے جل اٹھے سینے کے داغ سے

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چر داغ سے

اب اور آگے کیا لکھوں نہ تحریر کی طاقت اور نہ اپنے میں میں۔ لہذا

آداب عرض اور سلام۔

یہاں گھر میں لڑکیاں آپ کو اور عزیزہ کو بہت بہت سلام کہتی ہیں اور

کمال متفکرانہ حالت میں آپ کی عیادت اور دُعا کے شفا کرتے ہیں۔

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۹/۳۵

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیزہ معہ پارسل ہیڈک کیور تشریف صدور لایا۔

بہت بہت شکریہ ہے۔ واللہ مجھے آپ کی علالت نے تاہنوز سخت متفکر

رکھا ہے۔ ہمیشہ یہ مرض بہت تکلیف دہ ثابت ہوئی ہے۔ اور میں آپ کی

تکلیف میں شریک ہوں۔ اندرین حالت مجھے کیسے چین آسکتا ہے۔ بسم اللہ

آپ ضرور تشریف آوری کا اقدام فرما دیں۔ لیکن صحت کی حالت میں۔ کیونکہ

بقایا مرض کی حالت میں مزید تکلیف کا اندیشہ ہے واللہ مجھ میں گو سفر کی توان

ہرگز نہیں ہے لیکن اگر آپ بوجہ تکلیف مذکور نہ آسکے تو میں انشاء اللہ تعالیٰ
 و ماں آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ ضرور کروں گا۔ اب آپ اپنے
 حالات پر غور فرما کر بواپسی ڈاک مجھے اپنے ارادے سے ضرور مطلع فرما دیں۔
 تاکہ یہ ہے اور اپنے حالات کیا گزارش کروں نہ پائے رفتن نہ جائے ماذن
 سخت تکالیف اندرونی سے آج کل سابقہ پڑا ہوا ہے جس کو میں اگر ہو سکا تو
 بوقت ملاقات عرض کروں گا۔ مگر یہ حالت نہ تحریر میں آنے کے قابل ہے۔
 اور نہ تقریر میں آنے کے۔ جس پر یہ وارد ہیں وہی ان کو سمجھ سکتا ہے دیگر
 ہرگز نہیں۔ جلد جلد آپ اپنے حالات سے مطلع فرماتے رہیں والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور۔ جنتیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۵/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور ملایا۔ شکریہ ہے۔

آپ کا علالت اور درد کی حالت میں سفر کرنا ہرگز خطرہ سے خالی نہیں ہے۔
 اور میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ ایسی دردناک حالت میں یہاں تشریف لانے کی

زحمت گوارہ فرماویں۔ لہذا میں ارادہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ میں ۲۶ کو بڑے
 جمعرات آئندہ یہاں سے بارہ بجے دن کے بعد روانہ ہو کر ۱۲ بجے والی
 گاڑی پر سوار ہو کر جالندھر اسٹیشن پہنچ کر بعد چار بجے لمبی ایک پرس پر سوار
 ہو کر ۹ بجے رات کے قریب آپ کی خدمت میں گوجرانوالہ ٹرٹ اندوز
 ملازمت ہو جاؤں گی۔ مگر بدیں شرط کہ آپ اس روز میرے استقبال کے لئے لاہور
 تشریف لانے کا ہرگز ارادہ نہ فرماویں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو یہ بات بالکل
 یقین کریں کہ میں لاہور اسٹیشن پر آپ کو مل کر بالضرور واپس آ جاؤنگا۔ گوجرانوالہ
 ہرگز نہیں جاؤنگا۔ البتہ آپ عزیز نصرت اللہ صاحب کو گوجرانوالہ اسٹیشن پر میرے
 آنے کی وقت ضرور ارسال فرماویں۔ مگر وہاں بھی خود نہ آویں تاکہ عزیز نے مجھے
 سہولت سے گاڑی سے اتار کر آپ کی خدمت میں گھر لے جا دے۔ اس کی
 نسبت تاکید اور مزید تاکید ہے۔

میں کیا گزارش کروں فی الواقعہ صنعت عمر اور کچھ ناساز گئی طبیعت مجھ
 سے سفر کو دور رکھنے کی سخت دہی ہے۔ امد میرا سفر ہرگز تکلیف سے خالی نہیں
 ہے۔ مگر واللہ آن عزیز کی تکلیف مرض کا خیال مجھے ہر وقت سنا تا ہے جس سے
 میں سفر کی جرأت کرتا ہوں۔ نیز میرے کان اب تقریباً بالکل بہرے ہو گئے ہیں
 طرفہ یہ کہ ان کو ڈاکٹر سے صاف کرانے ایک ہفتہ ہوا ہے۔ اب جلد جلد کانوں
 میں رطوبت اترنے لگ گئی ہے اعدا اب میں بولا ہونے سے بقول ملاں ہشتی

ہوں۔ خدا کرے کہ آپ خیریت سے ہوں۔ باقی بوقت ملاقات۔ والسلام۔
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مؤرخہ ۱۵/۴/۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زلمو اللہ مرآتکم
سلام سنون! میں بالکل بصد خرابی و تکالیف چار بجے بعد دوپہر
گھر پہنچ گیا۔ کیونکہ اول تو جالندھر اسٹیشن پر سردار صاحب اور ان کے ذریعہ
میں سے کوئی نہ آیا۔ جوں توں کہ کے تکلیف سے گاڑی بدلی اور چھو گیا۔ آیا۔
اور آکر اسٹیشن ماسٹر بی ڈاڑھی والے سے تانگہ کی نسبت دریافت کیا تو اس
نے جواب دیا کہ مجھے ابھی خط پہنچا ہے جس کی نسبت میرا یقین ہے کہ اس نے چھوٹ
بھلا۔ البتہ چھوٹے اسٹیشن ماسٹر مہندونے میری مدد کی اور تانگہ اوڑھ سے منگوا کر لیا۔
مگر افسوس ہے کہ وہ ریت کی وجہ سے چل نہ سکا اور گھوڑے نے چلنے سے جواب
دے دیا پھر واپس اسٹیشن میں آیا اور چھوٹے اسٹیشن ماسٹر نے اور تانگہ منگوا کر
دیا۔ اس کے علاوہ میں نے ایک اور مزدور تانگہ دھکیلنے کے لئے ہمراہ لیا، تو
بعد خرابی چار بجے کے بعد یہاں پہنچا اور اللہ کا شکر کیا کیونکہ طویل عذاب کا

سلسلہ ختم ہوا۔ الحمد للہ کہ اب آرام سے ہوں۔ بحالات تکالیف مذکور ارادہ
پختہ ہے کہ اب میں کبھی ارادہ سفر نہیں کروں گا اور آنکھ اب جسم اس قابل ہرگز
نہیں رہا کہ کوئی سفر اختیار کیا جاوے آئندہ میں اپنا سوا خواہ اس کو خیال نہ کرے۔
جو مجھے ہرچہ قسم تکالیف نہ دے۔

امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ میرے نیاز نامہ ہذا کے شرف اندوز ملازمت
ہونے کے وقت آپ معہ احباب برادری عزیزہ نصرت اللہ صاحب کی رسم سعید
نکاح خوانی کے لئے عزیز کی سسرال کے گھر جانے کو تیار ہونگے۔ گویا ہر ہیں
چشم مجھے اس وقت آپ کے ہمراہ دیکھ نہیں سکیں گی مگر میں اپنے کہنے اور
فرسودہ جسم کو چھوڑ کر ضرور اس وقت آپ کے ہمراہ ہونگا۔ اور اپنی چشم باطن سے
یہ تمام نظارہ مبارک دیکھتا ہونگا اور تکمیل نکاح پر آپ کو کسی اور زبان سے مبارکباد
کہتا ہوں گا۔ البتہ نکاح کی مبارک رسم تک آپ کے ضرور ہمراہ ہونگا مگر آپ کے
کھانے سے پہلے اور بعد تکمیل مذکور واپس ہونگا۔ جسمانی زبان سے میں بذریعہ
نیاز نامہ ہذا مبارک پیش کرتا ہوں۔ مگر دوسری اندرونی زبان سے تکمیل تقریب
پر عرض کر دینگا۔ یہ بات دیگر ہے کہ آپ اس وقت کی مصروفیت سے اس کو
سن سکیں یا نہ۔ مگر میں امید کرتا ہوں کہ آپ تکمیل رسم مذکور پر مجھے جملہ حالات سے
مطلع فرما دینگے والسلام

گھر میں اہل عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ - خلع مویشی پور

مؤرخہ ۱۴/۳/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں
اس وقت اچھا ہوں تاہم بقایا نزلہ سے خالی نہیں ہوں۔ اب موسم سرما
آگیا ہے اور اسی طرح شکایت نزلہ مجھ پر مبتلا رہے گی۔ چار بایس ختن
ناچار بایس ختن۔ مجھے والا نامہ مذکور سے یہ پڑھ کر کہ آپ کو تاہنوز شکایت
در و باقی ہے بہت فکر پیدا ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو اس سے کلی آرام عطا
فرمادے آمین۔ ثم آمین۔ بہتر ہو اگر آپ سردار صاحب کے خط و کتابت کرنے
کے بعد جالندھر جا کر ماہر جراح سے عرق النسا کا خون نکوا دیویں کیونکہ وہ اس
سے آرام کا ہونا و ثوق سے فرماتے تھے۔ بی بی صاحبہ کے نزلہ کا بھی مجھے فکر
ہے۔ اللہ ان کو آرام دیوے۔ آپ میری طرف سے عبادت فرماویں۔ اور
اُن کے حالات سے مطلع فرماویں۔ مشکور ہو نگا۔

امید ہے آپ اپنی سابقہ کمی کو پورا کرنے کی بھد تمام سعی فرماتے ہو گے
تاہم نتیجہ سے مطلع فرماویں۔ میں بھی سعی مذکور سے فارغ نہیں ہوں۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع مویشیاری پور

مورخہ ۲۲ ۱/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! چند روز ہوئے ہیں تو والا نامہ آنحضرت شریف صدر لایا
تھا اُس میں سے آپ کے ورد کے بقایا کا حال معلوم ہو کر اب تک افکار
مجھے دامن گیر ہیں۔ بواپسی ڈاک حالات سے مطلع فرما دیں۔

امور اہل مذکورہ تو فرخ فات زندگی تھے۔ اب آپ اپنی روحانی حالت
سے مطلع فرما دیں جو اپنی زندگی کا حاصل اور نچوڑ ہے۔ واللہ اب تک بہت
سے دنیاوی حالتیں آئیں اور گذر گئیں یہ مجھ کو تو کل یوٹا ہونی شان سے ہرگز
مزید نظر نہیں آئیں۔ جب تک ہم تلویں کو غور سے دیکھتے رہیں گے ان کا عذاب
ہم پر نازل ہوتا رہے گا اور یہ تلویں جسم عنصری کے خواص ہیں جو اُن پر زیادہ
مؤثر ہیں جو جسم عنصری کے زیادہ گرویدہ اور دلدادہ ہیں۔ مگر جو لوگ اس کو
نظر انداز کر کے یاد کے ہو گئے تو اُن کو اُن سے چنداں سروکار نہیں ہے۔
اس وقت رات کا ایک بجے کا وقت ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ مجھ سے
کیا ہو رہا ہے اور عشق مجھ سے کیا کیا ناز و انداز کر رہا ہے۔ اول اول تو
بہت تجلیات دکھاتا رہا جو واللہ مجھے لہو اطفال سے مزید معلوم نہ دیتے
تھے۔ جب میں اس سے مطمئن نہ ہوا تو ایک ایسا زبردست وار مجھ پر

کیا کہ میں نے چشم غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الواقعہ وہ معشوق میں ہی تو
ہوں اور یہ سب تجلیات میری ہی تو ہیں۔ واللہ یہ سب ابتدائی تفسرۃ
جسم عنصری کے اثرات کا تھا جو اس وقت قطعاً معدوم ہے۔ لا الہ الا انما
اب آگے یا لٹے قلم نہیں کہ کچھ عرض کر سکوں۔ لہذا سکوت واجب ہے
بس سلام۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

ہیگم پور خٹہ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۲۵/۱۰/۲۷

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! آپ وسط نومبر سے پہلے تشریف لانے والے ہیں۔
بسم اللہ ضرور تشریف لادیں۔ تاریخ سے مطلع فرماویں۔ ہڈیک کیور
گو میرے پاس ایک مہینہ کے لئے کافی ہے مگر بعد ضرورت ہوگی اور آپ
پھر جنوری میں تشریف لاویں گے لہذا مزید بتوا کر ضرور لیتے آویں۔ اور نیز
ڈاکٹر سے کان کی دوائی شیشی میں ضرور لیتے آویں۔ نیز دو جلد قرآن مجید
جیسا کہ قبل انہیں عرض کیا ہوا ہے ضرور لیتے آویں۔ نیز جہیزی ٹائے خوشیہ عالم
و گدھاری لعل اگر تیار ہوں تو لیتے آویں جو ۱۹۳۶ء کی ہوں۔ والسلام

گھر میں وغیرہ ان ————— کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۱/۳/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم
سلام سنون بکل عین جانندہ سے واپسی پر مجھے والا نامہ آن عزیز پہنچا۔
شکریہ ہے۔ واللہ والا نامہ مذکور کو پڑھ کر میرے صہنطراب خاطر اور پریشانی کی
حد نہیں رہی۔ اذ آنکہ آپ ہر دو عزیزان کی صحت خراب اور فکر افزا ہے آپ
کی دنیاوی ذمہ داریاں جو تاہنوزاد ہودی ہیں مکمل نہیں ہونے پائیں تو میں
تکمیل منزل فقر جواب قریب تر ہے موجودہ حالت میں مکمل ہونا کیسے اُمید
کروں جب آپ صحت کھو بیٹھو گے۔ لہذا آپ باز یافت صحت کی نسبت
سعی بلیغ فرمادیں اور میرے خیال میں اس کا حاصل ہونا انشاء اللہ تعالیٰ اس
وقت چنداں دشوار ہرگز نہیں ہے۔ آپ کسی قابل ڈاکٹر یا حکیم کی طرف رجوع
فرمادیں۔ درد موجودہ تو ایسی نہیں ہے کہ اس سے کلی آرام نہ ہو دیکھا اور آپ
کے شکایت جسمانی کا مجھے علم نہیں ہے اور نہ آپ نے اس کی نسبت تحریر فرمایا
ہے۔ مگر یہ درد ہرگز ایسی نہیں ہے کہ اس سے کلی آرام نہ ہو سکے۔ یہ چھوٹا قسم تفکرت

بی بی صاحبہ کی نسبت ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ علاج سے ان کو بھی اللہ آرام اور شفا عطا فرمادے۔ مگر زیادہ فکر یہ ہے کہ آپ بد دل اور محنت میں اس وقت بہت کم معلوم ہوتے ہیں جو علامت بد ہے۔ میں جہاں تک دیکھتا ہوں آپ ایسے کسی مرض میں مبتلا نہیں ہیں جس سے شفا نہ ہو انشاء اللہ آرام کلی ہونے والا ہے۔ لیکن جب آپ محنت کریں اور تن دہی سے علاج فرمادیں میرے معروضات مذکور کی نسبت آپ اپنی رلٹے اور عزم تحریر فرمادیں کہ کیا ہے واللہ آپ کے فکر افترا والا نامہ نے میری کمر توڑ دی ہے خصوصاً اس وجہ سے کہ اور کوئی شخص اب تک مجھے ایسا دستیاب نہیں ہو سکا اور نہ دستیاب ہونے کی مجھے امید ہے کہ جس کو میں یہ ودیعت الہی سپرد کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو سکوں۔ واللہ سحت قحط الرجال ہے۔ آپ کی عدم کامیابی میں میری ناکامی عیاں ہے۔ اس پر آپ میری پریشانی کا اندازہ فرما سکتے ہیں کہ باوجود آپ کی کم فرصت اور کم محنت کے میں نے یہ ودیعت آپ کے سپرد کرنے میں اب تک کس محنت اور جدوجہد سے کام لیا ورنہ ہمیشہ سے فقرائے اگر یہ دولت کسی کو دی ہے تو اس کو نیم مردہ جدوجہد سے بنا کر پھر یہ دی ہے اور آپ بلا کسی سعی شاقہ کے گھر بیٹھے حاصل کرتے رہے۔ زیادہ اس پر کیا تحریر کروں آپ غور فرما سکتے ہیں۔ واللہ میں آپ کی نسبت سحت فکر مند ہوں۔ آپ اپنے مزید حالات سے مطلع فرمادیں۔

عزیزہ نصر اللہ کے ایک فکر نے مجھے بہت فکر مند کر دیا ہے اور وہ یہ ہے
 کہ عزیز کے لئے بلاشبہ ملازمت تو ہیا ہو جاوے گی مگر آپ تحریر فرماتے
 ہیں کہ عزیز کا ڈاکٹر می معائنہ ہو گا۔ تو مجھے فکر ہے کہ عزیز کے مرض انتخاب
 اور ملازمت کے غذا نخو اس نہ مانع نہ ہو جاوے۔ اس مرحلہ کی نسبت آپ نے
 کیا تدبیر اختیار کی ہے یا کر و گے۔ کمزوری اور درد کی حالت میں خواہ خفیف
 ہو آپ کا بھو گپور سے یہاں تک آنا دشوار معلوم ہوتا ہے اور احتمال ازویاد
 درد کا ہے جیسا آپ تحریر فرماویں میں انتظام کروں نیز تاریخ اور وقت
 بھو گپور پہنچنے سے مطلع فرماویں۔ اب ہاتھ تھک گیا لکھا نہیں جاتا۔ لہذا سلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱/۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم
 سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے الحمد للہ
 کہ آپ نے وعدہ تشریف آوری معہ جناب بی بی صاحبہ تاریخ ۱۰ مارچ
 تحریر فرما کر مشکور فرمایا ہے۔ میں پھر تو

خوشاوقے و خورم روز کا رسے

کمیائے بر خود از وصل یا رسے

کاسماں ضرور بندھ جائے گا۔ بسم اللہ آپ ہر دو عزیز تشریف لادیں اور ضرور
لاویں۔ پیارو! اب چند دن مصائبِ زندگی اور فراقِ یار کے باقی رہ
گئے ہیں۔ بس پھر تو نہ یار یا رسے گا اور نہ ہم ہم رہیں گے۔ تاکس نگوید بعد
ازیں من و گیرم تو دیگر ہی۔ یہ نعمت تو گو اب بھی بوجہ اتم حاصل ہے۔ لیکن
نابینا کو لعنتِ جسم عنصری متعالطہ میں ڈالتی ہے۔ پھر نابینا معدوم اور
وصل کی مینا کاریاں معلوم۔ چلو اب اندیشہ کیا اور فکر سحر کیا۔ واللہ اس کو
توفیق نے ذبح کر دیا اور معدوم و نابود کر دیا ہوا ہے۔ سبحان اللہ کیا تھے
اور کیا بن گئے۔ بینیں کیا نظر عوم کو دیکھا ہے اور کیا نظر خاص سے دیکھے گئے
گویم مشکل و گرنہ گویم مشکل۔ واللہ جو حشر کے بعد کا وعدہ تھا وہ اب تمام و کمال
یہاں حاصل ہے۔ مولانا کا یہ شعر عین اپنا حال ہے۔

توقیامت شوقیامت را ببین

دیدن ہر چیز را شرط است این

انشاء اللہ تعالیٰ بتاریخ مذکور ۱۲/۱۲ دن کی گاڑی پر دو کھارمے ڈولی اور
دو آدمی متباکو وغیرہ اٹھانے کے لئے اور ایک صیل اور غریب مزاج گھوڑی
آپ کی سواری کے لئے بھوکپودہ اسٹیشن پر آپ کا انتظار کرتے ہوئے موجود

ہونگے۔ آئندہ جو بار کو منظور۔ کان کی دوائی اور نسخہ ضرور لیتے آویں مجھے
 اُس سے بہت آرام ہے۔ اُس کو اکثر روزانہ استعمال کرتا ہوں اور تاہنوز
 کان میں کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر نے جالندھر کانوں کا معائنہ
 کیا اور بتلایا کہ یہ بالکل صاف ہیں اور جو سُرخی ان میں موجود تھی وہ بھی معدوم
 ہے۔ آپ ڈاکٹر سے میرا سلام کہہ دیویں۔ اور میرا شکریہ بیان کر دیویں۔
 اور دریافت فرماویں کہ دوائی مذکور کب تک استعمال کرتا ہوں۔
 امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

تاریخ ۲۷/۱۱/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد شکم
 سلام سنون! آن عزیز کے چند محبت نامے موصول ہوئے جن کا شکریہ
 ہے۔ مگر میں اپنی علالت کی وجہ سے جواب میں نیاز نامہ گزارش نہیں کر سکا
 کیونکہ آپ کے تشریف لے جانے کے چند روز بعد میرے زانوسے راست میں
 درم ہو کر درد شدید پیدا ہو گیا جس سے ٹانگ ختم نہیں کھاتی تھی اور بیٹھا نہیں

امید ہے مگر سچ یہ ہے کہ عمر پیری مصائب کا گھر ہے گونا گوں کمزوریوں اور تنگائیوں
 کے لشکرِ صنمیں میں انسان پر دھاوا بولتے اور پامال کرتے ہیں۔ اچھا شکر ہے
 مگر طبیعتِ سمحت بے مزہ ہے۔ آپ نے قالینِ مصطفیٰ کے پٹا در سے میرے لئے
 منگوانے کی زحمت گوارہ فرمائی جس کا بہت بہت شکریہ ہے۔ مگر واقعہ میں
 اس کی ضرورت نہ تھی کیونکہ میں تو ایک زمیندار اور دیہاتی ہوں اور اسی کے
 حسبِ میری زندگی ہے مگر آپ مجھے نازک اور زیادہ آرام طلب بنا رہے
 ہیں۔ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ یہ آپ کی محبت کے کرشمے ہیں جو آپ
 مجھ ناچیز پر از روئے کرم فرماتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو آپ کے عزائم
 میں کامیاب فرما دے! اور دایرین میں خوش رکھے آمین۔ عرض ہے کہ میرے
 اندر کی چوکی کی پیمائش حسبِ ذیل ہے۔ طول ۵ فٹ عرض ۳ فٹ اندر چلت
 قالین جو آپ عطا فرمانا چاہتے ہیں۔ چوکی کے لئے موزوں تر ہے۔ لہذا آپ
 پر ہرگز واپس نہ فرمادیں۔ اس سے موزوں تر اور نہیں ہو سکتا۔

عزیزانِ من! اب وقتِ قریب آگیا ہے کہ آپ اپنی منزلِ مقصود پر
 قیام پذیر ہوں یا در ہے کہ یہ مقام جہاں آپ دنیاوی زندگی بسر کر رہے ہیں۔
 واللہ محض خواب ہے اس سے واپسی بیداری ہے جو عوام کو مرنے پر اور
 فقر کو مراقبہ پیل جایا کرتی ہے اس کو کبھی زبانی وضاحت سے گزارش کر دینا
 قلم بند کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ مجھ سے مزید تحریر نہیں ہو سکتا۔ سمحت

لاچار دی ہے ورنہ مزید معروضات گزارش کرتا لہذا سلام

بیگم پور جڈ پالہ۔ ضلع سویشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب ذواللہ مرا تہکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں
اپنی طبیعت کے حالات آپ سے کیا عرض کروں ناگفتہ بہ ہیں۔ سردی کی
شدت سے دردِ ذالوت و تکلیفِ دہ بھتی ہی۔ اب مزید برائے نفسِ شب کے
آخری حصہ میں شروع ہو گیا ہے جس سے گوناگوں تکلیف ہیں۔ طرفہ یہ ہے
کہ نہ کوئی سہم خواہ ہے اور نہ علاج ہے۔ اس پر میں زیادہ گزارش سوچاؤں
سمجھ کر خاموشی اختیار کرتا ہوں۔ لیکن آپ براہ مہربانی میری حالت مذکور کو زیادہ
تکلیف دہ خیال نہ فرمادیں۔ یہ وہی ہے جو ہمیشہ مرا میں ہوا کرتی ہے۔
البتہ زیادہ شکایت یہ ہے کہ اب میں روز افزوں کمزور ہوتا ہوں۔ اسی وجہ
سے تکلیف روز افزوں ہے۔ اب اکثر دل میں اپنی رحلت کی امنگ پیدا ہوتی
رہتی ہے تاکہ ان تکلیف سے نجات حاصل ہو سکے۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے وامت سلام۔

بیگم پور چند یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۴۴۵ھ۔ بوقت ۲ بجے شب

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! آن عزیز کے دو تین والا نامے پہنچے مگر کمزوری اور جسمانی
افسردگی نے مجھے تحریر جواب کی جرات نہ پیدا ہونے دی۔ لیکن اس وقت
جو دس بجے کی پرواز کے بعد واپسی ہوئی تو گرمی معشت سے اپنی طاقت بحال پا کر
میں تحریر نیاز نامہ ہذا کی جماعت عود شدہ پا کر چند معروضات عرض کرنے لگا
ہوں۔ مگر ڈرتا ہوں کہ تاہنوز رنگ عالم بالا اپنے سر پر مسلط ہے۔ میں یہاں کی
باتیں کیسے گزارش کر سکوں گا۔ میرے اول تو میں یہ شکایت عرض کرتا ہوں جس
نے مجھ پر سخت اور شدید تسلط کیا ہوا ہے کہ مجھے یہاں کیوں واپس کیا جاتا ہے
اور جنت سے بدر کر کے مجھے جہنم میں کیوں ڈالا جاتا ہے اور میری خواب مجھ
پر کیوں مسلط کی جاتی ہے۔ اس کا رونا و اللہ میرے لئے چھوٹا رونا نہیں ہے
بلکہ بے پایاں ہے جس کا تاہنوز انجام نظر نہیں آتا۔ خدا جانے وہ مبارک
وقت کون اور کب ہوگا جب واپسی کے جہنم کا طوق اپنے گلے سے اتار لیا
چند منٹ ہوئے ہیں تو میں شہنشاہ تھا۔ نہیں شہنشاہوں کا فرماں رواں تھا
کیوں اب میں منڈاس کے ہرزین پر بیٹھا ہوا ہوں کس کو کوسوں واللہ اپنی
حالت شہنشاہی پیدا کرنے والا میں خود ہوں۔ اور واپس تا کارہ بھی میں خود بنتا

ہوں۔ یہ ہر دو میری اپنی پیدا کردہ حالتیں ہیں۔ میں ہر حالت میں اپنے آپ کو اپنی حالت کا تنو مند پاتا ہوں۔ اس پر میں زیادہ کیا گزارش کروں گا اگر میں کسی طرز سے حالت مذکور آپ سے عرض کرنے لگوں تو وہ باتیں بے سرو پا اور بے ربط ہونگی مگر ان کا انجام نہیں ہے لہذا بہ جبر عالم مذکور کے اثرات اپنے سے اتار کر دیگر معروضات گزارش کرتا ہوں۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون اکل کی ڈاک سے مجھے ڈپٹی کمشنر جالندھر کا دعوت نامہ
پہنچا ہے جس میں وہ مجھے ۵ الغایت، ۱۱ ماہ حال کے لئے اپنے سپر کی تادی
پر دعوت دیتے ہیں۔ میرا ارادہ پختہ ہے کہ میں ۵ کو ۹ بجے کی سہرہ بندی کے
بعد یہاں اپنے گھر واپس آ جاؤں۔ گو وہ قبل ازیں مجھے برات کے ہمراہ لاٹکپور
جانے کے لئے بہت تاکید سے کہتے تھے۔ مگر میں شدت مردی اور اپنی طبیعت
کی خرابی کا عند کر کے برات کے ہمراہ جانے سے انکار کرتا رہا تھا جس پر وہ

اُس وقت تو مان گئے تھے اور امید ہے اب بھی مان جاویں گے تاہم غنیا طاً
عرض ہے کہ اگر آپ کے بعد یہاں تشریف لاتے کا عزم فرماویں تو احسن
ہے۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔ جیسا ارشاد ہو میں تعمیل کے لئے تیار ہوں۔

چونکہ آپ تشریف لانے والے ہیں لہذا میں مزید معروضات حصول

نیاز کے وقت پر چھوڑتا ہوں والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خٹہ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۶/۴/۱۲

عزیز القند من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرکم
سلام سنون! میں پرسوں جا لندھ گیا اور کل راتے ارشد اس صاحب
کے پیر کی شمولیت سہرہ بندی سے فارغ ہو کر گھر واپس آ گیا۔ اب آپ کے
انتظار میں ہوں۔ آپ براہ مہربانی اپنے سابقہ وعدہ پر جو ۲۲ ماہ حال تشریف
تشریف آوری کے لئے تحریر فرمایا تھا تشریف لے آویں۔ لیکن بوابی ڈاک
مطلع فرماویں کہ کیا آپ وعدہ مذکورہ پر پابند ہیں یا اس میں کچھ تغیر تبدل
فرمانے والے ہیں۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳۶۲

غریزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! والانا مہ آنغریز تشریف صد دلایا۔ شکر یہ ہے خان بہادر

صاحب آپ کی سعی بلیغہ سے اور نیز آپ جس قدر مجھ پر الطاف واکرام فرماتے ہیں واللہ میں ان کا ہرگز مستحق نہیں ہوں۔ یہ آپ صاحبان کی مہربانیاں نہیں تو اور کیسا ہے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم آپ صاحبان کو مزید درمزیہ خیر عطا فرمادے۔ آمین۔

غریزہ من! واللہ انداز دو ہفتہ کا عرصہ ہوا ہے کہ میں ہر وقت عجیب حالت میں ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ جو حالت صبر اور حالت روحانی اللہ نے نیاز مند کو عطا فرمائی۔ اس کا شکریہ تو میں کیا کر سکتا تھا البتہ جیسا مجھ سے ہو سکا۔ اسی طرح پر کیا کہ مقراض لا سے اپنے آپ کو کاٹ کر اور نابود کر کے میں بار میں او غلام اور نابود ہو گیا ہوں۔ واللہ مدت سے یہ حالت و زافروں ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ یہاں خراب آباد دنیا میں رہنے کا خرارج پہلے سے زیادہ اب ناہنجار اور بے فائدہ تفکرات سے لیا جاتا ہے یہ کیوں ہے۔ میں تو اس سے یہی خیال کرتا ہوں کہ اس میں یہ راز مستتر ہے کہ بار موت ہلکا ہو جائے۔ جو بالکل ہو رہا ہے کہ ان اموالات سے اپنا دل دنیا اور

اس کی محبتوں سے محض قطعی خالی ہو کر اس نہج سے رحلت کروں کہ اس سے گریز
 کرنا اپنی کمال خوشی کا موجب ہو اور کوئی دنیاوی وابستگی اپنی خوشی مذکور کے اوچاٹ
 کرنے والی نہ پیدا ہو سکے۔ میں سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ میری حالت
 کے لوگ متعدد گزرے ہیں جن کا شمار انگلیوں پر ہو سکتا ہے۔ مگر وہ اخیر ایام میں
 ماسخ البال گزرے معلوم ہوتے ہیں جب میں ان کو مل کر مقابلہ حالت کرتا ہوں۔
 تو مجھ سے باوجود یہاں سے علیحدگی کے ترجیح یافتہ یا سبقت ربودہ ہرگز نہیں
 پائے جاتے۔ بلکہ بعض حالات کے لئے سبق آموز نظر آتے ہیں۔ گو یہ الفاظ مختصر
 یہ حالت غم اندوز تسلی بخش تو ضرور ہے لیکن واللہ میری حالت کے لحاظ سے
 بہت تکلیف دہ ہے اور اب مجھ میں اس کی برداشت کی تواناں نہیں ہی
 اور سخت بیہوشی ہوں کہ اس سے نجات مل جاوے۔ میرا خیال ہے کہ آپ میرے
 معروضات مذکورہ کو معمولی اور سرسری خیال فرماتے ہوئے ان کی اہمیت اور
 میری ضرورت نظر انداز فرما دیوں گے۔ اور تدابیر دفع تکلیف پر غور نہ فرماؤ گے
 مگر میں آپ سے بصداء زوہتی ہوں کہ آپ ان پر غور فرما کر میری نجات
 از دنیا و مافیہا کی راہ نکال کر مجھے مطلع فرما دیں گے۔ واللہ باللہ میں اپنی
 حلو پروا اور پھر مذلت آمیز اوقات کی از تفکرات کو دیکھ کر حیران رہ جاتا
 ہوں۔ اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔ آپ ذرا غور فرماویں کہ کہاں میں
 اور کہاں یہ مرد و تفکرات۔ یہ طلاطم کیوں ہے۔ محض اس لئے کہ یہاں سے

مکمل ادچاٹ حاصل ہو تاہم میں کوٹشاں ہوں کہ چونکہ اب دنیا اپنے دل پر
 بوجہ اتم سر و محسوس ہو چکی ہے۔ میں بقایا زندگی دنیاوی میں بذریعہ پرواز رومی
 اپنا مستقل مقام ابھی سے اُس جگہ کہ بنا لوں جہاں مجھے بعد موت قیام دائمی
 اور سکونت اختیار کرتی ہے اور میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر کچھ
 قسم تفکرات سے مجھے نجاست ہو تو میں ہمیشہ بمقام مذکور قیام پذیر رہوں۔
 میں اُس کا تجربہ اور عمل شب و روز بڑے شد و مد سے کر رہا ہوں۔ اور اس میں
 بہت کامیاب ہوں۔ حتیٰ کہ اکثر دستگان کے لئے ایک حیرت انگیز مثال
 ہوں! قصہ بقا منائے مذکور میں بہت چاہتا ہوں کہ کلی فراغت حاصل
 ہوتا کہ زندگان دنیاوی میں رہ کر مقبجان بارگاہ کا کام کروں۔ اور مجھے وہاں
 سے تقاضہ بھی یہی سہرا ہے لہذا آپ اپنی رائے سے بہت جلد مطلع فرماویں
 کہ میں حصول مذکور کے لئے کیا تدبیر اختیار کروں تاکہ یہ ہے۔ مجھے چار روز
 سے بخار تھا اب آرام ہے۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۴/۱۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے رب کے
اول مجھے آن عزیز کے درد کا فکر ہے۔ جس کی نسبت دعا ہے کہ آن عزیز کو اللہ
جلد شفا اور آرام عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔
آپ اس کا مزید فکر نہ فرماویں! انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہونے والا ہے
دوئم عزیز نصر اللہ کی علالت نے مجھے پریشان کر رکھا ہے۔ ہم اس سے کیا کیا
توقعات کرتے ہیں۔ اور کیا ظہور پذیر ہوتا ہے۔ واللہ عزیز کے فکر مذکور نے
مجھے عجیب افکار اور اضطراب میں مبتلا کر رکھا ہے اور اس کا مداوا تاہنوز
نظر نہیں آیا۔ مگر امید ہے کہ اللہ شفا بخشیں گے۔ آمین۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خٹیا لکھ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۸/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تیکم

سلام سنون! والا ناجات آن عزیز تشریف صدور لاتے رہے۔ جن کا
شکریہ ہے لیکن میں بیماری اور کمزوری کے سبب جواب عرض کرنے سے
معذور تھا۔ اور تاہنوز آرام کلی نہیں ہے۔ بہت دن ہوئے حب سے میں
ذکام۔ بیمار سے بیمار چلا آتا ہوں۔ امید ہے آپ توقف ترسیل نیا نامہ
معاف فرما دیں گے۔

آپ کے والا ناجات سے آپ کی تکالیف درد وغیرہ دیکھ کر واللہ
دل اور جگر شق ہو رہا ہے۔ مگر میں ناکارہ کیا کر سکتا ہوں۔ بجز اس کے کہ
اُن کے افکار کی آگ میں جلوں۔ اس کے علاوہ عزیز نصر اللہ صاحب کی بیماری
اور بیماری نے مجھ میں حیرت انگیز تلاطم برپا کر رکھا ہے۔ کروں تو کیا کروں۔
اگر کسی معاملہ کو لے کر بیٹھتا ہوں تو حیرت کمزوری نے گرفت آستینم کہ تم چونکہ
آپ درد کی وجہ سے تشریف لانے سے معذور ہیں۔ میں نے بار بار ارادہ
کیا کہ میں خود خدمت والا میں حاضر ہو جاؤں۔ لیکن علالت اور کمزوری
روزمرہ مانع ہے۔ یہاں بارشوں کا سلسلہ تین ہفتوں سے بذور شروع ہے۔
چنانچہ رات بشتیاں بارش پڑی اور اب تک ابر محیط اور مزید تقاطر جاری

ہے جس سے میری علالت روز افزوں ہو رہی ہے۔ امید ہے انشاء اللہ
 تعالیٰ آرام ہو جائے گا۔ لیکن میرا دل بصد بیتابی عالم ثانی کے لئے لپکتا
 ہے۔ اور اکثر وہاں رہنے کا عادی ہو گیا ہے۔ اندریں حالات کیا آپ
 عزم نہیں فرما سکتے۔ کہ آپ یہاں تشریف لاویں اور چند روز میرے پاس
 تشریف رکھیں پھر دیکھا جاوے گا کہ درد کی نسبت ذات الہی کیا ظہور
 فرماتے ہیں! ارادہ سے مطلع فرماویں۔ عزیز نصر اللہ کے معاملہ کی نسبت
 میں تردد اور فکر میں ہوں۔

خدا کرے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں والسلام۔
 گھر میں اور عزیزاں ان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۴/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآۃ
 سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے۔
 آپ نے تشریف آوری کا عزم تحریر فرمایا ہے بسم اللہ تشریف لے
 آویں۔ سخت منتظر ہوں مگر تاریخ اور وقت سے مطلع فرماویں تاکہ بروقت

آدمی قبا کو لانے والے سٹیشن پر آپ کے انتظار میں موجود ہوں۔ واقعی اب
 ہیڈک کیور خاتمہ پر ہے۔ ضرور بنوا کر لیتے آویں۔ میری جسمانی حالت آج کل
 عجیب و غریب ہو رہی ہے۔ علاوہ شکایات سابقہ کے اب جدید شکایات
 مجھے یہ پیدا ہو گئی ہے کہ بعض دن کو کھانا کھانے کے بعد قے ہو کر سب کھانا
 نکل جاتا ہے۔ سابقہ شکایات بدستور ہیں۔ اب کمزوری روز افزوں ہے۔ یہ
 مرحلہ بھی عجیب و غریب ہے اللہ کا شکر ہے۔ یہ علامات وصل یار کے قریب
 کی ہیں۔ واللہ اس حالت وصل کے لئے اب تو چھاتی پر سانپ لوٹ جانا
 ہے۔ سخت آرزو سے التجا ہے کہ اللہ وہ وقت جلد تر لاوے۔ آمین ثم آمین
 میں آپ کے افکار سے ہرگز فاسخ نہیں ہوں۔ چونکہ آپ عنقریب تشریف لانے
 والے ہیں لہذا اس پر مزید تحریر کی ضرورت نہیں بالمشافہ مفصل مکالمات ہونگے۔
 آج عید الفصحیٰ ہے۔ بارشیں یہاں خوب ہو چکی ہیں اور مردہ فصل ربیعہ اللہ
 نے زندہ کر دی۔ زمینداروں کی جان میں اب جان آگئی ہے۔ ورنہ مایوسی
 کی افسردگی سے قریب المرگ تھے۔

دل میں تو بہت سا مصالح تخریر کے لئے موجود ہے مگر اس کو بالمشافہ
 عرض کرنے کے لئے تاہنوز باقی رکھتا ہوں والسلام۔
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا کہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۳/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد سکرم
 سلام سنون! عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ کے مفصل حالات سے بواپسی ڈاک
 مجھے ضرور مطلع فرماویں۔ بہت مشکور ہوں گا۔ واللہ مجھے آپ ہر سہ عزیزان کے
 فکر نے خمیدہ کر رکھا ہے۔ میں اور اپنے حالات آپ سے کیا گزارش کروں
 واللہ عجیب غریب اور ملاں کے نزدیک خالص کافرانہ ہیں۔ مگر کیا کروں
 ہرگز یہ اپنے اختیار سے نہیں ہیں، آنچہ اوستاد ازل گفت بگو میگوئم۔
 واللہ جیسا ایک زاہد و عابد مصروف عبادت الہی نظر آتا ہے۔ اسی طرح سے
 فاسق و فاجر تعمیل حکم الہی پر کار بند ہونے سے عبادت کرنا دکھائی دیتا ہے چونکہ
 ہر وقت اور ہر لحاظ ذات الہی کے بجز اپنی نظر میں کچھ نظر نہیں آتا۔ لہذا میں اپنے
 زبردست مشاہدہ کے خلاف کیسے کار بند ہو سکوں۔ طرفہ یہ ہے کہ مشاہدہ کے
 دیکھنے والا بھی وہ خود ہے تو اس کو غلط کون قرار دے سکے میں گو حیرت
 میں بعض وقت آجاتا ہوں مگر مدت سے سب حیرت نابود ہو چکی ہے۔ یہ
 بھی خامی تھی جو دفع ہو گئی۔ اب تو واللہ باللہ صرف وجود واحد کے بجز اور کچھ
 نہیں سوچتا اور نظر آتا موت اور حیات ایک ہیں۔ اور یہ میری مرضی کے پہلو
 ہیں جن کو بدلتا ہوں۔ اول اعدا آخر ظاہر اور باطن میں ہی تو ہوں۔ میرے سوائے

نہ کوئی تھا اور نہ کوئی آیا۔ اس سے آگے آپ سے کیا عرض کروں۔ البتہ اپنے
 دل کی غلو محبت سے جو آپ ہر دو عزیزان سے ہے بیانگِ دہل کہتا ہوں۔
 کہ میں خود تو بموتِ مذکور مر گیا ہوں۔ مگر آپ کو مار کر چھوڑوں گا اور کبھی زندہ
 نہیں چھوڑوں گا۔ دیکھو عنقریب کیا ہوتا ہے۔ والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور خٹہ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مؤرخہ ۲۹/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! والانا مہ ان عزیز بشارتِ مندور دلایا۔ شکریہ ہے۔
 دیگر حالات کیا عرض کروں۔ واللہ اب تو یہ دنیاوی زندگی سخت ناگوار اور
 دشوار گزار معلوم ہوتی ہے۔ اور اب دل اور جان سخت مٹنی پاتا ہوں کہ جہاں تک
 ہو سکے یہاں سے جلد کوچ کروں اور آٹھ دن کے مصائبِ فراق سے نجات
 حاصل کروں۔ حالت اور مضمون مذکور سے میرا دل لبریز ہے مگر اس کی تحریر
 شکایت سے کیا بنتا ہے۔ تا وقتیکہ گوہر مقصود حاصل نہ ہو۔ آپ اور عزیز ہ دل
 سے دعا کریں کہ اللہ مجھے اس قفسِ مختصری سے جلد از جلد نجات دیوے۔ واللہ

میں بہت تنگ ہو رہا ہوں اور ہر وقت کے فراق نے مجھے تباہ کر رکھا ہے
 دنیا کی ناگوار اشیاء ہر وقت سد باب ہو رہی ہیں۔ میرا دل تو اٹا ہوا ہے مگر
 مصلحتاً خاموشی اختیار کرتا ہوں والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۳/۴

پیارے اور بہت پیارے جناب مولوی صاحب زاد اللہ مریم
 سلام سنوں! والا نامہ آنحضرت صمدیہ درالایہ شکر یہ ہے۔ آپ کے
 والا نامہ مذکور نے میرا تودل اور جگر شوق کر دیا۔ مگر مطالعہ کے بعد بھڑکی دیر تک
 تو اپنی حالت غلامانہ اور خاکسارانہ رہی۔ مگر اس کے بعد آپ کی محبت کے توجہ
 پر اپنے کسی بحر میں جوش اور سخت تلاطم برپا ہوا جو تا ہنوز شدت سے موجزن
 ہے۔ اندریں حالت میں کیا وہ خود اپنے آپ کے رقم طراز ہے کہ آپ اپنی عارضی
 تکالیف کی اہمیت اور ان کے افکار کا نہ ہر بدین نیاز نامہ ہذا دل سے نکال
 کر باہر پھینک دیویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد تکالیف رفع ہونے کو ہیں۔ میں
 اس پر مزید تفصیل سے عرض کرنا بوجہ شدت ترقی مذکور پند نہیں کرتا اور نہ

تحریر کیا جاتا ہے۔ کون تحریر کرے اور کس کو کرے اِنَّا خَلَقْنَا كَذَٰلِكَ نَفْسٍ
 واحد۔ البتہ آپ نیاز نامہ ہذا کے پہنچنے کے بعد کے حالات جملہ احباب
 کے تفصیل تحریر فرماویں۔ مگر کچھ وقت گزرنے پر۔ زیادہ اس پر عرض کرنا
 مناسب نہیں ہے۔

امید ہے آپ لاہور کے سفر کے مزید حالات سے مطلع فرماویں گے مگر
 محض لیت وعل اور گپ نشیب سے بریزیوں گے۔ اس وقت تو ٹری بات
 میرے زیر غور ذہرہ بیگم اور نصر اللہ کے حالات ہیں آپ وہ تفصیل تحریر فرماویں
 لیکن وقت کو بد نظر رکھ کر۔ آپ اپنے آدم مرض کو افاقہ تحریر فرماتے ہیں۔
 یقین پیدا کریں کہ یہ مکمل ہے۔ پھر انشاء اللہ یہ مکمل ہے۔ اس میں انشاء اللہ تعالیٰ
 ہرگز تفاوت نہ ہوگی۔ والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۶

پیارے مولوی صاحب زاد اللہ مرزا بیگم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز تشریف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں والا نامہ

سے عزیزہ زہرہ بیگم اور عزیزہ فخر اللہ کی حالت گونہ تسلی بخش پڑھ کر خوش ہوا ہوں
 آپ نے دیکھا آپ کے یار کادم۔ دعا اور مشاہدہ کیا درست ثابت ہوا۔ ابھی
 آغاز تھا مزید انجام تشریف بخش ملاحظہ فرماویں اور چند وقت گزرنے پر مزید حالات
 تحریر فرما کر سرور اور مشکور فرماویں تاکید ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سب کو آرام و نما
 ہونے والے ہیں مگر اشخاص متعلقہ سے آپ میری اور اپنی ضیافت دینی مقرر کرنا
 لیں۔ کیونکہ اہل تجربہ ان لوگوں کو بتلا گئے ہیں کہ مزدور خوش دل کند کا رہیش۔
 مجھے عزیزان کی حالت سے جلد جلد مطلع فرماتے رہیں۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند یا کہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۴/۱۳۶۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا محبت آن عزیز شرف عدد و لاسے۔ شکریہ ہے
 میں والانا مذکور سے یہ پڑھ کر کہ عزیزہ زہرہ بیگم صاحبہ اور عزیزہ فخر اللہ اب
 رو بہ صحت ہیں بہت خوش ہوا ہوں اور دعا ہے کہ اللہ رحیم و کریم ہر دو عزیزان

کو صحت اور شفا کا مل عطا فرماوے۔ آمین۔ ثم آمین۔ ان کے مزید حالات کے مطلع فرماتے رہیں گے۔ تو میں بہت مشکور ہوں گا۔

پیارے مولوی صاحب! آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا اور مافیہا کیا ہیں۔ خدا کی قسم میں تو ان کو دیکھ دیکھ کر اس قدر بیزاد ہو گیا ہوں کہ ایک دم یہاں کا قیام مجھے ہزار سالہ جیل میں رہنا معلوم ہوتا ہے۔ میں کیا عرض کروں۔ اب ہر وقت اور ہر آن طبیعت اس قدر اداں رہتی ہے کہ اس کا بیان میری تحریر اور تقریر سے کہیں افزوں تر ہے۔ اور شہادت کیفیات مرکز سے اب یہ خاص حالت پیدا اور مسلط رہتی ہے کہ نیکی تو نیکی ہے مگر لوگ اور ملاجسے گناہ کہتے ہیں وہ بھی نیکی اور عبادت نظر آ رہا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہر نیکی اور بدی کی تاریں مرکز سے نکل کر شہود میں عمل پیرا ہوتی ہیں۔ اور ان کا درجہ حقیقت یکساں ہے۔ تو میں کس کو اچھا کہوں اور کس کو بُرا کہوں۔ واللہ یرب یارب کی صفات ہیں۔ میری نظر دور میں کے مشاہدات سے گناہ ثواب نظر آتا ہے اسی پر غالباً اللہ صاحب قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ ان من شی الا یسبہم بحمدہ آپ ہی فرمائیں میں اب کس پر کار بند ہوں اور کس سے نفرت کروں۔ اگر میں ایسا ارادہ کروں تو ہرگز نہیں کر سکتا کیونکہ آپ غور کریں کہ جس مقام اور مرکز سے یہ متضاد چیزیں برآمد ہوتی ہیں۔ کیا میں اس سے علیحدہ اور منفرد ہوں واللہ میں تو ابیاد غام ہوا ہوں کہ ہر چہ درکان نمک رشت نمک شد کا مفہوم کامل

ہوں۔ اندریں حالات میری مٹی بہت خراب ہو رہی ہے۔ کیونکہ قیدِ عناصر نے مجھے زنجیر پہ پا کر رکھا ہے۔ آپ سچ اور بالکل سچ خیال فرماویں کہ دنیا جہان میں میرے جیسا تکالیف اور دشواریوں میں اس وقت ہرگز کوئی نہیں ہے، بخدا اب تو بات کرنی بھی میرے لئے مشکل ترین اور دشوار ترین کام ہے۔ واللہ اب عبادت جس میں تمام عمر تباہ کی ایک فعلِ عبث ہی نہیں بلکہ گناہِ عظیم معلوم ہوتا ہے۔ اب آپ انصاف فرمائیں کہ بحالاتِ مذکورہ مجھے علمِ شہود میں رکھنا اور رہنا کیا ظلمِ عظیم نہیں ہے۔ اندریں حالات اُداس اور سخت اُداس ہوں کیونکہ اپنی جگہ اور ملک اور ہے اور محبوس اور جگہ ہوں۔ جانا ہوں اور کوئی مجھے کچھ وقت کے بعد پھر واپس کر دیتا ہے۔ بتاؤ میں اب کیا کروں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کونسی تدبیر اختیار کروں جس سے اس جہنم سے مجھے نجات ملے۔ کیا آپ کوئی تدبیر فرما سکتے ہیں۔ جو مجھے مفید ہو و السلام گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! میں حیران ہوں کہ چند روز ہوئے تو آپ نے اپنے یہاں
کی تشریف آوری کا وعدہ تحریر فرماتے ہوئے لکھا تھا کہ ماہ حال کے اخیر حصہ
میں ہم آنے والے ہیں۔ اب یہ ماہ قریب اختتام ہے مگر آپ کی طرف سے
تشریف آوری کی آواز تک نہیں آتی۔ موجب بجز خیریت کثرت مشاغل و غیر ما
تاہم آپ ارادہ مذکور سے مطلع فرمادیں والسلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۵/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز نثر صدف لایا۔ شکریہ ہے۔
آپ نے اپنی تشریف آوری کی تاریخ کے تعین سے استفسار فرمایا ہے اس
کی نسبت عرض ہے کہ میں فاسخ اور تیار ہوں جب اور جس وقت آپ ارشاد
فرمادیں چلنے کو آمادہ ہوں۔ لیکن آپ کی تشریف آوری کی تعین تاریخ میں مقرر

کرنا مناسب خیال نہیں کرنا اس کا آپ تعین فرما کر مطلع فرما دیں اور اس
 کے مطابق تشریف لاکر مشکور فرما دیں۔ پھر میں گوجرانوالہ چلنے کو صرف
 اس وجہ سے تیار ہوں کہ عزیزہ کے کارخیر کی تقریب ہے۔ ورنہ بحالت
 دیگر اب جسم اور اس کی صحت مجھے سفر کی اجازت نہیں دیتے کیونکہ اب
 اس میں تو اس سفر نہیں ہے چھوٹی سی تکلیف اب پہاڑ معاوم ہوتی ہے
 اور ہرگز قابل برداشت نہیں ہے۔ میں آپ سے ابھی عرض کر دیتا ہوں
 کہ تقریب بعد مذکور پر مجھے حاضر ہونے میں ہرگز کوئی عذر نہیں ہے۔ لیکن
 بعد ش میں دوسرے روز واپس آنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ کیونکہ میری صحت
 خراب ہے اور مزید تکلیف مجھ سے اب برداشت نہیں کی جاتی اور جو آرام
 مجھے اپنے مکان پر حاصل ہے اس کا کہیں اور جگہ ملنا دشوار ہے لہذا
 عرض ہے کہ جب اور جس وقت آپ فرما دیں گے میں وہاں چلنے کو تیار
 ہوں۔ لیکن کارخیر سے دوسرے روز میں ضرور واپس چلا آؤں گا۔ آپ
 صاحبان ہرگز مجھے روکنے کا اقدام نہ فرما دیں۔ مشکور ہوں گا۔ بسم اللہ آپ
 جس روز جاہیں تشریف لے آویں۔ مگر تاریخ آمد سے مطلع ضرور لاویں۔
 میں اپنے زانو پے کے ورد کی تشخیص کرانی چاہتا ہوں کیونکہ اس سے تکلیف
 میں ہوں۔ باقی بوقت ملاقات والسلام۔

بیگم پورہ جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
 سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔
 میں ۲۹/۵ کی صبح کو جالندھر سے گھر پہنچ گیا تھا۔ اور طبیعت تانہوذاچی
 اور رو بہ صحت ہے۔ مگر مرض کی شدت کے اثرات ابھی تک اکثر باقی
 ہیں۔ کہ بھوک لگ جاتی ہے اور کھانا بھی کھا لیتا ہوں مگر معلوم ہوتا ہے
 کہ معدہ اور امعاء تانہوذاچی کے اثرات سے ماؤف ہیں۔ امید ہے انشاء اللہ
 تعالیٰ اس سے بھی آرام ہو جاوے گا۔ اب دوائی کوئی زیر استعمال نہیں
 ہے۔ محض شوربہ اور چپاتی پر اکتفا ہے شکر ہے کہ آرام ہوا۔
 آپ نے جو منظر اب طبع نامبروگان کے افعال بد کی نسبت تحریر
 فرمایا ہے بہتر ہے کہ ان کے افعال اور بد کرداریوں کو دل سے فراموش
 فرمادیں! اور اپنے کام روحانیت میں مصروف ہوں اللہ کی ذات پاک
 منتقم ہے۔ وہ اپنے بندگان خاص کا بدلہ ایسے بد کرداروں سے خود لے لیا
 کرتے ہیں۔ میں کمزوری کی وجہ سے مزید تحریر کرنے سے لاجار ہوں اور لکھا
 نہیں جاتا لہذا اسی قدر تحریر پر اکتفا کرتے ہوئے ختم کرتا ہوں والسلام
 گھر میں اور جیلہ عزیزیاں کو دعا وسلام

بیگم پور جیڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والانا مہ آن عزیزہ شرف صدور لایا شکریہ ہے آپ
نے مجھ سے عزیزہ نصر اللہ صاحب کی شادی اور مالی مشکلات کی نسبت
دریافت فرمایا ہے۔ مناسب تو یہ تھا کہ عزیزہ کے ملازم ہونے تک بابو
عطا اللہ صاحب انتظار فرماتے۔ لیکن لڑکی جوان جس کے گھر بھیٹی ہو۔
اُس کو کب آرام آتا ہے لہذا وہ لڑکی کو رخصت کرنے میں حق بجانب ہیں
اندریں حالات جس قدر وقت مل سکے آپ اُس سے منمتع ہوں پھر دیکھا
جاوے گا۔ فی الواقعہ یہ باتیں بالمشافہ تبادلہ خیالات سے طے ہوا کرتے
ہیں۔ تجربہ سے نہیں۔ پھر میرے جیسے ناکارہ کی تجربہ سے جیسا کہ آپ اس
روز فرماتے تھے آپ ماہ حال میں تشریف لائے گا ارادہ فرماتے تھے
لہذا بالمشافہ اس پر گفتگو ہوگی تو امید ہے کہ اللہ ہمارے رہ نمائی کرے۔
اور کسی کروٹ اونٹ بیچے جاوے جس کی اللہ سے توقع ہے۔

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۵/۳/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآۃ
 سلام سنون۔ عزیز من! اللہ کے کام دیکھو کہ یہ میرا اخیر وقت کیسا گزرا
 چاہئے تھا اور کیسا گزر رہا ہے۔ اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا واللہ میں نے
 بہت غور و فکر کیا ہے کہ کوئی ایسی جگہ مل جاوے جہاں مجھے ان تفکرات
 اور بکھڑوں سے کلی نجات اور یہ اخیر اوقات مکمل یکسوئی میں گذریں لیکن کوئی جگہ
 خیال تک میں نہیں آتی۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ ان افکار نے مجھے سخت
 مضطرب اور پرانگندہ خاطر کر رکھا ہے۔ نہ رات آرام اور نہ دن کو چین ہے
 حتیٰ کہ کوئی ایسا مونس بھی نہیں ملتا جس کی صحبت میں دل کے اضطراب بیان
 کر کے کچھ اطمینان حاصل کر سکوں۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ میں اپنی موجودہ زندگی
 ایک پر از مصائب اور ناکام زندگی سمجھتا ہوں اور اسی وجہ سے خاتمہ زندگی
 کی تمنا دل میں زبردست پہلو اختیار کئے ہوئے ہے۔ مدت سے میری حالت
 اضطراب ایک ناقابل برواشت امر ہے۔ مگر کوئی تدبیر نہیں سوچ سکتی۔ کہ اس کا
 کیا علاج کروں۔ آپ بہت دور تشریف رکھتے ہیں ورنہ آپ سے اپنے دل کا
 غبار ہلکا کر لیا کروں۔ اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ آپ کی ذات کے بجز اور کوئی
 شخص ایسا میرا غمخوار اور مونس نہیں ہے جس سے میں اپنا حال دل اظہار کر سکوں۔

غرض کہ اللہ نے مدت سے مجھے غم و الم کا محزون بنا رکھا ہے۔ جس کا انجام بجز موت کے اور کچھ نہیں نظر آتا۔ کہاں تک اپنے حالاتِ دل اور منظرِ اب عرض کر سکوں۔ ہاتھ میں مزید طاقت نہیں ہے ورنہ بہت کچھ گزارش کرتا۔ آپ کے حصولِ نیاز کو اب میرا دل مضطربانہ چاہتا ہے لہذا اگر آپ جلد تشریف لانے کا ارادہ فرمادیں تو مشکور ہوؤں گا۔ اب ماہِ محرم بھی قریب ہے۔ آپ اس میں ضرور جلد تشریف لادیں۔ یہاں پانچ روز برابر خوب متواتر بارش ہوتی رہی اخیر دن اس کا پرسوں تھا جو برابر ۲ گھنٹہ پڑتی رہی۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۵/۴/۱۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مرآتیکم
سلام سنون! آپ پرسوں تشریف لے گئے لیکن ضرور ہے کہ آپ کو
پرہم کے قریب پہنچ کر بارش کے نزول سے تکلیف ہوئی ہوگی جس کا مجھے فکر
بہت رہا۔ مگر بقول ہرچہ آید بر سرِ فرزندِ آدم بگذرد۔ وقت کا وقت گزر گیا۔
تکلیف برداشت کی اور دولت خانہ میں تشریف فرما ہوئے۔ خدا کرے

آپ معزز اہل خیریت سے ہوں۔

میں کیا عرض کروں آپ تشریف لے گئے مگر میری حالت ایک مراقبہ کے مشاہدہ سے سخت جوش میں آگئی۔ مراقبہ کیا تھا ہر دو عالم کا ایک مجموعی مرقع تھا جس میں ازل وابد اور اول و آخر معہ ما فیہا کے نمایاں اور ہویدا تھا۔ جب زیادہ جدوجہد اور پروا نہ کی گئی تو معلوم اور ثابت ہوا کہ یہ سب کچھ محض فائنٹ اور ایک اعتبار سے حالات پیدا ہوئے تھے۔ ورنہ دریائے زخار سا کن اور مکمل سکوت میں ہے۔ اس میں کبھی کوئی حرکت اور جنبش پیدا ہی نہیں ہوتی اور نہ کبھی ہونے کی امید ہے۔ محض ایک خیال تھا جو خود بخود پیدا ہوا اور معدوم اور گم ہو گیا۔ اس مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ ہر دو عالم محض کسی کی جدت طبع کے تجلیات ہیں ورنہ اصل میں کچھ بھی نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت کچھ معلوم ہوا۔ کیونکہ کاتب جو ایک قطرہ سے کم حیثیت رکھتا تھا۔ اپنے ماحذ بحر زہار میں گر کر معدوم ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قطرہ کی حالت میں جو اس کے حالات اور مدوجزروا انقلابات تھے وہ اس کے اپنے تھے نہ کوئی بیرون سے تھے اور نہ بیرون سے آتے تھے صرف ایک طلسم کے اثرات تھے جو کچھ کہ غلطی سے یہ قطرہ سمجھتا رہا اور یہ طلسم کے اثرات تھے۔ جو انقلابات یہ قطرہ اندرونی اور بیرونی خیال کرتا رہا۔ بحر زہار میں شامل ہونے سے یہ طلسم اور اغلاط سب کی سب مفقود اور معدوم

ہو گئے۔ قطرہ۔ بحر زخار میں بے شمار مدت جو ہزاروں بلکہ لاکھوں برسوں سے
 متجاوز تھے معدوم رہا۔ اور اپنی ہستی معدوم کر کے بحر زخار بن گیا تھا۔ وہ پھر
 قطرہ کی شکل اختیار کر کے اور اپنے قطرہ کی حالت اپنے میں پیدا کر کے بحر زخا
 سے اپنے آپ کو وہیں علیحدہ پا کر پھر علیحدہ ہو گیا۔ اور اس حالت میں کچھ
 وقت گزار کر اب امانت سے موسوم ہو کر ایک اور بچہ خود قطرہ کو جو مولوی
 محمد حسین صاحب کے نام موسوم ہے خط تحریر کر رہا ہے۔ مگر اس کو اپنی حالت
 اپنے بحر زخار کی تاہنوز ذرہ ذرہ تک پیش نظر اور یاد ہے۔ بہ لحاظ مذکور
 وہ یقین والی اور یقین حق المیقین سے اپنے آپ کو بحر زخار دیکھتا ہے مگر قطرگی
 کی وجہ سے اب امانت کھلوانے کا بھی ارادہ کرتا ہے۔ میں اپنے سفر امشبہ
 کے حالات کس قدر عرض کروں اور کن الفاظ سے ان کی کیفیت گزارش کروں
 واللہ میری طاقت موجودہ سے کہیں بیرون ہے۔ آپ اپنی حالت سے اس
 سفر کی کیفیت کو سمجھ سکتے ہیں ورنہ اور کوئی طریق اس کی فہمید کا نہیں ہے۔ اور
 نہ کسی کو ملا ہے۔ اس وقت اپنی حالت مدہوشانہ ہے اور جو کچھ تحریر ہوا ہے
 یہ آپ کی محبت کے تقاضوں کا نتیجہ ہے ورنہ کون سکھے اور کس کو سکھے۔
 والسلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۸/۹/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! سرداران کی شادی ابھی بے پتہ ہے۔ پریموں میرے
پاس سردار شوراج سنگھ صاحب نے اپنا آدمی دستی خط دے کر ارسال کیا تھا
کہ رامندر سنگھ کی سسرال اور نیز رامندر سنگھ چاہتے ہیں کہ بعض موجبات
ضروری کی وجہ سے تاریخ شادی اکتوبر کے اخیر ایام کی مقرر کی جاوے۔ لہذا
مجھ سے دریافت کیا تھا کہ آپ کو یہ ایام کیا منظور ہیں۔ میں نے اُن کی خواہش
پر تحریر کر دیا کہ منظور ہیں اب امید ہے کہ شادی مذکور اخیر ایام اکتوبر میں قرار
پائے گی۔ اب میں خیال کرتا ہوں کہ میرا گوجرانوالہ میں حاضر ہونا انہی ایام میں
ہوگا۔ کیونکہ اول تو اب میں بیمار ہوں جس سے سفر محال ہے اور نیز پھر مجھے
مکہ رجوانا پڑے گا۔ لہذا اب میرا گوجرانوالہ میں حاضر ہونا اکتوبر کے اخیر ایام
میں ہی ہوگا۔ آئندہ جیسا ارشاد ہوا اس پر عمل کروں۔ اب بیمار بھی ہوں امید
ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام۔

ہیکم پور جیڈیا لہ - ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآکم

سلام سندن! والاناہم ان عزیز مثر ف صدور لایا شکریہ ہے۔ میں
اپنے مرض کے حالات کیا عرض کروں۔ واللہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔
مہل اور عرق سے کچھ فائدہ نہ ہوا بلکہ شکایت مرض مزید و مزید ہوتی گئی۔
آخر شبہ گذشتہ کو مردار صاحب بوقت تیسرے پہر جالندھر سے آگئے جب کہ
میں نے کسی یونانی حکیم کی تجویز سے جسم پر علاوہ علاج مذکور دوائی ملی ہوئی تھی۔
اس علاج کے خلاف رائے ظاہر کرتے ہوئے یہ مزید اصرار مجھے اسی وقت
اپنے ہمراہ جالندھر کو لے گئے۔ دوسرے روز صبح ڈاکٹر کو فارورہ دکھایا اور
مرض تشخیص کرائی۔ اُس نے فارورہ کا بطریقہ ڈاکٹری امتحان کیا اور تشخیص کی کہ مرض
چھپا کی ہے اور کہا کہ ہفتہ سے زائد علاج سے اس کو آرام ہوگا۔ اس پر جیڈیہ پور
احباب نے مشورہ دیا کہ اس کا علاج ہو میو پیٹھیک کا ڈاکٹر جو جالندھر میں ہے
بہت اچھا کرتا ہے اُس کی طرف رجوع کرنا چاہیے چنانچہ اس سے دریافت
کیا تو اُس نے وثوق سے کہا کہ تین روز کے میرے علاج سے آرام ہونا یقینی ہے
چنانچہ اس کی دوائی شروع کی گئی۔ جس کا تیسرا روز پرسوں تھا۔ چنانچہ اس سے
کھلی اور دھڑکتا بہت معدوم ہو گئے اور امید صحت ہو گئی۔ پھر میں اُس کی

تجویز کے مطابق کل ہفتہ مزید کی دوائی لے کر یہاں گھر آ گیا ہوں۔ دوائی کھانی
 تو سہل تر ہے لیکن پرہیز کسی قدر دشوار ہے۔ گوشت۔ لہسن۔ پیاز۔ دال
 ماش۔ مسور وغیرہ اور کل خوشبو اور بد بو دار اشیاء دوائی کھانے کے بعد ایک گھنٹہ
 تک حقہ سے سخت پرہیز ہے۔ تاہم سب کچھ برداشت کر رہا ہوں۔ مگر
 بہ وقت۔ عموماً بیزی سے روٹی کھاتا ہوں اور آج کل ایک خاص جینی بنا ہوا
 ہوں۔ شیرینی اور چاء سے بھی پرہیز ہے۔ مگر مزنا کیلئے کرنا سب کچھ بہ طیب
 خاطر مرض کی شدت اور تکالیف سے ڈرتا ہوں اور برداشت کر رہا ہوں لیکن
 علاج مذکور سے مرض کو آرام بہت ہے اور تقریباً یہ مفقود ہو رہی ہے اور
 اب خفیت بقایا باقی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ اللہ کے فضل سے
 یہ بھی رفع ہو کر کلی آرام ہو جانے کی امید کامل ہے۔

مولوی صاحب! یہ مرض کہنے کو تو معمولی سی چھپا کی سہل تر ہے لیکن اللہ
 یہ بڑی تکلیف دہ مرض ہے۔ زائد اذماہ سے اس میں مبتلا ہوں۔ اور سخت
 تکالیف اس سے برداشت کی ہیں۔ مگر الحمد للہ کہ اب امید آرام کامل پیدا
 ہو گئی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ وہیات میں یونانی علاج سے صحت کی امید مفقود
 ہے۔ مگر شکر ہے کہ اللہ نے صحت کی حالت پیدا کر دی ہے۔ اب آرام
 ہے۔ مگر تاہنوز دوائی اور پرہیز رواں ہیں۔ عزیز نظر اللہ صاحب کے اجائے
 خون نے مجھے جدید گراں فکر پیدا کر دیا ہے۔ مگر امید ہے کہ اللہ صاحب آرام

اور شفا عطا فرما دیں گے۔ عزیز کی مزید حالت اور نتیجہ امتحان سے مطلع فرما کر مشکور فرما دیں۔ امید ہے آپ مدد عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۶/۱۱/۹۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ
عزیز نصر اللہ صاحب کے اخراج خون کا زیادہ فکر نہ فرمائیں۔ دریافت کرنے پر
معلوم ہوتا ہے کہ یہ اخراج خون خاص حکمت الہی پر مبنی ہے اگر یہ اخراج نہ
کیا جاتا تو احتمال کسی مرض عظیم کا تھا۔ میں تو جواب مذکور سے دم بخود ہو کر
تسلیم خم کر گیا ہوں۔ آگے واللہ اعلم بالصواب۔

مرداران کی شادی کی تاریخ ۲۴، ۲۵ بدیں طریق قرار پائی ہے کہ
۲۴ اکتوبر کو برات لڑکی والوں کے گھر پہنچے گی اور ۲۵ اکتوبر کو بعد کھانے
دوپہر کے واپس روانہ ہوگی۔ یہ امر طے شدہ ہے۔ مگر میں اب بڑے
شش و پنج میں ہوں کہ میں کیا طریق اختیار کروں جس سے میں آپ اور
شادی والوں سے بوجہ احسن فارغ ہو سکوں۔ اب سردی اور زانہ ترقی پر

ہے اور تاریخ شادی تک یہ کہیں مزید ترقی کر جاوے گی تو میرا سفر میں ہونا
 کہیں میری تکلیف کا باعث نہ ہو۔ خیر خواہ کچھ ہوا یا م نہ کہہ میں ہمراہ برات
 ہونا اور گوجرانوالہ میں آپ صاحبان کے نیاز حاصل کرنے ضروری ہیں۔
 اور انشاء اللہ تعالیٰ حاصل کروں گا خواہ قلیل وقت کے لئے کیوں نہ ہو۔
 اس وقت میرے خیال کے ارادہ میں ہے کہ ۲۴ اکتوبر کو ہمراہ برات
 جاؤں اور واپسی پر ایک دو روز کے لئے آپ کے نیاز حاصل کر کے جلد
 واپس آ جاؤں کیونکہ سردی روز افزوں ہوگی آگے جو اللہ کو منظور انشاء
 اللہ تعالیٰ اسی پر کار بند ہوں گا۔ میری شکایت مرض اب بہت کم ہے
 انشاء اللہ تعالیٰ اُمید آرام کامل کی ہے۔ لیکن دوائی کھارہا ہوں۔
 اُمید ہے آپ معہ عزیزیاں خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور حیدر آباد ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱/۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تعالیٰ

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز بہ شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے والا مہ

سے جناب بی بی صاحبہ کی علالت بخار کا حال پڑھ کر عجیب فکر اور پریشانی اپنے پر مستط ہے۔ دعا بدرگاہ ثانی مطلق ہے کہ جناب بی بی صاحبہ کو اللہ اپنے فضل و کرم سے جلد شفا اور آرام عطا فرماوے۔ آمین۔ آمین ثم آمین۔ یہ ضروری عرض ہے کہ آپ بیدین نیاز نامہ ہذا جناب بی بی صاحبہ کے مفصل حالات سے مطلع فرما کر مشکور فرماویں تاکید ہے۔

میں نے آپ کے والا نامہ کے صدور پر سردار صاحبان سے جو کل سب یہاں آئے ہوئے تھے اپنے آپ کی خدمت میں گوجرانوالہ حاضر ہونے اور شمولیت برات کی نسبت دریافت کیا تھا جو بہت بحث اور غور کے بعد قرار پایا کہ میں برات کے ہمراہ امرتسر سے روانہ ہو کر براستہ گوجرانوالہ آپ کے اہل کھانا کھا کر اور کچھ آرام کر کے آپ کو ہمراہ لے کو شامل ہوں۔ یہ پروگرام اس وجہ سے ایسا ہونا قرار پایا ہے کہ اُن کے خیال میں بوقت سہرہ بندی امرتسر میں میرا موجود ہونا ضروری ہے اور اس پر اصرار کرتے ہیں۔

میرا پروگرام اس طرح یہ ہونا قرار پایا ہے کہ میں یہاں گھر سے ۲۳/۳۴ کو شام کے وقت روانہ ہو کر جالندھر پہنچوں۔ اور وہاں شب بٹن ہو کر صبح چھ بجے یہ ہمراہی سردار کیسر سنگھ صاحب جالندھر سے روانہ ہو کر آٹھ بجے کے قریب امرتسر پہنچوں اور یکم سہرہ بندی سے فارغ ہو کر میں اور سردار صاحب اور شاید اور بھی کوئی ہمارے ہمراہ ہوں جس کا اس وقت

مجھے پتہ نہیں ہے نونچے کے قریب امرتسر سے روانہ ہو کر قبل دوپہر آپ
 کی خدمت میں گوجرانوالہ پہنچ کر کھانے اور قدرے آرام کرنے سے فارغ
 ہو کر آپ کو ہمراہ لے کر سیالکوٹ روانہ ہو جاویں اور وہاں سے دوسرے
 روز دن کے کھانے سے فارغ ہو کر واپس آ جاویں۔ پھر میں آپ کی خدمت
 میں گوجرانوالہ ٹھہر جاؤں۔ اور یہ سب لوگ واپس امرتسر اور جالندھر کو چلے
 آویں۔ اس کے بعد امید ہے آپ مجھے ایک دو روز کے بعد اجازت ایسی
 عطا فرما دیں گے۔ کیونکہ موسم زیادہ سرد ہو رہا ہے اور اپنی طبیعت بہت
 کمزور ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خٹہ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۵/۴/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے میں امید

تو کئے بیٹھا تھا کہ والا نامہ مذکور جناب بی بی صاحبہ کی صحت کا مژدہ مژدہ دل

کو باعثِ شفقتی اور تسکین ہو گا لیکن والا نامہ نے اثر معکوس پیدا کر کے میرے
 نحیف دل کو مزید صدمہ تفکرات سے پڑمردہ و مضطرب کر دیا۔ لیکن امید
 از درگاہ شافی مطلق ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ذات الہی عزیزہ کو بعد
 تکلیف شفا کامل عطا فرما دیں گے۔ واللہ میرے تفکرات عزیزہ کی نسبت
 والا نامہ مذکور دیکھنے سے مزید ترقی پذیر ہو گئے ہیں لہذا تاکید اکید سے
 گزارش ہے کہ آپ براہ مہربانی روزانہ کارڈ مشعر حالات مزاج عزیزہ مجھے
 ارسال فرمانے کی زحمت گوارا فرماویں۔ اس سے میں آپ کا بہت بہت
 مشکور ہوں گا۔ اس میں ہرگز ہرگز توقف نہ فرماویں۔ زیادہ کیا گزارش
 کروں۔

آپ اپنے دولت خانہ پر ۱۴۴۴ھ کو سردار صاحب اور نیازمند
 کے انتظار فرمانے کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔ بسم اللہ مبارک ہے واللہ
 کسی اور جگہ کا خیال میرے دل میں غیروں کی وجہ سے پیدا ہوا تھا ورنہ آپ
 کا دولت خانہ تو میرے لئے ہرگز فردوس بریں سے کم نہیں یا پتا تو مذہب
 دل ہی ہے کہ

پائے در زنجیر پیش دوستاں

یہ کہ بایگانگاں در بوستاں

چہ جائیکہ کہ آپ کا دولت خانہ جہاں جملہ نعمات اور آدم بیش از ضرورت

موجود ہیں میرے لئے جنت الماوا سے ہرگز کم نہیں ہے اللہ اس کو نعمت
اور فرحت و خوشی سے ہمیشہ اور ہر وقت آباد و اتم سے قائم رکھے۔ اور
مالکہ دولت خانہ کو صحت اور شفا کامل سے مسرور فرما کر ہم مہمانوں کی میزبانی
کے قابل جلد از جلد کرے۔ آمین ثم آمین۔ باقی رہا انتظام کھانا بہ سیالکوٹ
جب آپ نے سردار صاحب سے یہ معاملہ طے کر لیا ہے تو مزید احتیاط کی
کیا ضرورت ہے لیکن بہتر اور لوازمات حقہ اور خدمت گار کی سہولت ضرورت
ہے جس کی نسبت آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ تیار ہے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جتدیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۸/۳/۳۶

غزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئکم
سلام سنون! والانا مہ آغزیز شرف صدور دلایا۔ شکریہ ہے۔
الحمد للہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جناب بی بی صاحبہ کو بخار سے آدام و
شفا عطا فرمائی۔ واللہ اب میری جان میں جان آئی ہے۔ اللہ کالاکھ لاکھ
شکریہ ہے۔ واللہ جناب بی بی صاحبہ کی علالت کی حالت میں میرا قیام

گو جبرائیل علیہ السلام نے بے مزہ اور بے لطف تھا۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ میں ابھی سے وہ بے لطفی محسوس کر رہا تھا جو اُن کی بیماری کی حالت میں مجھے گو جبرائیل علیہ السلام جا کر حاصل ہونے کو تھی۔ مگر اللہ کا شکر ہے کہ کسی کا کسی رات کا جادو کام کر گیا اور بخدا اللہ نے رفع و دفع فرمایا۔ بریں مژدہ کہ جان فٹا لم روت واللہ بی بی صاحبہ میری بیٹی ہیں اور مجھ کو اُن سے خاص پدرانہ محبت ہے۔ اُن کی بیماری کے افکار اور بے لطفی سے اللہ نے مجھے بچا لیا اس پر میں اللہ کی عنایت و اکرام کا جس قدر شکر یہ ادا کروں وہ کم ہے۔ آپ اب اُن سے بہ تاکید فرمادیں کہ اکل و شرب میں پرہیز سے کام لیں۔

اب میں شہداء از حالت خود گزارش کرنا ہوں۔ کہ میری خارش اور کھچڑ بڑے زور پر ہے۔ میں نے پہلے عرق مصفی خون پیا اور بعد میں ہومیو پیتھک کا علاج کیا جو اب تک جاری ہے لیکن ناپید۔ اور آرام مطلق نہیں ہوا۔ اس سے فکر اور تکلیف میں ہوں۔ میں نے کل ایک یونانی حکیم کو بلا کر اس سے اپنی حالت بیان کی تھی۔ جس پر اُس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ دوائی تیار کر کے پرسوں مجھے دے گا۔ اور ساتھ ہی وثوق سے وعدہ کرتا تھا۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ کلی آرام ہو جاوے گا۔ گو تکلیف میں ہوں مگر شمولیت ہمت اور آپ کے نیاز حاصل کرنے کا میرا ارادہ پختہ ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور میں دیگر حالات آپ سے کیا گزارش کروں۔ واللہ اب دنیاوی

زندگی بہت شاق گذر رہی ہے۔ البتہ جسم عنصری سے اخراج پر جو وقت
گذرتا ہے۔ وہ پُر لطف اور اسی کے سہارے دنیاوی زندگی کا وقت
منقضي ہو رہا ہے۔ میرے ساتھ کے لوگ منزل دنیاوی زندگی طے کر کے
اپنے مرکز دارالامان میں جا داخل ہوئے۔ مگر ایک میں ہوں کہ وہاں سے
پھر لبیک کی صدا دم دم پر مجھے آتی ہے۔ جس پر میں وہاں بھاگتا ہوں
اور وہاں کے داخلہ کے بعد واپسی کا گمان بھی معدوم ہو جاتا ہے۔ اور میں
اپنے آپ کو وہیں کا ساکن دیکھتا ہوں کہ دفعتاً جس فریاد مہیار کو کہ بر بندہ
محملہ بے مزہ کر دیتی ہے۔ اور اس جزوی بے مزگی کے حبلہ میں بیٹھا کر مجھے
واپس کر دیا جاتا ہے۔ مگر ساتھ ساتھ مناد منادی کہ تا آتا ہے کہ یہ گھر تمہاری
اصل ملکیت اور تمہاری اصل جائے رہائش ہے اور یہیں تم کو دوام کے لئے رہنا
ہے۔ مگر ابھی ہماری صفات کے گلزار منتقلب کی سیر باقی ہے۔ اُس کو مکمل
کہ کے ہمارے ارادہ کی تکمیل کر دیں یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ واپسی ارادہ مذکور
کے لحاظ سے ایک فرض ہے۔ جس کو میں ادا کرنے جا رہا ہوں لہذا ایک چھلانگ
سے لاکھوں کوس کی منازل بے شمار طے کر کے یہاں آ جاتا ہوں اور بار کوہی
یہاں آدیکھتا ہوں مگر ہزاروں بلکہ لاکھوں روٹے میانی اپنے اوپر دکھائی
دیتے ہیں۔ اور اُن پر مفتون ہو ہو کر رہ جاتا ہوں یہ عمل زور میں ہوتا ہے
کہ پھر لبیک کی ندا کا گھنٹہ اوپر سے بجنا سنا دیتا ہے اور یہ سب چھوڑ چھاڑ

کہ پھر ایک چھلانگ لگاتا ہوں۔ اور اپنے مرکز میں جا کر مرکز بن جاتا ہوں
 واللہ اب شب و روز اور میل و نہار بلکہ ہر وقت یہی جولانیاں اور یہی جولانگاہ
 ہے اور اسی میں وقت گزر رہا ہے۔ پھر میں بعض اوقات ایک لباس جو
 اکثر اپنے پستقر رہتا ہے جس کی بدولت یہ تماشا نظر آتے ہیں۔ انارچینکنا
 ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ سب مرکز ہی مرکز ہے صرف لباس مذکور کے خوہں
 تھے جس سے عروج اور نزول معلوم دیتے تھے۔ ورنہ سب ایک مہمند رہے
 جس کی امواج موجزن ہیں اور لباس نامہوار کی وجہ سے تفرقہ معلوم ہوتا
 تھا۔ اندریں حالت خیالات جولانی بہ مرکز مفقود ہو جاتے ہیں اور اپنے
 میں عین یہ نقشہ نظر آتا ہے۔ اور یہ صحیح ہے۔ آنچہ خود داشت زبگیا نہ تنہا میگردد۔
 زیادہ کیا عرض کروں۔ کاغذ ختم ہو گیا اور دیوانہ کی بڑا مہنوز عرض کہنی بہت
 باقی ہے۔ لہذا اس کو نام تمام چھوڑ کر عرض ہے کہ ہم آپ کو ہمارا انتظار
 صرف اپنے دولت کدہ پر کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم خود وہاں حاضر ہو
 جاویں گے والسلام

گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳۶

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! میں کل آپ کے رخصت کیا ہوا۔ انکار و حوادث کا آماجگاہ
بن گیا وہ اس طرح پر کہ جب ہماری گاڑی امرتسر اسٹیشن پر پہنچی تو گاڑی کھڑی
ہوتے ہی رامندر سنگھ معراپنی بیوی نوشادی شدہ اور بی بی پر ماتا امدان
کی والدہ اور دو اور عورتوں کا گہ وہ میرے پاس قریب گاڑی آکھڑے ہوئے۔
شادی کے بحیریت تمام سرانجام پانے کے حالات خوشی خوشی بیان کرتے
رہے۔ پھر انہوں نے سردار کیسر سنگھ صاحب کے صدمہ کا حال بیان کیا کہ جس
روز سیالکوٹ سے واپس آکر میں امد آپ کو جبرانوالہ میں اترے اور سردار صاحب
جالندھر کو روانہ ہوئے تو ابھی لاہور سے بارہ میل بجانب گوجرانوالہ تھے، کہ
یکہ سے کار متصادم ہو کر ایک کھڈ یعنی نشیب کی جانب کار نکل گئی اور اس
صدمہ سے سردار صاحب جو سوئے ہوئے تھے۔ دفعتاً بیدار ہوئے اور
صدمہ اتروانی سے تاکی کار کی کھل گئی تھی۔ تاکی کے راستہ باہر زمین پر
جا پڑے بدن میں معمولی چوٹیں آئیں لیکن سر میں زیادہ چوٹ آئی۔ جس سے
وہ چکر اگئے لاہور۔ امرتسر امد جالندھر میں آکر ڈاکڑوں کو دکھایا گیا تو معلوم
ہوا کہ ہڈی کوئی نہیں ٹوٹی۔ البتہ ابھی درو بہت باقی ہے۔ علاج کرتے ہیں

البتہ اپنا کام کرتے ہیں اور بطور سابق چلتے پھرتے ہیں۔ مگر سر کے درد کی شکایت
بہت کرتے ہیں مگر علاج کر رہے ہیں۔

میں آپ کے لطافت و مہربانیوں کا جو آپ نے مجھ پر مبذول فرماتے
ہوئے عنایات سے کام لیا بہت بہت آپ کا اور جناب بی بی صاحبہ اور
عزیزہ نصر اللہ صاحب کا دل اور جان سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔
امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جیٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۱۱/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والانا مہ آن عزیزہ شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں
اب بفضل الہی بالکل خیریت سے ہوں۔ البتہ کمزوری ابھی تک باقی ہے۔
جو انشاء اللہ تھائے رفتہ رفتہ رفع ہو رہی ہے۔ لیکن میرے مرض معلومہ نے
ایک عجیب و غریب الطاف الہی کا پہلو مجھے دکھایا اور وہ یہ کہ چار روز
ہوئے ہیں۔ تو میں محفل مقدس روحانی میں مدعو تھا جس میں بہت بڑی بڑی

روحانی بستیلیں تشریف فرما تھیں اگر محفل کے کوائف اور حالات آپ سے عرض کروں تو واقعی مشکوٰۃ مولانا دوم رحمۃ اللہ علیہ جیسی ایک اور کتاب مرتب ہو جاوے لہذا میں اُس کو چھوڑ کر عرض مطلب گزارنا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اثنائے کاروائی محفل میں مجھ سے سوال کیا گیا کہ مرض وقوع پذیر فرمیرہ میں تم نے اس کو ایک مصیبت کیوں خیال کیا حالانکہ ہم نے اس کو بہ لحاظ علاج چھپا کی بصبغہ رحمت و اکرام ارسال کیا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ لحاظ عبودیت۔ سبحان اللہ یہ جواب عرض ہونے پر اس قدر افضال الہی کے بارش ہوئے کہ محفل اور اہالیان محفل بجز خالصتاً الہی میں کچھ تیر رہے تھے اور کچھ معدوم تھے یہ کیفیت دیر تک مسلط رہی اور پھر انکشاف ہو کر سب اپنے اپنے قرائن پر جانشین ہوئے۔ اغراض اور کیفیت محفل مقدس موصوف کا حکم اختصار نہایت سختی سے ہمیشہ چلا آتا ہے۔ کیونکہ دعائی قاعدہ ہے۔ کہ جو ان محافل میں شامل ہوتے ہیں ان کی زبان بند کر دی جاتی ہے اور یہی حال آپ کے نیاز مند کا ہے البتہ یہ حال بعد مرض پیدا ہوا کہ خارش بدن جو آج کل مجھے بہت وق کر رہی تھی۔ قطعاً بند اور نابود ہو گئے اور اب مجھے اس سے کلی آرام۔ سبحان اللہ میں اس کو خاص فضل الہی خیال کرتا ہوں۔ مجھے یہ بھی فرمایا گیا کہ اطباء کے علاج مرض مذکور پر کارگر نہیں ہو سکتے تھے۔ لہذا یہ علاج کیا گیا۔ جو کچھ میں نے

گزارش کیا ہے یہ تو معمولی حالات تھے۔ مگر اصل حالات جو اپنے پر
اکثر بلکہ ہر وقت حاوی رہتے ہیں کہ میں پروا ذکر کرتے کرتے اس
آشیا نہ میں جا کہ پہنچا کرتا ہوں جہاں اپنا طائر روح بنیاد حدیث
سے جہاں ہوا تھا۔ وہاں ملچھڑ کہ میں ہر ایک شے متزلزلہ کو غور سے دیکھتا
ہوں۔ اور دیکھنے کا عادی ہو گیا ہوں۔ اور کمال غور سے ہر ایک طرے
یابس کو دیکھتا ہوں۔ اور بہ نظر تحقیق یہ پاتا ہوں کہ نہ کسی چیز نے نزول
کیا ہے اور نہ عروج بلکہ ہر ایک شے اپنے اصل مقام پر مقیم اور سخت مقیم
ہے۔ اپنے جوئی صفات میں تغیر صفات کرتی ہے اور صفات اس قدر
ہیں کہ لامتناہی۔ ہر وقت جدید جدید صفات خود بخود پیدا ہوتی رہتی
ہیں اور یہ اشیا جو عین ذات اور عین ذات میں ہیں متغیر الحال نظر
آتی ہیں۔ ہرگز غلط ہے۔ کہ ان کو تغیر اور جنبش دینے والا کوئی تغیر ہے
یا اور ہے یہ تغیرات اور جنبش ہائے اس کی اپنی ذاتی صفات ہیں جو
ہر وقت تقاضائے ظہور کرتی ہیں اور نزول اور عروج انہی صفات کے
تغیر کا نام ہے ورنہ جو چیز قدیم سے جہاں تھی وہیں مقیم ہے۔ ایک ذرا کے
برابر کسی شے نے اہل مقام سے جنبش نہیں کی۔ مگر جو جنبش اور تغیر معلوم
ہوتا ہے محض وہ صفات کا ظہور ہے جو اس کی اپنی ذاتی ہیں۔

عزیز من! جو میں نے آپ سے عرض کیا ہے واللہ یہ عین حق اور محض

حق ہے۔ اب آپ غور فرمائیں کہ کہاں اسلام اور کہاں کفر اور کہاں حقیقت
 اور کہاں دوزخ۔ گو یہ حق اور عین حق ہیں مگر بیرونی نہیں ہیں۔ یہ
 سب کی سب ہر ایک کی اندرونی صفات ہیں۔ انہی اندرونی صفات
 کے جوش اور تقاضا سے اس سے افعال سرزد ہوتے ہیں۔ اور چونکہ
 متقابلہ صفات کی ہر شے مالک ہے۔ ایک صنعت کے ختم ظہور پر
 جب دوسری متقابلہ صنعت ظہور عمل کرتی ہے تو پہلا فعل ناقص اور
 گناہ معلوم ہوتا ہے۔ اور اسی طرح دوسرا پہلے فعل کو ناقص معلوم
 کرتا ہے۔ ورنہ ان میں سے نہ کوئی ناقص ہے اور نہ کوئی مکمل اور نہ
 کوئی ثواب ہے اور نہ کوئی گناہ۔ البتہ صفات متقابلہ کے خواہ
 ہیں۔ کہ بالطبع ضد ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے شاکر ہیں لیکن
 جو کوئی ماہیت اصلی کا لیل و نہاد سیر کرتا اور ان کی اصلیت سے بزور
 مشاہدہ و محویت واقف نہ ہو گیا ہو۔ آپ فرمائیں کہ وہ کون مذہب
 اختیار کرے اور کس سے پرہیز کرے کوئی بات یا صفات جو کہیں
 سرزد ہوتی ہے چونکہ اندرونی تقاضا سے ظہور پذیر ہے۔ وہ ناحق
 اور قابلِ مرز نش اور اعتراض کیوں ہے۔ اگر کسی کو ایسا معلوم ہو تو
 اپنی قابلیت کا نقص ادا نہ رسیدگی ماہیت کا عجیب تاہنوز باقی ہے
 پیار سے مولوی صاحب! آپ کے نیاز مند دوست کی حالت یہ تہ

ہے جو عرض ہوا ہے۔ مگر اس میں ایک بحرِ زخار موجزن ہر وقت رہتا ہے جو اُس مجاہدہ اور پرواز کا نتیجہ ہے جس میں عمر کٹی ہے آپ فرمائیں کیا اسلام قبول کروں۔ کیا کسی مولوی کا سا اسلام اپنے یقین میں لاؤں۔ واللہ وہ تو محض کفر ہے۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ هَذَا الْهَرَبِيَّاتِ یا کفر کو اپنا ایمان بناؤں۔ اس پر اپنی فطرت نہیں ہے۔ تو پھر اپنا ایمان اور اسلام سب سے جدا ہے جو دیکھتا ہوں۔ اور جس میں محو ہوں۔ وہی ایمان ہے۔ واللہ میں اب ایک حبست میں مرکز میں اپنے آپ کو پاتا ہوں۔ اور دوسری میں جو قلمونی صفات میں میرے لئے یہ ہر دو میرگاہ ہیں۔ اور میرے زیرِ حکم ہیں۔ واللہ بعض اوقات مجھے اپنے مصائب یاد کر کے رونا آتا ہے کہ اس قدر مصائب کیوں برداشت کیں کیونکہ جہاں پہلے تھا وہ بھی مقامِ بطون میں تھا۔ اوداب بھی بطون میں۔ البتہ صفات متقابلہ کا تغیر ہوا ہے اور بس۔

میرے عزیز! میں آپ سے کیا عرض کروں میں نے کیا کچھ اپنے میں پایا۔ واللہ سب کچھ پایا اور اپنے میں پایا۔ اذ آنکہ میں بطون مرکز میں پہلے سے تھا اور اب بھی وہیں ہوں۔ صرف تغیر آتا ہوا ہے۔ کہ آنکہ پر سے جو حجاب کسی سحر سے آیا ہوا تھا دور اور مکمل رفع ہو گیا ہے اور حضور صلعم کی دعا ہے کہ اللہم ارفنا لشدائک ما ھیج کا حضور

کی عنایت بے پایاں سے میں بھی مستحق بالذات اور اہل مشاہدہ و محبت
ہو گیا ہوں۔ فقد فانا فوذاً عظیماً۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱/۴/۱۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والانا مہ آغزینہ شرف صدور دلایا۔ شکریہ ہے۔
میں جلد جواب اس وجہ سے عرض نہیں کہ سکا کہ آج پانچواں روز ہے کہ
میں شدید زلہ اور زکام سے بیمار ہو گیا۔ جس کے ہمراہ بخار بھی تھا۔ ان
عوارضات سے جسم کا ستیاناس ہو گیا۔ اور سخت کمزور ہو گیا ہوں۔
اس کمزوری میں نہ تکلیف یہ نیاز نامہ گزارش کر رہا ہوں۔

اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یار۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد
سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔

للہ الحمد ہر آن امر کہ بد وعدہ یار

آخر آمد ز پس پر وہ اسرار بدوں

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ عزیز نصرت ملازمت پر مرفراز ہو۔ دعا

ہے کہ اللہ عزیز کو اس میں ترقی بے پایاں نصیب فرماوے۔ آمین

اول اول تو عزیز کی ملازمت کا مجھے بھی بہت فکر اور اضطراب

تھا مگر چند ماہ ہوئے تو یار نے واثق وعدہ عزیز کی نسبت فرما کر آپ کے

نیاز مند کو مطمئن فرما دیا تھا اور میں تب سے مطمئن تھا مگر وقت کے انتظار

میں تھا۔ الحمد للہ کہ وہ وقت بھی آگیا اور عزیز پر سرکار نظر آیا۔ کیا آپ

دیکھتے نہیں تھے کہ میں قیام کو جراتوالہ میں عزیز سے اپنی ضیافتوں کا مطالبہ

کرتا تھا۔ اور گونا گوں ضیافتیں اس سے اداس کی بیوی سے لینے کا

تذکرہ کرتا تھا مگر ملازمت کا کبھی ایک لفظ بھی میری زبان پر نہیں آیا

تھا۔ کیونکہ یار نے وعدہ زبردست کر رکھا تھا جس سے میں مکمل مطمئن تھا۔

مولوی صاحب اہل بات یہ ہے کہ ہم لوگ شکم پرور واقعہ ہوئے ہیں یہ

سب کچھ جو کچھ کیا گیا۔ اپنی شکم پر وردی کی غرض سے کیا گیا۔ اللہ کرے اب عزیز ملازم تو ہو گیا ہے۔ بس اب اس کے ہاں مہمان بن کر جائیں گے اور پھر لذیذ ضیافتیں کھائیں گے اور میزبانوں کو دعائیں دیں گے۔ دیکھئے اب ہمارے میزبان ہم سے کتنے عرصہ کے بعد کبیدگی ظاہر کرتے ہیں۔ اچھا ہوا کہ اب لاہور میں بھی ہمارا مستقل قیام گاہ قائم ہو گیا۔ مجھے ڈر ہے کہیں عزیز میاں مراد احمد صاحب کے نقش قدم پر نہ چلے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ گوجرانوالہ سے مریچ مصالحتہ تک لا کر روٹی کھا سکیں۔ کیونکہ اب بھی وہی لاہور اور وہی محکمہ ملازمت ہے۔ اللہ بچائے۔ میں عزیز کی نسبت آپ کی مبارک باد قبول کرتے ہوئے اپنی طرف سے آپ کو اور بی بی صاحبہ کو مبارک باد عرض کرنا ہوں۔ اگر قبول افتدز ہے عز و شرف۔ میری صحت اللہ کے فضل سے اس وقت ہر طرح سے اچھی ہے۔ مگر سردی بے ڈھب ستانے لگ گئی ہے۔ سردی ترشح اور بادل کی وجہ سے روز بروز زور دیکر پکڑتی جاتی ہے۔

میں اور حالات کیا عرض کروں واللہ اب کچھ نہیں سوچنا صرف ایک وجود واحد نظر آتا ہے۔ اور سب کچھ اس میں ادغام۔ واللہ اب نظر میں نہ کوئی گناہ ہے اور نہ ثواب۔ یہ سب کچھ یاد کی تخلیقات ہیں۔ کس کو بُرا کہیں اور کس کو اچھا۔ میری نظر اور ایمان کی رو سے جو کوئی ان میں تفرقہ کرے

وہ محض کافر ہے میں زیادہ اس پر کیا عرض کروں۔ سمندر بے پایاں کو کس طرح
قلم بند کر سکوں۔ یہ بات میری طاقت سے بیرون تر ہے اور اس کو قلم بند کرنا
میری حالت کے عین متناقض ہے لہذا خاموشی پر جو پر لذت ہے کما رہندؤ
خاموش ہوتا ہوں والسلام

بیگم پور جیٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۳/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآکم
سلام ستون! والا نامہ آن عزیز شرف صدر دلایا۔ شکریہ ہے۔ عزیز کو
بلا تکلیف ڈاکٹری سرفیکٹ کا ملنا ہرگز تعجب انگیز نہیں ہے۔ کیونکہ چونکہ
یار کا وعدہ مکمل ملازمت کا درج تھا لہذا سرفیکٹ بھی اس میں ضمناً درج
تھا۔ تاہم اس غنایت کا ہزار در ہزار شکریہ ہے۔ میں نیاز نامہ ہذا ہرگز آپ
سے عرض نہ کرنا اودتا ہوں اس کی ضرورت بھی نہ تھی۔ لیکن میرا جوش اور
میرے سمندر کے طلاطم چند روز سے ایسے موجزن اور پر جوش ہیں کہ ایک لمحہ
بھی مجھے آرام نہیں ملتا۔ اور ہر وقت اور ہر آن ماہی بے آب کی طرح سے
ترپ رہا ہوں۔ طرفہ یہ ہے کہ تشبیہ سے میں آپ کی معدومیت بیان کرتا

ہوں حالانکہ پانی اپنے نیچے اور اوپر لاکھوں اور کروڑوں کوسوں تک حاوی ہے۔ آپ نے کبھی یہ بھی اچھنچا دیکھا ہے جو مجھ سے یاد برتاؤ کر رہا ہے۔ مدت سے پانی میں ہوں اور شکایت نایافت پانی کی ہے۔ پھر یہ کیا ہے کہ وصل کی حالت میں شکایت ہجراں ہے۔ جب غور سے اور نہایت غور سے دیکھا تو یار کے حقیقی اپنے خواص ہیں جن کے جوش سے اظہار خواص کرتے ہوئے یہ گونا گوں اور بو قلموں بنا کر رکھ دیا۔ اور آگے بھی ہمیشہ کے لئے یہی سلسلہ جاری رہے گا اور لامتناہی ہے۔ البتہ یہ بات عملاً دیکھنے میں آئی ہے۔ کہ جب قطرہ سمندر میں کلی او غام ہو جاتا ہے تو قطرہ اپنے قطرہ بن کو معدوم کر کے سمندر میں مکمل صفات سمندر کی پیدا کر لیتا ہے۔ اور اس میں خواص سمندر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور یہ منظر اب ظاہر ہیں کو معلوم ہوتا ہے۔ وہ سمندر کے خواص کے اثرات ہیں۔ اور سمندر کے خواص بہ اقصائے اپنے ذاتیات کے جوش کے وہی کچھ کرنے کو ہے جو سمندر کرتا ہے۔ یہ سب کچھ سمندر میں او غام اور فنا ہو کر رہے گا ضرور کرے گا۔ آپ کے خواص قطرہ ہو موم کے اندر تمام اور جمیع پیدا ہو کر سمندر اس کو بطریق اصلیت اپنے میں ملا چکا ہے۔ مولوی صاحب! آپ اب فرمائیں اب میں آگے آپ سے کیا بات عرض کروں۔ میری یہ حالت اب ہر وقت مجھ پر حاوی ہے۔ اور ایک دم اس سے فراغت نہیں ہے۔ میں یہاں کی رہائش منافقانہ سے سخت تنگ

آگیا ہوں۔ اب تو میرے لئے سفر و حضر اور ہجر و وصال ایک ہیں۔ مہر و نفرت
 نہیں ہے۔ سفر و حضر اور وصال و ہجر خام اور خامیوں کے نشانات ہیں جو
 مدت ہوئی معدوم ہو کر یکساں اور یک جا ہو چکے ہیں۔ میں اگر شہد اند
 کیفیات مذکورہ آپ کے بیان کروں تو سب کچھ حل کر میری طرح سے راکھ
 ہو جاوے۔ اور کسی کا نام و نشان باقی نہ رہے۔ لہذا اجتناب بہتر ہے۔
 مگر آپ ہی غور فرماویں کہ میں اوقات ناموافق کیسے بسر کروں۔
 اس پر میں ابھی قلم بند کر رہا تھا کہ شدید حکم پیدا ہوا کہ خاموش اور سناٹا گیا
 کہ چومنی شوی بدانی۔ یہ الفاظ سے سمجھ میں نہیں آیا کرتا بلکہ ہمیشہ حال سے آیا
 کرتا ہے۔ یا رکھو منظور ہوا تو آپ بطریق مذکور دیکھ لیونگے۔ ورنہ محال در
 محال ہے۔

آپ میرے سوختہ معروضات جناب بی بی صاحبہ کے بھی ذہن نشین
 کر دیں۔ اس سے آپ ہر دو کا رنگ ضرور بدنے گا اور نتیجہ ہر دو سے ضرور
 ضرور مطلع فرماویں۔

اں مجھے یاد آگیا کہ اُس روز میری روانگی پر ایک باؤٹلٹ کلکٹر
 گوجرانوالہ نے مجھے اپنے مرض کی نسبت کچھ کہا تھا۔ پھر جس نے مجھے خط
 لکھا مگر میں بہت بیمار تھا اُن کا خط گم ہونے پر میں جواب نہ تحریر کر سکا
 پھر خط گم ہو گیا اُن کا نام یاد نہیں رہا ہے لہذا عرض ہے کہ آپ اُن سے فرما دیا

کہ اگر اُن کو ضرورت ہو تو مجھے حال اور نام تحریر کریں۔ اگر میری ضرورت نہ ہو تو بہتر ہے اور کچھ نہ تحریر کریں۔ والسلام

بیگم پور جینڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۵/۳/۱۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئکم

سلام سنون! مدت سے والا نامہ آن عزیز شرف صدور نہیں لایا لہذا متفکر ہوں کہ خدایا موجب تاخیر بجز کثرت متناغل دیگر مباد۔ میں نیاز نامہ ہذا آپ کی تشریف آوری کے وقت کے نسبت گذارش کر رہا ہوں اور وہ یہ کہ قبل انہیں آپ دیگر احباب کے یہاں آمد کے سبب بعد تعطیلات دسمبر ارادہ تشریف آوری فرمائے ہوئے ہیں۔ لیکن یہاں ان ایام میں آمد احباب کی صورت امسال دگرگوں معلوم ہوتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ نامبروگان کے سوائے اور کون شخص ہے جو آپ کی تشریف آوری یہ ایام تعطیلات دسمبر میں یہاں آپ کا عارج ہو سکتا ہے۔ اگر اور کوئی آیا بھی تو ہرگز آپ کا چنداں عارج نہیں ہوگا۔ میرے خیال میں تو اگر آپ ان تعطیلات دسمبر میں تشریف لے آویں تو مناسب تر ہے۔ لیکن آپ بواپسی ڈاک مطلع فرمائیں

کہ آپ ان ایام میں ارادہ تشریف آوری فرماوینگے یا ارادہ سابقہ پر
 کاربند رہیں گے۔ تنہا کو ضرور ہمراہ لیتے آویں کیونکہ یہاں تنہا کو خاتمہ پر ہے۔
 اور حالات کیا عرض کروں مقرون بحیریت ہیں۔ البتہ جن حالات
 کے زیرِ ملاحظہ ہوں اُن سے آپ واقف ہیں اور مزید بالمشافہ عرض ہونگے
 جسمانی حالات یہ ہیں کہ کئی ہفتہ سے ہر وقت ابرو محیط آسمان رہتا ہے اور
 کبھی تو شمع بھی ہو جاتا ہے جس سے موسم میرے لئے بہت خراب اور سردی
 سے اس وقت بھی نزلہ سے لاچار ہوں اور زیادہ کیا عرض کروں۔
 گھر میں اور حمیدہ عزیزہ ان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع مویشی پور

مورخہ ۲۰/۱۲/۲۰

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم
 سلام سنوں! والانا ما آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے آپ نے
 اپنی تشریف آوری کا پروگرام حسب ذیل تحریر فرمایا ہے کہ آپ ۲۴ ماہِ حال
 کو شام کو جائزہ تشریف لادیں گے اور دوسرے روز صبح ۱۰ بجے
 بھوکپور تشریف فرما ہوں گے۔ بسم اللہ آپ اسی طریق سے تشریف لادیں

احسن ہے۔ میں ۲۵ کو ۱۰ بجے صبح کی گاڑی پر تین آدمی تبا کو اٹھانے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ارسال کروں گا اور خود چشم بردار منتظر ہوں گا۔
 عزیز نصر اللہ صاحب کی حالت علالت آپنے والا نامہ میں تحریر فرمائی ہے۔ اور اس کے علاوہ عزیز مذکور کا خط مجھے لاہور سے ارسال کر دیا۔
 آپ کے والا نامہ کے ہمراہ ملا ہے۔ جس میں وہ اپنی علالت اور تکالیف کی بہت شکایت کرتا ہے۔ واللہ میں تو ان تکالیف بے وقت سے حیران۔ دم بخود اور کم و سحت مضطرب ہو گیا ہوں کہ اب کیا کیا جاوے ملازمت نایاب تھی۔ اللہ نے وہ عطا فرمائی تو اب عزیز اس کو برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ اس فکر اور تشویش نے میری کمر خمیدہ کر دی ہے۔
 دور دراز کے افکار عزیز کی نسبت اس وقت میرے دل میں پیدا ہو رہے ہیں۔ جن کا علاج ناموز سمجھ میں نہیں آتا۔ کیونکہ میں نہ ڈاکٹر ہوں اور نہ طبیب کہ مرض کی کیفیت سمجھ کر مداوا تجویز کر سکوں۔ ابھی تو عزیز کو کام کا ہی صرت بار ہے مگر جب چند ماہ تک خیال وادی کا بوجھ سر پر پڑ گیا۔ تو پھر کیا ہوگا۔ اس وقت میری عقل اس کے علاج کی فہمید سے بالکل قاصر ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جاوے۔ اس وقت تو یہی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کسی ڈاکٹر یا طبیب کی جانب مکمل توجہ فرماویں! اور جیسے بھی ہو سکے علاج میں ہرگز کوئی دقیقہ فرو گذار نہ فرماویں۔ کیونکہ یہ

مرحلہ بڑا نازک نظر آتا ہے اور اس میں میری عقل تاہنوز گم ہے۔ بلکہ آپ اس میں سعی بلیغ فرما کر میرے افکار دور فرمانے کی کوشش فرمادیں۔ میں تاہنوز کسی اور مداد اسے قاصر ہوں۔ وہ کسی وقت آنے پر دیکھا جاویگا۔ حتیٰ الوسع اس سے ہرگز دریغ نہیں ہوگا۔ مگر تاہنوز کچھ پتہ نہیں ملتا۔ اس پر مزید کیا عرض کروں آپ دانا ہیں۔ لیکن مجھے عزیز کا بہت فکر ہے۔ میں نے عزیز کو جواب خط تحریر کرنا تاہنوز مناسب خیال نہیں کیا۔ آپ ان کو میری طرف سے تشفی اور تسکین دیجیں والسلام گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم
سلام سنون! آپ سب صاحبان کے والا نام بات شرف صدور لائے
لہذا سب کا شکریہ ہے۔ میں جمونی لحاظ سے اچھی صحت سے ہوں گو نما کے
اثرات سے معمولی شکایات سے خالی نہیں ہوں تاہم شکریہ ہے۔ مگر جو افتاد
اور مصیبت کہ آج کل اپنے پر پڑی اور تحریر نیاز نامجیات کے مانع رہی اور

ہے وہ اپنی کیفیات اندرونی و روحانی ہیں۔ وہ نہ تحریر میں آسکتی ہیں، اور نہ تقریر میں۔ فی الواقعہ اب تقاضا روحانی یہ ہو رہا ہے کہ قفسِ عنقریب کو توڑ کر طائرِ روح اپنے اہل اور قدیمی آشیانہ میں جا قیام کرے مگر حکمتِ اذنی تاہنوز اس کے مانع ہے۔ بس ان ترددات نے اندر ہی اندر اپنا ستیاناس کر رکھا ہے۔ اور ان سے کسی وقت فرصت نہیں ملتی اور میں قاصر غ نہیں ہوتا میں ایک مختصر سی عرض آپ کے کرتا ہوں جو غالباً آپ کے موجودہ حالات کی رہنمائی کرے اور وہ یہ ہے کہ جب فقیر کو دولتِ تجلیاتِ ربانی اپنے میں گھیر لیں! اور فقیر ان میں اپنی ہستی گم کر دے تو یہ حالت جبروت ہے۔ اگر اس سے آگے اور مرکز کی جانب نکلنے کی توفیق حاصل ہو تو وہ ہستی ربانی ہستی ہوتی ہے ورنہ اگر سابقہ ہو تو وہی معمولی ملعون ہستی ہوتی ہے جو المست یوحیہ سے جدا کیا ملعون کی گئی ہے۔

واللہ یہ بات تحریر اور تقریر کے قابل نہیں اگر کوئی فقیر ایسا کرنے کا ارادہ کرے تو عوامِ جہلا میں کافر ہے۔ اس پر تحریر کو بند کرتا ہوں۔ اور اگر ہو سکا تو نہ بانی کبھی شتمہ ساعرض کر سکوں گا۔ یہ باتیں حال سے سمجھ میں آیا کرتی ہیں۔ قال سے ہرگز نہیں۔ تاہم کبھی قال مستثنیٰ حال سے عرض کرنے کی سعی کروں گا۔ دل تو رموزِ تجلیاتِ الہی سے لبریز ہے اور چاہتا ہے کہ شتمہ اند آں آپ کے کچھ گزارش کروں۔ مگر ہاتھ بھی تھک گیا ہے۔ لہذا ختم کرتا ہوں۔ مگر عزیزِ نفس اللہ صاحب

کے حالات سننے اور معلوم کرنے کا مشتاق ہوں۔ میرا عزیز سے سلام کہہ کر اُن کے حالات تحریر فرما دیں۔ عزیز کے گھر کی ضیافتوں کو دل لہجہ رہا ہے۔ دیکھئے کب نصیب ہوتی ہیں۔

میری حالت اب یہ غلبہ کرتی جاتی ہے کہ نہ کبھی دوسری طرف خیال تک کہ سکوں اور نہ کسی سے خط و کتابت۔ واللہ وہی حالت اپنے پر از مرتا پا حاوی ہے۔ کہ شب تا یک دہیم موج گرد بے چین حائل کجا داند حال ماسک ساران ساحلہ۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانکم سلام سنون! میرا دل نہ قبل ازیں اور نہ اب چاہتا ہے کہ میں آپ کو بے جا تکلیف دوں تاکہ اتنی دراز تکلیف کے بعد مجھے آرام کی صورت پیدا ہو سکے۔ وہ یہ ہے کہ میرا سابقہ تبا کو جو ادھر ادھر سے دستیاب ہوا اور کڑوا تھا۔ ایک ماہ ہوتا ہے کہ ختم ہو گیا تھا۔ اس پر میں نے آپ کا عطا کردہ

تبا کو بنیاد شروع کیا۔ لیکن وہ اس قدر بھدکا ہے کہ خدایا تو بہ تبا کو ڈالا ہوا
 اور بلا تبا کو حقہ یکساں ہے۔ میں نے اس عرصہ میں ادھر ادھر سے اور تبا کو
 لے کر اپنا گزارہ کرنا چاہا مگر اب تک اُن میں سے کوئی مجھے داس نہ آیا۔ آپ
 جانتے ہیں کہ مجھے حقہ پینے کی عادت زیادہ ہے۔ اُسی قدر میں تبا کو کے نکمے
 ہونے سے سخت تکلیف میں ہوں۔ لاچار اور محنت لاچار ہو کر آنحضرتؐ کو تکلیف
 دیتا ہوں۔ کہ براہِ مہربانی ایک من بچتہ کڑوا تبا کو بہت جلد ارسال فرما دیں
 تو میں آرام اور عیش کا سانس لے سکوں۔ نیز عرض ہے کہ وہ تبا کو اس قدر
 کڑوا ہو جس کی ملاوٹ سے ساجتہ کل آپ کا عطا فرمودہ تبا کو پینے کے قابل
 کڑوا ہو جاوے۔

چند روز ہوئے ہیں تو مجھے عزیز نصر اللہ صاحب نے اپنی تشریف آوری
 عنقریب سے مطلع کیا تھا۔ اس سے اُمید پڑتی ہے کہ وہ جلد آنے والے ہونگے
 لہذا اگر عزیز مذکور یہ تکلیف برداشت کرتی گوادر کرے تو آپ اُن کے ہمراہ
 ارسال فرما دیں۔ بہت بہت مشکور ہوں گا۔ واللہ تاویل برداشت تکلیف اچھا
 اور خوشگوار تبا کو نہ ملنے سے ہو رہی ہے۔ اس کی رفع کے لئے جس قدر جلدی
 فرما دیں گے۔ میں بہت مشکور ہوں گا۔ زیادہ کیا گزارش کروں۔

نیز عرض ہے کہ ہر مائی شدت کے سبب تنفس سے بچنے کی خاطر میں زیادہ
 ہیٹک کیور استعمال کرتا رہا ہوں اور کرتا ہوں۔ جس سے سابقہ سٹاک قریب الاختتام

ہے اگر ہو سکے تو چند درجن اس کی بھی عزیز کے ہاتھ ارسال فرما دیں تو میں مشکور
ہوں گا۔ اس کی قیمت سے بھی مطلع فرما دیں تاکہ عزیز کے ہاتھ آپ کی خدمت
میں ارسال کر سکوں۔

واللہ شدتِ مرانے میرا ہر طرح سے ستیاناس کر رکھا ہے آگ تاپ
کو وقت گزار رہا ہوں۔ ویسے اچھا ہوں۔ مگر لحدِ مشکل وقت کھاتا ہے۔
والسلام۔ گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہر ضلع ہوشیار پور

مورخہ

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکیم
سلام سنون! والا نامہ آنحضرتِ شرفِ صدور لایا۔ شکریہ ہے۔
عزیز من! میرے دل میں آپ کی محبت کے تقاضے سے شدید امتگ
پیدا ہوئی کہ آپ کو کچھ تحریر کروں۔ مگر جب لکھنے بیٹھا تو اب سب کچھ گم
ہے۔ جو تہیہ تحریر کیا تھا۔ وہ میرے ساتھ نابود۔

خبرِ تعمیرِ عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی
نہ تو میں رہا نہ تو تو رہا جو رہی سو بے خبری رہی

پیار سے مولوی صاحب! اب مدت سے کچھ نیہ نہیں ملتا کہ کیا تھا
 اور کیا ہو گیا۔ سچ تو یہ ہے کہ سب کچھ دھل کر صرف ایک ہو گیا۔ واللہ صرف وجود
 واحد ہے اور اُس کی کروڑوں اوصاف۔ کم نظروائے کو ہر ایک صفت علیحدہ
 علیحدہ جسم معلوم ہوتا ہے کیونکہ ساحر الہست برکلم نے ایسا سحر پڑھا ہے کہ عوام
 کی نظر سے اہل وجود جس کی صفات نظر آ رہی ہیں۔ گم کر دیا ہے اور صفات
 جن کا مستقل کوئی وجود نہیں ہے۔ وہ ہر لحظہ گم ہیں اور طرفہ یہ کہ دیکھنے والا اور
 تصدیق والا بھی ساتھ گم ہے۔ میری محقق نظر ہر آن دیکھ رہی اور تصدیق کر رہی
 ہے کہ ظاہر میں جب کسی صفت کو گم ہوتے دیکھتا ہے تو اُس کے گم ہونے پر
 وہ خود گم ہوتا ہے۔ اگر خود گم نہ ہو تو وہ صفت ہرگز کم نہیں ہوا کرتی۔ اہل تحقیق
 سے کبھی کوئی چیز گم نہیں ہوا کرتی۔ البتہ شان یعنی ظاہری لباس بدلتی ہے لیکن
 محقق خواہ وہ کسی شان اور لباس میں ہو پہچان لیتا ہے اور کبھی غلطی نہیں کھاتا۔
 کسی صفت اور شان کا بدلنا اُس کو بدلتا نظر آتا ہے۔ جو خود مرض تبادُل اور فناہ
 میں مبتلا ہو۔ لیکن جو خود تبادُل اور فناہ سے پاک ہو گیا ہو اُس کو تبادُلے اور فناہ
 کبھی نظر نہیں آیا کرتے۔ اور نہ وہ مورد الہست برکلم ہیں۔ اس کے مورد وہ
 لوگ ہوتے ہیں جن پر بحر مذکور کا رگڑ ہوا ہے۔ اور وہ دولت مردی سے دور
 پھینکے گئے ہیں۔ ان لوگوں کو ساحر نے ان کی حالت کے تقاضا کے بموجب جہت
 اور جہنم کے وعدہ اور وعید پہنچائے۔ اور وہ ان میں مہبوت ہو گئے اور انہوں نے

بہت بہت دراز مدتیں اس میں کاٹیں اور نہایت مشکلات سے بعد از
خرابی بسیار سحر مذکور کو اُتار سکے۔

عزیز من! یہ کچھ لیل و نہار ہو رہا ہے اور ایک مبصر محقق بعد اطمینان
دیکھ رہا اور ساحر کے سحر کی تعریف سے رطب اللسان ہونے کو تیار ہوتا ہے۔
کہ ساحر کا جید حکم آنازل ہوتا ہے کہ خاموش۔ کچھ بولو گے تو ہم ان مسحور کے
ذمرہ میں دھکیل دیں گے۔ ہماری منشا ان کو ایسا رکھنے کی ہے اور ہمارا دل
اُسی طرح سے خوش ہے ورنہ ہمارا پروگرام خراب ہوتا ہے۔ اس پر عرض کی
جاتی ہے کہ ہم کس پر و گرام کے ماتحت ہیں۔ اس پر معاً حکم آتا ہے کہ تم تباہ
اور فنا شدگان کا پروگرام اور ہے اور تم کو جنت و جہنم کی آفات سے ہم
نے محفوظ کر کے اپنے میں۔ بولا لیا ہے۔ اس پر پھر بعد خوشی خاموشی طاری
ہو جاتی ہے۔

عزیز من! آپ خیال فرمادیں گے کہ یہ کس کا حال اور کس کی باتیں ہیں۔
جو بڑے ساحر سے کہ لیتا ہے اور بیابانہ کرتا ہے تو میں آپ کو اشارہ کروں گا
کہ آپ اُسی بھان متی کو دیکھو جس نے روز اول کے سبق سے آپ میں اُسی
عظیم ساحر کی طرح سے طوفان برپا کر رکھا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی
انکشاف کروں گا کہ یہ ہر دو بڑے چھوٹے ساحر اہل میں ایک ہیں۔ اور
احول کو دو نظر آتے ہیں۔ اہل بات یہ ہے کہ چھوٹے ساحر میں بھی بڑا ساحر

ہی کام کر رہا ہے۔ ورنہ بڑے ساحر کے بجز اور ساحر ہی کہاں اور کون ہے۔
جیسا عوام کو سحر عوام سے مغالطہ خوش کن دیا گیا۔ اسی طرح سے خواص کا بھی
مغالطہ خاص سے دل خوش کیا گیا۔

اب میں قدرے اپنے دیگر حالات نزول کرنے کے بعد کی عرض کرتا ہوں۔
کہ واللہ باللہ اب تو آرام حرام اور عبادت گناہ عظیم ہو رہی ہے۔ اب کیا
کروں اور کس سمت کو جاؤں۔ جو کرتا اور جس سمت کو جاتا ہوں وہ سب کچھ
یاد ہے اور اس کی ذات و صفات کے سوائے معدوم محض نظر آتا ہے۔
معمول کی نماز اور عبادت ادا کرنی محال ہے۔ کیونکہ کوئی فعل اور حرکت
کروں وہ اہل نماز اور عبادت ہے۔ اب میں عوام کی نظر میں کافر مگر عوام
اپنی محقق نظر میں مومن ہیں۔ کیونکہ وہ شہنشاہ کے حکم پر ہر لحظہ کا رہند ہیں۔ جو
کچھ وہ بعد میں دیکھتے اور برداشت کرنے والے ہیں۔ عین شہنشاہ کی منشا اور
خوشی کے مطابق۔ اب آپ ہی فرمائیں کہ میں کیا کروں اور کیا کہوں۔

اب ہاتھ تحریر کرتے کرتے بالکل تھک گیا۔ مگر بجز خار کا ایک قطرہ
بھی بیان نہیں ہو سکا۔ تو جوش عشق کو کیسے فرو کر سکوں۔ اس کے سوائے
اور چارہ نہیں کہ تحریر کو بند کر کے بحر ناپید اکنار مذکور میں چھلانگ لگا کر
غرق ہو جاتا ہوں۔ پھر بس لو اسلام علیکم۔

بیگم پور جٹیاں۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئکم
 سلام سنون! والانا منہ ان عزیزہ ثروت صدور لایا۔ شکریہ ہے
 عزیزہ نصر اللہ صاحب کو اللہ نے دودن کی رخصت عطا فرمادی تھی اور وہ
 پرسوں میرے پاس پہنچ گئے تھے اور کل ۱۳ بجے بعد دوپہر واپس تشریف فرمالا
 ہوئے خدا کرے کہ عزیزہ بحیرت لاہور پہنچے۔ آمین
 عزیزہ نے اپنی تنخواہ اولیں کا وہی حشر کیا جو اُس کا ارادہ تھا۔ واللہ میرے
 لئے یہ ایک جدید بار ہے۔ دیکھئے اس کو اللہ کس احسن صورت میں میرے سر پر
 سے اُتارے اور اس سے عزیزہ کو مالا مال کرے۔ ہم سب فکر میں ہیں۔ تمباکو کی
 نسبت گناہِ کبیرہ ہے کہ آپ کے ارشاد کے بموجب بوریوں کے تمباکو کو بہت
 اٹا پٹا دیا لیکن اُس کا پھیکا پن ہرگز کم نہ ہو سکا۔ البتہ عزیزہ کے جدید تمباکو کو
 نصفاً نصف ملانے سے پینے کے قابل ہوا ہے لہذا آپ اس کے لئے بندوبست
 فرمادیں مشکور ہوں گا۔ گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲/۱۱

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا مہ آغز نیشرف صدور لایا شکریہ ہے۔ گو میری جسمانی
صحت ہرگز بوجہ کہولت عمر اطمینان بخش اور مکمل آرام وہ نہیں ہے۔ مگر چندان
قابل شکایت بھی نہیں ہے۔ مگر میں اپنے میں مدت سے ایسا اضطراب پاتا ہوں
جس سے نہ تو دن کو دلی چین ہے اور نہ راتوں کو آرام اور نیند ہے۔ بہت راتیں
مکمل جاگتے گزر جاتی ہیں مگر یہ جاگنا عام جاگنا نہیں ہے۔ جو اس جسمانی بدنی حتی کہ
ملکوتی بھی معطل ہو جاتے ہیں مگر میں بیدار رہتا ہوں۔ میں قبل ازیں اپنے بعض
نیازات و حاجات میں احساس کی مذمت تحریر کرتا رہا ہوں کہ ہر ایک میں دولت سرمدی
موجود ہے۔ مگر جو اس نے خواہ جسمانی ہوں یا ملکوتی پیدا ہو کر ہر ایک کو مرکز
سے دور اور کروڑوں میلوں پر پھینک رکھا ہے۔ تا وقتیکہ یہ کم اور نابود نہ
ہوں مرکز اُس کے لئے مفقود اور نابود ہے۔ میرے عزیز! تجربہ اور مشاہدہ
سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ بہت کم لوگ گزرے ہیں۔ جن کو یہ دولت حیات
میں نصیب ہوئی ہو ورنہ اکثر تجلیات اور مقامات کی لپیٹ اور سیر کو مقامات
انتہائی خیالی کرتے ہوئے یہاں سے کوچ کر گئے۔ اور کوچ کے بعد منزل کے
مکمل طے نہ ہونے سے جنت و دوزخ میں قیام کرنا پڑا جو مواصلوں کے نزدیک

وہ ہر دود و زخ سے ہرگز کم نہیں ہیں۔

میرے عزیز! میں نے ناسوتی اور ملکوتی مقامات کی مدت تک سیر کی اور اس کو اپنا قیام گاہ بنائے رکھا۔ مگر ان میں اپنا اصلی اور قدیمی مرکز حاصل نہ ہو سکا۔ بعد ازاں حالت جبروتی سمحت جانکا ہی اور جانفشانی سے حاصل کی جس میں گو حالات اور کیفیات ناسوتی اور ملکوتی معدوم تھیں مگر مرکز تاہموز مفقود تھا۔ لہذا مجھے اس میں بھی آرام اور حالت اہل جو کبھی اپنے بہ قیام مرکز تھی حاصل نہ ہو سکے۔ بلکہ اپنی ہستی موہوم کے ہوش جو ناسوت اور ملکوت میں حاصل تھے۔ مقام جبروت میں وہ بھی زائل ہو گئے اور جدید جو اصلی تھے۔ پیدا نہ ہوئے۔ اس سے جو مصائب اور کاوشیں میں نے برداشت کیں۔ وہ ہرگز تحریر میں نہیں آسکتیں۔ نیز عرض ہے کہ مقام جبروت محض تاریکی اور نابودگی کا مقام ہے۔ لیکن فی الواقع یہی مقام حد فاضل مابین الوہیت اور مخلوقیت کے ہے۔ اگر ناسوت و ملکوت سے کوئی الوہیت کو سفر کرتا ہے۔ تو راستہ میں جبروت کے مقام پر ہستی موہوم کا پیراہن اتار کر ضرور بے خود ہو جاتا ہے۔ اور جب مرکز الوہیت سے ملکوت و ناسوت کی طرف آتا ہے تو بھی اس کو بادی النظر میں الوہیت اہداس کے علوم اور اس کے اختیارات کا جامہ اتارنا پڑتا ہے۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ یہ مقام جبروت بالتحقیق الوہیت اور مخلوقیت میں حد فاضل ہے اور اب

مقام ہے کہ اوپر سے آنے والے کو اور نیچے سے اوپر جانے والے کو اپنے
 پیراہن سابقہ ہستیوں کے اتارنے پڑتے ہیں۔ پھر جدید میں داخل ہونا
 پڑتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ مقام جبروت میں مسافروں پر ایسا جبر کیا جاتا ہے
 کہ سابقہ ہستی کی یاد بھی محضب کو لی جاتی ہے۔ غالباً اس جبر سے اس کا نام
 جبروت ہے۔

میرے عزیز! اب آپ کی سمجھ میں مقام مذکور کی کیفیت اور حیثیت
 آگئی ہوگی۔ نہ کوئی بحر طاقت الہی اس سے نزول کر سکا ہے اور نہ صعود۔
 نزول کے وقت تو سرکاری طاقت کام کرتی ہے مگر صعود کے وقت گو
 اہل سرکاری طاقت ہی برسرکار ہوتی ہے مگر اُس پر غلاف عبودیت پہنا
 اُس کو سخت کمزور کیا ہوا ہوتا ہے۔ جس سے عشق کی بجلی کی طاقت سے
 مسافر کو کام لینا پڑتا ہے۔ اور جبروت کو عبور کرتے ہوئے الہیہیت میں
 داخل ہوتا ہے۔ بڑی شکل سے میں نے اہل کیفیت سفر مذکور کی آپ سے
 عرض کر دی ہے لیکن عبارت کیفیت کو بیان نہیں کر سکی۔ البتہ یہ مسافر
 سعید کو سفر طے کرنے سے سمجھ میں آیا کرتی ہے۔ آپ بھی سعی فرماویں گے۔
 تو بالعمل سمجھ سکیں گے۔ عزیز من! یہی مقام جبروت ہے جس کو نزول پر
 طے کرنے پر اکتث برکلم کہا گیا۔ جس کے معنی ہیں کہ علیحدگی کی سند اُس کو
 عطا کی گئی۔

اب میں اس پر مزید عرض کرنا اس وقت مناسب خیال نہیں کرتا لیکن
 یہ وہ حالات اور مقامات ہیں جہاں شاذ و نادر فقرا پہنچے ہیں اور جو پہنچے
 ہیں۔ انہوں نے نہ اس کو بیان کیا اور نہ اس پر کسی نے قلم اٹھائی۔ مگر آپ
 کی محبت مجھ سے جبراً یہ قلم بند کر رہی ہے۔ آپ ان تحریرات کو ضائع
 نہ فرماویں۔ یہ نایاب ہیں۔ میرے پیارے! میں بھی یہ کچھ تحریر نہ کرتا۔
 مگر آج رات یہ جولانی ہے کہ ہزاروں مرتبہ مقام مذکور سے عروج کیا اور
 اسی قدر نزول۔ اب تک تو یہ حال ہے کہ ایک چھلانگ اُدھر ہے اور
 دوسری اُدھر۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ نہ طولانی اب باقی ہے اور نہ اس کی
 تعجب انگیز وقعت۔ اب مزید اس پر عرض کرنا کسی قدر آپ کی فہمید کو
 سنگلاخ میں دوڑانا ہے لہذا سکوت بہتر ہے والسلام
 گھر میں نیاز نامہ ہذا سمجھا دیں اور اُن کو اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور خٹہ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراجم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صمدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ واللہ

آپ کے والا نامہ پڑھنے سے عزیز نصرت اللہ کی نسبت تفکرات عجیب طرح

سے مجھ پر مسلط ہوئے ہیں۔ اللہ ان کو جوہ احسن بجزو خوبی طے فرماوے۔ آمین
تم آمین۔

آنحضرت کے پشاور تشریف لے جانے پر ضروری ہے کہ سسرال والے اپنی
دختر نیک اختر کے ڈولے کی رخصتانہ کے حلد و دفع پذیر ہونے کی تجویز
آپ کے پیش کریں گے اس پر غور کرتے ہوئے اگر ہم عزیز کی مصروفیت اور
کمزوری دماغ پر نظر غور جلاتے ہیں تو دل تقاضا کرتا ہے کہ بابو صاحب رخصتانہ
ڈولے کے لئے التوا پیش کریں۔ مگر حب بابو صاحب کے تفکرات کو دیکھتے
ہیں جو جوان لڑکی کے والدین کو ہٹا کرتے ہیں تو طبیعت دم بخود ہو جاتی ہے۔
اندریں حالات آپ بابو صاحب سے عزیز کی مصروفیت وغیرہ مناسب
الفاظ میں بیان فرماویں اگر وہ التوا مان لیں تو بہتر اور فوالمراد ہے ورنہ
مجبوری ہے۔ پھر آپ ڈولے کا رخصتانہ منظور فرمائیویں۔ لیکن بات یہ
ہے کہ کہیں خدا نخواستہ گفتگو میں بد مزگی نہ ہونے پائے یہ سب امور
سے مذموم تر ہے۔ بہو کے عزیز کے گھر میں آنے پر پھر دیکھا جائے گا کہ اللہ
کو کیا منظور ہے۔ آپ بابو صاحب سے برز می و مصلحت پیش آویں کیونکہ
لڑکی کے والدین حالات زمانہ سے مجبور ہوتے ہیں۔

اب دماغ عزیز کی نسبت تفکرات۔ واللہ میں ان سے تاسہور بہت
متفکر ہوں۔ کیونکہ دفتر کا کام پھر امتحان کی تیاری، اس پر طرہ یہ ہے۔

لوازمات خانہ داری۔ عزیز کی موجودہ جسمانی حالت ان سب بار کے بہ یک وقت برداشت کرنے کے ہرگز قابل نہیں ہے۔ جب عزیز میرے پاس آیا جس کو چند روز گزرے ہیں تو واللہ میں اُس کے پڑ مردہ اور لاغر اور بے روتی چہرے کو دیکھ کر دریائے تفکرات میں غرق ہو گیا کیونکہ میں نے اس کو قبل ازیں کبھی ایسا افسردہ نہیں دیکھا تھا۔ عزیز کے ارادہ امتحان جدید کے اصرار پر میں نے مجبوراً ہاں کر دی ورنہ اُس کی افسردگی پر میرا دل ہرگز نہیں جانتا کہ ہاں کر دیا اور اجازت دوں۔ عزیز کی یہ حالت۔ جدید حالت ہونے کی سخت متناقض ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جاوے۔ مگر سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہیں اور عدلے لا تقطو کان میں آرہی ہے۔ مگر چارہ کار ناہنوز نظر سے دور ہے۔ اچھا جو اللہ کو منظور۔ کار ساز مابہ فکرا رہا۔

امید ہے آپ بھی ضرور غور فرماتے ہوئے فکر سے خالی نہیں ہوں گے فکر ہے کہ نوجوان بے اعتدال ہٹا کرتے ہیں۔ پھر کیا کیا جاوے گا۔ اب میں اپنی حالت کیا عرض کروں۔ یہ عجیب و غریب ہے۔ اذل اور ابد کے عالم میں اکثر مقام ہے تعجب انگیز بات ہے کہ ناسوت و ملکوت میں بھی اذل اور ابد۔ سے ہرگز خالی اور معرا نہیں ہوں۔ بہتر ہے کہ اس پر ارادہ اقسام اس وقت بند کروں۔ ورنہ جو طلاطم اپنے میں موجزن ہیں وہ تحریر میں نہیں آسکیں گے اور طبیعت زیادہ جوش میں آجاوے گی۔ لہذا سکوت بہتر

ہے۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بنیگم پور جند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۳/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانگم
سلام سنون! گو والا نامہ آن عزیز بدیں مضمون شرف صدور لایا کہ بخار
سے اللہ نے آرام عطا فرمادیا ہے مگر تاہنوز کھانسی زور پر ہے۔ اس سے
میری مکمل تسکین آپ کی جانب سے نہیں ہوئی۔ اور نیز اس وجہ سے کہ آپ نے
بعدش حالات مزاج مبارک سے مجھے مطلع نہیں فرمایا جس سے میرے افکار آپ
کی نسبت باقی ہیں۔ براہ مہربانی بدین تیار نامہ ہذا بواسطی ڈاک حالات خیریت
مزاج سے مطلع فرمادیں۔ مشکور ہوں گا۔

یہاں قبل انہی اور نیز ان ایام میں بارش کثرت سے ہوئی ہے فصلیں بہت
اچھی ہیں مگر سردی بہت بڑھ گئی ہے اور گو نہ تکلیف دہ ہے۔ گویاں دنوں میں
میری صحت گو نہ اچھی ہے۔ لیکن خدا جانے کیا بات ہے کہ حالات اندرونی
اس قدر پُٹلا طسم ہیں کہ بعض وقت یقین آجاتا ہے کہ الحمد للہ ساحت سعید
خانمہ سفر کے قریب آگئی اور یاد سے دائمی ہم کنار ہوتے والا ہوں مگر پھر کچھ

و کاوٹ پڑ جاتی ہے۔ اور خاتمہ سفر کا بقایا نظر آتا ہے۔ اور مایوسانہ بیٹھ جاتا ہوں
 عزیز من! اب میں ہر وقت اس قدر اداس رہتا ہوں کہ دل چاہتا ہے کہ اس
 قصہ عنفری کے کسی نہج سے تیلیاں توڑ کر کہیں پرواز کر جاؤں۔ مگر حکم آتا ہے کہ
 یہ قصہ ہمارا بنایا ہوا ہے اس کے توڑنے کا حق ہمیں کو محال ہے لہذا وقت قریب
 پر اس کو ہم ہی توڑیں گے! اس پر خاموشی سے صبر کرتا ہوں۔ مگر اس میں شبہ نہیں
 کہ سخت اداسی اور بد مزگی سے وقت گزار رہا ہوں زیادہ اسی سال بچے
 ہیں حب میں نے اہل وطن چھوڑا اور ابتدائی ایام میں تو یار کے منشا کے
 مطابق وطن قطعاً فراموش ہو گیا۔ مگر پھر یار کی محبت آمیز نظروں سے فراموش
 شدہ حالت کی یاد اور اس کی نگہداشت اپنے نظروں میں پھرنے لگے جس سے
 واللہ تن بدن میں آگ لگ گئی۔ پھر یار کی تلاش میں نہ دن سوچھا اور نہ رات
 رو کر پیٹ کر اپنی تنہا ہی اور بے آرامی میں ایک مدت عمر کی صرف کی جس
 میں یار نے بالمشافہ ملنے سے تو ضرور پرہیز کی مگر اپنے آثار اور تجلیاتِ نزول
 فرما کر تسکین دلاتی باقی رہی کہ ہم بہت قریب اور عنقریب آنے والے ہیں۔
 اس انتظار میں میں نے اپنے آپ کو بار بار فناء کے قریب پہنچایا تو مدت مدید
 کے بعد یار کو میری حالت زار پر رحم آیا۔ اور اپنی آمد کی مجھ سے ٹھانی تو حکم
 ارسال فرمایا کہ ہماری تشریف آوری کے لئے جگہ اور مکاں ایسا تیار کرو جو
 نہایت صاف و شفاف اور کوڑا کرکٹ سے خالی ہو۔ اور اس میں کسی قسم کا گرد و غبار

نہ ہو۔ اس پر سمجھنا ضروری کہ یہ گرد و غبار اور کوڑا کرکٹ کو نسا ہے۔ جس کو صاف
 کروں۔ دریافت کرنے پر حکم آیا کہ تمہاری ہستی ہی یہ سب کچھ ہمارے نہ آنے
 کے موجبات ہیں۔ اس کو صاف اور معدوم کرو۔ میں اس پر حیران رہا کہ اس
 کو ہمارا کہہ کر معدوم کیسے کروں۔ یہ میری طاقت اور سمجھ سے بیرون ہے۔ اس کے
 لئے میں بار بار بہت ترپا اور بہت روپا اور بے شمار جنس فزع کی۔ اس پر آخر
 یار کو میرے زار پر رحم آیا اور مجھے طریقہ مذکور خود اپنے پنہانی مکالمات سے
 اور حیداتاروں سے سکھایا جب میں نے اُن پر عمل شروع کیا تو ہستی معدوم
 اور یار ہلکا رہا۔ عمل مذکور پر مداومت کرنی یار نے نہایت پیار سے خود سکھائی
 بس پھر تو یار ہی مستقل مقیم ہو گیا۔ اب وہی ہے جو آپ کو یہ چند سطور تحریر کر رہا
 ہے۔ آپ شاید حیران ہونگے کہ میں آپ کو اختیار کے بھیس میں تحریر کر رہا ہوں
 نہیں ہرگز نہیں یار کو یہ بھیس بھی بدلنا آتا ہے اور اس وقت اس کو بدل کر آپ
 کو کسی کا ماجرا تحریر کر رہا ہے۔ عجیب کیفیت یار کی ہے۔ دم دم اور قدم قدم
 پر کبھی است بر یکم کا تاج مرید رکھ کر حکمرانی کرتے لگ جاتا ہے۔ اور دوسرے
 دم اور قدم پر تاج مرید سے پھینک ہم آغوش ہو جاتا ہے۔ اس سے آنے میں
 آپ کو کیا تحریر کروں۔ یہ وتیرہ وعمل ہر وقت کا ہے اس سے حالت قلوبلی
 میں میں مضطرب ہوتا ہوں۔ مگر اصل میں یہ اضطراب اور حالت یار کی ہے کیونکہ
 اُس کے جوش صفات شہنشاہی اسی ایک حالت میں رہنے کی سحت مانع ہے۔

اس سے یہ سب شور و غوغا برپا ہیں۔ اب میں مزید کیا عرض کروں۔ نزول
سے عروج کی جانب میلان جو شرن ہو رہا ہے۔ لہذا سلام
ہاں یاد آگیا آپ کب پشاور تشریف لے جاویں گے اور یہاں کا
کب عزم فرماویں گے۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چندیلہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳/۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علی
سلام سنمن! والا نامہ آنحضرت انتظاریں شرف صدور لایا۔ شکریہ
ہے۔ آپ کی کھانسی سے واللہ مجھے بہت فکر اور اضطراب پیدا ہوا۔ یہ
بہت دق کرنے والی مرض ہے۔ اللہ اس سے آپ کو کلی آرام دلویے آمین
آپ تکلیف کی حالت میں جلد تر یہ تکلیف تشریف لانے کا ارادہ
تحریر فرماتے ہیں تاکہ تعطیلات محرم سے پہلے آپ تشریف لا کر واپس
تشریف لے جاویں۔ اس میں بلاشبہ آپ کو ضرور تکلیف ہوگی۔ آپ
ایسا کرنے کا ارادہ ہرگز نہ فرماویں بلکہ آرام سے تعطیلات محرم میں یا اس

کے بھی بعد تشریف لاویں۔ ابھی مجھے کسی نے ان ایام میں یہاں آنے کے لئے نہیں بلکھا اور نہ کسی کے آنے کی امید ہے بٹ صاحبان و عزیزہ ابھی یہاں سے گئے ہیں جن کے ابھی آنے کی ہرگز امید نہیں ہے۔ اگر کوئی اور جس کی نسبت تاہم نوز معلوم نہیں ہے ایک آدھ دن کے لئے آیا تو کیا ہرج ہے آپ صحت اور خوشی سے بلا تکلف تشریف آوری کا ارادہ فرماویں صحت تاکید ہے۔

میں دو تین یوم سے بیمار نہ قبض و تنفس معمولی علیل ہوں۔ تاہم امید آرام ہے۔ شکر ہے کہ عزیزہ نصر اللہ اپنی آسامی پر منتقل ہو گیا ہے۔ مجھے آپ کا فکر بہت ہے۔ اللہ آپ کو جلد اور کلی شفا اور آرام عطا فرماوے حالات سے جلد جلد مطلع فرماویں۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۳/۱۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنوں! میں پرسوں ایک نیا زمانہ آپ کی خدمت میں ارسال

کر چکا ہوں۔ چونکہ کل ایک والا نامہ بابو عطا الہی صاحب کی جانب سے
 ازپٹا ور مجھے موصول ہوا ہے جس کی نسبت آپ نے بھی اپنے والا نامہ میں
 تحریر فرمایا تھا۔ لہذا میں کچھ اُس کی نسبت گزارش کرتا ہوں کہ آپ کے
 اُن تعلقات کو جو مجھ سے آپ کو اور عزیز نصر اللہ صاحب کے ہیں۔ بابو عطا
 نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ بہ تقریب برات عزیز موصوف میں بھی ضرور
 آپ کے ہمراہ اُن کے ہاں پٹا ور سچوں اور نیز سکیم جدید ماہ اپریل سے
 رائج ہونے سے اپنی مجبوری تحریر فرمائی ہے کہ ہم اس وقت پٹا ور چھوڑ نہیں
 سکتے ہیں۔ کیونکہ احتمال نقصان ہے۔ نیز انہوں نے اپنی توسیع مبیعا و ملازمت
 خود اگست ۱۹۳۷ء بھی تحریر فرمائی ہے۔

گو میں ان کو تاہنوز جواب دینے کے اس وقت قابل نہیں سمجھتا، کیونکہ
 آپ کے میں نے مشورہ نہیں کیا ہے اور امید ہے کہ آپ سے مشورہ کے بعد
 اُن کے اصرار کے بموجب ان کو ضرور جواب ارسال کروں گا۔ مگر میں اس
 سے قبل آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ کیا بابو صاحب اس معاملہ کو اگست
 آئندہ تک ملتوی نہیں کر سکتے۔ اُس وقت تو بابو صاحب کو جو ازالہ تشویش
 لانا ہر طرح سے ممکن ہو گا۔ خواہ فراغت سے ورنہ رخصت سے۔ مجھے
 حالات مفصل معلوم نہیں ہیں۔ ورنہ اپنی رائے ناقص عرض کر سکتا۔

اگر پٹا ور جاتا پڑا تو میں بشرطِ صحت نہایت خوشی اور شوق سے

ہمراہ برات مبارک ہو گیا۔ کیونکہ یہ برات اپنے عزیز نصرت اللہ صاحب کی
 ہے جس کی شمولیت میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ لیکن یہ خیال کرتے ہوئے کہ
 برات کے پشاور جانے سے آپ اخراجات کثیر کے متحمل ہونگے میرا دل
 اس کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ آپ خواہ مخواہ اس قدر اخراجات کے
 متحمل ہوں۔ اگر جانا پڑا تو اس تقریب کے پشاور بھی دیکھ لیا جاوے گا۔ مگر
 اخراجات کثیر کے آپ کو زیر بار دیکھ کر دل میں افکار کثیر پیدا ہوتے ہیں جن کا
 ازالہ محال ہے۔ میں تب زیادہ گزارش کروں مگر آپ سے بالمشافہ گفتگو
 سے بات طے ہوگی۔ آپ اپنی حالت کھانسی اور ارادہ تشریف آوری سے
 مطلع فرماویں کہ کس تاریخ کو ہوگی۔ میں تین چار روز سے قبض اور خفیف
 تنفس کے عوارض میں مبتلا ہوں۔ جلد آرام کی امید ہے والسلام۔
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پورہ جیٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآۃ
 سلام سنون! والانا مہ انگریز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے! والانا

سے آپ کی کھانسی کا حال تاہنوز بدستور پڑھ کر بے شمار فکر پیدا ہوا۔ فکر
 مذکور نے مجھے مجبور کیا کہ میں کسی حکیم حاذق سے اس کے حتمی علاج کا استفادہ
 کروں۔ لہذا میں اُن سے ملا اور حالات بیان کرنے پر انہوں نے مجھے
 محرب نسخہ بتلایا جو منقولہ ورق پر تحریر ہے۔ آپ اس کو بنوا کر ضرور استعمال
 فرمادیں! انشاء اللہ تعالیٰ کلی آرام اور شفا ہونے کی امید کامل ہے۔
 اس میں ہرگز تامل نہ فرمادیں۔ تاکید ہے فقط والسلام
 گھر میں اور سبزیان کو دعا و سلام

بینگم پور خدیوہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخ ۳/۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرادکم
 سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے والانا
 مذکور سے آن عزیز کی تشریف آوری مع دیگر عزیزگان کا حال پڑھ کر نہایت
 خوشی و انبساط رونما ہوئی۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ آپ کی طبع مبارک کھانسی
 سے اب صحت یاب ہے۔ الحمد للہ علی ذلک۔ بسم اللہ آپ تشریف
 لائیں۔ میں ۲۲ کو بعد دوپہر چٹم براہ بوتلگا۔ آپ تمباکو لائیں گے لیکن عزیزگان

کے ہمراہ ہونے سے آپ بہ سواری ٹانگہ تشریف فرما ہونگے۔ لہذا امید ہے کہ آپ
تبا کو بھی ٹانگہ میں لادیں گے اور معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بدیں وجہ مزدور کی نسبت
تحریر نہیں فرمایا کہ یہاں سے ارسال کیا جاوے۔ میں اپنی حالت صحت کیا گزارش
کروں۔ فی الواقع یہ اچھی نہیں ہے۔ قبض اور تنفس کی خرابی اکثر چند مہینے سے ہر
وقت رہتی ہے جس سے طبیعت سخت بے مزہ اور تکلیف میں سرشار رہتی ہے
اسی وجہ سے میں اسی وقت مسہل کی دوائی کھانے والا ہوں۔ اور اللہ کے
فضل سے امید کرتا ہوں۔ کہ آپ کی تشریف آوری تک مجھے ان تکالیف
سے آرام ہوگا۔

میں کیا گزارش کر سکتا ہوں کہ گزشتہ کے ایام میں جب میں مرض پیش سے
بیمار ہوا تھا۔ تو مجھے شدید پیدا ہوا تھا کہ یہ مرض مجھے ہیڈک کیور کثرت سے کھانے
سے پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس کو آئندہ نہیں
کھاؤں گا۔ مگر تکلیف تنفس برقی تکلیف ہے۔ لہذا سر میں تکلیف مذکور دونا
ہونے پر پھر مجھے ہیڈک کیور کھانی پڑی اور بہت کھاتی نیز کھا رہا ہوں۔
بحالات مندرجہ بالا آپ کے فرستادہ ہیڈک کیور قریب عائدہ کے تھے
لہذا براہ مہربانی آپ اور ہیڈک کیور ڈاکٹر سے تیار کرا کر ضرور لیتے آویں۔
مشکورہ ہوں گا پہلے اور اب جو لاویں گے۔ ان کی قیمت تشریف آوری
پر پیش کی جاوے گی۔

باقی بوقت حصول نیاز معروضات عرض ہونگے والسلام
 نگہریں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور
 مورخہ یکم

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآکم
 سلام سنون! والا نامہ آنحضرت شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں
 نے گولیاں مقوی اعصاب معلومہ حسب ارشاد آنحضرت تین روز گزرے ہیں۔
 تو اس طرح سے کھانی شروع کیں کہ نصف گولی ہمراہ چائے میں زیادہ دودھ
 تھا بوقت صبح کھانی شروع کی۔ اسی طرح دو دن کھائیں۔ اس سے معدہ اور معاً
 میں پہلے روز تو کم مگر دوسرے خوب حرارت معلوم ہوئی۔ بلکہ دوسرے روز دو
 مرتبہ کسی قدر سوزش سے اجابت ہوئی اور جسم میں بھی کچھ بخیر معمولی حرارت معلوم
 اور محسوس ہوتی رہی جس سے میں نے کل اور آج گولی نہیں کھائی۔ نیز عرض ہے
 کہ اس کے ہمراہ بادام روغن ایک ایک چھپ پیتا رہا ہوں۔ سوائے حرارت کے
 اور کوئی فائدہ مجھے معلوم نہیں ہوا۔ ارادہ ہے کہ حرارت سے آرام آئے۔ نہ پر
 پھر کسی روز استعمال کروں گا۔ تاہنذا اس سے اعصاب کی کمزوری کو آرام نہیں ہوا

آگے جیسا آپ تحسیر فرماویں۔ اُس پر عمل کروں۔ اعصاب بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ مطلع فرماویں۔

افسوس ہے کہ آپ کے گلے کی شکایت تاہنوز باقی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ اس سے آپ کو آرام عطا فرماوے۔ آمین۔ ثم آمین
امید ہے آپ معززیناں خیریت سے ہوں گے والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا وسلام۔

سیکیم پور جیلڈیا۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۱۲/۴

عزیز القند من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنو! والا نامہ شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں اپنی جسمانی حالت
آپ سے کیا عرض کروں کہ کیسی بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ حالات اپنے یہ ہیں کہ
سابقہ نیاز نامہ میں نے دو دن مقوی اعصاب نصف نصف روزانہ گولی کھانے
کی شکایت آپ سے عرض کی تھی۔ مگر بعد شش شکایت مرقومہ سابقہ پر اضافہ یہ
ہوا کہ زبان کے وسط میں بجانب راست دانتوں کے قریب آبلہ نمودار ہو گیا۔
جو ابھی تک شدت سے تکلیف دہ ہے۔ اس کے دو ہرے تیسرے روز

علاقت مذکور کے علاوہ حلق میں ایسی پھینیاں پیدا ہوتی ہیں کہ لعاب دہن اب
بشدت مشکل فرو ہوتا ہے۔ اور ان کی درد کان تک دودھ کرتی ہے۔ معمولی یونانی دوا
علاج کر رہا ہوں مگر تاہم نوز فائدہ مرتب نہیں ہوا۔ مگر اُمید ہے کہ انشاء اللہ
تعالیٰ آرام کی صورت پیدا ہو جاوے گی۔ لیکن اس وقت ان عوارضات کے
تکلیف معتدبر ہے۔ آپ ہرگز فکر نہ فرمادیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام سونے
والا ہے۔ گو حالات مذکور بوجہ درد مذکور تکلیف دہ ہیں۔ مگر اپنی حالت پر از
اور کم شدگی ہرگز کم نہیں ہے بلکہ پہلے سے افزوں تر ہے۔

پیارے مولوی صاحب! آپ نے دیکھا اور آزمایا ہو گا کہ عوام الناس
نفس کی شکایات سے لبریز ہیں۔ اور ہمیشہ بزرگ لوگ اس کی بڑی مذمت کرتے
چلے آئے ہیں جو واقعی ایک مبتدی کی تخریب کا ایک حربہ عظیم اور دشمن شدید
ہے۔ لیکن آگے چل کر اس کی ماہیت کو بہ نظر غور دیکھا گیا۔ تو یہ حکمت الہی کا نور
اور محنت مفید عطیہ ہے۔ فی الواقعہ نفس وہ نعمت ہے جس کے بجز قیام زندگی محال
ہے۔ اسی کی جانب اللہ صاحب فرقان حمید میں فرماتے ہیں کہ وما خلقت
بذا باطلاً یعنی ہم نے نفس بے سود پیدا نہیں فرمایا میں نے اوپر جا کر اس کی تحمیر اور
اس کے اثرات کو بحشم غور دیکھا جہاں جس انداز سے اسے ہر ایک متنفس اور غیر متنفس
کو سپرد کیا گیا ہے تو میں اس کی مصلحتوں اور خوبیوں سے ششدر رہ گیا۔ بجز
احسن کے میری زبان سے اور کچھ نہ نکل سکا۔ کیونکہ نفس فی الواقعہ ہر ایک

جسم کا رب یعنی پرورش کنندہ ہے اور اسی سے ہر ایک جسم کا قیام اور نمو بلکہ ظہور
 ہے۔ میں نے مشین الہی ہذا کی ابتدا دیکھی اور اُس میں سامان پرورش کی ساخت دیکھی
 اور خوب دیکھی واللہ وہ تو خاص مسئلے الہی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ اسی سے ذات
 پاک کی صفات کا اظہار ہو سکتا ہے اور ہو رہا ہے۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ بعض
 اجسام میں روحانیت غالب رکھی تھی۔ اور بعض میں جسمانیت۔ لیکن یہ
 سب ظہور صفات کی مختلف تدابیر ہیں جن پر کسی چون و چسدا کی
 گنجائش نہیں ہے۔ میں نے یہ دیکھ کر اپنے میں اعتراض مرتسم پایا کہ سب کے سب
 روحانیت سے بریز کیوں نہیں کھٹے جاتے۔ معاً کارکن عظم کی طرف سے مجھے
 حکم آیا کہ اپنی چشم بصیرت یادہ واکر وکہ روحانیت کے سوائے دوسری ہماری
 صفات کیوں معطل رہیں۔ پہ پاگل کی بڑ نہیں ہے۔ بلکہ ایک رانا شہباز کا مشاہدہ
 ہے جو ہرگز غلط نہیں ہے۔ البتہ اس مقام کو کم لوگوں نے دیکھا ہے۔ کیفیات مندرجہ
 نیا نامہ پر اعتراض دل میں پیدا نہ کریں کیسبھی مفصل عرض کر کے اطمینان آنے لیں
 کہ وہوں گا۔ اس قدر تحریر کرنے پر درو نے مجھے بہت ستایا لہذا سلام
 سب کو دعا و سلام۔

بیگم پور جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مورخہ ۱۰/۴/۳۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراہمکم
سلام سنون! میری جسمانی شکایت مرضِ ناعال اسی طرح سے ہے جیسا
میں نے سابقہ نیاز نامہ میں آپ سے گزارش کی تھی۔ مگر یہ ضرور ہے کہ پہلے سے
قدرے آرام معلوم ہوتا ہے۔ تاہم تکلیف سے خالی نہیں ہوں۔ اُمید واثق ہے
کہ اللہ آرام عطا فرمادیں گے۔ فکر پرگز نہ فرمادیں۔ والسلام

بیگم پور جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مورخہ ۱۱/۴/۳۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراہمکم
سلام سنون! کل شام وقت والا نامہ آنحضرت صدر لایا جس میں
آپ نے عزیز کی شادی کے افکار و مضطرب اس قدر تحریر فرماتے ہیں کہ میں
ان کو سکون قلب کے پڑھ نہیں سکا۔ اور آپ کی مضطرب قلبی نے مجھے بھی سخت
مضطرب کر دیا۔

عزیز من! دیکھا یہ شغبات دینا ناپاک کے ایسے ہیں کہ باوجود عزیز کی

شادی کی تقریب آنے کے جو نہایت خوشی کا موقعہ ہے ایسا اُس کو دشوار اور غم انگیز بنا دیا ہے کہ الامان۔ اگر کوئی چیز ہم چو قسم دستیاب نہ ہو تو اُس کے نہ ہونے کا غم جان کھاتا ہے مگر حجب وہ ہیا ہو جاوے تو اُس کے تہیہ اسباب جان مارتے نظر آتے ہیں۔ اس سے بعض حضرات دنیا کو طلاق کہہ کر اس سے الگ ہو گئے اور آرام میں گئے۔ مگر ہمارا نقشہ ہی اور ہے اور اسی وجہ سے شب و روز دنیا کے لکھ کوپ کی آماجگاہ ہیں۔ اللہ رحم کرے۔ میری رائے ناقص یہ ہے کہ آپ گھبراہٹ پر گز نہیں اللہ کا راز ہے۔ بالفعل آپ فریقِ ثانی صاحب کے جواب کا انتظار فرمادیں۔ ممکن ہے اُن کی موجودہ رائے اور ارادہ سے ہمارے حسبِ طلب بات برآمد ہو جاوے اور اُن کے جواب تک تو آپ سکون سے کام لیں۔ اگر آپ مناسب خیال فرمادیں تو ایک خط بہت جلد شیخ صاحب کو تحریر کر دیں جس میں سببِ نصر اللہ کے امتحان کی ضرورت اور اہمیت درج ہو اور شادی کی صورت میں احتمال نقصان امتحان درج ہو۔ شیخ صاحب بھی نصر اللہ کے خاص بہتری طلب اور خیر خواہ ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ بالفعل ارادہ شادی کو ملتوی فرمادیں اگر یہ تجویز کارگر نہ ہو تو پھر آپ پشاور وغیرہ میں جہاں آپ اپنا فائدہ خیال فرمادیں مقام شادی پسند فرمادیں اور اُس کا سامان اور تہیہ فرمادیں۔ لیکن اگر یہ تجویز آپ پسند نہ فرمادیں تو جیسا آپ مناسب خیال فرمادیں اُس کے سامان اور تیاری کی وجہ و جہت فرمادیں۔

مرض سے مجھے اب معتد بہ آرام ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بقایا مرض جلد
رفع ہونے کو ہے۔ والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تبحم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز بشارت صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ جو تاریخ
شادی مقرر ہوئی ہے۔ اس میں اب گنجائش چون چہا ہرگز نہیں ہے۔ از آنکہ
وہ جس طرح پر راضی ہوں ہم کو اس میں اعتراض ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو ان
لڑکی والدین کے گھر میں والدین کے لئے وبال جان ہوا کرتی ہے۔ لیکن اس کے
میرے دل میں عزیز نصرا اللہ کی حالت کی طرف غور سے دیکھنے پر ایک ہر اس عظیم
برپا ہونا ہے۔ کیونکہ عزیز کا دماغ جیسا کہ آپ جانتے ہیں مرض سے کثرت خون
کا اخراج ہو کر کمزور ہو چکا ہے۔ اور کمزوری مذکور کی حالت میں کام منصبی اور تباری
امتحان کی محنت کو تو اللہ کے فضل خاص سے عزیز بوجہ احسن نبھائے جاتا ہے مگر
اہلیہ کی خدمات کا جب عزیز پر زور پڑا تو کیا بنے گا۔ واللہ میں اس سے میں

ایک ہر اس عظیم اپنے دل تحیت میں پاتا ہوں۔ مگر کیا کیا جاوے وقت آنے پر
 دیکھا جاوے گا۔ میں اس قدر تحریر کر چکا تھا کہ عالم بالاسے ایک زبردست
 تحریک نے نزول فرمایا کہ وقت آنے دو سب امور اور اس کے ماوا۔
 ہماری بد قدرت میں ہیں۔ اس سے گونہ تسکین پیدا ہوئی۔ لہذا میں مضمون
 مذکور کو ختم کرتا ہوں۔ امر مذکور کو جو میرے دل میں ایک طلاطم افکار پیدا کر دیا
 تھا۔ ذات الہی کے حکم پیغام مذکور کے بھروسہ پر چھوڑتا ہوں۔ وقت آنے پر
 دیکھا جاوے گا۔

آپ نے اپنے والانا مہ میں ہمارے سب افراد کفیدہ کو تقریب سعید
 شادی پر مدعو فرمایا ہے۔ لیکن گزارش ہے کہ ایسا ہونا مناسب نہیں ہے۔
 البتہ بشرط صحت جیسے بھی بن پڑے گا نیا ذمہ اور عزیمت ضرور معاہدات شمولیت
 تقریب حاصل کرنے کی سعی بلیغ کرتے ہوئے وقت پر حاضر ہو جاویں گے۔
 اس وقت میری صحت خراب ہے اور خون کی خرابی کی شکایت ہے۔
 انگریزی دوائی سار سپر بلاپی رہا ہوں۔ دیکھئے نتیجہ کیا برآمد ہو۔ مگر تکلیف میں
 ضرور ہوں۔ آپ کے فکر علالت نے مجھے علاوہ اس کے مضمل کر رکھا ہے۔ حیران
 ہوں کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔ اللہ کی ذات پاک پر بھروسہ اور
 توکل ہے اس لئے چنناں فکر نہیں ہے۔ آپ اپنی حالت سے بواپسی ڈاک
 مطلع فرماویں کہ اب کیا حال ہے۔ مجھے آپ کا سخت فکر و امن گیر ہے۔

آپ فکر نہ فرمادیں وقت پر انشاء اللہ تعالیٰ سب کام سہرا انجام ہونے والے
ہیں ان میں ہرگز اٹکاو نہیں ہوگا۔ اللہ سے یہی امید ہے والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا وسلام۔

بیگم پور جٹہ بابہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲/۴/۲۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرزا حکیم
سلام سنون! والانا مہ آغزیز بشارت صدور شکر یہ ہے۔ واللہ حبیب
میں نے جناب بے بے صاحبہ کی بیماری بوا میر کا حال آپ کے سابقہ فالنامہ سے
پڑھا ہے۔ اپنے دل میں پورا افسوس ایسا نکد پیدا ہوا ہے جو تحریر سے بیرون
ہے۔ خدا کرے کہ اس موزی مرض سے جلد آرام ہو۔ آمین۔ میرے خیال میں اگر
ابھی اس کا کما حقہ علاج کیا جاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ کلی آرام کی امید واثق
ہے۔ دعا ہے کہ شافی مطلق ان کو جلد آرام اور شفا عطا فرماوے آمین۔
تاہم آپ میری طرف سے اُن کی عیادت فرماتے ہوئے حالات سے
جلد مطلع فرما کر مشکر فرمادیں۔

انشاء اللہ تعالیٰ میں اور محمد علی حاضر ہونگے۔ مگر شادی سے فراغت

پر میری واپسی بہت جلد ہوگی کیونکہ یہاں ضرورت ہے۔ نیز موسم بہت گرم ہوگا۔ مجھے حیرت ہے کہ باوجود اس قدر سہل کرنے کے آپ کو غوطہ سے تاہنوز نجات نہیں ملی۔ اطباء اس کی کیا تشخیص کرتے ہیں دعا ہے کہ اللہ آپ کو اس سے آرام عطا فرمادے۔ آمین۔ میں اپنی حالت آپ سے کیا عرض کروں۔ آپ کی مقوی اعصاب گو لی کھانے پر جو تحریک خون پیدا ہوئی۔ اس سے ابھی تک مجھے نجات نہیں ملی۔ میں اس کے علاج کی خاطر انگریزی سارپیریل پی رہا ہوں۔ اس کو پیتے آج آٹھواں روز ہے۔ قد سے آرام معلوم ہوتا ہے۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہے۔ اُمید بہتری ہے۔

میری عینک بہت کمزور ہو گئی ہے جس سے تکلیف ہے۔ ارادہ کرتا ہوں کہ ماہِ محال کے خاتمہ کے قریب لاہور جا کر امتحان نظر کر اگر عینک خریدوں۔ سردار شورا ج سنگھ صاحب میرے ہمراہ ہوں گے۔ اس سے فارغ ہو کر پھر واپسی کا ارادہ ہے۔ آپ عزیزان ناصر اور کشور سے فرمادیں کہ آپ کی کامیابی امتحان پر میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ اگر آپ ضیافت کھلانے کا ارادہ کریں گے تو میں کھانے کے لئے تیار ہوں۔

اُمید ہے اور خدا کرے کہ آپ اور بے بے صاحبہ بخیریت اور

بہ صحت ہوں۔ والسلام۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآۃ

سلام سنون! والانا مہ العزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں
جواب والانا مہ جلد اس وجہ سے آپ کے عرض نہ کر سکا کہ میں انوار گزشتہ کو
بیمار ہو گیا۔ جس سے اب تک مکمل نجات نہیں ملی۔ مرض یہ ہے کہ بروز مذکور میں
در شکم سے جس سے عمر بھر کبھی سابقہ نہیں پڑا تھا۔ درد کے علاوہ قے بھی ہمراہ
تھی۔ چند قے ہو کر یہ تو بند ہو گئیں مگر در شکم باقی رہی۔ پھر دوائی کھانے سے
اسہال ہوتے رہے جن کا لیا یا کل بھی موجود تھا۔ شکریہ ہے اب آرام معلوم ہوتا ہے
مگر تاہنوز طبیعت بالکل صاف نہیں ہے۔ کیونکہ قدرے نفخ موجود ہے تاہم
اللہ سے امید ہے کہ بتدریج آرام ہو جاوے گا۔ میں کیا عرض کروں اب یہ
زندگی تو میرے لئے وبال جان بنی ہوئی ہے۔ کبھی بھی تو وقت آرام سے نہیں گزرتا
کبھی کوئی شکایت جسمانی آدبائی ہے اور کبھی کوئی۔ نہ یہ خواب ختم ہوتے ہیں۔
اور نہ سہنے بند ہونے میں آتے ہیں۔ میں دیر سے گھر میں بند ہوں۔ اور اب
بہت وقت پہلے سے اداس ہوں۔ لہذا دیر سے ارادہ کئے ہوئے تھا، کہ
چند روز کے لئے مسیحا لندھرا لاہور ہو آؤں۔ تاکہ طبیعت کچھ ہل جائے۔ مگر اب
مزدوری جسم میں اس قدر ہے کہ بغیر سخت بیٹیا بھی محال ہو رہا ہے۔ تاہم میرا

ارادہ ہے کہ بصورت کلی آرام ہونے کے جس کی اُمید و اُتق ہے پرسوں بروز
 شنبہ بتاریخ یکم ماہ مئی صبح کی گاڑی سے جالندھر چلا جاؤں اور پھر وہاں سے
 یہ ہمراہی شورا ج سنگھ صاحب وغیرہ لاہور پہنچوں۔ اور اگر ہو سکے تو عینک خرید
 کروں اور پھر واپس آجاؤں۔ ابھی تک میں آپ کے اس ارشاد کی تعمیل نہیں
 کر سکتا کہ کس روز ہم لاہور پہنچیں گے۔ البتہ جالندھر پہنچ کر میں ضرور عرض کرنے کی
 سعی کرونگا۔ جس کے مطابق آپ لاہور شریف لا کر مشکور فرماویں۔ اور بشرط امکان
 خرید عینک میں آپ امداد فرماویں۔

مجھے بے بے صاحبہ کی علالت کا تاہنوز بہت فکر ہے اللہ اُن کو آرام عطا
 فرماوے۔ خدا کرے کہ آپ کی غوطہ زنی بند ہوگئی ہو۔ حیران ہوں کہ یہ کیا مرض ہے
 چونکہ عنقریب ملاقات ہونے والی ہے لہذا باقی امور بالمشافہ عرض کئے جاویں گے
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنتیاد۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخ ۵/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مراد بیگم
 سلام سنون! میں سفر معلومہ اور جالندھر سے کل واپس آیا ہوں عینکوں
 کی نسبت تو یہ سفر سہولت ناکام رہا۔ کیونکہ جدید عینکیں سابقہ مستعملہ عینکوں سے

سے بدتر اور خراب تر ہیں۔ ہرگز کام آنے کے قابل نہیں ہیں اور میں نے انہیں پھینک دیا ہے۔ افسوس ہے کہ آپ صاحبان کو میں نے تکالیف دیں مگر

بے سود۔

شملہ سے بٹ صاحبان کا خط مجھے کل پہنچا ہے جس میں وہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ ہم ایام تاجپوشی میں یہاں یعنی نیا زمند کے پاس آنے والے ہیں۔ میں نے ان کو تحریر کیا ہے کہ لاہور مولوی صاحب یعنی آنحضرت مجھے ملے تھے اور انہوں نے یعنی آنحضرت سے فرمایا کہ ۲۲ ماہ حال کو عزیز نصر اللہ کی شادی مقرر ہو چکی ہے اور میں اپنے احباب کے زمرہ میں شامل سے بٹ صاحبان یعنی آپ کو تقریب مذکور پر مدعو کرنے والا ہوں۔ لہذا میں نے آپ کو تحریر کیا ہے کہ وہ آپ کو ضرور مدعو کرینگے۔ آپ اب غور کر لیں کہ قریب وقت میں کیا آپ دو مرتبہ رخصت لے سکتے ہیں۔ اگر مل سکے تو بہتر ورنہ آپ تحریر فرما دیں کہ بصورت ایک مرتبہ رخصت ملنے کے آپ یہاں آنا پسند کرینگے یا گوجرانوالہ جانا۔ گوجرانوالہ میں انشاء اللہ تھانے میں بھی موجود ہوں گا۔ میں نے تاکید کی ہے کہ وہ جلد جواب ارسال کریں۔ اندر میں حالات آپ ان کو جلد دعوت کے کارڈ ارسال فرما دیں۔ آپ اپنی اور بے صاحبہ کی حالت سے مطلع فرما دیں امید ہے بہتر ہوگی۔

د اسلام

مگر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام مستون! خدا کرے کہ آپ اور بی بی صاحبہ خیریت ہوں۔ کل بروز اتوار لڑاکہ شکر

معہ اہلیہ پیش میاں تشریف لائے اور آپ کے مدعو فرمائے بشمولیت بہ تقریب سعید

شادی عزیزم نصر اللہ صاحب بہت خوش تھے اور اپنا حتمی ارادہ ظاہر کرتے

تھے کہ ہم سب جن کو مدعو کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲ ماہ حال کو دس بجے

دن کے گوجرانوالہ بالفور ہو جاویں گے اور دوسرے روز یعنی ۲۳ کو ۲ بجے بعد

دوپرواں سے واپس ہونگے۔ مجھ سے انہوں نے یہ امراد کہا کہ آپ مولوی صاحب

یعنی آنقرین کی خدمت میں یہ تاکید بذریعہ نیاز نامہ عرض کروں۔ کہ ان کے فروکش

ہونے کے لئے خاص علیحدہ مکان تجویز فرماویں جس میں سب افراد بہ آسانی رہ سکیں

اور اس میں کوئی دیگر مہمان نہ ہوں کیونکہ ان کے ہمراہ مستورات ہوں گی۔ وہ

اس بات پر بخوشی اصرار کرتے تھے کہ کیا اچھا ہوا اگر مولوی صاحب ان کی دختر

بی بی تاج کور کو جو جھنگ میں اپنے شوہر ڈاکٹر جوتی پرثا صاحب روتنا ہیلتھ

آفیس جھنگ کے پاس ہے تقریب مذکورہ پر مدعو فرماویں۔ لہذا مناسب ہے

کہ آپ بدین نیاز نامہ بذریعہ ایک والا نامہ ڈاکٹر صاحب کے نام جھنگ

ارسال فرماویں تاکہ وہ بھی تقریب سعید کی شمولیت حاصل کر سکیں۔

میں اور کیا گزارش کروں اپنے افکار آپ ہر دو صاحبان کی صحت کے

متعلق بہت ہیں۔ نیز آپ کے اخراجات کا بھی بہت فکر ہے لیکن قبل ازیں کسی بارگاہ سے اس کا اطمینان دلایا جا چکا ہے۔ لہذا موجودہ حالت کا چندان فکر نہیں معلوم ہوتا۔ بعد ازاں دیدہ یافتہ کہ اللہ صاحب کس نہج سے انتظام فرماتے ہیں۔

نیز عرض ہے کہ حسب ارشاد آنحضرتؐ میں اور عزیز محمد علی عینی مہمند انشاء اللہ تقاضے ۲۱ ماہ حال کو بذریعہ فرنیئر میل صبح کو جالندھر سے سوار ہو کر دس بجے دن سے پہلے گوجرانوالہ آپ کی خدمت میں پہنچ جاویں گے۔ اور ہمارے ہمراہ سپر خور و سردار کیسر سنگھ صاحب یعنی شراج سنگھ معہ اپنے عیال کے ہونگے۔ ہم گوجرانوالہ گاڑی سے اترینگے لیکن وہ سیالکوٹ کو اپنے رشتہ داروں کے ہاں چلے جاویں گے مگر دوسرے روز دس بجے دن کے قریب یہ سب لوگ گوجرانوالہ آپ کے در و دولت پر حاضر ہو جائیں گے۔ آپ براہ مہربانی ان لوگوں سے علیحدہ مکان میرے لئے تجویز فرماویں میرے لئے کسی اچھے اور پر تکلف مکان کی ہرگز ضرورت نہیں ہے بھولی جھونپڑی کافی ہوگی لیکن ضروری ہے کہ سب علیحدہ اور تنہائی میں ہو۔ اس وقت بہ تقاضائے اپنی حالت کے دل میں جوش پیدا ہو رہا ہے کہ آپ سے بعض رموز روحانی جو اپنی حالت ہیں اور جن میں مقیم ہوں عرض کر دوں۔ لیکن قرب ملاقات کے پیش نظر میں اس کو اس وقت پر چھوڑنا ہوں۔ آپ

بدین نیاز مانہ اپنی اور بے بے صاحبہ کی خیریت مزاج سے ضرور بالضرور
مطلع فرمادیں۔ مشکور ہو نگا۔ والسلام
بے بے صاحبہ اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۶/۵/۳۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صمدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں
انشاء اللہ تعالیٰ حاضر خدمت اقدس ہونے کے لئے تیار ہوں اور ۲۱
ماہ حال کہ فرنیٹر مہل سے معہ عزیز محمد علی ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔ شہزاد شنگھ
جیسا کہ میں نے سابقہ نیاز نامہ میں گزارش کیا تھا اور ہمراہ ہوں گے۔
اندریں حالات آپ کا لاہور اُس روز میری خاطر تشریف لانا محض تکلف
ہے۔ درآں حالانکہ آپ کو فرصت بھی نہیں ہے۔ میں اپنی حالت کیا
گزارش کروں۔ صحت جسمانی کے لحاظ سے میری حالت ناگفتہ بہ ہے۔
گر می موسم پیدا ہو کہ پیاس بعد دوپہر زیادہ لگتی ہے اور متواتر پانی پیاجاتا
ہے مگر اس سے نہ بھوک لگتی ہے اور نہ کھایا جاتا ہے اور رات آخری

جستہ کچھ نفع ہو کہ فم معدہ میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ کئی روز سے یہی وطیرہ چلا آتا ہے اور جسمانی کمزوری روز افزوں ہے۔ واللہ اگر آنحضرت کے صاحبزادے صاحب کی تقریب شادی کی بجائے اور کسی صاحب کے ہاں ایسی تقریب ہوتی اور ہر چیز وہ مدعو کرتے میں عیاذاً باللہ کبھی جانے کا ارادہ نہ کرتا کیونکہ بالکل جسم میں ہمت نہیں پاتا ہوں۔ امید ہے کہ بحالات مذکور آپ مجھے بعد فراغت از رسومات شادی جلد واپسی کی اجازت مرحمت فرما دیں گے۔ کیونکہ اندیشہ ہے طبیعت زیادہ بیمار نہ ہو جاوے آپ نے جو میری ناکارہ مدد کا والا نامہ میں ذکر تحریر فرمایا ہے۔ مجھے اس سے بدیں وجہ ذکر کرتے ندامت ہوتی ہے کہ جو کچھ میں چاہتا تھا اس قدر موجودہ کم استطاعت سے آنحضرت کی مدد نہیں کر سکا۔ میں آپ کی اور بے بے صاحبہ کی علالتوں سے سخت مضطرب اور متفکر ہوں۔ اللہ آپ کو آرام عطا فرماوے۔ آمین۔ مجھے بٹ صاحبان کا چند روز ہوئے تو خط آیا تھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ وہ ۱۱-۱۲ ماہ حال کو یہاں آنے والے تھے۔ مگر عزیز نصر اللہ کی تقریب شادی کی ثوابیت کی خاطر نہ آسکے مگر گوہر انوالہ ضرور ہوں گے۔ مجھ سے میری گوہر انوالہ کو روانگی کی تاریخ دریافت کرتے تھے۔ تاکہ ہمراہ چلیں۔ مگر میں نے اس کا مصلحتاً جواب تحریر نہیں کیا تاکہ میں اکیلا ایک روز پہلے جاسکوں۔ خدا کرے آپ خیریت سے

ہوں۔ والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۰/۵/۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد
سلام سنون! میں آپ سے رخصت ہو کر جالندھر سٹیٹن پر پہنچا۔
تذیرے استقبال کے مفصلہ ذیل اشخاص موجود تھے
کل جالندھر سے آتے وقت راستہ میں مجھے درد شکم ہوتی رہی۔
مگر شکر ہے کہ گھر آکر آرام ہو گیا۔ اب اچھا ہوں۔ آپ نے جو عنایات
گوبرانوالہ مجھ پر مبذول فرمائیں۔ اُن کا بہت بہت شکریہ ہے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۳/۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراہم

سلام سنون؛ والاناہ آن عزیز کل شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے اللہ

والاناہ مذکور کے مضامین نے مجھے دریائے افکار میں غرق کر دیا کیونکہ ادائیگی
قرض طالب موجودہ حالت میں ایک فکر افزا معاملہ ہے۔ اس کے علاوہ

عزیزہ نسیم کی شادی کی تجویز اور بار ہے۔

لہذا گزارش ہے کہ ادائیگی قرض کا معاملہ اہم تو ہے پس میں اس کے

لئے عرض کرنا ہوں مگر یاد رہے کہ میری عرض کو ہرگز آپ سرسری خیال نہ

فرماویں اور آپ اس پر مدت العمر کا بند رہیں۔ اور حتی الامکان ناغہ سے

پرہیز کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے اثرات سے جو فضل الہی پر مبنی ہیں

آپ ہرگز ہرگز انشاء اللہ تعالیٰ مالی حالت میں کبھی کمزور نہ رہیں گے۔ ضرور

اور لا بد ہے کہ ذات الہی آپ کو ہمیشہ فراخ دست اور فارغ البال رکھینگے

اور جو بار اس وقت ہیں۔ اللہ ان سے بطریق احسن فارغ فرما دیں گے

ناکید اکید ہے۔ وہ وظیفہ مجرب ہے جو کبھی آپ کو مدت ہوئی ایک

ضرورت پر مبتلا یا گیا تھا۔ جس پر آپ کے کار بند ہونے پر اللہ نے فضل فرما

دیا تھا۔ آپ روزانہ اس کو یہ یقین وقت جس کو آپ مقرر کریں گے۔

ایک ہزار مرتبہ یہ توجہ کامل پڑھا کریں۔ اگر جناب بے بے صاحبہ بھی اس کو ویسی شرائط سے پڑھا کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلد موثر ہوگا۔ آپ اس کو آئندہ جمعرات اور جمعہ کے مابین رات سے شروع فرمادیں۔

باقی دعا عزیزہ نسیم کا معاملہ۔ دیکھو اللہ اس کو بھی خوش اسلوبی سے مہر انجام فرمادیں گے۔ چنداں مقام فکر نہیں ہے۔

اب مزید تحریر کی باتھیں سمجھت نہیں ہے ورنہ دل خزان الہی سے بھرا ہوا ہے۔ دل چاہتا ہے کہ ان کو تحریر کے ذریعہ آپ کے پیش کردہ۔ مگر سمجھت نہیں۔ لہذا سلام۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹیاں۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۱۲/۳۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد

سلام سنون! والانا مہ آغزینہ کل شرف صدور لایا۔ جس میں

مژدہ تشریف آوری بناریخ۔ ارمہ حال بوقت صبح درج تھی۔

خوشا وقتے و خورم روزگاری کہ یارے بر خور واذ وصل یارے

میں اُس روز بوقت مذکور آپ کے انتظار میں حثیم بڑا ہفت نظر ہوں گا۔
 ذات الہی آپ کو وقت معینہ پر تشریف اذانی فرمانے کی توفیق اور
 استطاعت عطا فرما دے۔ آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔ ہڈک کبیر ضرور جیتے
 آویں سابقہ خاتمہ پر ہیں۔ عزیزہ نصر اللہ صاحب کا والا نامہ چند روز ہوئے
 ہیں تو مجھے لاہور سے آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیزہ نے اپنی اہلیہ
 صاحبہ کی طبیعت کا جائزہ لے کر ادائیگی ضیافتوں کے لئے اپنے ارادے
 بیک تحریر فرمائے ہیں۔ گو مجھے بہت اطمینان تو گیا ہے مگر تجربات زمانہ
 سے پورہ پورہ مطمئن نہیں ہوں۔ کیونکہ دنیا داروں کا وعدہ ایفا سے کسی
 قدر بعید ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی وقت کے لحاظ سے عزیزہ کو خوش کرنے
 کے لئے عزیزہ کے رفیق نے ہاں سے ہاں ملا دی ہو۔ اور وقت آنے پر
 کفایت شعاری پر نظر ہو۔ اچھا ہو کہ وقت آنے پر آزمایا جاوے۔
 تاکہ شبہات رفع ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا۔ والا نامہ سے
 میں یہ پڑھ کر کہ آپ کی کمی جو خرافات دنیاوی سے ظہور پذیر ہو گئی تھی۔
 اب روبہ کمی ہے اور صورت اصلی بحال ہے۔ میں خوش ہوا ہوں۔ اور
 دعا ہے کہ اللہم زدہ فرد۔

میں اپنی حالت کیا گزارش کووں۔ واللہ اندرون اور بیرون صرف
 ذات واحد کے بجز اور کچھ نہیں سوچتا اور نہ نظر آتا ہے۔ میں آپ سے

سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ اب اللہ کا لفظ یا اللہ کا خیال گناہ اور شرک معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب سب کچھ ذات واحد ہے تو اس میں کسی قسم کا تعین کرنا ارتکاب گناہ کبیرہ اور خلاف اصلیت نہیں تو اور کیا ہے۔ کس قدر جرم ہے کہ اصلیت کچھ نظر آتی ہو اور اس کو کہا کچھ جاوے۔ آپ قیاس فرما سکتے ہیں کہ اب رسمی اور جاہلانہ عبادت مجھ سے سرزد ہونی بہت مشکل ہے۔ تو بہ تو یہ اب کروں تو کیا کروں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

باتیں تو قابلِ عرض بہت ہیں مگر چونکہ آپ تشریف لائے ہیں۔ لہذا بالمشافہ عرض کی جاویں گی۔ والسلام
مگر میں اور عزیزوں کو دعا وسلام۔

بیگم پور جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ جب سے

آپ تشریف لے گئے ہیں میں سینہ کے پھوٹے سے تنگ رہا ہوں وہ ابھی

تک موجود ہے مگر دو چار روز تک اس کے مندل ہونے کی اُمید کی جاتی ہے

راضی برضا اور خوش ہوں۔ اس کے علاوہ تنفس کی شکایت بوجہ مرطوب ہونے
 ہوا کے چند روز سے نمودار ہے جو واقعی تکلیف دہ ہے۔ مگر میگزرد و خوش
 گذرد۔ عزیزہ بے بے صاحبہ کی علالت اور عزیزہ نصر اللہ کی شکایت برآمد خون
 سے مجھے بہت فکر پیدا ہوا ہے۔ آپ بے بے صاحبہ کی میری جانب سے عیادت
 فرماویں! اور حالات سے مفصل مطلع فرماویں۔ عزیزہ کی برآمدگی خون کچھ کچھ مدت
 بعد میرے خیال میں علالت صحت ہے از آنکہ خراب کا اخراج ضروری ہے۔
 عدم اخراج کی صورت میں اور بیماری اور نقص کا احتمال ہے۔ یہ اخراج چنداں
 مقام فکر نہیں معلوم ہوتا۔

جناب بے بے صاحبہ اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹیاں۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۰/۵/۳۰

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! میں کئی روز سے آنحضرت کو نیا زمانہ ارسال نہیں کر سکا جس
 کی وجہ میری غفلت نہیں بلکہ بیماری ہے۔ تنفس سے تو قدرے آرام ہے لیکن سینہ
 پر پھنسیوں کی برآمد اور ان کے زخموں نے مجھے تنگ کر رکھا ہے۔ پہلے منزل ہو

جلتے ہیں تو دوسرے اور نکل آتے ہیں۔ پہلے تو میں صرف مرہم لگانے پر اکتفا کرتا تھا۔ مگر اب سمجھ میں آیا کہ ان کی برآمدگی سرسری نہیں ہے۔ بلکہ یہ خون کی خرابی سے برآمد ہوتے ہیں۔ لہذا میں نے کل سے انگریزی دوائی سارپیرلا پینا شروع کیا ہے۔ زیادہ تکلیف یہ ہے کہ سینہ پر کپڑا نہیں رکھا جاتا۔ اور اگر رکھوں تو باندھا نہیں جاتا۔ واللہ گوناگوں عذاب زندگی ہے۔ عرصہ ایک ماہ سے بعد اب مذکور گرفتار ہوں۔ امید ہے ثانی مطلق عنقریب آدم عطا فرما دیں گے۔ گو بارشیں خوب ہو رہی ہیں مگر بعض وقت کا جس ہرگز ایک کافر کی نزع سے کم نہیں ہے۔ انشاء اللہ ایں ہم خواہد گذشت۔ بیماری اور کمزوری کی وجہ سے مجھ پر اس کا خاص اثر ہے اور یہی وجہ میری مزید شکایت کی ہے۔

مجھے کچھ معلوم نہیں کہ آج کل آپ کی اور بے بے صاحبہ کی حالت جسمانی لحاظ سے کیسی ہے۔ اگر براہ مہربانی اس سے مطلع فرماویں۔ تو میری مشکوری کا باعث ہوگا۔

پرسوں مجھے عزیز نصر اللہ صاحب کا خط لاہور سے بغرض دریافت میرے حالات کے مجھے پہنچا تھا۔ اور میں بوجہ تکلیف مذکور ان کو علیحدہ خط نہیں تحریر کر سکا مگر امید ہے کہ عزیز کل کو حسب عادت آپ کی خدمت میں ضرور حاضر ہوگا تو آپ میرا سلام اُن کو فرما دیں۔ اور نیز حالات سے اُن کو مطلع کر دیں۔ خدا کہے کہ آپ معہ عزیزاں خیریت ہوں۔ والسلام۔ گھر میں اور حیلہ عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یار۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ سب سے زیادہ فکر مجھے آپ کے مرض پیش کا ہے اذ آنکہ یہ بڑا موزی اور تکلیف رساں مرض ہے۔ خدا کرے کہ آپ کو اس سے آرام ہو گیا ہو۔ براہ مہربانی بدین نیاز نامہ ہذا طبیعت کے مفصل حالات سے مطلع فرماویں۔ بہت مشکور ہوں گا۔ میں تاہنوز پھوڑوں کی تکالیف میں مبتلا ہوں اذ آنکہ بوڑھے کا زخم جلد مندمل نہیں ہوتا اور جو تاہنوز پختہ نہیں ہوتے وہ پختہ نہیں ہوتے۔ سارے پیر لایسے سے گو اور جدید نکلنے تو بند ہو گئے ہیں مگر سابقہ پھوڑوں سے ابھی مکمل آرام نہیں آیا۔ گو رو بہ صحت ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جاوے گا۔ مگر امید ہے، کافی وقت کے بعد۔ یہ بھی یار کے کرشمات عنایات ہیں۔ کیونکہ زندگی مستعار کے یہ پھیکا کرنے والے اور اس سے سیر کرنے والے ہیں۔ گو یہ حالت پہلے سے مکمل حاصل ہے مگر یار دانا کامل ہے۔ اس نے حالت مذکور کو مستقیم کرنے کے لئے یہ اور ایسی تکالیف کا سلسلہ جاری فرما رکھا ہے اور اسی وجہ سے یہ عنایات پیاری معلوم ہوتی ہیں۔

میں کیا گزارش کروں کہ اب کیا حالات ہیں۔ واللہ حضرت مرتضیٰ علیہ السلام

کافر مودہ کہ لو کشف العظام زد دت یقیناً مدت سے اپنا حقیقی شمار
 اور لباس ہے۔ میں خواہ کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ کتاب کسی صاحب کی پڑھوں
 وہ میرے علم بیرونی اور اندرونی میں ہرگز اضافہ نہیں کرتی۔ بلکہ پایا جاتا ہے۔
 کہ وہ صاحب میرے رسیدہ اور طے شدہ مقامات تک پہنچنے کی سعی کر رہا ہے۔
 مگر افسوس ہے کہ تاہنوز مقامات اخیر سے بے خبر ہے۔ اب جملہ کتب بہ لحاظ
 مذکورہ باز یحیہ اطفال معلوم ہوتی ہیں۔ اور اپنی حالت پر استقامت کرتے ہوئے
 اُن کو دیکھنے کو دل نہیں چاہتا۔ اب اکثر کتب مذکورہ کی دہی کی بھی فاتحہ خوانی
 ہو گئی ہے۔ البتہ اپنی کتاب ایک ایسی ضخیم اور ناپید اکنار سمندر سے جس کی
 تھانہ ملنی سخت دشوار ہے اور اب اسی میں انہماک کامل ہے اور اسی میں لطف
 اندوزی ہے۔ یہ ایسی دلربا اور پاک حالت ہے کہ تمام خس و خاشاک بغیر کوڑا کر
 نابود کر دیتی ہے جس سے راحت ستقیم اور کامل مسلط ہو کر یار و دربر بلکہ یار ہی یار
 نظر آتا ہے اور زیر و زبر اور بیرون اندرون اس کے بحر اور سب معدوم ہوتا
 ہے۔ میں اور کیا گزارش کروں۔ واللہ یہ حال ہے جو قال سے بہت بعید تر
 ہے۔ چوں من شوی بدانی ۔

مخدا کرے کہ آپ خیریت سے ہوں اور مجھے افکار سے نجات ملے۔ جلد
 مطلع فرما کر مشکور فرماؤں و السلام۔
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۴/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراہکم
 سلام سنون! والانا مہ ان عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ الحمد للہ
 کہ اللہ نے آپ کو بیماری سے صحت عطا فرمائی۔ ہزاروں ہزار شکر ہے۔ دعا
 ہے کہ اللہ آپ کو ہمیشہ ہمیشہ صحت مکمل نصیب فرمادے۔ آمین۔
 عزیز نصر اللہ کی نسبت جیسا کہ آپ نے اُس کے حالات تحریر فرمائے
 ہیں مجھے بہت فکر پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ اخراج خون بے انداز سے قبل ازیں
 اُس کا دماغ خالی ہو چکا ہے۔ اب کھم کی محنت اور پڑھائی کی دماغ سوزی
 اُس پر اور ختم کر رہے ہیں۔ اندر میں حالات اگر مناسب وقت پر رخصت لے
 لی جائے تو کیا مضائقہ ہے۔ آئندہ آپ مالک ہیں۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ
 آپ عزیز کی صحت کی جانب توجہ خاص مبذول رکھیں۔ اب میں اپنی حالت
 گزارش کرتا ہوں کہ پچھڑوں سے میں عرصہ ڈیڑھ ماہ سے تنگ رہا ہوں۔
 اس اثنا میں خون کی صفائی کی غرض سے میں نے ایک شیشی سار سپر بلا کی پی
 جس سے علاوہ تکلیف، مذکور مجھے اس قدر نہیں پیدا ہوا کہ الامان۔ اب اس
 پر بادام روغن بھی بریکار ہے۔ اس سے گونا گون تکلیف ہے۔ بھوک اور نیند
 بند ہے۔ طرح طرح سے تدابیر دفع میں کر رہا ہوں۔ امید ہے اللہ آرام

عطا فرما دیں گے۔

میں اور بہت کچھ عرض کرتا مگر کمزوری سبب سے مانع ہے۔
اب اور بھوڑے تو اچھے ہو گئے ہیں۔ مگر ایک باقی اور زیر علاج
ہے اور قریب اندمال ہے۔ امید ہے دوسرے تیسرے روز تک آرام
آجائے گا۔ والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرہم
سلام سون ! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔
میرے بھوڑوں کے زخم اندمال پذیر ہو چکے ہیں اور میں نے کل سے ان
پر مرہم لگانی بند کر دی ہے۔ اس پر اللہ کا ہزار ہا شکر ہے۔ لیکن
تاہنوز کمزوری اور بھوک کا نہ لگنا اور قبض جو سادہ پیرایا کے استعمال سے پیدا
ہوئے تھے باقی ہیں جن سے تکلیف ہے تاہم امید آرام ہے۔

عزیز نصرا اللہ کی صحت اگر خراب ہے تو اس کو ضرور رخصت دلو

دیویں اگر عزیز پیاور جانے کا عزم کرے تو مناسب تر ہے اس سے
 ایک تو ساس صاحبہ اور اُس کے وارثان کی دلجوئی اور دوسرے تفریح
 اُمید ہے عزیز کے مزاج بحال ہو جاویں گے والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد
 سلام سنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدر دلایا۔ شکریہ ہے۔
 آپ آغاز ستمبر میں یہاں تشریف آوری کا ارادہ تحریر فرماتے ہیں۔
 بسم اللہ آپ ضرور تشریف لادیں۔ چشم براہ منتظر ہوں گا۔ لیکن اس
 قدر عرض کرنا بغرض اطلاع ضروری ہے کہ شملہ سے دوست تحریر فرماتے
 ہیں کہ ہم ارادہ کرتے ہیں کہ ستمبر کو یہاں پہنچیں گے۔ لہذا عرض ہے کہ اگر
 آپ اُن کی عارضی میں یہاں تشریف لانے کا ارادہ اور پسند فرماویں
 تو ایام مذکور میں تشریف لے آویں۔ ورنہ مہفتہ بعد تشریف لے آویں
 تو بہتر ہے۔ جیسا آپ پسند فرماویں وہی بہتر ہے۔

عزیز نصر اللہ صاحب پشاور بیمار پرسی کی غرض سے گئے ہوئے ہیں۔
 اللہ بیمار کو آرام عطا فرماوے اور عزیز خیریت سے واپس آوے آمین
 میں اپنے حالات آپ سے کیا گزارش کروں۔ ناسازی طبع سے ناگفتہ
 بہ ہیں۔ کمزوری میں اور قیض بے حد ہے۔ دال گوشت اور ہم جو قسم اشیاء
 مضر ثابت ہو رہی ہیں۔ بھڑی ملتی نہیں ہے۔ جس سے اذالہ تکلیف
 نہیں ہوتا۔

واللہ اب زندگی جہانی نہایت شاق ہے۔ البتہ انہی تکلیف
 کی زد سے بچنے کے لئے میں روحانیت اور معدومیت میں اوقات
 گزارتا ہوں۔ ان اوقات میں میں نہیں ہوتا اور میں معدوم ہوتی ہے۔
 تو اس سے کیا۔ امید ہے آپ معاملہ ۱۹ ستمبر کے بعد کی زیر تجویز کو بوجہ حسن
 اور خوش اسلوبی سے سرانجام فرمادیں گے۔ اللہ آپ کی مدد فرمائے۔
 امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
 گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام

بیگم پور جیڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد علی
 سلام سنون! میں نے قبل ازیں تیار نامہ آنعزیز کی خدمت میں
 ارسال کیا۔ لیکن آنعزیز کے ہتھنار ہیڈک کیور کی نسبت عرض کرنا بھول
 گیا۔ لہذا گزارش ہے کہ میرے پاس اب ہیڈک کیور بالکل خاتمہ پر ہیں۔
 تشریف لاتے وقت آپ ہیڈک کیور بنوا کر ضرور لیتے آویں تاکہ یہ
 دیگر حالات جن میں شب و روز بسر ہوتے ہیں کیا عرض کروں۔ واللہ
 میں عجیب مخلوق ہوں کبھی طلسمات ناسوت اور اُس کے احکام اپنے پر
 مسلط ہوتے ہیں۔ پھر تھوڑے وقت کے بعد ایک زبردست طوفان
 ملکوت۔ جبروت اور لاہوت آکر تمام نظام ناسوت کو بلیا میٹ کر کے اپنا
 تسلط یکے بعد دیگرے جما لیتے ہیں۔ مدت سے شب و روز انہیں مدوجزر
 سے اکثر اوقات سابقہ ہے۔ کسی عہد و جد کی ضرورت نہیں ہے۔ خود بخود
 یہ حالات پیدا ہوتے ہیں اور خود بخود گزر جاتے ہیں۔ میں ان کا عجیب و
 غریب تماشہ دیکھ رہا ہوں۔ اکثر میں دیکھ رہا ہوں کہ ناسوت کو دیگر مرتب
 اب مدت سے پامال کر رہے ہیں۔ جن سے پتہ مل رہا ہے کہ اب ناسوت
 کے کلیتاً نزع کرنے کا وقت قریب تر ہے۔ دیگر مشاہدات بھی ایسے ہی

ہیں جن سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اگر آپ سچ پوچھو تو میرا دل بھی
 ناسوت سے بہت اکتایا ہوا ہے۔ کیونکہ اہل وطن چھوڑے مدت ہوئی۔
 جب وہاں مستقل قیام تھا اور جلد خدشات سے منزہ گذرہوتی تھی اب
 حب وطن وی غالب ہوئی ایک پل سون نہ دیندی ہو۔ مدت سے پتہ
 نہیں رہتا کہ میں یہاں ہوں یا وہاں۔ عجیب حالت ہے اور عجیب وقت
 گذر رہا ہے۔ کیا تحریر کروں۔ تحریر کرنے والی بات نہیں ہے۔
 چوں من شوی بدانی

امید ہے آپ معہ عزیز الہی خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ غلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۹/۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد
 سلام سنون! آپ نے جو تجویز تحریر فرمائی ہے کہ آپ ۱۶ ستمبر کے
 بعد معاملہ معلومہ طے فرما کر یہاں تشریف آوری کا ارادہ فرما دیں بہت مناسب
 ہے۔ آپ ضرور بعد کرنے طے معاملہ معلومہ کے تشریف لائیں۔ یہ مناسب تر

ہے۔ عزیزِ نضر اللہ صاحب کا محبت نامہ مجھے کل ملا تھا۔ وہ اپنا ارادہ پشاور تشریف
 لے جا کر تیاری امتحان کرنے کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔ اللہ اُن کا یہ ارادہ مبارک
 کرے۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزِ اہل خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۱

عزیز القدر میں جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآہکم
 سلام سنون! میں اپنے افکار آپ کے گوش گزار کر کے آپ کو مزید
 تفکرات میں مبتلا کرنا تو ہرگز نہیں چاہتا۔ لیکن آپ میرے عزیز مہربان ہیں۔
 آپ سے کسی راز یا فکر کا چھپانا بھی حرام سمجھتا ہوں۔ لہذا عرض ہے
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یارہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ عزیز
نصر اللہ صاحب کے انتخاب میں نہ آنے سے مجھے سخت قلق ہوا۔ بعد میں میرے
استفسار پر کہ کیوں انتخاب میں عزیز کو نہ لایا گیا۔ جواب صادر ہوا کہ عزیز کے حق
میں مفید ہی تھا ورنہ انتخاب اور بعد میں کامیابی کی صورت میں ایک آفت آنے
والی تھی جو اٹل تھی اور اگر ہم اس کا ہلکٹا اب بھی کر دیوں تو آپ لوگ مارے
ڈر کے ایسے دم بخود ہو جاؤ کہ توبہ توبہ اور اعتراب کے الفاظ بھی آپ کی زبان
پر آنے کی سکت نہ رہے۔ نیز فرمایا گیا کہ ہمارے رحم اور عاطفت کے بے شمار
دروازے ہیں لہذا اور دروازہ کھٹکھٹاؤ ہم اس کو عزیز کے لئے کھول دیں گے
یہ پیغام آج رات کا ہے جو عرض کیا گیا ہے آپ اس کو عزیز تک کل ضرور پہنچا
دیویں۔ تاکید ہے۔ عزیز سے تاکید کریں کہ فکر نہ کرے دنیا کامیابیوں اور ناکامیابیوں
کا بیگ ہے اس میں سے سب کو بھی ملتا رہا ہے اور ملتا رہے گا۔

میں آپ کے والا نامہ کے ارشاد کے مطابق ضروری معلومہ کام سے قرعہ
کے بعد ۲۱ ر کو بروز اتوار چشم براہ آپ کی تشریف آوری کے انتظار میں ہوں گا۔
بسم اللہ آپ ضرور تشریف لاویں۔ آپ کے دیکھنے کو اب تو دل ترس گیا

ہے۔ بیٹ صاحبان آٹے تھتے اور تین روزہ کر واپس چلے گئے۔
 باتیں تو بہت ہیں جو آپ سے عرض کرنے کو دل چاہتا ہے مگر وقت
 ملاقات قریب ہے اس پر چھوڑتا ہوں نیز تحریر کرنی محال ہیں۔
 جناب بے بے صاحبہ کے زلہ سے پھر میرے دل میں افکار پیدا ہو گئے
 ہیں اللہ اُن کو آرام عطا فرما دے۔ آپ ضرور میری جانب سے اُن کی عیادت
 فرمادیں۔ انشاء اللہ آرام ہو جاوے گا۔

چونکہ وقت ملاقات قریب ہے لہذا سب معروضات اُس وقت پر عرض
 کرنے کا ارادہ کر کے نیاز نامہ ختم کرتا ہوں۔ ایک ہفتہ سے یہاں لگاتار بارشیں
 ہو رہی ہیں مگر سابقہ طویل امساک بارش سے خریف بارانی تباہ ہو چکی ہے البتہ
 اب بارش کی وجہ سے کاشت ربیع کی اُمید پیدا ہو گئی ہے۔ والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جیٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرانیکم

سلام مسنون! والانا مہ آغ عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں آپ کے
ارشاد کے مطابق ارادہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۸۔ اکتوبر کی صبح کی
گاڑی سے معہ عزیز محمد حسین خاں جالندھر پہنچ جاویں گے اور دوسرے روز یعنی
۹ کو بوقت صبح فرنیٹیر میل پر لاہور پہنچ جاویں گے۔ سردار شورا ج سنگھ صاحب
مجھے خرید عینک جدید اندوکان کر پارام اینڈ سنز کے لئے اصرار کرتے ہیں۔ لہذا
وہ بھی ہمارا ہونگے۔ نیز وہ خوشی سے چاہتے ہیں کہ دوسرے روز وہ عزیزہ کے
کار خیر نکاح کی محفل کی شمولیت کریں۔ لہذا وہ لاہور سے فارغ ہو کر ہمارے ہمراہ
اُسی روز گوجرانوالہ جاویں گے۔ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ اس روز
لاہور ہرگز تشرف نہ لایں ہم ضرور اس روز شام تک آپ کی خدمت میں گوجرانوالہ
پہنچ جاویں گے۔ اگر آپ ضرور لاہور آنا چاہیں تو پھر آپ گوجرانوالہ سے بوقت
صبح لمبی اکیسپیس سے لاہور تشریف لے آویں۔ اور ہم لوگ جالندھر سے بذریعہ
سواری فرنیٹیر میل لاہور پہنچیں گے۔ ہر دو گاڑی کی رسید یہ لاہور میں چیدمنٹ
کا دفتر ہے۔ لہذا اسٹیشن پر آپ ہمارا انتظار فرماویں۔ انشاء اللہ اسٹیشن پر
ہم سب اکٹھے ہو جاویں گے۔ آئندہ جیسا ارشاد ہو تعمیل کی جاوے گی۔

عزیز نصر اللہ صاحب کے زکام سے فکر پیدا ہوا۔ لیکن امید ہے انشاء اللہ
تعالیٰ آرام ہو جاوے گا۔

جملہ معروضات مذکورہ کے جواب سے مطلع فرما کر مشکور فرما دیں۔ امید
ہے آپ مع عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ پالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! والانا مہ انگریز ثروت صدور لایا۔ شکر یہ ہے میں تعمیل
ارشاد انگریز کے لئے تیار اور پابجا ہوں۔ لیکن زکام سے طبیعت نامناسب
ہے۔ تاہم جس طرح سے ہو سکے گا انشاء اللہ تعالیٰ حاضر ضرور ہوں گا۔ عوام
کا زکام تو محض زکام ہوتا ہے۔ یہاں نفخ کی شکایت بھی ہمراہ ہے۔ آپ کا
لاہور میرے لئے تشریف لانا محض تکلف ہے۔ بہتر ہو گا اگر آپ گھر پر تشریف
رکھیں میں مع ہمراہیاں اس روز کسی وقت در دولت پر حاضر ہو جاؤں گا۔
عزیز من! گو میری یہ حالت مدت سے ہے مگر آج کل بہت زور پر

ہے کہ جب سوتا یا مراقبہ میں جاتا ہوں تو بے شمار سنگان پیش معاً آنکھ بند کرنے پر میرے ارد گرد بیٹھتے اور مجھے مصروف بہ بیان حالات منازل و مقامات سابق کر کے میرا وقت ضائع کرتے ہیں گو میں نے کبھی ان کی چنڈا پرواہ نہیں کی اور اپنا راستہ لے کر آگے نکل جاتا ہوں۔ اس پر یہ لوگ میری بے اعتنائی کا بہت واویلا کرتے اور شور مچاتے ہیں۔ میں نے ان سے بار بار دریافت کیا ہے۔ کہ تم لوگ مجھ سے کیا مانگتے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ بس یہی کہ ہمیں اپنے ہمراہ آگے لے چلو۔ ان کے مدت کے اصرار پر میں نے کسی نہج سے ان کو ہمراہ بھی لیا ہے۔ لیکن آگے سے ایسا طوفان جس کو میں آندھی سے تعبیر کروں تو مناسب آتا ہے کہ یہ سب بس ہو کر اڑتے ہوئے اپنے مقصد اول پر آ جاتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذات الہی کو ہرگز منظور نہیں ہے کہ یہ لوگ بلا استحقاق مقامات بالا پر جا سکیں۔ میں پھر حیرت واپس اسی مقام پر آتا ہوں تو ان کی گریہ و زاری اور شور و غیب اس قدر پاتا ہوں کہ خدا یا تو یہ ان سے میں سخت تنگ آ گیا ہوں۔ کروں تو کیا کروں۔ آج رات چونکہ انہوں نے مجھے بہت تنگ کیا۔ لہذا میں نے یہ ماجرا آپ سے عرض کیا ہے۔ نیاز نامہ ہذا تحریر کرنے وقت بھی بعض میرے ارد گرد بیٹھے ہوئے معلوم دیتے ہیں دل میں آتا ہے کہ ان کی شکایت کروں۔ اس پر ان کی سخت سزا یاب ہونے کا مجھے ڈر ہے۔ لہذا تاہنوز خاموشی ہے۔ واللہ انہوں نے مجھے سخت تنگ کر چھوڑا ہے۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے۔ والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراہمکم
سلام سنون! میں پرسوں آپ کے رخصت ہو کر امرتسر پہنچا اور وہاں
رات بسر کر کے جالندھر سے بعد دوپہر شام کے قریب جب یہاں گھر پہنچا،
تو اپنے مکان کے قفل کھولنے کے لئے اپنی جیب میں چابیوں کی تلاش
کی تو چابیاں نہ ملیں۔ اس پر فرسودہ حافظہ سے کام لیا گیا تو معلوم ہوا ہے
کہ چابیاں مذکور میں نے اپنے سرد سلو کہ میں رکھیں تھیں۔ پھر نیگ میں
از ذمہ پارچاات مستعملہ ان کی تلاش کی گئی تو کوٹ سلو کہ کے ہرنگ بیگ
سے مل گیا مگر سلو کہ نثارو۔ آپ قیاس فرما سکتے ہیں کہ اس سے کس قدر
مجھے تشویش اور تکلیف ہوئی اور ہو رہی ہے۔ باہر سے دروازہ مکان تو کسی
اور نہج سے کھلوا لیا گیا۔ لیکن اور قفل اسی طرح سے بند پڑے ہیں اور اشیاء
ضروری ان میں مقفل ہیں جس سے مجھے بے شمار تکلیف ہے۔ مجھے یقین پڑتا

ہے کہ آپ کے در دولت میں سے روانہ ہوتے وقت سلوک مذکور بیگ میں رکھا نہیں گیا اور وہ میرے آرام کرنے والے کمرہ میں رہ گیا ہے۔ لہذا گزارش ہے کہ آپ کمرہ مذکور میں سلوک مذکور کی تلاش فرما کر اس میں سے چابیاں مذکور بذریعہ پوسٹل پارسل رجسٹری شدہ بدیدن نیاز نامہ ہذا فوراً اور بہت جلد میرے نام ارسال فرماویں سحت تاکید ہے۔ چابیوں کی عدم موجودگی سے بیشمار تکلیف ہے۔ ترسیل سلوک کی اس وقت کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جب کبھی آپ یہاں تشریف لادیں گے تو اپنے ہمراہ اسے لاسکتے ہیں۔

میں آپ کی ان نوازشات کا جو آپ نے وہاں ہم پر مبذول فرمائیں بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہاں سب خیریت ہے اور امید ہے۔
آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۶/۳/۱۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراجم
سلام سنون! میں آپ کا اور عزیز نصرت اللہ صاحب کا بہت بہت شکور

ہوں۔ کہ آپ عزیزان نے چابیاں بذریعہ ڈاک مجھے ارسال فرما کر میری تکالیف کا خاتمہ فرمادیا۔ اتنا بڑا تکلیف مذکور میں مجھے آپ عزیزان کے اکرام سے یہی امید تھی جیسا کہ ظہور میں آیا۔ میں آپ ہر دو عزیزان کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو دنیا اور دین میں سرخرو فرما دے۔ میں اپنی حالت آپ سے کیا عرض کروں۔ کہ ایام سفر میں سفر کی تکالیف اور صحبت عوام سے جو فقرائے لے زہر کا اثر رکھتی ہیں۔ معتد بہ مقام تخت میں حسب ارشاد والا سکونت پذیر تھا اور سخت بے مزہ تھا۔ مگر الحمد للہ کہ خاتمہ سفر پر ایک ایسا سیلاب الطاف و اکرام الہی نازل ہوا جو امانت کو وہی جانے کہ کہاں بہا لے گیا۔ کل رات سے امانت کی تلاش وقتاً فوقتاً ہو رہی ہے مگر اُس کا کہیں نشان تک نہیں ملتا اب آپ کو کون مزید حالات تحریر کرے لہذا سلام۔ کبھی پھر دنیاوی زندگی میں امانت آوے گا تو آپ سے ادھر ادھر کے معروضات ضرور گزارش کرے گا و السلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جڈیا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صمدورایا شکر یہ ہے۔

میں اپنے حالات کیا گزارش کروں۔ ہر وقت طبیعت سخت اداس

ہے اگر آرام اور تسکین ملتی ہے تو حالت دوم میں ملتی ہے۔ مگر نہیں

معلوم وہ کب حاصل ہوگی۔ ابھی تک تو وعدے ہی وعدے ہیں۔ ایسا

کا وقت خدا جانے کون سا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اب مجھے یہاں

کیوں رکھ چھوڑا ہے۔ میں نے بار بار دیکھا ہے کہ میرے یہاں آنے

کی علت غائی مدت سے مکمل ہو چکی ہے اور اب کوئی ترقی باقی نہیں

ہے جس کو حاصل کرنے کی جدوجہد کروں۔ پھر مجھے یہاں رکھنے کا کیا

فائدہ ہے۔ اس پر میں کبیدہ خاطر ہو کر بار بار بحث کر چکا ہوں لیکن

اب تک ٹال مٹول ہی ہوتی رہی ہے جن سے میں تنگ ہو رہا ہوں۔

جو وقت وہاں گذرتا ہے وہی خوش کن اور طرب افزا ہے باقی واپسی

پر یہاں جہنم ہے جس میں بسر کرنا ہوں۔ میں کیا لکھوں اور کیا کروں۔ گو

اب یار نے میری اداسی اور شکایات کو بد نظر دیکھتے ہوئے اب یہ

قتیرہ اختیار فرما رکھا ہے۔ کہ کسی وقت مجھ سے علیحدہ نہیں رہنا مگر پھر

بھی وہ تسکین اور لطف نہیں آتا جو وہاں ہے۔ کیا کروں اُداسی میں۔
 ستیاناس کو رہی ہے۔ یہاں ۲۶-۲۷ کو قدر سے بارش ہونے سے مٹری
 بڑھ گئی ہے۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآکم
 سلام سنوں! والانا مہ ان عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔
 موسم بہت سرد ہو گیا ہے اور اس پر طرفہ یہ ہے کہ مجھے گزشتہ
 سہ ماہوں سے اس سال کا سرما زیادہ تکلیف دہاں معلوم ہوتا ہے اور
 ابھی سے طبیعت میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہے جس سے گوشت تکلیف میں ہوں۔
 آئندہ خدا جانے کیا ہو۔ کمزوری روز افزوں ہے اور طبیعت گرتی
 جاتی ہے۔ یہ تمام حالات مجھے مجبور کرتے ہیں کہ میں گوجرانوالہ جانے کا
 نام تک نہ لوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی پر ضرور کار بند رہوں گا۔
 واللہ باللہ یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ اب دنیا کا جہان نہ میرے

رہنے کے قابل ہے اور نہ میں اس میں رہنے کے لائق۔ اس کے چین
 اور اس کے حالات اور ہیں اور اپنے مشاہدات اور حالات اور ہیں
 یہ سچ ہے کہ تشریب الہیہ و کرتے ہیں نصرا نیوں میں ہم واللہ دل پر ہر
 وقت ادا اسی تسلط ہے کسی مقام دنیاوی اور اس کی کسی چیز سے دستیگی
 نہیں رہی اور کسی چیز کو خوشنما نہیں دیکھتا۔ کیونکہ جس چیز کو دیکھتا ہوں
 مٹا دیکھنے کے ساتھ ہی دوسری نظر چیز کے مرکز پر جا پڑتی ہے۔ اس کو
 قائم اور اس کو متغیر الحال اور فناہ دیکھتا ہوں۔ اس پر طرہ یہ ہے۔ کہ
 قلیل وقت کے بعد مرکز کی شکل کو بھی تغیر اور مدغم بہ اصل بالائے دیکھتا
 ہوں۔ اب فی الواقعہ عبادت شرک معلوم ہوتی ہے جس سے اس پر
 کم کار بند ہوتا ہوں۔ البتہ ان مشاہدات میں ہر وقت اپنے آپ کو
 مصروف اور پھر فناہ پاتا ہوں۔ واللہ اب تو یہ زندگی میری عملی نظر
 میں بالکل موشوم و قندرتی ہے۔ آپ ہی فرمائیں کہ ان حالات میں
 میرے لئے بیان سے مفارقت ایک کامیابی نہیں ہے والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دُعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۱/۱۲/۸۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآکم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔

تقلیل مقدار میں تمباکو تا ہنوز ذخیرہ میں موجود ہے جس سے امید

ہے۔ کہ ماہ رمضان تک یہ کفایت کرے گا۔ اور بعد میں آپ تشریف

لاویں گے۔ تو ہمراہ لیتے آویں۔

میں ارادہ کرتا ہوں کہ کل کو کسی گاڑی پر جا لندھر جاؤں دوسرے

یا تیسرے روز واپسی کا ارادہ ہے مگر واپسی حالات پر منحصر ہے۔

میرا کہیں جانے کو دل تو ہرگز نہیں چاہتا مگر مجبور رہا ہے۔

شیخ نذیر احمد صاحب کی اہلیہ کا بہت فکر ہے اللہ اُن کو آرام اور شفا

عطا فرماوے۔ لیکن آپ نے یہ تحریر نہ فرمایا کہ یہ عارضہ اُن کو رحم کی علت

سے لاحق ہوا ہے یا خاص دماغ سے ہے۔ دریافت فرما کر اگر مطلع فرماویں

تو مناسب تر ہوگا۔ اور شیخ صاحب سے میری سہروردی کا اظہارِ مسدما

دیویں تو مشکور ہوں گا۔ افسوس ہے کہ مریضہ صاحبہ مجھ سے دور قاصدہ

پر ہیں بحالت قریب مزید کوشش کی جاتی۔ تاہم دعا ہے کہ اللہ مریضہ

کو آرام عطا فرماوے آمین

اپنی حالت اب عجیب و غریب ہوتی جاتی ہے اور کچھ تھاہ نہیں
 ملتا کہ یہ کس مقام پر پھیرے گی۔ کیونکہ جس سمندر میں شناوری ہے وہ اس
 قدر بے پایاں ہے کہ آج تک کسی نبی اور ولی کو اس کی تھاہ نہیں ملی۔
 تو مجھ خاکسار کو کیسے مل سکے۔ اس میں مزید عرض کرنا نہیں چاہتا کیونکہ
 اب ہاتھ میں مزید تو اں تحریر نہیں ہے لہذا سلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
 مورخہ ۱۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مراد
 سلام سنون!

عزیزہ بے بے صاحبہ کی علالت سے میں بہت متفکر ہوں اللہ
 اُن کو آرام بخشنے۔ آپ اُن کے حالات سے مفصل مطلع فرماویں۔
 امید ہے آپ کے نزلہ کو بھی اب آرام آگیا ہوگا والسلام
 گھر میں اور جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خدیوالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۱/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد
سلام مسنون! والا نامہ آنحضرت شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے
آج مجھے خوشی بھی ہے اور ادا سی اور منعموم بھی بدرجہ اتم ہوں
جناب بے بے صاحبہ کی ناسازی طبع کا مجھے بہت فکر ہے اصل میں
وہ کمزور اس قدر ہو گئے ہیں کہ آٹے دن کسی خفیف شکایت جسمانی کا مقابلہ
نہیں کر سکتے۔ مناسب تر ہے کہ آپ ان کو آرام آنے پر جس کی امید قوی
ہے کسی مقوی دوائی کا استعمال کراویں تاکہ کمزوری رفع ہو اور امراض
کے حملوں سے محفوظ رہ سکیں۔ اس میں آپ تساہل نہ فرما دیں سخت تاکید
ہے۔

شکریہ ہے آپ اب روبہ صحت ہیں۔ اللہ آپ کو باصحت رکھے
آمین۔ آپ نے زلزلوں کا ماجرا تو عجیب و غریب، تحریر فرمایا کہ وہاں
روزانہ آتے ہیں۔ یہاں بھی ایک دو مرتبہ محسوس ہوئے ہیں مگر وہ
کثرت نہیں جو آپ تحریر فرماتے ہیں۔ اصل میں آپ کو ہندو کش کے
ہم سے زیادہ قریب ہیں جو آج کل منبع زلزلات کا بنا ہوا ہے اللہ
محفوظ اور مامون فرماوے آمین۔ تم آمین۔

آپ کی حالت روحانی رو بہ ترقی ہے۔ اللہم زدنا
 عزیز من! عجیب ماجرا ہے جو تحریر و تقریر کے ہرگز قابل نہیں ہے
 میں واللہ چشم بصیرت سے ہر دم دیکھ رہا ہوں۔ کہ یہ تمام عالم فی الواقعہ
 کوئی وجود نہیں رکھتا۔ محض ایک سحر کی تاثیر ہے جس سے یہ جو ہر بچھا ہوا
 اور اس پر زوہی دور رہی ہیں۔ جس زوہی سے سحر ختم ہو جاتا ہے۔ وہ
 ظاہر میں نابود اور باطن میں وہیں اور اسی حالت میں چلی جاتی ہے جس
 میں پہلے تھی۔ واللہ میری نظر میں سے تو یہ ظہور سحر افرات سے غائب
 ہو کر اصل ماہیت اور کیفیت غفلت آ رہی ہے۔ اور یہ شور و شغب محض عارضی
 اور ناپید ہیں۔ کیونکہ اپنی نظر ان کو عبور کر چکی ہے اور اصل ذات کو دیکھ رہی
 ہے۔ جس سے یہ ظہورات کسی جوش اندرونی اور تقاضائے صفات سے
 برآمد ہو رہے ہیں دیکھ چکا ہوں کہ اصل ذات سے جو ہر کسی تقاضا اندر
 کے یہ برآمد ہوتی نظر آتی ہیں اور پھر ذات میں جا پہنچا ہوتی ہیں۔ یہ
 تقاضا ہی سحر ہے جس سے برآمدگی معلوم ہوتی ہے ورنہ واللہ محض ایک
 ذات ہے اور وہ بالکل ساکن۔ عزیز من! میں اس کو کس طرح قلم بند
 کر سکوں۔ مجھ میں ہرگز طاقت نہیں ہے۔ البتہ کہ چو من شوی بدانی
 خدا کرے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور خدیوالہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳۳۴ھ

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مراد بیگم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں
کیا عرض کروں ۲۹ ماہ گزشتہ صبح سات بجے اپنے اوقات سے فارغ ہوا
تو آمد موٹر کار سے مطلع ہوا۔ عیسے خان ڈرائیور سردار صاحب آیا اور اُس
نے بتلایا کہ ابھی چار بجے صبح سردار کی سرنگھ صاحب پر فالج گرا اور سخت ہوش
اور بد حال پڑے ہیں آپ کو بلایا ہے۔ چنانچہ میں جالندھر پہنچا اور سردار صاحب
کو بہت بد حال اور قریب المرگ پایا اس پر ہر طرح سے علاج شروع ہوا
کرنل چاند جو جالندھر رسول سرجن ہے اُس کا علاج کرایا گیا۔ حملہ مرض بہت
شدید تھا۔ بارے رفتہ رفتہ طبیعت بحال ہونے لگی اور میں کل اس حالت
میں جب سردار نے اپنی زبان سے کہا کہ اب اچھا ہوں رخصت لے کر واپس
آیا ہوں۔ لیکن ابھی بقایا مرض اور کمزوری بہت تھی اور امید کامل ہے کہ قوت
لے کر آرام ہو جاوے گا۔ رفتار صحت تیز تر ہے۔ جو کچھ ہوا کبھی سردار آپ کے
غور زبانی بیان کرے گا۔

واللہ میں زمانہ کی نیرنگی اور انقلاب کے جدید مثال مذکور سے مزید شذر
رہ گیا ہوں۔ سردار ایک روز پہلے بارہ بجے دن کے قریب میرے پاس سے

گیا تھا۔ اور بالکل تندرست تھا۔ ایک دم میں ساحل زندگی کے کنارے جا پہنچا۔ گواہ بہت اچھا ہے مگر ابھی فراش ہے اور کئی روز تک رہے گا۔ ان کا فالج جانب راست پر گرا ہے اور یہ پہلو ابھی ماؤت ہے۔ مگر ترقی صحت جلد رونما ہو رہی ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔

اب رمضان شریف خاتمہ پر ہے غالباً آج کا دن ہی ہوا اور کل عید۔
لہذا عید مبارک باد۔

خاتمہ رمضان پر آپ ضرور تشریف لادیں۔ میرا دل بھی آپ کی زیارت کے لئے بھی تڑپ رہا ہے۔ مگر آٹے ہوئے تبا کو اور مہیڈک کیور ضرور لیٹے آویں۔ اطلاع تاریخ اور وقت دینے پر آدمی جس قدر آپ تحریر فرماوینگے اسٹیشن بھوکپور پر بارہواری کے لئے انشاء اللہ قلعے موجود ہونگے۔

سردی روز افزوں ہو رہی ہے اور میری صحت بھی متزلزل ہو رہی ہے۔ دیکھئے سہرا کیا کیا دکھاتا ہے۔ بہر حال درخت بولب دریا سہول اور ہر وقت دریا وحدت میں جہاں ہر روز خوشی سے چھلانگیں مارتا ہوں۔ گر کر معدوم ہونے والا ہوں۔

خدا کرے آپ اور بے لے صاحبہ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں اور

زلزلوں سے محفوظ آئیں۔ آمین۔ ثم آمین والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پورہ جٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام مستون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ بہت شکریہ ہے انا کہ
 آپ ایک نابود اور معدوم کو یاد فرمانے سے دریغ نہیں فرماتے۔
 عزیز من! میں اپنی آج کل کی حالت آپ سے کیا گزارش کروں کہ کیا
 ہے۔ واللہ ناگفتہ بہ ہے۔ میں بالکل "بودا اور معدوم ہوں مگر سوزش اور
 بے قراری ہر وقت اور ہر لمحہ درپے آزار ہے۔ واللہ سمجھتا ہے کہ یہ
 سوزش کس کو ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا اور کس کو ہے۔ اس حالت
 کا غلبہ ۲۱ سے ہے اور روز افزوں ہے۔ میں نے بہت کوشش
 کی ہے کہ کہیں ایسی جگہ چلا جاؤں جہاں اس سوزش کی حالت میں مجھے کوئی
 رکاوٹ نہ ہو ورنہ ایسا مقام مل جائے جہاں یہ سوزش پچھا چھوڑ دے۔
 مگر اب تک ایسے امر اور مقام کا مجھے پتہ نہیں ملا۔ فرمائیے میں اندریں حالات
 کیا کروں اور کہاں جاؤں۔ میں نہایت دل سندی سے یہ اپنا رونا آپ سے
 رونا ضرور ہوں لیکن امید نہیں کہ آپ کسی تجویز مفید سے میری سہمدی فرماویں۔
 یہ کہہ کر آپ خاموش ہو جاویں گے۔ کہ فقرائے حالات ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔
 آپ ہی انصاف کریں کہ یہ کوئی سہمدی ہے۔ ہرگز نہیں۔

البتہ آپ سے نہایت آرزو سے ملتی تھی کہ آپ دعا کریں کہ میں جلد مر جاؤں۔ اور اس آگ سے جس میں جل رہا ہوں نجات حاصل ہو۔ میں ان لوگوں کو جن کو اس آگ سے سابقہ نہیں پڑا اپنے سے بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ذات الہی نے کسی سے نفاق کا برتاؤ نہیں کیا اور نہ کبھی ایسا کریں گے۔ سب کو اہل مرکز پر پہنچا ہے اور بلاشبہ سب پہنچیں گے گو یہ بات ہو کہ ایک باخبر منزل طے کرے اور دوسرا بے خبر۔

اس قدر میں نیاز نامہ تحریر کر چکا تھا اور باقی باتیں اسی ضمن میں تحریر کرنے کو تھا کہ ایک برق مجھے بٹھا کر کہیں دور دراز مقام بالا پر لے گئی طرفہ یہ ہے کہ حجم عنصری اور شست اور قلم کو جنبش نہیں آئی۔ اب میں یہاں پر جو کچھ دیکھتا ہوں۔ رقم طراز ہوں۔ یہ ایک سمندر ناپیدا کنارہ ہے اور اس میں رطب یا پس موجود مگر بے معلوم ہیں۔ جوش عشق سے اس میں توج ہو رہا ہے اور امواج مذکورہ سمندر سے کچھ نظاہر علیحدہ دیکھائی دیتے ہیں۔ حالانکہ فی الواقعہ فی البطن ہیں۔ یہ ساحر کے سحر کے اثرات ہیں یہ امواج مختلف صورت اور رنگ اختیار کر رہے ہیں۔ دیکھنے والے کو یہ سمجھایا اور ذہن نشین کیا جاتا ہے کہ یہ اختلاف ان کی ذاتی اور اصلی ہیں۔ پھر وہ علیحدہ علیحدہ ہیئت کذاتی اختیار کر رہے ہیں اور اپنی قابلیت اندرونی کے مطابق اور عین حسب افعال صادر کر رہے ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ اندرونی قابلیت کے خاتمہ پر وہ اپنا

تمام ایکٹ اور قابلیت ختم کر کے واپس مرکز میں آ رہے ہیں مگر ان کی بجائے مرکز سے بہ طرز مذکور اور جا رہے ہیں غور سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ مسلسل اور لائق تہی ہے نہ کبھی ختم ہونے کو ہے اور نہ ختم ہوگا۔

میں اس قدر تحریر کر چکا تھا کہ حاکم اذل و ابد کا حکم پہنچا کہ اپنے فروتر مقام پر چلو۔ پھر کیا تھا بس حکم کے صدور پر میں اپنے آپ کو مقام اولیں پر جہاں بیٹھ کر نیا نامہ تحریر کرنا شروع کیا تھا آگیا ہوں اور اب وہی سابقہ حالات اور تفکرات زبورون کی طرح گردش میں ہیں۔ اب آپ انصاف کریں کہ میرا یہاں واپس آنا اور یہاں مقیم ہونا پسند فرمادیں گے۔ اور آپ میرے لئے دل سے دعا نہ فرمادیں گے کہ اس ماہی بدانشہ اند سمندر کو اس کے وطن سمندر میں جلد از جلد پہنچا۔ آپ کی دعا مذکور پر میں بالضرور آمین کہوں گا۔ اس پر امید قبولیت ہے للہ آپ یہ دعا ضرور دل سے کریں تاکہ میں اس پر آمین کہوں اور یہ درجہ اجابت حاصل کرے۔

اب میں بہت نیچے اور فروتر مقام پر پہنچا دیا گیا ہوں لہذا اب میں آپ کو یہاں کے اپنے تفکرات جن سے میں گریز کرنا چاہتا ہوں مگر یہ وقت آمیز میرے گرد ہو گئے ہیں گوش گزار کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ تین چار پانچ ماہ سے عزیز صاحب کے بازو چپ میں ہفتہ دو ہفتہ کے بعد درم اور دروہنا شروع ہو گیا۔ معمولی ادویہ لگاتے رہے اور سبک دیتے رہے آرام ہو جاتا رہا۔ دو ہفتہ سے زیادہ

درد اور دم پیدا ہوا۔ عزیز کو جالندھر ارسال کیا گیا۔ اور ڈاکٹر سے ایکنس رے کرایا
 گیا۔ تشخیص ہوئی کہ عزیز کے بازو کی ہڈی پر ایک مادہ چسپاں ہے۔ اس کا آپریشن
 ضروری ہے۔ اللہ اس پر میرے تو حواس باختہ ہو گئے اور جان پر ایک آفت
 مسلط ہو گئی۔ کیونکہ عزیز بہت کمزور تھا اور کلود و فارم برداشت کرنے کے
 ناقابل تھا۔ پھر عزیز کو ہوشیار پور ایک جراح کے پاس ارسال کیا گیا کہ وہ بلا آپریشن
 علاج سے مداوا کرے۔ مگر افسوس اس کی بھی وہی تشخیص اور وہی علاج تھا۔ اس
 پر مزید درمزیہ افکار سے سابقہ پڑا۔ پھر میں نے عزیز کو لاہور ارسال کرنے کا تہیہ کیا
 اور ڈاکٹر یار محمد خاں اور محمد یوسف صاحبان کو خط لکھے۔ وہاں پر ایکنس رے لیا گیا
 اور ڈاکٹر ایکسپرٹ کو دکھایا گیا اس نے تشخیص کی کہ مرض تو وہی ہے جو ہپلا ڈاکٹر
 جالندھری بتلاتا ہے مگر علاج کے لئے ابھی آپریشن کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ
 ابھی اس میں سیپ نہیں بڑی۔ پلاسٹر کا علاج کافی ہے اور اس سے ہڈی عرصہ
 چھ ماہ کے اندر درست ہو جاوے گی۔ چنانچہ وہیں پلاسٹر لگایا گیا۔ اور عزیز ڈاکٹر
 کی اجازت پر گھر آ گیا۔ لیکن یہاں آکر پلاسٹر کے نیچے بازو پر اب کھجلی ہوتی شروع
 ہو گئی ہے جس سے عزیز کو آج جالندھر ارسال کرنے والا ہوں۔ اگر ہو سکے
 تو جالندھر کے ڈاکٹر سے دستی کرا دے ورنہ لاہور ارسال کیا جاوے۔ یہ ہیں
 حالات جس سے تفکرات کی گٹھائیں سر پر بند لا رہی ہیں۔ زیادہ کیا عرض کروں
 اب تو ہاتھ تھک کر تھریو کرنے سے جواب دے رہا ہے لہذا نیا ذمہ ختم کرتا ہوں

یہاں اس کو بے شمار بادش ہوئی اور سردی بے انتہا ہے والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو بہت بہت دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ پالہ - ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۳/۸/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا شکرم

سلام سنوں! والا نام جات آن عزیز نثر و صدور لائے شکریہ ہے میں

کیا عرض کروں تخریر جواب والا نامہ میں کچھ تفکرات عزیز صاحب اور کچھ نزلہ
اور نفس کی وجہ سے توقف ہو گیا معاف فرمادیں۔

عزیز صاحب کے بازو پر پہلے لاہور میں ۲۴ ماہ گذشتہ کو پلاسٹر کیا گیا۔

بعد ازاں گھر آنے پر ایک ہفتہ کے بعد بازو پر پلاسٹر کے نیچے خارش شروع ہو گئی۔

اس کی رفع شکایت کے لئے عزیز جانندھرو مرتبہ ارسال کیا گیا۔ ہاں سہل مرحن

اور اسپسٹل مرحن نے دیکھا اور غور کیا کہ خارش معمولی ہے! اور ہوا کرتی ہے۔

مگر پلاسٹر ہرگز نہ کھولنا چاہئے۔ عزیز واپس از جانندھر آتا رہا۔ مگر اب علاوہ مزید

خارش کے ہاتھ اور کلائی پور واد ورم ہو گیا جس سے نہایت فکر مند ہو کر عزیز کو

پھر لاہور ارسال کیا گیا معالج اقل لاہور والے کو دکھایا اس نے کہا کہ پلاسٹر

ٹھیک ہے۔ ہاتھ اور بازو کو رات کو میدھا بوقت خواب دو تکیہ کے سہارے سے رکھو اور ہاتھ پر معمولی مالش کرو چنانچہ عزیز نصرت اللہ اور عبدالعزیز خاں کے خط آئے ہیں کہ ایسا کرنے سے قدم اور درد نیز غارتش سے آرام ہے مگر معالج نے ایک روز مزید دواں رہنے کے لئے کہا ہے۔ دیکھئے پھر ان کی رائے کیا ہوتی ہے۔ مگر عبدالعزیز خاں نے تحریر کیا ہے کہ ڈاکٹر کی اجازت سے اگر اسی طرح آدم رہا تو ہم آج یا کل آجا دیں گے۔ اب دیکھئے امروز فردا آتے ہیں یا تبدیل بلا سٹر سے اور دن دواں رہتے ہیں۔ واللہ میں بوڑھا تو پہلے ہی تھا مگر عزیز کے فکر نے مجھے سخت ناتواں کر دیا ہے۔ آپ بھی دعا کریں کہ اللہ عزیز کو کلی آرام عطا فرمائے۔ آمین!

نزلہ اور تنفس سے اب آرام ہے۔ آپ فکر نہ فرمادیں یہ ہمیشہ کا وتیرہ ہے چنانکہ فکر افزا نہیں ہے۔ یہاں آج کل سردی بہت زوروں پر ہے اند آئکہ یہاں بارشیں بہت اور ہر وقت بادل محیط رہتا ہے اچھا۔ چناں نماز چینی نیز ہم نماز ہر نماز۔ بسم اللہ اگر آپ ارادہ فرماتے ہیں تو ضرور تشریف لے آویں۔ میرا دل بھی آپ کی زیارت کا سخت متمنی ہے۔

باقی حالات کیا عرض کروں۔ یہ دنیا دہا فیہا سخت ناگوار اور بے مزہ نظر آتی

ہے۔ دنیا اور ما فیہا اپنے اصل حالات پر اکثر اوقات سخت حملہ آور رہتی ہے۔ آپ اس سے ناواقف نہیں ہیں۔ زیادہ کیا گزارش کروں اپنی تشریف آوری

پر آپ میرا حال دیکھ لیں گے۔ وہاں تو کسی کو شہنشاہ سے پکارتے ہیں۔ مگر
یہاں کنگال اور میچ سے نیچ۔ واللہ میں اس خوشی سے اپنے میں پھولا نہیں سماتا
والسلام۔ گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنوں! چند روز ہوئے والا نامہ آن عزیزہ شرف صدور لایا تھا شکریہ
ہے۔ میں نے اب تک آن عزیزہ کو تیار نامہ اس وجہ سے تحریر نہیں کیا تھا کہ دل
کو ہجوم فکر سے فرصت نہ تھی۔ میں ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ اپنے دکھ بھرے حالات
آپ سے عرض کر کے آپ کو شریک غم بناؤں کیونکہ میں تو افکار اور غم سے نیم مردہ ہو
رہا ہوں۔ آپ کو اس میں شریک کس لئے کروں۔ مگر کیا کروں اس کے بجز چارہ
بھی نہیں ہے۔ اذ آنکہ اللہ نے میری خوشی اور غم آپ کے ساتھ مشترک کر دیا ہے
لہذا عرض تھی کہ یہ غم اور فکر عزیز صاحب کی بیاری کا ہے جس کا مختصر قصہ یوں ہے
کہ جالندھر کے سب ڈاکٹروں کی عزیزہ کی نسبت یہ رائے تھی کہ آپریشن کیا جاوے۔
لیکن عزیزہ کی کمزوری اور اس کے درد و تکالیف سے میں اس سے گریز کرتا تھا۔

جس سے میں نے عزیز کو لاہور ارسال کیا اور ایک پیرٹ ڈاکٹر نے اس پر پیرس پلاسٹر
 کر دیا۔ لیکن یہاں پلاسٹر کے عوارضات کھلی اور درد شروع ہو گئے جس پر لاہور دو
 مرتبہ ارسال کیا گیا جس پر ڈاکٹر نے نہ اتارنے کا مشورہ دیا۔ اب پانچ چھ روز عزیز
 کو لاہور سے واپس آئے ہوئے ہیں لیکن پلاسٹر کے نیچے تمام بازو پر شدت سے
 ایسی درد شروع ہوئی جو ہرگز قابل برداشت نہ تھی جس سے کل پلاسٹر اتار دیا گیا۔
 اور دیکھا کہ پلاسٹر کی وجہ سے تمام بازو آبلوں سے پر ہے یہی وجہ درد کی تھی۔ ات
 سے ارادہ کر لیا تھا کہ ناچار جالندھر ڈاکٹر سے آپریشن کرا دیا جائے۔ چنانچہ صبح کی
 گاڑی سے عزیز عید العزیز کو معرفت سردار شوریج سنگھ صاحب ڈاکٹروں سے مشورہ
 کرنے کے جالندھر ارسال کر دیا۔ مگر اس کی روانگی کے کچھ دیر بعد ایک شخص جراح
 کی نسبت جو مشہور بہ دیہات ہے مجھے یاد آیا اور اس کو بلا کر عزیز کو دکھایا گیا۔
 اس نے بغیر ہمارے بیان کرنے کے اپنی تشخیص کے ذریعہ وہی مرض بتلایا۔ جو
 ڈاکٹروں کے ایکسے سے تشخیص کر وہ ہے۔ اور نیز اس نے بتلایا کہ میں بے شمار
 اشخاص اس مرض والوں کا علاج کر چکا ہوں اور وہ شفا یاب ہیں۔ اس سے سب
 حاضرین کے بزور مشورہ دیا کہ آپ اس سے ضرور علاج عزیز کا کراویں چنانچہ اس
 نے لیپ اور ٹکڑ وغیرہ سے کل بعد دوپہر شروع کر دیا۔ لیکن اول رات عزیز درد سے
 سخت تکلیف میں تھا مگر بعد شام نیند آگئی تھی۔ ابھی باقی رات کا حال معلوم نہیں
 ہوا کہ درد سے کیا حال رہا۔ کیونکہ ابھی بہت صبح ہے۔ عزیز درد سے بہت حال

اور کمزور ہو گیا ہے۔ چند روز محم دیکھیں گے کہ علاج مذکور کا کیا نتیجہ ہوتا ہے خدا کے
 اس سے عزیز کو آرام آجائے تو عزیز آپریشن کے مصائب کے نجات حاصل کیے۔
 عزیز کے فکر اور درد سے مجھ پر بہت ایسے دن گذر رہے ہیں کہ میرا دل نہ کھانے کو
 چاہتا ہے اور نہ میں کچھ چاہتا ہوں۔ واللہ ایسی مصیبت عمر بھر قبل ازیں پیش نہیں
 آئی۔ میری حالت بد سے بدتر ہے۔ زیادہ کیا عرض کروں آپ دانا ہیں۔
 عزیز لاہور میں عزیز نصر اللہ صاحب کے ملنا رہا۔ شاید عزیز نصر اللہ صاحب نے
 عزیز سے ذکر کر دیا کہ ہمارے گھر میں والد صاحب یعنی آن عزیز کے پاس گراموفون
 ہے۔ بیماری کی حالت میں عزیز سخت اصرار کر رہا ہے کہ مولوی صاحب یعنی آن عزیز
 سے مجھے گراموفون ضرور بالضرور منگوادو تاکہ میں اس سے درد اور اس کا غم غلط
 کر لیا کروں۔ تندرستی میں اگر عزیز مجھ سے یہ آواز کرتا تو میں ہرگز نہ مانتا اب اس
 کی تحیف اور پردہ حالت دیکھ کر میں اس سے انکار نہ کر سکا۔ لہذا عرض ہے کہ
 اگر آپ تشریف لاتے ہوئے اپنا گراموفون معہ بتوں کے جو تعداد میں خاصہ
 ہوں لے آویں تو میں شکرمہونگا اور عزیز کا دل بہل جاوے گا۔ پھر وہ چند روز کے
 بعد آن عزیز کو واپس کر دیا جائے گا۔ سوئیاں بھی بہ تعداد کافی ہمراہ لاویں یہ آپ
 کو تکلیف ضرور ہے مگر بیماری کی دل جوئی اور دل لگی کی خاطر میں تکلیف دے رہا ہوں
 آپ تحریر فرمادیں کہ آپ کا تشریف آوری یہاں کا ارادہ کیا ہے۔ امید ہے
 آپ ہفتہ عشرہ کے اندر اندر ضرور یہاں تشریف فرما ہونگے۔ تاہم آپ تشریف آوری

کی تاریخ اور وقت سے مطلع فرما دیں تاکہ گراموفون لانے کی صورت میں اس کے اٹھانے کے لئے بھوگپور اسٹیشن پر آدمی ارسال کر سکوں۔

میں اور کیا گزارش کہ دل میری طبیعت کی بے مزگی اور مزید افکار مزید تحریر کے سخت مانع ہیں۔ خدا کرے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے و السلام۔
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پود خدیوالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۱/۳/۲۱

عزیز القدر میں جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تسکیم

سلام سنون! میرے پرسوں کے نیاز نامہ سے عزیز صاحب کی تکالیف مرض اور میرے افکار پڑھ کر ضرور آپ کو بہت فکر و اضطراب پیدا ہوا ہوگا۔ اسی وجہ سے میں نیاز نامہ گزارش کر رہا ہوں کہ عزیز کے مزید تفتیشی بخش حالات معلوم ہو کر آپ کو ہمارے ترددات سے تسکین ہو۔

یہ تو میں سابقہ نیاز نامہ میں آپ سے گزارش کر چکا ہوں کہ ایک قریب کے ایسی جراح اور حکیم کا علاج شروع کیا گیا ہے۔ درد بالکل رفع ہو گیا ہے اور جو تمام بازو پر عزیز کے پلاسٹر سے ورم اور آبلہ لائے بے شمار پڑ گئے تھے وہ تقریباً

سب رفع ہو رہے ہیں اور غریب بالکل آرام سے ہے۔ بازو پر جو اہل مرض کا شدید اور سخت درم تھا وہ اب بہت نرم اور کم ہو گیا ہے۔ جس سے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مرض اور اس کے عوارضات سب رفع ہو جائیں گے آگے جو اللہ کو منظور۔

یہ معالج اپنے گاؤں سے میل فاصلہ پر کارہنہ والا اور میرا قدیم سے وقت ہے۔ اس کا اس مرض کے علاج میں ماہر ہونے کا پتہ نہ لگا اور ہم عزیز کو لٹے ہوٹ یا رپور۔ جالندھر اور لاہور پھرتے رہے۔ اس میں سخت مصائب اٹھائے اور کثیر اخراجات۔ لیکن فائدہ کی بجائے شدید نقصان اور مصائب برداشت کرنے پڑے۔ جو اس دوران میں عزیز کو ڈاکٹروں کے ہاتھوں اور ان کی تجویز سے تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ وہ میری تحریر سے بیرون اور ان کے تحریر سے میرے دل کو صدمہ عظیم پہنچتا ہے۔ لہذا میں ان کو تحریر کرنے سے پرہیز کرتا ہوں۔ الہی توبہ۔ الہی توبہ۔

موجودہ معالج مذکور کے جو حالات عوام اور شفا یاب لوگوں سے معلوم ہوئے ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ وہ اس مرض کے علاج میں ماہر بیان کیا جاتا ہے اور بہت سے لوگ ہمارے نواح کے دیہات میں اس کے علاج سے شفا یاب ہو چکے ہیں اور وہ اب خوب توانا و تندرست ہیں۔ وہ بوٹیوں کے لیپ اور ان کے بھاپکے علاج کرتا ہے اور مصفی خون بوٹی کی گولی کھلاتا ہے۔ اسی سے

سب مریض شفا یاب ہوئے ہیں اور اس کا عزیز پر بھی یہی عمل ہے۔ خدا کے
امید شفا کامل کی ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔

ہیڈک کیور کا ذخیرہ خاتمہ پر ہے۔ مزید سوا کر لیتے آویں تو مشکور ہونگا
میری طبیعت عزیز کی تکالیف سے بہت کمزور ہو گئی ہے اور اب عزیز کی
بہتر ہوتی حالت کو دیکھ کر کچھ سنبھلتی معلوم ہوتی ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔
امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزاں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جیڈ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱/۳۸ ۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئکم
سلام مسنون! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے والانا مہ
آن عزیز سے عسزیر نصر اللہ صاحب کے اجرائے خون کا حال پڑھ کر واللہ ایک
شدید صدمہ میرے دل نحیف پر آیا۔ دیر تک میں نے عزیز کی حالت کو بغور
دیکھا تو بجز اس کے کہ یہ اجرائے خون محض تبدیلی موسم سے ہوا ہے جو چیداں
مفر نہیں ہے اور کچھ نظر نہیں آیا۔ تاہم جائے فکر ہے۔ لہذا دعا ہے کہ اللہ

کریم و رحیم عزیز کو جلد شفا عطا فرماوے۔ آمین۔

اس وجہ سے مزید فکر افزا ہے کہ آج کل عزیز کو سامانِ خانہ داری درپیش ہے۔ اچھا دیکھو اللہ فضل فرما دیونگے۔ عزیز صاحب کی حالت بفضل الہی بہت درست اور دوبہ صحت روز بروز ہو رہی ہے لیکن تاہنوز دوائی بچاپ اور لیب روضہ لگایا جاتا ہے۔ اہل مرض روزانہ گم ہو رہی ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ عشرہ تک مکمل آرام اور صحت کی صورت پیدا ہو جاوے گی۔ اب عزیز ہشاش بشاش ہے۔

اب رہا باجہ کا معاملہ۔ فی الواقعہ اس کو دماغ سے یہاں لانا خواہ مخواہ کی تکلیف اور فضول ہے۔ مگر حب کوئی چھو کر اس سے یہ کہہ دیتا ہے۔ کہ مولوی صاحب باجہ نہیں لادیں گے تو وہ بے تحاشہ رونے لگ جاتا، اور دیر تک گریہ میں رہتا ہے۔ یہ اس کی کمزوری کا باعث ہے۔ پھر کہیں دینے اور یقین دلانے پر کہ باجہ ضرور آ جاوے گا آرام کرتا ہے۔ لہذا ضروری اور مناسب ہے کہ باجہ لیتے آویں۔ اس کی کمزوری اور مرض کے سبب سے اس کی دل جوئی مفقود ہے ورنہ اس سے اور کچھ مطلب نہیں۔ مراد صاحب دہلی سے آگئے ہیں۔ گوان کا دماغ معالجہ ہوا مگر کمزوری اعصاب کے قوتِ ارادی پیدا نہیں ہوئی اور وہ ہم اسی طرح سے باقی ہے۔ فی الواقعہ یہ عمارِ ضاقت امتدادِ وقت سے رفع ہوا کرتے ہیں اور ہوویں گے۔ لیکن پہلا عزم اور زبرد

روپیہ کی کمائی کے قابل شاید کافی وقت کے بعد ہو جاویں تو ہو جاویں۔ ورنہ مشکل ہے۔ اب اس حملہ مرض سے تو جان بڑھ گئے ہیں اور خدا نخواستہ کبھی دوسرا حملہ زندگی کو درہم برہم کو سے تو اور بات ہے مگر اپنے ویسے کام کے کرتے کے قابل ہونا محال نظر آتا ہے۔

میں ضروری عرض کرنا بھول گیا اور وہ یہ ہے کہ جیسا آپ نے عزم فرمایا ہے اور تحریر فرماتے ہیں کہ آپ ۵ فروری کو تشریف لاویں گے لہذا آپ جلد اُسی وقت ہمراہ لاویں اس کو پہلے لانے کا ہرگز ارادہ نہ فرماویں۔ تاکید ہے۔ اُمید ہے آپ کی تشریف آوری تک یہاں انشاء اللہ تعالیٰ میدان صاف ہو گا۔ اس سے پہلے ضرور مکدر رہے۔ اور باتیں اور بعض امور اپنے دل میں بہت جوش زن ہیں مگر اُن کو ملاقات کے وقت پر چھوڑتا ہوں۔ کل یہاں خوب بارش ہوئی اور سردی شدید ہو گئی ہے تاہم نواز ابرم محیط ہے۔ اُمید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲۸۱

عزیز القند من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! والا نامہ انگریز نثر صفحہ ۵۷ لایا۔ شکریہ ہے۔ بسم اللہ
آپ تشریف لادیں میں انشاء اللہ تعالیٰ ۵۷ راہ حال کو بے قراری سے چشم برآ
ہونگا۔ وقت سے مطلع فرمادیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ حسب ارشاد وقت معینہ پر
آدمی انگریز کے انتظار میں بھوگپور اسٹیشن پر موجود ہوگا۔

مولوی صاحب! میرا دل سوختہ آتش محبت انگریز میں تڑپ رہا ہے۔
اور میں یقیناً انگریز کی زیارت کو ایک نعمت الہی جس کا اور کوئی مقابلہ نہیں کر
سکتا۔ اور نہ اس کی مثال تو خیر منسل بھی دنیا جہان میں مجھے نہیں ملتی۔ ایمان اور
یقین سے سمجھتا ہوں بسم اللہ آپ تاریخ معینہ پر ضرور تشریف لاکر مشکور و مسرور
فرمادیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطلع صاف ہے بسم اللہ پھر تو حضرت کا شعر اپنے
حسب حال ہے۔

بے حجابانہ در آاز در کا نشانہ ما کہ کئے نیست بجز درد تو در خانہ ما
عزیز نصر اللہ صاحب کے مرض کی کیفیت آپ نے وحشت ناک تحریر فرمائی
ہے مگر دیکھو سب امور اور مشکلات اللہ کو آسان ہیں۔ آپ آنے کے وقت
تک کا عزیز کا پتہ پتہ لیتے آویں کہ اب ان کا کیا حال ہے مشکور ہونگا۔

یہاں بارشیں بے شمار ہو رہی ہیں اور مٹری بہت شدت اختیار کر گئی ہے۔ ہر وقت بادل محیط رہتا ہے۔ اوروں کی صحت تو بالعموم اور میری صحت خصوصیت سے خراب تر ہو گئی ہے اس کی کون کون شکایت گزارش کروں۔ یہ بے شمار ہیں اور میری تحریر سے افزوں تر۔

عزیز صاحب بہت روبہ صحت ہے مگر ابھی اس کے بازو پر بھاپ کی جاتی ہے اور لیب روزانہ لگائی جاتی ہے۔ انشاء اللہ امید صحت کامل ہے معالج ایسا ہی امیدوار یقین دلاتا ہے۔

مردار صاحب کی کمزوری کی وہی حالت ہے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔ علاج بہت ہوئے مگر رفع کمزوری کے لیے تاہنہ کمزور ثابت ہوئے سو اسلام گھر میں اور جملہ عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۶/۲/۸۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مراد بیگم
سلام سنون! امید ہے۔ خدا کرے آپ اس روز بخیریت گھر پہنچ گئے
ادب معہ عزیزاں بخیریت ہوں۔

عزیز صاحب کی حالت مرض روز افزوں اور ترقی پر رہی اور تا حال وہی صورت ہے۔ عنایت میرا سی جو بارہ میں بہ تلاش ایک سید دم سے علاج کرنے والے کے ارسال کیا گیا تھا۔ پرسوں واپس آگیا اور سید سے یہاں آنے کی ساز باز کر آیا۔ اسی اثنا میں ایک اور آدمی واپس آگیا۔ جس کو میں نے ایک گاؤں میں ایک اسی مرض کے بیمار کے صحت یاب ہونے کی خبر پا کر معالج کے پتہ لینے کے لئے ارسال کیا تھا۔ وہ پتہ لایا کہ واقعی ایک شخص کپور تھلہ کے قریب کے ایک گاؤں میں ہے جو مرض معلومہ کے علاج میں کامل مہارت رکھتا ہے اور بہت سے شدید بیمار اس کے معالج سے شفا یاب ہو چکے ہیں۔ چنانچہ غور کے بعد سید مذکور پر اس کو ترجیح دی گئی اور اس کو بلایا گیا اور وہ کل تیسرے پر کپور تھلہ سے یہاں پہنچ گیا اور ادویات کے بجا پ اور ٹکڑے اس نے علاج کر دیا ہے اور بڑے وثوق سے شفا کامل کا یقین دلاتا ہے آگے جو اللہ کو منظور۔

لہذا اطلاعاً گزارش ہے والسلام۔
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور خیدیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۳/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والانا محبات آن عزیز صنادر ہوتے رہے جن کا شکریہ ہے
مگر میں عزیز کی تکالیف کے مشاہدات سے جو مدت میرے دو بروہد پڑی ہوتے
رہے ایسا مضمحل اور اندوہ ناک ہو گیا ہوں کہ خوشی اور فرحت تو میرے دل سے قطعاً
گریز کر گئی ہے۔ کبھی ان کا تخیل بھی دل میں نہیں آتا۔ عزیز کے آپریشن سے صورت
تسکین پیدا ہونی ضرور تھی۔ لیکن غم و اندوہ سے دل ایسا کچلا گیا ہے کہ تسکین خاطر
عنفا ہے۔ گویا بعض اوقات بار اندوہ ہکا نظر آتا ہے مگر تاہنر دل پر اس کا
دباؤ کافی ہے۔ امید ہے عزیز کے شفا یاب ہو کر گھر واپس آنے پر یہ مکمل رفع ہوگا
جو خدا کرے جلد طور پذیر ہو اور مجھے عذاب الیم سے نجات ملے۔ میں زیادہ کیا
گزارش کروں۔ عزیز کی تکالیف کا ذکر بھی مجھے زیادہ تکلیف دہ ہے پرواز
میں آرام ہے اور یہاں کی واپسی اور سکون میں حالت اندوہناک سے تکالیف
ہیں۔ امید ہے آپ معہ عزیز ان خبریت سے ہونگے و سلام۔
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۳/۸۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرہم
سلام سنوں! دو تین دن ہونے میں تو میں ایک نیا زمانہ آپ کی
خدمت میں مشعر اپنے صہطراب اور پریشانی کے ارسال کو چکا ہوں مگر الحمد للہ
کہ لا ہو سے نتیجہ آگیا ہے جو بالکل حسب دلخواہ ہے جس سے ثابت ہو گیا ہے
کہ مرض سار کو تا تو در کنا مرض ٹوڑ کلو سس کا بھی عزیز کی فرستادہ ہڈی میں
ثبات نہ نہیں پایا گیا۔ صرف عزیز کو ہڈی کی مرض اور قابل علاج ہے۔

مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ عزیز کا بائیں طرف کا زخم جو چھوٹا تھا اندمال
پذیر ہو گیا ہے اور بڑا زخم زیر علاج اور اندمال ہو رہا ہے۔ امید ہے تین مہینے
تک یا کم و بیش ایام میں یہ بھی انشاء اللہ مندل ہو جاوے گا۔ گو عزیز کو
شفایاب ہو کر گھر آنے میں ابھی تک کافی وقفہ ہے تاہم امید واثق شفا یا بی
کی پیدا ہو گئی ہے اور بیوقوف فاروقی کے شہادت برآمد کردہ رفع ہو گئے ہیں
اس پر اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اب میری طبیعت میں سکون پیدا ہو رہا ہے
جو امید ہے چند روز میں انشاء اللہ تقائے مکمل ہو جاوے گا۔

مولوی صاحب میں کیا عرض کروں گذشتہ مہینے کس مصیبت میں کٹے
واللہ میں نے ایسے دردناک مصائب عمر بھر نہیں دیکھے تھے اب بھی شکر

ہے۔ اگر مرض عزیز انجام بخیر ہو جس کی اب اُمید واثق پیدا ہو گئی ہے۔
 سردار صاحب ابھی لمبی میں ہی سنے جاتے ہیں ویسے اچھے ہیں۔ مگر
 تھنوز کو افاقہ نہیں ہے۔

امید ہے آپ مع عزیزان خیریت سے ہوں گے والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خٹہ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۰/۳/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآکم
 سلام سنوں! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ میں اچھا
 ہوں لیکن واللہ تھنوز حالت عین وہی ہے۔ جیسے ایک بیمار نے بیماری سے
 تو آرام حاصل کر لیا ہو۔ مگر اس کے عوارضات اور کمزوری تنفایاب کے شامل
 حال ہوں۔ عزیز ابھی جالندھر اسپتال میں زیر علاج ہے اور زخم اند مال ہو
 رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ایک دو ہفتہ تک بخیریت گھر آ جاویگا
 عزیز کے تفکرات میں اب اللہ نے کمی پیدا کر دی تو اب بیداری اور
 بلا مراقبہ حالت میں بھی وہی بے خودی جو غیبت کے لوازمات سے ہے۔

اپنے پر مسلط ہو رہی ہے۔ میں کیا عرض کروں کہ میں کون ہوں۔ واللہ عین وہی ہوں جو یہاں آنے سے پہلے تھا۔ نہ صرف میں ہی ایسا ہوں بلکہ سب کچھ مجھے اصلی اور پہلی حالت میں نظر آ رہا ہے اور سوچتا ہے۔ اس سے مزید کیا عرض کروں۔ امید پڑتی ہے کہ اگر یہی رفتار اپنی حالت کی رہی تو میں سب سے علیحدگی اور تنہائی اختیار کر لوں۔ اذ آنکہ یہ حالت اسی امر کا تقاضا کر رہی ہے۔ اب مزید معروضات کو بھی دل نہیں چاہتا کہ عرض کروں۔ لہذا نیا نامہ ختم اور سلام گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پید خدیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۵/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز تشریف صدور لایا شکریہ ہے۔ عزیز صاحب
ابھی تک حال نظر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ خدا کرے کہ زخم اندمال پذیر ہو
اور وہ خیریت سے گھر آوے اور بیماری جان جہنم تفکرات سے نجات حاصل کرے۔
گو وہ روزمرہ رو بہ صحت کہا جاتا ہے۔ لیکن مکمل صحت کا دن ابھی چند روز تک
کہا جاتا ہے۔ آپ دعا کریں کہ یہ دن جلد تر آ جاوے۔

آپ نے مجھ سے بہت قریب شادی دختر شراج سنگھ جالندھر جانے کی نسبت دریافت فرمایا ہے۔ اس کی نسبت میں کیا عرض کروں۔ آج سردار پری سنگھ ممبئی کی واپسی سے میرے پاس آیا تھا۔ اور اُس نے سردار صاحب کا حال بتلایا کہ وہاں ڈاکٹروں نے یہی بتلایا ہے کہ اُن کو اب مرض نہیں ہے صرف وہم ہے جو وقت گزرنے سے خود بخود رفع ہو جائے گا۔ لیکن اُن کا وہم اُس کی بھی تردید کر دیتا ہے نیز بتلایا کہ وہ ۳۱ ماہ حالی کو ضرور جالندھر آجاویں گے۔ اور مجھ سے کہا کہ اُن کے آنے پر آپ ضرور جالندھر آجاویں تاکہ کسی طرح سے اُن کا وہم رفع ہو۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ میں اُس میں کیا کر سکتا ہوں۔ مگر میرے لئے بڑی مشکل ہے نہ جاؤں تو اخلاق اور آداب محبت سے بعید اور جاؤں گا تو اُن کے وہم کو کیسے رفع کروں گا۔ پھر یہی سنگھ نے یہ بھی کہا کہ اب یوم شادی قریب ہے آپ تب تک وہیں رہیں تو اچھا ہے۔ انہیں حالات شاید مجھے کب جالندھر جانا پڑے اور کب تک وہاں رہنا پڑے۔ مگر میں مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ اگر ۱۲ اپریل کو جالندھر تشریف لے آویں تو مناسب تو ہے۔ اگر حسب عرض مذکور مجھے جالندھر نہ بھی رہنا پڑا تو میں بتا دینا مذکور ضرور وہاں پہنچ جاؤں گا۔

اب رہا یہ امر کہ آیا آپ ہمراہ کس کس کو لاویں۔ میرے خیال میں تو بے بے حجتاً کو ضرور ہمراہ لے آویں ورنہ گلہ اور اعتراض کرینگے اگر اور کسی کو ہمراہ لانا ہو تو عزیزہ نسیم۔ اس پر مزید فضول ہے۔ آئندہ آپ دانا اور مالک ہیں۔

آپ جیسا مناسب خیال فرمادیں اُس پر عمل پیرا ہوں۔ مجھے پانچ چھ روز سے
نزدہ تے بہت تنگ کر رکھا ہے اور کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے جس سے ارادہ
ہے کہ میں کل کو مسل کر لوں اس کے بجز نجات نظر نہیں آتی۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں گے والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور خٹیا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ یکم ۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآۃکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ میں ۲ ماہ حال کو جالندھر
کیا تھا تاکہ سردار صاحب جو بمبئی سے آئے ہیں اور عزیز صاحب کو جولاہور سے
واپس آیا ہے دیکھ آؤں۔ چنانچہ میں نے جا کر دیکھا کہ سردار صاحب بظاہر
دیکھنے والے کو اچھے معلوم ہوتے ہیں مگر اپنے تخیلات سے ابھی ایک قدم پیچھے
نہیں بیٹھے اُن کی ہر وقت وہی باتیں ہیں اور وہی شکایات۔ عزیز کو جولاہور سے
ڈاکٹر گنیش داس نے امید افزا حالت میں بعد معائنہ واپس کر دیا ہے کہ ۱۵-۱۶
روز مزید پیڑھا کر کے واپس لاہور آؤ۔ ممکن ہے کہ مزید آپریشن کی ضرورت نہ پڑے۔

لہذا اب عزیز فیکٹری والی کو بھی میں معہ عبدالعزیز خان مقیم ہے کیا ونڈ رہی ہیں
کا دو دفعہ بی بی کو بھی میں کر جاتا ہے۔ نتیجہ اللہ کو معلوم۔

مجھے سردار صاحبان شادی تک جالندھر رہنے کے لئے کہتے تھے مگر اس قدر
ایام ہرگز مناسب نہ تھا کہ وہاں رہوں لہذا میں کل واپس آ گیا۔ مگر ان سے وعدہ
کر آیا ہوں کہ میں انشاء اللہ تھلے ۱۱ ماہ حال کو جالندھر پہنچ جاؤں گا۔ وعدہ
مذکور اسی روز صبح کو وہاں پہنچے گا ہے۔ بشرط صحت انشاء اللہ تھلے اسی
پروکار بندھنے کا ارادہ ہے کیسا اچھا ہو کہ آپ بھی اسی روز صبح کی گاڑی سے جالندھر
تشریف لے آویں۔ مشورج رنگو نے پوسوں جالندھر مجھ سے بتلایا تھا کہ آنحضرت نے ان کو
تحریر کیا ہے کہ اہلیہ کھانسی سے سخت بیمار ہیں شاید وہ شادی پر نہ آسکیں۔ آئندہ آپ
مالک ہیں۔ جواب تحریر فرمادیں۔ کہ آپ کس روز کس حالت میں یعنی معہ یا اکیلے
تشریف فرما جالندھر ہونگے۔ اگر آج آجائیں تو مجھے بہت خوشی ہوگی مناسب
بھی یہی ہے کیونکہ ۱۲ کو بات آدے گی۔ اور ۱۳ کو رخصت۔ نیز عرض ہے کہ میرا
جالندھر جانا اپنے علاج کی خاطر بھی تھا۔ کیونکہ بہت دنوں سے مجھے نزلہ نہ دبا دھا
ہے اور کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ سخت تنگ ہو رہا ہوں۔ وہاں حکیم نسیم سے
مشورہ اور نسخہ لے کر آگیا ہوں۔ اور یہاں استعمال شروع ہے۔ جواب کے بواپسی ڈاک
مطلع فرمادیں مشکور ہوں گا۔ امید ہے آپ معہ عزیزیاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزیاں کو دعا و سلام۔

بیگم لور پختہ یالہ - ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۵/۳۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
 سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شریف صدور لایا شکریہ ہے کل جالندھر
 سے نچتہ خبر پہنچی ہے کہ عزیز صاحب و عہد العزیز خاں و غیرہ عزیز کے معالجہ کے لیے
 آج صبح کی گاڑی سے لاہور پہنچ جاویں گے لیکن چونکہ ڈاکٹر گنیش داس صاحب ۲۸
 ماہ حال کو ولایت جا رہے ہیں۔ لہذا حسب تجویز ڈاکٹر یار محمد خاں صاحب اُن کی
 بجائے ڈاکٹر روشن لال صاحب جو کلج میں پروفیسر اور اُن کے جوئیر میں معالج تجویز
 ہوئے ہیں چنانچہ چند روز ہوئے اُن سے عزیز کی نسبت مشورہ کیا گیا اور اُن کو ناؤ
 ایجرے زخم عزیز کا دکھایا گیا تھا جس پر تجویز ہوا تھا کہ عزیز کو لاہور لایا جاوے اور
 اُن کے سنج کے ہسپتال میں داخل کیا جاوے اور وہ یعنی ڈاکٹر روشن لال مزید آپریشن کے
 بغیر یا مرض خوردہ پٹی نکال دینگے اور پھر امید آدم کامل کی ہے۔ ان کا ہسپتال سنج
 مذکور نشاط ٹاکنیز کے قریب ہے۔ عزیز پہلے ہی ہور جا کر بہت اداس ہوتا رہا ہے اب
 مزید دواؤں کو لاہور دینا پڑے گا اور آپریشن بھی ہوگا لہذا مزید اداس ہونے کا احتمال
 ہے۔ لہذا میں نے عزیز نصر اللہ صاحب کو آج خط ارسال کیا ہے تاکہ وہ عزیز مرص
 کی رفع اداسی اور دل لگی میں کوشش فرما کر مشکو فرماویں بشرط مناسب اگر آپ بھی
 تاکید عزیز کو تحریر فرماویں۔ تو بعید از عنایت نہ ہوگا۔ اس میں مزید کیا عرض کروں

پس نیاز نامہ ختم کرتا ہوں والسلام۔
گھر میں اور سبب یزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جہڑیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۳۵/۳

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم
سلام سنون! والا نامہ آنحضرت شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ والا نامہ
سے علالت درو آنحضرت کا حال پڑھ کر جو قلق اور افکار پیدا ہوئے اُن کے علاوہ
ایک خاص فکر مجھے پیدا ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ آئے دن آپ کی طبیعت کسی نہ
کسی شکایت جسمانی میں مبتلا ہونی شروع ہو گئی ہے جو فی الواقعہ فکر افزا امر ہے۔
از موجب افکار جو والا نامہ اور آپ کی علالت کے میرے دل میں پیدا ہو کر متلاطم ہیں
میں یہ عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ گہرا ایک مرض اللہ کی طرف سے ہے تاہم اسی کی وجہ
سے اُس کا سبب جو مرض پیدا کرے ضرور ہوتا ہے آپ کو میں ایک مدت سے دیکھ
رہا ہوں کہ آپ کسی نہ کسی شکایت جسمانی میں ضرور مبتلا ہوتے ہیں جس سے پتہ لگتا
ہے کہ اشیاء خوردنی میں احتیاط نہیں فرماتے اور ایام حال کو ایام گذشتہ ابتدائی
جوانی کے برابر خیال فرماتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ ضروری اور بہت ضروری ہے۔

کہ انسان عمر کی جس منزل پر پہنچے اُس کے مطابق پرہیز اور احتیاط غذا سے کام کرے
 ورنہ وہ آئے دن مصائب و علالتوں کا ضرور آماجگاہ رہے گا۔ ضروری ہے کہ آپ
 اب سرد اور غلیظ اور قالیض اشیاء سے پرہیز فرمادیں اگر آپ اس پر احتیاط سے
 کاربند ہوں گے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم شکایات سے ضرور محفوظ رہیں گے۔
 براہِ ہر بانی یہ ضرور تحریر فرمادیں کہ کیا کھایا جس سے یہ درد امعا پیدا ہوئی۔
 اور اس قدر تکالیف کا موجب ہوئی۔ نیز بواپسی ڈاک مطلع فرمادیں کہ اب کیا حال ہے
 اور طبع مبارک کیسی ہے۔ مجھے بہت فکر پیدا ہو گیا ہے۔ لہذا جواب سے جلد شکور
 فرمادیں۔ عزیز صاحب کے حالات سے آپ واقف تو ہیں مگر عزیز کے بنجار کی نسبت
 کسی نے آپ کو غلط اطلاع دی ہے۔ عزیز کو روزانہ بنجار ہو جاتا ہے پہلے زیادہ
 درجہ کا۔ اب کم درجہ کا مگر بنجار سے تاہنوز کسی دن فاسخ نہیں ہے اور امورات
 اُس کی تکالیف کی بجائے خود رہے۔ اس وقت اُس کی اداسی تکلیف دہ اور مضرت
 ہے۔ جالندھر آنا چاہتا ہے۔ مگر وہاں وہ عللج نہیں ہے جو لاہور میں ہے ڈاکٹر
 کا پیغام مجھے پہنچا ہے کہ تا اندمال مکمل لاہور والے معالج ڈاکٹر کے پاس عزیز کا رہنا
 ضروری ہے۔ حیران ہوں کہ کیا کیا جاوے۔ کوشش تو یہی ہے کہ عزیز عرصہ مذکور
 لاہور رہے۔ آئندہ جو اللہ کو منظور، آپ اپنی خیریت اور مفصل حالات سے جلد
 مطلع فرما کر مشکور فرمادیں۔ خدا کرے کہ آپ آدم اور خیریت سے ہوں۔ اسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا لہ - ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرادکم
سلام سنون! والانا مہ العزیز ثرت صدور لایا۔ شکریہ ہے۔
آپ جانتے ہیں کہ عزیز چل دیا اور مجھے شہود و فراق میں مبتلا کر گیا۔ یہ
حالت میرے لئے ایک دشوار مقام فی الحال معلوم ہوتا ہے۔ اندر میں حالت میں نے
اپنی اصل حالت کی جانب گریز بشت و زور کرنا شروع کر دیا جس سے اپنی
تکلیف وہ حالت میں معتد بہ خفت اور عزیز سے روزانہ ملاقات اور اس کے
درجات آرام و عیش روزانہ رو بہ ترقی پذیر ہیں۔ اس سے گو نہ اُداسی اور پریشانی
عالم شہود معتد بہ کمی پذیر ہے اور امید ہے یہ رفتہ رفتہ مفقود ہو جاوے گی خصوصاً
اُس وقت جب کہ میں عزیز کے پاس جا مقیم ہوں گا۔ اسی وجہ سے میں نے عزیز کو بعد
کمال کوشش اور بخت کے اپنے مقام میں مقیم کر لیا ہے۔ اب وہ انشاء اللہ تعالیٰ
ہمیشہ وہاں میرے ہمراہ رہے گا اسی وجہ سے میں مطمئن ہو گیا ہوں۔ میں نے
حاکم قضا و قدر سے یہ نچتہ وعدہ لے لیا ہے کہ بجا لیتا میرے یہاں سے ترقی اور
تبدیل مقام ترقی کے عزیز ہمیشہ میرے ہمراہ مقیم رہے گا۔ اور برابر تمتع کامل حاصل
کے گا۔

اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اکثر بلکہ سب پیش دستگان کو یہ رحمت اور عنایت

کم حاصل ہوئی ہے۔ ذالت فضل اللہ یُعْطِیْهِ مِنْ قَبْلِ شَاءِ بِغَيْرِ حِسَابٍ
اب میں نے اطمینان مذکور اور عنایت الہی مسطور حاصل ہونے پر اپنے کام پر واز
روحانیت میں بجد و جہد کامل کام شروع کر دیا ہے اور عنوانات سے پتہ لگ
گیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ وقت تک بے شمار ترقی حاصل ہو جانے والی ہے
اور عزیز ہمراہ ہو گا۔ چونکہ آپ اپنے کام میں اب بے سعی مشغول ہو گئے ہیں امید
ہے آپ جہد و جہد سے ناواقف نہیں ہونگے۔

اب میں مطمئن ہوں مگر کہیں جانے کے قابل نامہ روز نہیں ہوں۔ واللہ
بحالات مذکور میں نے کامل کوشش اور شدید سعی سے اپنا کام شروع کر دیا
ہے۔ کیونکہ عنایات الہی مذکور سے عشق بے پایاں موجزن ہے۔ خیریت سے
ہوں۔ امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۶/۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زادہ اللہ مراد بیگم

سلام سنون! یہ وقت اور زمانہ جس میں سے میں ان دنوں میں چل رہا

ہوں۔ بہ لحاظ فقر ایک عجیب کیفیت ہے۔ یہاں اپنے پر حزن و ملال حالت میں ہوتا ہوں کہ کسی نہج میں پیغام عزیز مرحوم جو اپنے خوشحالی بلکہ عیش و نشاط کے تقاضہ سے ارسال کرتا ہے، آصادر ہوتا ہے کہ محبت جوش میں ہے لہذا خواہ قلیل وقت کے لئے ہو سکے آپ ہم میں اور ہماری صحبت میں شامل ہو جاؤ۔ پیغم عزیز فرمان سمجھ کر میں جا پہنچتا ہوں۔ اب وہاں کی کیفیت کیا بیان کروں وہ میری تحریر سے بیرون ہے۔ البتہ یہ الفاظ ہمارے حالات کی کیفیت کے بیان کے لئے کافی ہونگے کہ وہ یہاں کے تعلقات سے مبرا ہونے اور خاص عنایات و تفضلات میں مقیم ہونے سے اعلیٰ علین میں ہے اور میں قید و تبادی کی وجہ سے تاہنوز جہنم میں۔ کوئی تقاضہ کر ہے کہ آپ جلد گھر آ جاؤ۔ مگر وقت معین سے پہلے یہ کیسے ہو سکے۔ آخر عنقریب ایسا ہونے والا ہے کہ ایسا ہو کر رہ گیا کیونکہ عزیز کی حالت دیکھ کر میرا دل بھی لپچاتا ہے۔ مزید برآں عزیز کی محبت کا تقاضا بھی یہی ہے۔

میں صرف آپ کی ذات مبارک کو جو کچھ بھی ہو سکی تعلیم فقر دے سکا ہوں لہذا فقیر کی ایسی حالت میں آپ کو لازمی ہے کہ آپ مجھ سے جدا نہ ہوں مگر کیا آپ اس کو پسند نہ فرماویں گے والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳۴۷

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز ثروت صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ والا نامہ
سے آپ کے افکار و تکلیف کے حالات از علالت درو امعا و قرضہ بنک و
عدم فروخت مکان کے حالات پڑھ کر اپنے مجروح دل کے زخم اور مزید کٹا
ہوئے جن سے نالاں ہوں مگر صابر۔ دیکھئے کہ اللہ صاحب ان کا کیا سامان و
انتظام فرماتے ہیں۔ دست برد دعا ہونے سے پہلے اپنا قلق و اضطراب کافی
ہو سکتا ہے جو شدت سے دامنگیر حال ہے۔ میں ان پر مزید کیا عرض کروں۔
کیونکہ افکار مذکور سے دل نیم مردہ ہو رہا ہے۔ مزید حالت سے مطلع و سزا کر
مشکور فرما دیں۔ میری حالت بیرونی تاہنوز شکل تسلی بخش پیدا نہیں ہوئی وقت
اور عمر کی منزل بادل ناخواستہ طے کر رہا ہوں۔ دل میں تو بہت کچھ ہے کہ
آپ سے گزارش کروں مگر تحریر کی سمیت کہاں سے لاؤں۔

ہفتہ عشرہ تک طبیعت کو محض بہلانے کے لئے جالندھر جانے کا ارادہ
ہے اور وہاں سے اس کا تقاضا بھی اکثر روزانہ ہو رہا ہے۔ وہاں سے آپ
کو ضرور اطلاع عرض کروں گا بشرط فرصت آپ تشریف لاویں۔ میری صحت
شکایت سے خالی نہیں ہے والسلام۔ گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲ مئی ۱۹۳۸ء

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ میں آپ کی شکایت علالت اور تفکرات سے پریشان تو ضرور ہوں۔ مگر آج کل کی اپنی حالت اور نظر جو زیر عمل ہے اطمینان دلا دہی ہے کہ یہ مقامات حزن ملال بالکل ناپائدار اور گذرنے والے ہیں اور کچھ وقت کے بعد وہ مقام آنے والا ہے جو ان تکالیف کی یاد پرستہی اور نصیحت پیدا کرے گا کہ یہ سب فضول تھی میں اسی حالت میں جا کر اور کیفیت مذکور مشاہدہ اور ملاحظہ کرتے ہوئے دنیاوی تفکرات سے جان بڑھ رہا ہوں۔ گو یہ حالات فکر افزا اس وقت بہت مشاق اور ناقابل برداشت معلوم ہوتے ہیں۔ مگر بالکل ناپائدار اور متغیر الحال ہیں۔ البتہ وہ عالم جس کے لئے آپ کو نشان ہیں اور اکثر اُس میں آپ سیر کرتے ہیں۔ ہرگز متغیر الحال اور خواہشات نفسانی سے پاک ہے۔ بلکہ اس نفس سے کلی میرا ہے جس نے دنیاوی زندگی کو جہنم بنا رکھا ہے۔ مجھے عزیز مرحوم کی محبت اور اس کا تقاضا اب چند روز سے اُس عالم میں زیادہ وقت قیام کا موجب ہو رہا ہے اور اکثر اوقات عزیز کے پاس رہتا ہوں۔ مگر میں اُس راحت اور آرام کا کیا بیان عرض کروں بے حدود شمار ہیں! اور غم و شکر اُس عالم میں کلی نابود ہیں گو اس سے پہلے بھی اس عالم کی

راحت کا حال معلوم تھا مگر عزیز کی وجہ سے مزید قیام کرنے سے اب جو مدارج
 راحت معلوم اور محسوس ہو رہے ہیں۔ اُن پر ہر وقت عشق عشق کر رہا ہوں۔
 لہذا میں آپ کو یقین اور مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ کہ آپ بالضرور وہیں جانے
 والے ہیں۔ اور آپ یہاں سے چلتے وقت یہ چادر زنجور وار بدن کی اپنے اوپر سے
 اتار کر جب پھینک جاویں گے تو واللہ آپ کا قیام دائمی اسی مقام میں ہو گا۔
 اندر میں حالت چند روزہ عارضی تکلیف کے چنداں واویلا کرنا فضول اور بے سودہ
 ہے۔ آپ اپنی روحانی ترقی میں سعی فرماویں۔ دنیاوی افکار ذات الہی خود درست
 کر دیونگے۔ مگر حالات کے مطلع فرماتے رہا کریں۔ تاکید ہے پرسوں بروز جمعہ ذات
 الہی نے اپنے فضل و کرم سے عزیز محمد حسین کے گھر میں بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اللہ
 کا شکر ہے میں مخترب چند روز تک جالندھر جانے والا ہوں۔ میں آپ کو
 اپنی یہاں سے روانگی اور وہاں کے قیام سے مطلع کرونگا۔ آپ کی اور بے بے
 صاحبہ کی علالت کا مجھے بہت فکر ہے اللہ آرام بخشنے والسلام۔
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۷/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم
سلام سنون! اُمید ہے اُس روز آپ بحیریت گھر پہنچ گئے ہونگے۔ اور
معہ عزیزاں آپ بحیریت سے ہونگے۔ میں بھی بحیریت ہوں۔ پیسے کی نسبت
سکون ہے۔ غالباً یہ غلبہ روحانیت کی سبب سے ہے جو آج کل مدت کے بعد دور
میں آگیا ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ طبیعت میں آوارگی ضرور ہے۔ دل چاہتا ہے
کہ کہیں تنہا بیٹھ کر اپنے یاد کی آغوش میں ایسا پوشیدہ ہو جاؤں کہ نہ مجھے اپنی خبر
ہے اور نہ کسی کو میری۔ واللہ یہ تمنا مدت سے ہے۔ مگر کبھی پوری نہ ہو سکے۔
واللہ ہر وقت اپنی یہ حالت ہے کہ میں فی الواقعہ اپنے آپ کو آغوش یاد میں
دیکھ رہا ہوں۔ اور اس سے کبھی خروج نہیں پاتا۔

عزیز من! اگر یہ حالت فقیر کی مستقیم ہو جاوے تو الحمد اور بزرخ بہشت اور
دورخ سب معدوم ہیں مگر قطرہ سمندر میں او غام ہوتا ہے۔ واللہ اس وقت بھی
یہی حالت قائم ہے۔ آپ بھی سعی فرماویں کہ اس سمندر میں او غام ہو جاویں زیادہ
کیا گزارش کروں۔ کانرا کہ خبر شد خبر شد باز نیامد والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مورخہ ۸/۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراد بیگم

سلام سنون! والا نامہ آنحضرت صدور لایا۔ شکریہ ہے۔

نیز عرض ہے کہ میری طبیعت اب دنیا سے کلی اوداس اور اوچاٹ

غور سے دیکھتا ہوں کہ دنیا کے کسی مقام پر یہ آپ کی حاصل کرنے کے قابل

نہیں رہی بالبتہ اب یہ دوسرے عالم کے گریز کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے

اور اوسے میں اپنی خوشحالی دیکھتی ہے مگر نہیں معلوم وہ کب آوے گا۔ اگر دیکھے

میرا کچھ نکال کر آیا تو کیا آیا۔ جلد آ جاوے تو میں بہت خوش ہوں۔ آپ نے مجھے

گو جبرالوالہ حاضر ہونے کے لئے زبانی بھی فرمایا تھا۔ اور اب تحریر بھی فرمایا ہے

مگر میں غور سے دیکھتا ہوں کہ یہ بھی درست نہیں ہے۔ اذ آنکہ اول تو موسم بہت

خراپ ہے اور ان دنوں میں وہاں اپنی صحت کے بگڑنے کا بڑا احتمال

ہے۔ دوسرا جو سب سے زیادہ امر مانع ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی مالی حالت بہت

کمزور ہے۔ آپ پہلے ہی تکلیف میں ہیں۔ تو میرے حاضر ہونے سے یہ آپ

کی تکلیف اور مزید ترقی پر ہوگی۔ تو ایسی حالت میں میرا دل ہرگز نہیں مانتا

کہ میں آپ کی مزید تکالیف کا باعث بنوں۔ لہذا ارادہ ہے کہ پھر کبھی زمانہ

موافق آنے پر میں حاضر ہو سکوں گا۔ ورنہ مزید تکلیف دینی گناہ کبیرہ ہے۔

آپ اس پر تسلیم ثابت فرماویں تو مناسب تر ہے۔

میری حالت بالضرور خراب ہے۔ کبھی خوشی کا تو اب مدت سے خیال بھی نہیں آتا کہ اس کا وجود بھی دنیا میں ہے۔ طبیعت ایسی کچلی گئی ہے کہ اس میں خوش ہونے کی قابلیت ہی نہیں رہی۔ میں زیادہ کیا گزاشت کروں۔ جہم چھوڑنے پر راحت معلوم ہوتی ہے ورنہ بیداری عذاب الیم ہے والسلام گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸/۳/۲۰

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآہم
سلام سنون! میں کل کے تیار نامہ میں عرض کر چکا ہوں کہ موجودہ
حالات میں میں گوجرانوالہ حاضر ہونے سے آپ کو نا جائز تکلیف دینی
ہرگز پسند نہیں کرتا۔ گو واللہ میرا دل آپ کے فیض صحبت کے لئے رطب
رہا ہے۔ مگر آپ کے موجودہ حالات اس کے مانع نظر آتے ہیں۔ میں اسی
پر کار بند ہونے کو درست خیال کرتا ہوں۔ کیا آپ فرصت ملے پر تشریف
لا کر سرور نہ فرما دیجیے۔

ہیڈک کیونکہ خاتمہ پر ہے اگر اس سال فرمادیں تو مہربانی ہوگی۔ السلام
گھر میں اور سنی زبان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآۃ

سلام سنوں! والانا مہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔

سروادہری سنگھ صاحب نے اپنی شادی پر مجھے بھی مدعو کیا ہے جو ۱۶ ماہ حال

کو ہوتی قرار پاتی ہے۔ مگر حکم ہے کہ میں ایک روز پہلے یعنی ۱۵ کی صبح کو

اُن کے پاس جالندھر پہنچ جاؤں۔ لہذا اُن کی تحریر اور تاکید کے بموجب ارادہ

ہے کہ بشرط خیریت میں وہاں ۱۵ کی صبح کو جالندھر پہنچ جاؤں۔ آئندہ جو

اللہ کو منظور۔ امید ہے آپ بھی اسی روز یعنی ۱۵ کی صبح کی گاڑی سے جالندھر

تشریف فرما ہونگے۔ میں وہاں منتظر ہوں گا۔ میں عجیب و غریب عالم سے گذر

رہا ہوں۔ نہیں معلوم یہ مصائب کا راستہ سب فقرا کو گذرنا پڑا ہے یا مجھ پر

یہ لطافت خاص ہیں۔ چھوٹا نوزائیدہ بچہ کئی روز سے برص ہمال و بخار بیمار

چلا آتا ہے اور کمزور ہو گیا ہے خدا جانے انجام کیا ہو۔ ویسے اپنی روحانی

حالت نہایت تیز ہے مگر ہر قسم کے افکار اُس کو درہم برہم کر رہے ہیں جس سے مجھے سخت تکلیف اور ناگفتہ بہ حالت ہے۔ واللہ ایسی پرورد تکالیف میں نے ایسی طویل عمر بھر میں ہرگز نہیں دیکھی اور نہ برداشت کیں۔ اللہ کو منظور یہ کیا راز ہے۔ دریافت بھی کیا گیا ہے۔ مگر اب تک اس کا جواب خاموشی ہے۔ کیا فقر اسے یہ برتاؤ مناسب اور ضروری ہے۔ یہ لحاظ مذکور طبیعت بد مزہ اور متفکر ہے۔ یہ خراب اور متفکر حالت ہر ماگزشتہ کے آغاز سے شروع ہے۔ ختم ہونے میں نہیں آتی۔ شاید یہ میرے خاتمہ سے تعلق رکھتی ہو اور اُس کی تمہید ہو۔

امید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرادکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز اور ہمہ پارسل ہیڈک کیور فرستادہ
آن عزیز تشریف صدور لائے۔ بہت بہت شکریہ ہے۔ والا نامہ سے آپ کے

وردوار ٹھہکا حال پڑھ کر مجھے سخت رنج و اندوہ پیدا ہوا اور اب تک ہے۔

دعا ہے کہ اللہ نے اس سے جلد آرام عطا فرمادیا ہو۔ آمین۔

چونکہ آپ غالباً سردار ہری سنگھ صاحب کی شادی پر ۱۵ ماہ حال کو جالندھر تشریف لانے والے ہیں لہذا دیگر معروضات اس وقت پر عرض کرنے چھوڑتا ہوں۔

بچہ اب گو نہ اچھا ہے۔ کل کو خدا جانے۔

ہرگز طبیعت بگڑا نہیں ہے۔ لہذا سلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز تشریف صدر لایا۔ شکریہ ہے میں

اور گھر میں سب خیریت ہے۔ لیکن میں کیا عرض کروں۔ چند روز سے ایک

عجیب تکلیف میں گرفتار ہوں اور وہ یہ ہے کہ چار پانچ روز ہوئے ہیں۔

کہ منہ میں سے سامنے کے مصنوعی دانت تین کا بدل میں نے گھراؤنا لہے

بھی بنوایا تھا اور وہ فٹ نہ ہونے سے بیکار پڑا ہے کہنہ اور فرسودہ مچھنے سے ٹوٹ کر نکل گئے۔ ان سے علاوہ رفع بد صورتی کے کھانے میں بھی کافی مدد ملتی تھی۔ مگر اب ان کے اخراج سے اور تکالیف کے علاوہ کھاتے وقت دانتوں کے نامہوار ہونے سے لبوں پر روزانہ زخم پیدا ہو رہے ہیں جن سے گونا گوں تکلیف ہے اچھے دانت تو دہلی میں لگتے ہیں جیسا کہ بٹ صاحب بیان کرتے تھے اور انہوں نے دہلی لگو اسٹے تھے اور کارآمد معلوم ہوتے ہیں لیکن بابو صاحب موصوف شملہ میں ہیں اور اکتوبر کے نصف کے قریب دہلی جاسکیں گے۔ حیران ہوں کہ کیا کروں کیونکہ تکلیف بہت ہے۔ کھانا کھایا نہیں جاتا۔ اور اگر کھاتا ہوں تو کھانا چبائے نہ جانے سے مضمر نہیں ہوتا۔ واللہ اس پر سنسی بھی آتی ہے اور رونا بھی آتا ہے۔ رہ رہ کر یہ خیال اکثر پیدا ہوتا رہتا ہے کہ ایسی تکلیف دہ زندگی سے کیا فائدہ ہے اور مجھے یہاں کیوں رکھا گیا ہے۔ بس وہی بات ہے کہ حکم حاکم مرگ مفاجات۔ ارادہ ہے کہ جیسے بن پڑے دہلی جا کر دانت لگوا لوں۔ مگر ابھی کوئی ایسی صورت پیدا نہیں ہوئی مگر کوشش میں ہوں۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

میں نے ڈاکٹر وٹا صاحب کے صلاح معاملہ کے لئے واقعہ سابقہ عرض کر دہ کے بعد پیر کوٹ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روزانہ حاضر ہوتا مقرر کیا چنانچہ چند روز کے بعد ڈاکٹر کے گناہ پر مزید پیری فرمانے

سے اب دست کشی فرمائی مگر فرمایا کہ جس قدر معاملہ نکل چکا ہے۔ اس کا ازالہ کسی اور سعی اندرونی اور بیرونی سے کر لو۔ اب ہم مزید دست اندازی ہرگز نہیں فرمائیں گے۔ حالات مذکور سے مرداران کو مطلع کرتے ہوئے.....

..... میں نے ان کو تحریر کیا کہ اگر ہو سکے تو باقی معاملہ

بیکانیر میں اُن کے مربعوں کے قریب ایک گاؤں میں سائیں رہتے، اور طریق قادریہ کے ہیں اور پہلے ان سے ملتے اور ان سے ان کا دوستانہ بھی ہے۔ اور ان سے وہ پہلے بار بار کہہ چکے ہیں کہ ہمیشہ میری دعا اللہ مستجاب فرماتے ہیں۔ اور دیکھی نہیں کرتے اور بار بار پہلے ان کے پاس جالندھر آتے بھی ہیں۔ لہذا میں نے ان سے بتا کید کہا ہے کہ باقی معاملہ آپ ان سے درست کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے ان کو طلب بھی کیا ہے اور وہ امر دزدان کے پاس آنے والے ہیں۔ سنتا ہوں کہ وہ بڑے نیک اور عابد ہیں۔ خدا کرے یہ کام اُن کے ہاتھ سے سمرانجام ہو جاوے۔

امید ہے آپ مع عزیزان خیریت سے ہونگے والسلام۔

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور خٹہ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۱

عزیز القدر من! جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ نے
میرے ہمراہ دانت لگوانے اور دہلی تشریف لے جانے کا ارادہ تحریر فرمایا ہے
جس کی نسبت عرض ہے کہ اگر آپ کے دانت قبل ازیں نکل چکے ہیں اور آپ
خارج شدہ دانتوں کی بجائے دانت لگوانا چاہتے ہیں۔ تو بسم اللہ آپ تشریف
لاویں مگر بصورت دیگر اگر دہلی میں سابقہ دانت نکلا کر جدید لگوانے کا ارادہ
ہو تو ہرگز ارادہ دہلی جانے کا نہ فرمادیں۔ کیونکہ میں تجربہ سے عرض کرتا ہوں
کہ دانت نکلانے سے بہت تکلیف سے سابقہ پڑتا ہے اور بعد ازاں مدت
کے بعد جدید دانت لگوانے مناسب ہوتے ہیں۔ خدا نخواستہ اگر نکلانے
سے دہلی میں تکلیف پیدا ہوئی تو کیا حشر ہوگا۔ میں نے ایسے کیس بہت دیکھے
ہیں۔ جو دانت نکلانے پر مدت تک عذاب الیم میں رہے۔

میں نے دہلی جانے کے لئے بڑے صاحبان سے شملہ میں اپنے دہلی جانے کی
نسبت خط و کتابت کی تھی۔ اپنے کھانے کی تکلیف میں اب تک دہلی چلا گیا ہوتا
لیکن چند روز سے مجھے زحیر یعنی مروڑوں کی شکایت ہو رہی ہے جس سے میں
ارادہ مقرر مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ مبادا راستہ میں یاد دہلی جا کر یہ شکایت مزید

پیدا ہوتی تو پھر کیا حشر ہوگا۔ لہذا بالفعل جانے سے رکنا ہوا ہوں۔ البتہ آرام اور اطمینان آنے پر بہت جلد ارادہ روانگی کروں گا۔ کیونکہ یہ تکلیف زحیر کھانا نہ چبانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ جو کھاتے وقت تکلیف ہوتی ہے وہ میں جانتا ہوں یا ذات الہی جس کی یہ عطا کردہ ہے۔

محالات مذکور عرض ہے کہ اگر خارج شدہ دانت کی جگہ دانت لگوانا تو آپ ارادہ تشریف آوری کریں ورنہ ہرگز نہ کریں۔ اگر ضروری آنا ہو تو آپ بالضرور بروز بدھ آئندہ یہاں تشریف لے آویں۔ پھر جس روز مناسب ہوگا چل دیں گے۔ میری روانگی میرے آرام آنے پر ہے۔ مجھے تاسنہ زحیر کی معمولی شکایت ہے مگر تجربہ سابقہ سے ڈرتا ہوں کہ کہیں زیادہ نہ ہو جاوے۔ آپ بدین نیانہ نامہ ہذا اپنے ارادہ روانگی یا عدم روانگی سے براہ مہربانی فوراً مطلع فرماویں۔ مشکور ہوں گا۔ مزید تاکید ہے والسلام۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹ یار۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۳۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتکم
سلام سنون! میں دانت لگوانے کے لئے ۲۶ ماہ گذشتہ کو جالندھر
رات رہ کر دوسرے روز دہلی روانہ ہوا۔ اور چینی دندان ساز سے دانت
لگوائے اور یکم ماہ حال کو دہلی سے واپسی ہوئی۔ جالندھر رات رہ کر ۲ کو میں
بجیریت گھر پہنچ گیا۔ تاہنوز دانت خوب کام دے رہے ہیں اور اچھے ہیں۔
جالندھر آنے پر جھنگ سے ڈاکٹر روتنا کاتار بنام شیوراج سنگھ پہنچا کہ فوراً
بلا توقف آپ جھنگ پہنچ جاؤ۔ جو قرائن اور حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ مگر
نے ڈاکٹر کو معطل کر کے تحقیقات مقدمہ شروع کر دی ہے جو بہت فکر افزا ہے
مگر خدائی کاموں میں یارائے دم زدن نہیں ہے۔ اسی رات دس بجے شیوراج
بہ سواری کار روانہ جھنگ ہو گئے۔ اور میں صبح کو یہاں گھر آ گیا۔ بعد کے حالات
ابھی تک لاعلمی ہے۔ خدا خیر کرے۔

جہاں اے برادر نازد بہ کس

باتیں تو بہت ہیں جو آپ سے قابل ذکر ہیں۔ مگر چونکہ آپ اپنے سابقہ وعدہ
کے مطابق جلد تشریف یہاں لانے والے ہیں۔ لہذا بالمشافہ عرض کروں گا۔
البتہ یہ آپ کے ضروری دریافت کو تاہوں کہ آپ کب اور کس روز یہاں تشریف

فرما ہونگے۔ آپ ضرور جلد تشریف لادیں۔ واللہ آپ کے دیکھنے کو اب دل تڑپ رہا ہے۔ توقف نہ کریں۔ مشکور رہونگا۔

آج کل اساک بادش سے یہاں فصلیں خراب ہو رہی ہیں۔ خدا کرے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہوں۔

اپنی تشریف آوری کی تاریخ اور وقت سے جلد مطلع فرما کر شکور فرماویں ^{والسلام}
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پورہ جیڈیاہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹/۲۸

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئکم
سلام سنون! والا نامہ آن عزیز شرف صدور لایا شکریہ ہے معروضات
تو آپ کے گزارش کرنے کے قابل ہستے ہیں مگر چونکہ میں چند روز تک آپ کے
نیاز حاصل کرنے کا امداد کرتا ہوں لہذا اس وقت اسی قدر عرض کرنے پر اکتفا
کرتا ہوں۔ کہ ارادہ ہے پرسوں ۳۰ ماہ حال کو جانندھر پہنچ کر دوسرے روز
شادی معلومہ کی تقریب میں شامل ہو جاؤں۔ اسی میں اس سے اگلاروز یعنی
۲ راکتوبر صرف کروں! اور بعد ش ۳ راکتوبر کی صبح کو فریڈیریل سے روانہ لاہور

ہو جاؤں۔ چونکہ حسبِ قرارِ داد سابقہ دو پیر لاہور پھیرنا تجویز ہو چکا ہے۔ لہذا
 لاہور دو پیر آرام کر کے بعد ششِ آپ کے ہم کاب روانہ گوجرانوالہ ہونگا۔ آگے آپ
 جیسا حکم کرینگے اس پر کاربند رہوں گا۔ باقی بوقت ملاقات
 اُمید ہے آپ معہ عزیزاں خیریت سے ہونگے والسلام
 گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۰/۳/۳۸

عزیزۃ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مراہمکم
 سلام سنون! میں کل آپ سے رخصت ہو کر جب امرتسر پہنچا تو مجھے
 بنجار معلوم ہوا۔ اسی وجہ سے میں جالندھر دو پیر سیر کر کے بر سواری موٹر جالندھر
 سے روانہ ہو کر چھ بجے شام کے قریب گھر پہنچ گیا۔ رات بھر خفیت بنجار سے طبیعت
 سخت بے آرام رہی۔ اس وقت صبح ہے اور گونہ طبیعت اچھی ہے مگر گوجرانوالہ
 سے یہاں سردی زیادہ ہے جس سے آثارِ نزہ زیادہ محسوس ہوتے ہیں۔ رات
 دروازے بند کر دیئے گئے اور اندر سویا۔ پھر بھی ٹکالٹ اور ٹھننے کے باوجود
 سردی محسوس ہوتی رہی۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جاوے گا۔ اصل بات یہ ہے

کہ اب طبیعت طویل سفر کے ہرگز قایل نہیں رہی اور ارادہ ہے کہ اب میں سفر سے ہرگز ہرگز پرہیز نہ کروں گا۔ باوجود اس قدر خاطر و مدارات اور عنایات بے غایت کے جو آپ نے اور جناب بے بے صاحبہ نے اس ناچیز عاجز پر وہاں مہذول فرمایا جن کا شکریہ میری طاقت تحریر سے کہیں افزوں تر ہے میں بیمار ہو گیا ہوں اور اب تک ہوں تو اس کا نتیجہ ہے کہ اب میں ہمیشہ کے لئے طویل سفر سے پرہیز کروں۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اسی پر عمل پیرا ہوں گا۔ سب خیریت ہے۔ والسلام

جناب بے بے صاحبہ اور عزیزان کو دعا و سلام۔

بیگم پور خٹہ یالہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

مؤرخہ ۸ شوال ۱۴۱۲ھ

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ تراکم
سلام سنون! والانا مہ آفریز تشریف صدور لایا شکر یہ ہے۔ میں
تا ہنوز نزاع سے بیمار ہوں! اور بعض وقت بیمار بھی ہو جاتا ہے۔ امید ہے اللہ
آدم فرمادیں گے مگر بتدریج۔

امید ہے عزیزہ کشتور کا قد ضرور کچھ کم ہو گیا ہو گا اور ناصر کا زیادہ اگر ابھی

شکایت قدموجود ہوا اور زیادہ کم کرنا نامنظور ہو تو ضروری ہے کہ مزید ضیافتوں
کا سامان کیا جاوے۔ پھر حسب مرضی قدموجود ہو جاوے گا۔ جیسی ضیافت پر تکلف
ہوگی ویسی قدموں میں کمی ہوگی۔ عزیزہ کے خیالات تحریر فرما کر مشکور فرمادیں۔
نیز آپ ہر دو صاحبان کے روحانی حالات سننے کے لئے مشتاق ہوں۔
ضرور تحریر فرمادیں والسلام

جناب بے بے صاحبہ و عزیزہ ان کو دعا و سلام۔

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۹/۳/۱۹

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئکم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیزہ شرف صدر و دلایا۔ شکر یہ ہے۔ والانا مہ

مذکور سے جناب بے بے صاحبہ کی علالت غنی پیمش کا سال پڑھ کر سخت فکر

اور رنج پیدا ہوا۔ خدا کرے اب اُن کو آرام ہو گیا ہو۔ ان میں تو پہلے سے

خون بہت کم ہے جیال آتا ہے کہ اخراج خون سے اُن کا کیا حال ہوا ہوگا

واللہ میں اُن کے لئے سخت اندیشہ اور فکر میں غرق ہوں۔ دست بہ دعا ہوں

کہ اللہ رحیم و کریم اُن کو بہت جلد شفا اور آرام عطا فرمادیں۔ آمین ثم آمین۔

لیکن آپ بدیدن نیاز نامہ ہذا اُن کے حالات سے مطلع فرما کر مشکور فرمادیں
سخت تاکید ہے۔ میرا اُن سے بہت بہت سلام اور دعا فرمادیں اور میری
طرف سے ان کی عبادت فرمادیں۔

تنبہ کا شکریہ ہے۔ ضروری تھا کہ میں کل کی ڈاک سے آپ کی خدمت
میں نیاز نامہ عرض کرتا لیکن تاہنوز مسلسل بیمار ہوں۔ اور بیماری نے ابھی
میرا پیچھا نہیں چھوڑا۔ آخر اس سے تنگ آکر کل میں نے مسہل کیا جو اچھا ہو
گیا ہے۔ امید ہے اللہ اس سے آرام عطا فرمادیں۔ لیکن شب گزشتہ
بہت اور سخت تکلیف سے بسر ہوئی اور عوارضات کے علاوہ کھانسی اس
قدر بھتی کہ ایک دم رات آرام نہیں ملا۔ مگر مبصرین یقین دلاتے ہیں کہ مختصر
آرام ہو جاوے گا۔ میں نے مسہل بھی ان کی تجویز پر کیا ہے دیدہ بادیہ کہ چرند۔
امید ہے اب عزیزہ کسور کا قد بہت کم ہو چکا ہوگا اور عزیزہ ناصر کا دراز۔
تاہم دریافت فرما کر اُن کے قدوں کی کمی و بیشی تحریر فرمادیں کہ کس قدر ظہور میں
چکی ہے۔ ان کا اصل علاج تو لذیذ ضیافتوں کا مجھے کھانا ہے۔ اس کی فکر کہیں
میں آپ کی روحانی حالتوں کا حال معلوم کر کے بہت خوش ہوا ہوں اور دعا ہے
کہ اللہ زود فرزد۔ افسوس ہے کہ بے صاحبہ اپنی بیماری کے سبب مفصل تحریر
نہیں کر سکیں۔ خدا کرے اُن کو آرام آگیا ہو تو اپنی حالت خود تحریر کریں۔
اذا نکرتے مجھے امید ہے کہ اُن کے حالات انشاء اللہ تھلے ضرور چند قدم آگے

ہوگی۔ اور سب خیریت ہے۔ جو آپ کے جلد مطلع فرماویں۔

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

جالمذہر شہر

مورخہ ۲۵

عزیزہ القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآئیم

سلام سنون! آپ خیال فرماتے ہونگے کہ میں اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا ہوں گا۔ لیکن نہیں اور ہرگز نہیں۔ مجھے نہ لہا و نہ شدید کھانسی اور نہ بخار نے وہاں گھر میں حب تنگ کر دیا تو میں پانچ روز ہوسٹے ہیں کہ نہایت تکلیف سے علاج کے لئے یہاں جالمذہر چلا آیا۔ اور یہاں آکر حکیم شمسین صاحب کا علاج شروع کیا۔ پہلے ایام میں تو سحر و سحرات مذکورہ سے بہت تکلیف رہی مگر کل سے قدر سے افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ امید ہے کہ امروز فردا کلی آرام ہو جائیگا آرام آنے پر بھی میں ایک دو روز یہاں قیام کرونگا۔

واللہ اپنی حالت خراب کے باوجود جناب بے بے صاحبہ کی علالت کا ہر وقت فکر ہے۔ اس سے زیادہ ہے کہ چند روز سے ان کی نسبت کچھ خبر نہیں ملی۔ آپ بدین نیاز نامہ ہذا ان کے مزاج کے حالات سے مطلع فرماویں مگر گاؤں

کے پتہ پر۔ کیونکہ اُمید ہے میں ایک روز کے بعد جیسا کہ امید پڑتی ہے آرام
آنے پر گھر واپس چلا جاؤں گا۔

اس وقت زیادہ کیا عرض کروں کمزوری مانع تحریر ہے۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

جالتہ عشر شہر

مؤرخہ ۲۸/۴

عزیز من جناب مولانا صاحب زاد اللہ مرا تہکم

سلام سنوں! والا نامہ شرف صدور لایا شکریہ ہے۔

اللہ کا ہزار ہا شکر ہے کہ اللہ نے جناب بے بے صاحبہ کو کلی آرام اور شفا

دی۔ میری طرف سے اُن کو سلام اور مبارک باد قبول ہو۔ مجھے ابھی تک بخار سے

نجات نہیں ملی اور نہ معلوم کہ کب ملے یا اس سے جواب ملے۔ میں دوسرے

تیسرے روز تیار رہتا ہوں کہ آرام مل جاوے گا۔ لیکن نہ بخار چھوڑتا ہے اور نہ

گھر کو جانے کی نوبت آتی ہے۔ حکیم نے پانچ روز ہوئے بخار دکنے کے لئے

روزانہ دو گولی کوہن دینی شروع کی جو پچیسویں روز تک کھانا رہا جس سے

سحت قبض ہو گئی اور اسی روز سے اجابت بند۔ رات خفیف ماسہل کیا۔

جس سے تین بافراغت اجابت ہوئیں۔ مگر ابھی تک بخار فرو نہیں ہوا امید ہے

فرد ہو جاوے۔ آگے جو اللہ کو منظور۔ والسلام
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۱۱/۱۲

عزیز القدر من جناب مولانا صاحب زاد اللہ تراکم
سلام سنون! امید ہے کل آپ بفضل الہی بخیریت تمام اپنے دولت خانہ
پر تشریف فرما ہو گئے ہونگے۔
میں کل ۲ بجے دن کے بذریعہ موٹر کار سردار صاحب روانہ ہو کر
چار بجے بہ تمام خیریت گھر پہنچ گیا تھا۔ بنجارے تو آرام معلوم ہوتا ہے۔
مگر نزلہ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما گئے ہیں۔ تاہم نوزد امن گیر چلا جاتا ہے امید
ہے اللہ آرام فرما دیں گے۔

فرمائیے آپ ہر دو عزیزوں اپنی اپنی حالت جہانگیر اور عالم نما میں
انشاء اللہ تعالیٰ سرشار ہونگے۔ آپ دیکھیں اور غور سے دیکھیں، کہ
فی الواقعہ جو کچھ اندرونی اور بیرونی کسی سحر کے اثر سے نظر آ رہا ہے وہ سب
آپ ہی ہیں۔ آپ کے بجز اور کچھ بھی نہیں ہے۔ وہاں ایک ہی فرحت افزا

حالت ہے اور میں اس سے مزید محض صفاتِ الہی کی سحر آفرینیوں میں گرفتار۔
 حیات میں تو کیا بعد الممات بھی ان کو ان سے رہائی نہیں ہے۔ اُسی کو اُستنا و
 کامل صلعم نے فردوس و جہنم سے تعبیر فرمایا ہے۔ آگے چل کر یہ بات ہر ایک کو
 بخوبی معلوم ہو جاوے گی کہ یہ لوگ جس فردوس کے لئے روزے رکھتے، اور
 نمازیں و وظائف پڑھتے تھے وہ اصل حالت حاصل نہ ہونے سے ہرگز جہنم
 سے کم نہیں ہے۔

میں اس پر مزید کیا گزارش کروں۔ آپ مانا ہیں اور سب حالت
 آپ کے زیرِ نظر ہے۔ تاہنوز میں آپ عزیزان کے لئے اکثر اوقات دست
 بدعا رہنا ہوں کہ اللہم زد و فرد۔ امید ہے آپ معہ عزیزاں اور نیز جناب بے بے
 صاحبہ آرام اور صحت ہو نگے۔ تاہم آپ اپنی امد عزیزان کی خیریت کے مطلع فرما کر
 مشکور فرماتے رہیں۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹ پالہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳/۱۱/۱۳

عزیز من جناب مولانا صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! والانا مہ آن عزیز تشریف صدور لایا شکریہ ہے۔ آن عزیز نے میری صحت کی نسبت اپنے افکار و تحریر فرماتے ہوئے دریافت فرمایا ہے کہ اب طبیعت کیسی اور کس نہج پر ہے۔ اول دریافت مذکور کا بہت بہت شکریہ اور بعد نش گذارش ہے کہ اللہ کے فضل اور آپ کی دعا سے اب میں پوری اور مکمل صحت سے ہوں اب بجز بقایا کمزوری کے اور کوئی شکایت نہیں ہے وہ بھی بتدریج کم ہو رہی ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ گواہی سہما کی آمد ہے۔ مگر میری نجافت پر مزید اثر کرتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ گونا گوں تدابیر سے اس کو پچھاڑوں گا۔ اور آخر میدان اپنے ہاتھ میں ہوگا۔ اب بھوک اچھی لگتی ہے۔ اور انہنہام بھی اچھا ہے۔ ابھی تک میں طبیعت پر غالب ہے مگر بوقت روزانہ بادل و عن استعمال کرتا ہوں اس سے بہت آرام ہے۔ آپ مطمئن رہیں۔ سردار شورا ج سنگھ صاحب کے خط آمدہ از جھنگ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ ایام تفتیش معاملہ ڈاکٹر وٹنا صاحب آپ بھی جھنگ تشریف لے جائیں گے۔ لہذا عرض ہے کہ واپسی پر اگر حالات معاملہ مذکور سے مفصل مطلع فرماویں تو میں مشکور ہوں گا۔

اب مہیڈک کیور تو تقریباً خاتمہ پر ہے۔ البتہ زائد از دو سہفتہ کا سامان ہے
یہی حالت چائے کی ہے مگر دو تین ماہ کا سامان تا مہنوز باقی ہے۔ امید ہے آپ
کے مراتب روحانیت انشاء اللہ تعالیٰ روز افزوں ہونگے۔ دعا ہے، کہ
اللہم زو فزود۔ اگر کبھی کچھ حالات بضمن مذکور تحریر فرما دیا کریں تو میری خوشی اور
فرحت کے از برباد کا باعث ہوگا۔

کچھ معلوم نہیں کہ عزیز نصر اللہ صاحب ۱۰ ماہ حال کے امتحان میں کیسے
ہے۔ مطلع فرمادیں تو باعث مشکوری ہوگا۔ اگر اس میں کسی کوشش کا امکان
ہو تو جس طرح سے بھی ہو سکے اس میں ہرگز ہرگز فرو گذاشت نہیں کرنی چاہئے
زیادہ آپ دانا ہیں۔

امید ہے آپ معہ عزیزان خیریت سے ہونگے اور اب بی بی صاحبہ
یہ ہمہ وجوہ خیریت سے ہونگی اور کمزوری رفع ہو چکی ہوگی۔ تاہم مطلع فرمادیں۔
نیز مطلع فرمادیں کہ عزیزہ کشور کا قد کس قدر کم ہوا ہے اور عزیزہ ناصر کا
کس قدر بڑھا ہے۔ ضیافتوں کی ادائیگی کی کمی سے کچھ شبہ پڑتا ہے ورنہ

معاملہ تو صاف تنہا والسلام

گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پورہ جڈیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۱

عزیز من۔ جناب مولانا صاحب زاد اللہ مرا تہکم
سلام سنون : محبت نامہ آن عزیز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے۔ آپ
کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ خیال فرماتے ہیں کہ میں عزیز نصر اللہ صاحب
کے معاملہ سے بے فکر ہوں۔ واللہ ہرگز نہیں اور نہ ایسا ہونا ممکن ہے۔ لیکن یہ
معلوم ہو رہا ہے کہ معاملہ کسی بیرونی کوشش کا محتاج ضرور ہے۔ میں نے سابقہ
نیاز نامہ میں اسی امر کی جانب سہی فرمائے کی جانب آن عزیز سے اشارہ عرض کیا
تھا۔ اور اب بھی یہی عرض ہے۔ اب وقت ہے آپ بہت سہی اور بیع کوشش
سے معاملہ مذکور کی جانب ضرور توجہ فرماویں۔ میں اپنی تگ دو میں سخت کوتاہ
ہوں۔ تاکید اکید ہے۔

عزیزہ کشور کی علامت سے بہت فکر پیدا ہوا۔ مگر صورت آرام نظر آتی
ہے۔ جو خدا کرے درست ہو۔ آپ عزیزہ کے حالات سے مطلع فرما کر مشکور
فرماویں اور عزیزہ کی میری طرف سے عیادت فرماتے ہوئے اس کو میرا پیار دیویں۔
دیگر اصل حالت اپنی آپسے کیا عرض کروں کہ کیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جب
کوئی معدوم ہی ہو گیا ہو تو اس کے حالات کیسے ہیں حالات یہی ہیں کہ حالات
کل معدوم۔ بلاشبہ کوئی کبھی پورے عزم سے کسی کی تلاش میں نکلا۔ سننے نہیں کہ

جس کی تلاش تھی وہ تو ضرور ملی گیا۔ مگر متلاشی معاً معدوم ہو گیا اور اُس کا نام
و نشان تک نہ رہا۔ میرا دل تو بحرِ زخا کی طرح اس وقت موجزن ہے مگر میں
اس کے توج کا اخفا مناسب اسی وجہ سے خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ کے بھی عنقریب
وہی ہونے والا ہے جو میرے ساتھ تھا اسے چومیں شوی بدانی۔

امید ہے آپ معہ عزیزانِ خیریت سے ہونگے۔ والسلام
گھر میں اور عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور جیٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶/۴

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تہکم
سلام سنون! والانا مہ آن عزیز مٹرت صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ آپ بالضرہ
چراغ کے معاملہ میں مدت سے متفکر اور مضطرب ہیں اور میری نظر میں معاملہ کی
بیرونی اور اندرونی حالات میں جس قدر تغیر رونما ہوئے اور ہو رہے ہیں اسی
کے اثرات ہیں۔ تغیرات اور تبدلات کو اگر نظر غور سے دیکھا جاوے تو عجباں
ہے کہ انشاء اللہ معاملہ بہ اصلاح کامل طے ہونے کو ہے۔ شاید اگر کبھی اور کسی وقت
حالات ایسے معلوم ہوں۔ کہ خدا نخواستہ کوئی مرحلہ مایوس کن پیدا ہو تو آپ

بشرط مناسب شیخ صاحب کے ضرور عرض مطلب نے صرف اپنی طرف سے بلکہ میری طرف سے بھی بعد سلام
 کر دیوں۔ امید بہتری ہے۔ غالباً شیخ صاحب قلیل وقت اور مصلحت کے
 لئے چند روز کے لئے وہاں متعین فرمائے گئے ہیں۔ ورنہ ان کا اصل مقام
 تعین اور عہدہ اور ہے۔

حالات سے مطلع فرما کر مشکور فرمادیں۔ والسلام

بیگم پور جنڈیالہ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۸/۱۲/۱۳۸۵

عزیز القدر من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرا تنکیم
 سلام سنون! والانا مہ آفریز شرف صدور لایا۔ شکریہ ہے الحمد للہ
 کے اللہ نے بچا دے چراغ دین کو کوہ مصائب کے رماٹی عطا فرمائی۔ واللہ مجھے
 بھی اس سے بہت فرحت حاصل ہوئی ہے۔ میں اس کامیابی پر آپ کو اور
 چراغ دین کو مبارک باد عرض کرتا ہوں۔ آپ نے یہ نہ تحریر فرمایا کہ آیا آپ کو جیسا کہ
 آپ تجویز فرماتے تھے۔ شیخ صاحب کے کچھ کسنا پڑا یا کام بے منت سرانجام پذیر
 ہوا۔ میں نے تو آپ کو اشارتاً بے منت سرانجام پذیر ہونے والا تحریر کیا تھا مگر
 آپ نے فکر و اضطراب میں شاید شیخ صاحب کے کچھ ذکر کیا ہو اس کی کیفیت سے مفصل

مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔

چار روز ہوئے ہیں تو سردار کبیر سنگھ صاحب معہ اہلیہ و ہری سنگھ صاحب
تقریب شادی کی مصری لے کر یہاں میرے پاس آئے تھے۔ اور مجھ سے شمولیت
شادی کے لئے کئی روز قبل آنے کی تاکید بہ اصرار کرتے رہے۔ اس پر میں نے
اُن سے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں اپنے واماں آنے کی نسبت پھر تحریر کروں گا۔
اور آپ اس کے بموجب موٹر کار ارسال کریں گے میں آ جاؤں گا۔ چنانچہ ارادہ
ہے کہ میں ۱۰ ماہ حال کو جالندھر پہنچ جاؤں۔ ۱۱ کو برات پہنچے گی اور ۱۲ کو بعد
کھانے دوپہر کے واپس ہوگی۔ مجھے سردار صاحب نے تاکید کی تھی کہ میں آپ کو
تاکید سے تحریر کروں کہ آپ ضرور تقریب مذکور پر تشریف لاویں۔ لہذا تاکید
سے عرض ہے کہ آپ جالندھر تقریب مذکور پر ضرور بالضرورت تشریف لاویں۔
مزید اور تاکید اکید اس وجہ سے بھی ہے کہ مجھے اپنا لالچ آپ کے نیاز حاصل
کرنے کا ہے۔ اول تو اگر بہ آرام و سہولت ہو سکے تو۔ ار کی رات کو ہی سہی
ورنہ ۱۱ کو آپ بمبئی ایکسپریس سے بہ آرام جالندھر تشریف فرما ہو سکتے ہیں۔
پھر بشرط ضرورت دوسرے روز علی الصبح فریڈیریل سے قبل دس بجے صبح
واپس گوجرانوالہ آپ تشریف لے جاسکتے ہیں۔ اس سے آپ کے کسی کام کا
بھی ہرج ہرگز نہیں ہے۔ یہ آنا آپ کے لئے مناسب تو ضرور ہے آئندہ آپ
مالک ہیں۔ مگر یہ آپ کا اس وقت نہ آنا ہری سنگھ کو ضرور یاد رہے گا۔ ارادہ

اور تاریخ و وقت تشریف آوری سے ضرور مطلع فرما کر مشکور فرما دیں۔ شدت
 ہر ما کے سبب میرا دل تقریب مذکور پر جانے سے بہت ڈرتا ہے۔ لیکن
 اُن کا اکٹھے ہو کر آنا اور اصرار اور تاکید کہنا مجھے مجبور کرتا ہے کہ جیسے بن
 پڑے میں ضرورت شامل ہو جاؤں۔ بشرط خیریت و صحت اللہ تعالیٰ اسی
 پر عمل ہو گا چونکہ مجھے آپ کے نیاز جلد حاصل ہونے والے ہیں لہذا مزید تحریر
 کی ضرورت نہیں ہے۔ پادریل ہسٹیک کیورڈاک سے مجھے مل گیا تھا۔ اس کا
 بہت بہت شکریہ ہے۔ آپ کے تحریر فرمانے سے بے بے حاجہ کی صحت کا مجھے
 فکر پیدا ہو گیا ہے اللہ اُن کو صحت اور آرام سے رکھے آمین! باقی بوقت
 ملاقات۔ میری صحت بفضل الہی اچھی ہے۔ والسلام
 نگہ میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پودہ خٹیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۹/۳

عزیز من جناب مولوی صاحب زاد اللہ مرآتیکم

سلام سنون! میں آپ کے تحریر فرمانے کے بموجب امید و آئق
 کے بیٹھا تھا۔ کہ میں ۱۰ ماہ حال کو جالندھر آپ کی زیارت سے سرور ہو گا۔

مگر خدائی کام ایسے ہیں جو انسان کی سمجھ سے کہیں دور ہیں۔ کل ۱۲ بجے دن کے قریب جالندھر سے فرید خاں آیا اور سردار کیہ سنگھ صاحب کا خط لایا جس میں مجھے تحریر تھا کہ اقبالہ سے دو لہا بننے والے لڑکے کے باپ کا خط آیا ہے کہ دو لہا بننے والا لڑکا مرض منونہ سے بیمار ہے لہذا تاریخ شادی ملتوی ہو گئی ہے۔ نیز تحریر ہے۔ کہ ہری سنگھ بیمار کی عیادت اور مدد کے لئے اقبالہ جانے کو تیار ہے۔ امید ہے التوا مذکور کی انہوں نے بھی آپ کو اطلاع تحریر کر دی ہوگی۔ اندر میں حالات اب ہمارا جالندھر جانا اور ملاقات بند ہو گئی ہے۔ اب آپ تحریر فرماویں۔ کہ یہاں تشریف لانے کا کب عزم فرماویں گے واللہ آپ کی زیارت کو دل تڑپ رہا ہے۔

میں اور حال کیا گزارش کروں۔ کہ آج کل یہ سمندر بے پایاں اور ناپید کنارہ فقر میں کہاں ہوں۔ اُس کو قلم تحریر کرنے سے عاجز اور لغات اُس کے اظہار کرنے کے لئے الفاظ بہم پہنچانے سے قاصر ہے۔ واللہ دل میں بے شمار طلاطم موجزن ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ دل جس کو ذات الہی نے بہت اور کمال وسعت عطا فرمائی ہوئی ہے۔ ہجوم طلاطم عشق سے سحت تنگی دکھا رہا ہے۔ باوجود ان گوناگوں تجلیات اور کیفیات کے جو موجزن ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ کس کو تحریر کروں یا د کس کو چھوڑوں۔ سچ تو یہ ہے کہ تواد کیفیات اور تجلیات سے میں اس وقت کچھ بھی تحریر کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ تحریر کون کرے۔

اور کس کو تحریر کرے واللہ مجھے تو اس وقت کاتب اور مکتوب الیہ نفس
 واحد اور محض ایک نظر آ رہے ہیں۔ واللہ تفرقہ معدوم اور قطعاً معدوم
 ہے۔ اندر میں حالت کون اور کیا لکھے اور کس کو لکھے! العبادت بعد الوصول
 مشرک۔ واللہ تمام کائنات اور صاحب کائنات اپنے گوشہ دل میں محصور ہیں
 ناچار اور سخت ناچار ہو کر تحریر نہ کر جو اپنی موجودہ شان کے خلاف ہے
 ختم کر کے اپنے پیار سے اور سخت اور کمال پیار سے کو برسہا برس اہل طواہر سلام
 کرتا ہوں۔ والسلام

گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۲/۱۲/۱۴

عزیز من جناب مولانا صاحب زاد اللہ مرا تہکم
 سلام سنون! والا نامہ آن عزیز مشرف صدور لایا۔ شکریہ ہے اللہ تعالیٰ
 شادی سے اگر ملاقات بے مزہ تھی بڑی گئی تو میں تو اسے احسن خیال کرتا ہوں
 کیونکہ اس کے بعد خدا جانے بامزہ تنہائی کی ملاقات کب نصیب ہوتی۔ میں تو
 مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ بالضرور اگر جلد نہیں ہو سکتا تو ۲-۳ ماہ حال کو بہاں

تشریف لے آویں۔ اُمید ہے آپ اس پر عمل فرما کر مشکور فرماویں گے۔ باقی رہی
 شیخ محمد شریف صاحب کی شادی پر میری شمولیت۔ انہوں نے میری بیماری کے
 ایام میں جب میں باہر گزشتہ جالندھر تھا تو محض ارادہ شادی بہ ایام تعطیلات
 دسمبر کا ذکر کیا تھا۔ لیکن مجھے اب تک انہوں نے برتقرب مذکورہ دعویٰ نہیں کیا
 خدا کرے وہ مجھے مدعو ہی نہ کریں۔ تو اچھا ہے اذ آنکہ اب سرودی بہت ہو گئی
 ہے اپنی تکلیف کا اندیشہ ہے۔ آپ کی تشریف آوری کی حالت میں اگر مجھے
 جانا پڑا تو میں ۲۷ کو بعد دوپہر جالندھر جا کر دوسرے روز بعد دوپہر انشاء اللہ
 تقالے گھر واپس آپ کی خدمت میں آ جاؤں گا۔ آپ ضرور تشریف لے آویں۔
 عزیز محمود صاحب کی کامیابی امتحان پر میں آپ کو اور عزیز کو مبارکباد
 عرض کرتا ہوں۔ ذاتِ الہی یہ دن عزیز نصر اللہ صاحب پر لاوسے تو دلی آرزو
 پوری ہو۔ آمین۔ شیخ صاحب حصولِ شش جمی کے لئے بہت آرزو مند ہیں۔
 انشاء اللہ تقالے حاصل ہو کر رہے گا۔ مگر مضطرب کیوں ہیں۔ اللہ کے کام بتدریج
 ہوا کرتے ہیں۔ آپ اُن سے میرا سلام کہہ کر کہہ دیویں کہ بے صبری نہ کریں
 دیر آید درست آید۔ شیخ نذیر احمد صاحب کی علالت کا حال والا نامہ سے پڑھ کر
 مجھے بہت فکر پیدا ہوا اور اب تک ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ شیخ صاحب
 انشاء اللہ غمقرب شفا یاب ہیں ہرگز مقام فکر نہیں ہے۔ آپ میرا سلام دے کر
 میری طرف سے ضرور ان کی عیادت فرماویں۔ اللہ فضل کرنے والے ہیں اُمید ہے

آپ معززین خیریت سے ہونگے۔ چھوٹا بچہ اب اللہ کے فضل سے راضی خوشی
اور تندرست ہے۔

آپ کسی ڈاکٹر ماہر یا طبیب حاذق سے معالجہ اور نیز اہل موجب دریافت
فرمادیں۔ کہ کچھ مدت سے ہر وقت میرے ہر دو کانوں میں سپی کی آواز بڑور آتی
رہتی ہے اور کسی کسی وقت سر میں ٹھک ٹھک کی آواز آتی رہتی ہے۔ اس کا
باعث کیا ہے۔ کیا علاج کروں۔ والسلام۔
گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۲/۱۰/۳۰

عزیز من جناب مولوی صاحب زاد اللہ صحتہ

سلام سنون! میں کل قبل دوپہر چاندھر سے واپس گھر آیا۔ مگر دل میں
سخت آرزو اور امید ہے تھی کہ آج ڈاک سے والا نامہ آنے پر مشعر حالات خیریت
مزاج ضرور صادر ہوگا لیکن ڈاک سے مایوسی حاصل ہوئی اور کوئی والا نامہ آنے پر
ملا واللہ اس سے جو صدمہ دل پر آیا اور جو پریشانی اور اضطراب اپنی نجیست
طبیعت پر حاوی ہوئے۔ اور عمل پیرا میں میری تحریر سے کہیں افروز دل ہیں اور بیچ

تو یہ ہے کہ اضطراب و پریشانی تحریر کی مانع ہو رہی ہیں۔ البتہ دل مضطرب و غامض
 مصروف ہے کہ ثنائی مطلق آنغریز کو بہت جلد آرام اور شفا کا مل عطا فرماوے
 آمین۔ ثم آمین۔ برائے خدا بدیدین نیاز نامہ ہذا حالات طبع مبارک سے مفصل
 مطلع فرما دیں۔ تاکید اور سخت تاکید ہے۔ میں جانندھر راتوں کی بے وقت شہمیت
 اور سردی اور بے وقت کھانا کھانے سے زلہ سے جو حلق میں گرتا اور دم روک
 رہا ہے۔ بھیا ہو کہ گھر واپس آیا ہوں۔ ابھی افاقہ قطعاً نہیں مگر امید افاقہ ہے والسلام
 گھر میں اور عزیزوں کو دعا و سلام۔

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳/۲۹

میری پیاری بیٹی زہرہ صاحبہ۔ اللہ آپ کو دنیا

سلام سنوں۔ آپ کا والا نامہ کیفیات قلبی سے بھرا ہوا شرفِ صدور
لایا۔ اور اس کو مطالعہ کرنے نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ میں یہ معلوم کر کے کہ اللہ
تعالیٰ آپ کو بخار سے شفا عطا فرمائی نہایت خوش ہوا ہوں۔ لیکن میری یہ خوشی
دنیاوی اور دنیوی ہے۔ ایک فقیر منش زندگی کو اس سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا
ہے۔ اگر ہے تو صرف یہ ہے۔ کہ اگر روح اپنے اصل آشیانہ کو پرواز کرنا چاہتی
ہے۔ مگر زندانِ جسم اس کو اپنے طوق و زنجیر سے رہائی نہیں دیتا۔ حتیٰ کہ یہ
زندادں روح کو اپنی کیفیات سے بھی مانع ہے۔ مجھ کو آپ کے جسمِ مختصر سے
نہ سروکار ہے اور نہ میں اس کو چنداں وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ البتہ
میں آپ کے جسمِ ملکوتی سے مکمل محبت اور پیار کرتا ہوں۔ اور ظن غالب ہے
کہ بعد الموت میں آپ کو اپنے سے علیحدہ نہیں رہنے دوں گا۔ اور نہ آپ مجھ
سے علیحدہ رہ سکیں گی۔ افسوس ہے کہ آپ کے جسم کی کمزوری نے آپ کی
رفتارِ روحانی میں ایسی رکاوٹ پیدا کی کہ میرے منشا کے مطابق آپ سرمانڈا
میں ترقی نہیں کر سکے۔ لیکن جب میں کی اور آپ اپنی اصل حقیقت کو غور
سے دیکھتا ہوں۔ تو اس وجہ سے کہ آپ کی محبت فرزندانہ اور میری محبت

پدرانہ ایسی مضبوط معلوم ہوتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وقت آنے پر فقیر آپ
 کے بقایا مدارج ایک لمحہ میں طے کر اگر آپ کو اپنے ہمراہ بارگاہِ معنی میں لے
 جاسکتا ہے۔ البتہ ایک ضروری بات آپ کے عرض کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے
 کہ آپ عشق کو زیادہ اور مضبوط کریں۔ بس فی الواقعہ داخلہ بارگاہِ الہی کا یہی
 جبل المتین ہے۔ آپ یقین سے سمجھ لیں کہ ذاتِ الہی ذاتِ مرشد میں ہوتی
 ہے۔ اس سے باہر تلاش کرنے میں نہ ذاتِ الہی کبھی کسی کو حاصل ہوتی ہے
 اور نہ ہوگی۔ میری پیاری بیٹی آپ اپنے آپ کو ایک عورت ذات دیکھتی اور
 خیال کرتی ہو لیکن واللہ میں تو آپ کو مرد بلکہ جواں مرد عالم ملکوت میں پاتا
 ہوں۔ جب کبھی آپ اپنے نفسِ حیوانی کی پیروی کرینگے تو آپ یہاں عورت
 ذات کہلائیں گی۔ مگر اس کی فراموشی پر آپ غور سے دیکھیں کہ کیا آپ
 عورت نہیں ہیں تو دماغ آپ کو مرد بلکہ جوان مرد دیکھتا ہوں۔ مگر تاکید ہے
 کہ آتشِ عشق زیادہ تیز اور روشن کرو۔ سب رازِ قربِ الہی اسی میں پوشیدہ
 ہیں۔ پیاری بیٹی۔ نعوذ باللہ۔ آپ اس کو کہیں فخر اور رعونت کی بات نہ
 خیال فرمادیں۔ اس کو میں ضرورتاً آپ کی تعلیم کے لئے عرض کرتا ہوں۔ فخر اور
 رعونت ہمیشہ سے شیطان کا کام ہے۔ فقرنا بود۔ تا چیز خاکسار خاک
 سے فرومایہ ہے۔ وہ بات یہ ہے کہ ذاتِ الہی کبھی اور کسی حالت میں فقیر
 سے جدا نہیں ہوتی۔ فقیر ہر وقت اللہ کی گود میں طفلِ شیرخوار کی مانند ہوتا ہے

بچہ کی مانند ناز کرنا ہے اور ذات الہی ماں کی مانند ناز برداری کرتی ہے۔
 ان کی ظاہری اور دنیاوی خاکساری کی جانب آپ نہ دیکھیں۔ جو برگزیدہ
 اور انتخاب الہی میں آجاتے ہیں۔ ان کو لباس خاکساری اور دنیاوی بارگاہ الہی
 سے عطا ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ اپنی ماں معنی ذات الہی کی شیرخوردگی پر ایسے فدا
 اور فانی ہوتے ہیں۔ کہ دنیاوی بادشاہی تک ان کو ذلت اور ذالت معلوم
 اور دکھائی دیتی ہے۔ میری پیاری بیٹی۔ آپ نے دنیا دیکھ لی۔ اور دنیا کی خوشی
 کو دیکھا جو کہنے کو تو خوشی ہے۔ لیکن فی الواقع دردِ عالم کے انبار ہیں۔ جن سے مرتے
 دم تک رہائی نہیں ہوتی اور مرنے کے بعد تو بحرِ اور دردِ عالم کسی دنیا دار کو ماتہ
 نہیں آیا۔ یہ لوگ کتنے بڑے امیر ہوں۔ اپنی زندگی میں دنیاوی غموں کے دوزخ
 میں ہوتے ہیں۔ مگر بعد الموت ان کے اعمال بد نے عجیب و غریب ان کے لئے
 دوزخ تیار کر رکھے ہیں۔ جن میں ان کو ابد الابد تک جلا ہے۔ آپ دل سے
 ان کو نکال دیں۔ یہ آپ کے راستہ الہی کے مانع ہیں۔ اور آپ اپنے اللہ کی
 بارگاہ میں گریز کر جاویں۔

آپ جہاں پہلے تھے۔ وہیں آپ نے واپس جا کر ہمیشہ رہنا ہے۔ آپ
 اپنی روحانی قابلیت دنیا ناپاک کے ماتھ ہرگز فروخت نہ کریں۔ یہ بڑے خسار
 کا سودا ہے۔ میں زیادہ کیا عرض کروں۔ آپ دانا اور داناتر ہیں۔
 آپ اپنے ہمیشہ انور بیگم سے کہہ دیں۔ کہ جو شخص ایک مرتبہ ذات الہی

کی محبت کی گرفت میں آجایا کرتا ہے۔ اس کو ذاتِ الہی کے بغیر کہیں آرام
 نہیں ملا کرتا۔ اگر وہ دوسری جانب گریز کرے۔ تو اس پر غموں اور تکالیف کے
 ہمیشہ بادل رہا کرتے ہیں۔ ذاتِ الہی کے ساتھ محبت پیدا کرو اور اس
 وقت کو غنیمت خیال کرو۔ ورنہ یہ وقت گزرنے والا ہے۔ اور افسوس
 آپ کے ہاتھ نہیں کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اگر چاہو تو دنیا کو بھی دیکھ لو مگر اس سے
 بجز تکلیف کے اور کچھ آپ کو حاصل نہیں ہوگا۔ امید ہے آپ خیریت سے ہونگی۔
 والسلام و دعا۔ عزیزوں اور عزیزہ نصرا اللہ کو دعا و سلام

دعا گو نیاز مند امانت

بیگم پوجنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۰/۲۹

میری عزیز بیٹی زہرہ بیگم اللہ آپ کو اپنے انوار میں مستور اور

اپنے ذات میں اوقام فرمائے۔

سلام سنوں! عزیزہ آپ کا محبت نامہ مجھے پہنچا۔ اس میں آپ نے اپنے آپ

کو غلام زہرہ کے اسم سے تعبیر فرمایا ہے جو تعبیر مجھے درست معلوم نہیں ہوگی جس
 میں میں ختم بصیرت سے دیکھ کر معاملہ کو دراز اہلیت دیکھتا ہوں۔ آپ کو میں

غلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور غلام غوث پاک قدس اللہ سرہ العزیزہ دیکھ رہا ہوں۔
 کیونکہ آپ میں ہر دو حضرات کی جنسیت موجود اور حیاں ہے۔ ہر دو حضرت اور
 اُن کے جنس ذات الہی بلا شبہ ہے۔ پھر آپ اپنے کو اپنے جنس کے غلام
 سے تعبیر فرمادیں تو درست ہے۔ ورنہ زہرہ ایک ستارہ محض ہے جو افلاک
 میں ہے اور افلاک حضرت کے ذرات ہیں۔ اور یہ ذرہ جرم ہے۔ جس میں وہ
 قابلیت اللہ نے ودیعت نہیں فرمائی جو آپ میں ودیعت فرما رکھی ہے۔
 لہذا میں نے آپ کو قابلِ غلامی زہرہ نہ پایا۔ اور نیا نامہ ہذا میں زہرہ بیگم
 تحریر کیا ہے گستاخی معاف فرمادیں۔ عزیزہ! آپ کا والا نامہ تو میرے لئے
 ایک دلربا اور دل خوش کن شے تھی۔ اور ہے لیکن آپ کی حالت کے ساتھ
 آپ کے دردِ سر کا حال پڑھ کر فرحت مذکور مدہم اور اداس سی پڑ گئی۔ مگر یہ دیکھ
 کر کہ یہ عارضہ عارضی ہے۔ گو نہ تسکین ہوگی۔ پیاری بیٹی۔ آپ نے تھوڑی
 بہت جو دنیا دیکھی۔ آپ فرمائیں کہ وہ کیا ہے اور اس کے قدامت و لذات
 کیا ہیں۔ یہ سب کچھ ناپائیدار اور اخیر میں بدرجہ اور بے لذت شے ثابت
 ہے۔ لیکن آپ تو وہاں کے باسی ہیں۔ جہاں کے قدامت اور لذات دائمی
 اور دلکش ہیں۔ اور اس کو کچھ زوال نہیں ہے۔

میری عزیزہ یہ انوار اور یہ اصوات جن سے آپ کی تواضع ہو رہی
 ہے۔ یہ کسی غیر کی اور عارضی نہیں ہیں۔ یہ سب کچھ آپ کی چیزیں آپ کو دکھائی

جاتی ہیں۔ اور کچھ مدت کو دیکھیں گے کہ ظاہر اور باطن میں جو کچھ ہے، سب آپ کا ہی ہے اور آپ اس کے مالک ہیں۔ بلکہ یہ سب آپ کی ذات پات کے ذرات ہیں۔ میری پیاری بیٹی اللہ نے ایک جادو اور سحر آپ کی ذات پاک پر پڑھا اور چشم عنصری آپ کو یقین اور معلوم کرا دیا۔ کہ آپ ایک علیحدہ ہستی ہیں۔ اور آپ کو یہ بھی سمجھا دیا۔ کہ ہم اور ہیں اور حاکم ہیں اور مالک ہیں اور خالق ہیں۔ عزیزہ اس پر آپ کو حکم دیا کہ اذ فوجہمادی۔ یعنی آپ یعنی تم وفاداری کرو۔ عزیزہ یہ وفاداری سحر مذکور کے رفع کا نام ہے۔ اور اس سحر کو رفع کرنے والے استاد انبیا اور اولیا ہیاں ارسال فرمائے۔ تاکہ مسحوروں کو سحر اوتارنے کا طریق تعلیم فرما دیں۔ اور سحر سے جو اپنے آپ کو ذات الہی سے دور اور علیحدہ معلوم کرتے ہیں۔ وہ واصل باللہ اپنے آپ کو دیکھیں اور اپنی علیحدہ ہستی جو سحر مذکور کا نتیجہ ہے نابود اور گم کر دیں۔ عزیزہ واللہ باللہ اسی کا نام اسلام ہے۔ اور حضرت رسول مقبول صلعم ہی اسلام لے کر دنیا میں تشریف فرما ہوئے ورنہ آپ غور فرمائیں کہ اللہ کو کسی کی ایسی عبادت کی کیا ضرورت اور حاجت ہے۔ جو نامناسب اور ناموزوں الفاظ سے اللہ کی عبادت کرے اور مادی عبادات کا مورد اللہ کو بنا دے۔ بلکہ اہل دل کے نزدیک تو فی الواقع یہ عبادات تو ہیں، الہی ہیں۔ پھر اگر مجھ سے کوئی دریافت کرے کہ کیا عبارت مذکور سے عبادت کرنا منع ہے۔ تو میں جواب میں صرف یہ عرض

کروں گا۔ اگر ایسی عبادت سے عشق الہی کا ایسا شعلہ پیدا ہوتا ہو۔ جو ہستی موصوم کو جلا کر رکھ کر دیوے اور مشتوق حقیقی سے فعل گیر کرادیوے تو جائزہ چھوڑ ضروری اور فرض ہے۔ لیکن اگر یہ صفت اس میں نہیں ہے تو باللہ یہ محض ایک تاوان سے مزید نہیں ہے۔ عمر بھر مرتے رہے اور آخر کار مرض میں مبتلا مرتے ہیں۔ اگر زیادہ سے زیادہ کامیاب ہوئے۔ تو بہشت مل گیا۔ جو ذات الہی کے عدم حصول کے لحاظ سے بہشتی کو ہرگز دوزخ سے کم نہیں ہوگا۔ اور وہ عدم حصول ذات الہی کی وجہ سے حسرت اور حرمان کے دوزخ میں سوزاں رہے گا۔

میری پیاری بیٹی۔ آتش عشق الہی سے جو لوگ سوزاں ہوئے۔ ان کے لئے یہ بہشت ہرگز نہیں ہے۔ ان کے لئے ذات الہی کا بہشت ہوگا اور ان کا مسکن ذات الہی ہوگا۔ مسکن اور بہشت ذات الہی میں نے لحاظ ترتیب عبارت مذکور عرض کئے ہیں۔ ورنہ حب سحر رفع ہوا اور فقیر فنا ہوا۔ تو محض ذات الہی باقی رہ گئی۔ جن میں بجز فرحت و بہت و انبساط اور دائمی خوشی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

میری پیاری بیٹی۔ آپ اپنے آپ کو ہمیشہ دردناک اور درد سے چمتر رکھنے کی سعی فرماویں۔ کیونکہ فقر کو رسید ذات الہی کے لئے محض درد ہی مفید اور کام آمد ہوتا ہے۔ اور میں۔ مگر درد عشق سے پیدا ہوتا ہے اور بخیر درد عشق کوئی شخص آج تک ذات الہی میں فنا نہیں ہوا۔ میں نے اپنے ایام قیام کو جبرائیل

میں اور نیز بیاں سے آپ کے درد اور چہم گریاں اور آپ کے شعلہ عشق کو دیکھا
 اور دیکھتا ہوں اور خوش ہوتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہم زد و فزونی نار عشقا۔
 اب میرا ہاتھ تحریر سے تھک گیا ہے۔ گو دل آپ کی محبت اور رموز الہی
 سے پھرا پڑا ہے۔ اور یہ ہر دو بے پایاں ہیں۔ ان کا تحریر ہونا بھی مشکل ہے۔
 آپ براہ مہربانی اپنے درد سراور حالات قلبی کی شعلہ باری سے مفصل مطلع
 فرمائیں۔ مشکور ہوں گا۔

عزیز نصر اللہ کو دعا اور سلام

مولوی صاحب سے دعا و سلام

نیاز مند

امانت

بیگم پور جٹ یا لہ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۶ ۲/۹

میری عزیزہ زہرا بیگم۔ اللہ آپ کو آپ کے ارادوں میں
فائز المرام فرمائے۔ سلام و دعا کے بعد واضح ہو۔ کہ ان ایام میں جو عالم کہ آپ
کے پیش نظر ہے۔ اس کو عالم مثال یا عالم ملکوت کہتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ
دیگر عالموں میں اپنے اپنے مناسب اوقات میں داخل ہو کر ان عالموں کا بھی
سیر فرما دیں گے۔

کیا آپ نے غور سے یہ امر بھی دیکھا اور ملاحظہ فرمایا ہے۔ کہ ان ہر دو
موجودہ زیر نظر عالموں یعنی عالم مادیات اور عالم ملکوت کی ہر ایک چیز متحرک
کیوں ہے اور ساکن کیوں نہیں ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ فی الواقع ہر ایک
چیز اپنے اصل کی جانب دواں و دواں اور پیر واز کر رہی ہے۔ آپ ہر ایک
چیز پر نظر غور لگا کر دیکھیں۔ کہ آیا کوئی چیز کبھی ساکن بھی نظر آتی ہے یا سب کے
سب دواں و دواں ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تاہنوز ہر ایک چیز کی حرکت کو
آپ معلوم کرتے ہوں گے۔ مگر حرکت کا محرک اور جس کام کے لئے یہ حرکت ہے۔
آپ کی نظر سے ابھی اوچھل ہوں گے۔

پیاری بیٹی۔ میں نے اپنے گوجرانوالہ کے دوران قیام میں آپ سے یہ بات
عرض کی تھی۔ کہ آپ اپنی اور بیرونی اشیاء کی حرکات کا یہ مراقبہ پختہ کریں، کہ

ان جملہ حرکات کا فاعل اور محرک ذات الہی ہے۔ مراقبہ مذکور کو ایسا پختہ کریں کہ قوت محرکہ کا اصل فاعل ذات الہی نظر آوے۔ اور تمام حرکات ذات الہی سے ایسے منسوب نظر آویں کہ یہ طاقت حرکت اور جملہ اشیا سے قطعاً ساقط نظر آویں۔ کیا آپ نے اس پر کچھ عمل فرمایا ہے یا نہیں۔ اگر فرمایا تو آپ تحریر فرماویں۔ کہ نوعیت مراقبہ کہاں تک پہنچی ہے اور اس کے مراتب و معارج اس وقت کیا ہیں۔

لاہور کی ملاقات میں امر مذکور آپ سے دریافت کرنا بوجہ قلت وقت اور عدم تمہائی، کہ میں نے مناسب خیال نہ کیا۔ اور تحریر بنیاد نامہ پر حصر کیا۔ لہذا عرض ہے کہ ایک تو آپ مراقبہ مذکور ہر وقت دل سے فراموش نہ فرماویں۔ اور ہر وقت اس پر عمل پیرا رہیں اور دوسرا اس کے اور اپنی حالتوں سے مجھے مطلع فرماتے رہیں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ اب ہاتھ تھک گیا اور مزید تحریر کرنے کی ہمت نہیں رہی۔ لہذا دعا اور سلام۔

عزیزہ نصر اللہ کو دعا و سلام

دعا گو

امانت

بیگم پور چند یالہ - ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۸/۴

میری پیاری بیٹی جناب زہرہ بیگم صاحبہ زاد اللہ مرآتکم
سلام سنوں! اور شوق ملاقات کے بعد واضح ہو کہ والا نامہ آنحضرت
بشمولیت عنایت نامہ مولوی صاحب ثروت صدر لایا۔ اور میں نے فوراً
مکرر کر پڑھا۔ آپ کی حالت سابقہ اور موجودہ کو دیکھتے ہوئے مے دل
نے آپ سے مخاطب ہو کر شہر باد باد پڑھا۔

۵ میں نہ کہتا تھا کہ منہ سے نہ لگا سا غر عشق
مے اندوہ سے اب ہم بچے مرثاد کہ تو

میری پیاری بیٹی آپ اپنا درد عشق اور قلق و اضطراب ہجراں تحریر
فرما کر دایلا کرتی ہیں۔ بلاشبہ میں اس کو بجا اور درست سمجھتا ہوں۔ مگر
مجھے افسوس ہے آپ کو اپنے طبیب کی خبر نہیں ہے۔ وہ خود آپ کی مرض
محبت سے نڈھال اور ناتواں ہو رہا ہے۔ اگر پہلے آپ کی محبت میرے
دل کو پائمال نہ کرتی۔ تو میرے دل سے یہ شعلہ جس میں اب آپ سوزاں
ہیں کبھی مشتعل نہ ہوتا۔ اور نہ آپ کی یہ حالت زار رونما ہوتی میری پیاری
بیٹی۔ اب اپنے روحانی باپ کے عشق کی آگ میں جل رہے ہیں۔ اور
میں آپ کی محبت کی آتش میں قتل ازیں داکھ ہو چکا۔ البتہ بلحاظ حالات

روحانی میں معشوق ہوں اور آپ عاشق۔ حالت عاشق داؤد پلا کر نا۔ اور
اور طاققت معشوق دم بخود خاموش ہونا ہوتا ہے۔ یہی حالت میری اور آپ
کی ہے۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ ۵

عشق اول در دل معشوق پیدا می شود

بیابان فقر اسی طرح ہمیشہ سے پر خار اور سبیل عشق الہی بدین نہج قدیم سے
پر آتش چلا آتا ہے۔ تا قیکہ ان سے ہستی تباہ نہ ہو جائے۔ معشوق جو عالم
غیبتی میں چھپا بیٹھا ہے۔ کب مل سکتا ہے۔ عزیز من! اس رستے کے لوگوں
سے ہمیشہ یہی ماجرا گذرا ہے۔ اور آپ سے گذر رہا ہے اور گذرے گا۔
مشہور ہے کہ گل بے خار کہ چید۔ انبیاء اولیاء اسی پر خار رستے سے
گذرے ہیں۔ اور گذریں گے۔

اس قدر میں نے تحریر کیا تھا۔ کہ حضرت عشق الہی شاید غیرت کی وجہ
سے مجھ پر ایسی سختی سے حملہ آور ہوئے۔ کہ اب نہ طاققت تحریر ہے اور نہ
تاب خیال۔ دل میں آتش و دوزخ عشق سختی سے موجزن ہے۔ اور ہاتھ
کا پیٹنے لگتے ہیں۔ اور جملہ جسم میں تلاطم عظیم۔ لہذا نبیاز نامہ ختم اور
ارسال ہے۔ والسلام۔

مولوی صاحب اور عزیزوں کو دعا و سلام

نیاز مند امانت

بیگم پید خندیا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۹/۱۲

میری عزیزہ ازہ جان بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ اللہ آپ کو ہمیشہ
خوش اور فائز المرام کرے۔ سلام مسنون کے بعد عرض ہے کہ والا نامہ
آپ کا پہنچا الحمد للہ کہ اللہ رحیم و کریم نے آپ کو مرض سے شفا عطا فرمائی
وہ ہے کہ خداوند کریم آپ کو جسمانی اور روحانی یعنی ہر دو طریق سے خوش و
خرم اور بصحت کامل رکھے۔ آمین۔ آمین۔ تم آمین۔

عزیزہ بیٹی! آپ کے والا نامہ سے آپ کے قلق اور اضطراب عشق
الہی کو بڑھ کر میں متفکر ہو کر نہ نہیں بلکہ خوش ہوا ہوں کیونکہ آپ کے روحانی
باپ یعنی نیاز مند دعا گو کو حضرت اقدس سے یہی کچھ نصیب ہوا تھا اور
وہی میں نے آن عزیزہ کے سپرد کر دیا ہے۔ لیکن پیاری بیٹی! یہ سوز و
گداز اور قلق و اضطراب اللہ نے اپنے اُن بندگان کو عطا فرمایا ہے۔
جن پر اُس نے خاص مہربانی اور نزول فیض فرمایا ہے۔ ورنہ عوام عبادت
کرتے کرتے طویل عمریں بسر کر گئے۔ مگر نہ درد پیدا ہوا اور نہ دیدار سے
فیض یاب ہوئے۔ اندر میں حالت وہ ناکام ہی دنیا سے چل دیئے لیکن
حسرت سے روتے چلے گئے۔ واللہ آپ عجیب خوش نصیب ہیں۔ کہ
روز اول ہی سے آپ کو اللہ نے اپنا درد اور عشق عطا فرما دیا ہے جو اللہ

کے گھر کی نعمتِ عظیم ہے۔ لہذا آپ کا روحانی باپ یعنی نیاز مند حصولِ درود و عشقِ الہی پر مبارک باد عرض کرتا ہے اور نیز دعا کرتا ہے کہ اللہم زد و فرزد۔
 پیاری بیٹی! جو عاشقانِ الہی آتشِ عشق میں جل گئے ہیں واللہ دوزخ
 ان سے پناہ مانگتا اور ان سے سخت ڈرتا ہے کہ الہی اپنے عاشق کو مجھ سے
 ہمیشہ کے لئے دور رکھ کیونکہ اس کے مجھ میں آنے سے میری آگ سرد ہو کہ
 گلزارِ بن جاوے گی۔ اور میں فنا ہو جاؤں گا۔ عزیزہ عبارتِ مذکور میں
 نے گپ نہیں ہانکی بلکہ یہ حدیثِ پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ میں نے آپ
 کو تحریر کیا ہے۔

پیاری بیٹی! آپ اس درود اور عشق سے ہرگز گھبراہٹیں نہیں۔ واللہ
 ذاتِ پاکِ الہی کی نعمتِ عظمیٰ یہی ہے۔ یہی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت
 غوثِ پاک اور حضراتِ اقدس اللہ امراہم کی جانب سے آپ کے روحانی
 باپ کو عطا ہوئی تھی جو نہایت محبت اور پیار سے باپ مذکور نے آپ
 کے حوالہ اور سپرد کر دی ہے۔ اس کو مضبوطی اور نہایت پیاری سے اپنے میں
 محفوظ رکھو۔ یہی وہ نعمتِ عظمیٰ ہے جو آپ کی ہستی کو فنا کرتے ہوئے اس
 کے مقام پر ذاتِ الہی قائم کرنے والی ہے۔ اور کر دے گی۔ جتنے
 واصلانِ حق آج تک ہوئے ہیں۔ واللہ ان کو یہی نعمت دی گئی تھی جس سے
 وہ اصلِ حق ہوئے ہیں۔ میں قسم الہی اٹھا کر آپ کو یقین دلانا ہوں کہ عابد

لوگ خواہ کتنے عمریں عبادت میں بسر کیوں نہ کریں۔ وہ اصل حق ہرگز نہیں ہوا کرتے بلکہ وہ بہشت کی لپیٹ میں آجایا کرتے ہیں۔ جو ذاتِ الہی سے کہیں دور ہے لہذا وہ وصلِ الہی سے قطعی محروم ہیں۔ بہشتی لوگ عدمِ فناء ذاتِ الہی سے ہمیشہ حسرت و یاس سے آفسوہا کرتے ہیں اور بہاتے رہینگے مگر اللہ کے فضل سے آپ مقرب ذاتِ الہی میں او غام ہونے کو ہیں۔

انذاتکہ آپ عاشق ہیں اور ذاتِ الہی آپ کا معشوق۔

چو دل بادیرے آرام گیرد

ز وصل دیگرے کے کام گیرد

واللہ میں آپ کی محبت سے ہرگز ہرگز خالی نہیں ہوں۔ گو میرا اور آپ کا تعلق اجسامِ عنصری سے ہرگز نہیں ہے بلکہ اجسامِ ملکوتی سے ہے تاہم میں اپنی محبت کو جو مجھے آپ سے ہے تخریب کرتے ڈرتا ہوں کہ نابینا لوگ شاید اس سے اپنی نقسانیت کی اقتضا سے کیا قیاس باطل کریں۔ مگر میں اتنا عرض کرنے سے ہرگز باز نہیں رہ سکتا کہ پروانہ شمع پر تپ جلتا ہے جب شمع سر سے پاؤں تک جل جاوے۔ آپ موجود مقامِ ناسوتی میں ایک عورت ذات ہیں اور میں مرد۔ لیکن جہاں اور آپ کے جس جسم سے مجھے محبت ہے وہاں نہ آپ عورت ہیں اور نہ میں مرد ہوں۔ ہم دونوں نہ دو جسم بلکہ ایک اور صرف ایک جسم ہیں۔ اگر یہ حالت اب تک آپ پر وارد نہ ہوئی ہو تو

انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب وارد ہونے کو ہے۔

پیاری بیٹی! واللہ آپ کے عشق اور سوز کا آتش کدہ میرے پاس ہے اور میں نے بار بار اُس میں غوطہ لگایا ہے آپ اس کی سوزش سے چلاتی ہیں مگر میں اس میں پڑ کر نہایت خوش ہوتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کی حالت بھی میرے جیسی ہو جاوے گی۔ تو پھر آپ دیکھیں گی کہ نعمت الہی تو یہی تھی اور سب کچھ بھیج دیا ہے۔ اس وقت میرا دل کیفیاتِ عشق و محبت سے لبریز ہے۔ چاہتا ہوں کہ زیادہ نہیں تو شمع ہی اُس میں سے آپ کو تحریر کروں مگر عالمِ ناموت کے قواعد مانع ہیں۔ لہذا اب قلم کو روکتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کے سوز و گداز میں ایسا اضافہ فرمائے کہ آپ کو زہرہ بیگم کی جگہ ذات الہی ظاہر و باطن بہ نظر یقین معلوم ہو اور ثابت ہو اور ناسوتی و ملکوتی بکھیرے ختم ہو جاویں۔ آمین۔ آمین۔ ختم آمین دعا اور سلام عزیز نصر اللہ و دیگر عزیزوں کو دعا۔ سلام

نیاز مند

امانت

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۲۲/۵

میری عزیزہ اور سب سے پیاری بیٹی زہرہ بیگم اللہ آپ کو

اپنی ذات میں ادغام فرماوے۔

سلام سنون! کل آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ واللہ وہ ایک شعلہ تھا۔

جو آپ کے دل بربیاں سے نکلا اور میرے خرمین صبر کو جلا کر رکھ کر گیا۔ میری عزیز بیٹی! آپ ہرگز ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ میں آپ کی محبت اور عشق سے خالی ہوں۔ بلکہ سچ اور صمیم درصفت بات یہ ہے کہ آپ کی ہستی کے خرمین کو جس آتش عشق نے جلایا ہے وہ آپ کے باپ یعنی مجھ سوختہ جان کی آگ کا ایک شعلہ ہے جو میرے دل سے نکلا اور آپ کے دل میں جاگزیں ہوا۔ میری عزیز بیٹی! میں نے اب تک اپنی قلم اور اپنی زبان کو اس محبت کے اظہار سے جو میرے دل میں جوش و خروش ہے کئی ایک وجوہ سے ہمیشہ روکا ہے واللہ میں کل سے سخت بے صبر اور مبکمل ہو گیا ہوں۔ اور مجبور ہوں کہ شمع از اضطراب خود آپ سے عرض کروں تاکہ باشد آپ کے اور میرے دل کو اس سے گو نہ صورت آرام پیدا ہو۔

بیٹی مجھ کو آپ کے جسم عنصری سے ہرگز ہرگز کا نہیں ہے اور عورت ذات ہونے سے فقرا کی نہ نظر اس پر ہوتی ہے اور نہ فقرا کو اس سے مرکار

ہونا ہے۔ میرا مطلع نظر ہمیشہ سے آپ کا جسم اندرونی جس کو جسم ملکوتی بھی کہتے ہیں۔ اور جو بعد الموت قائم رہے گا ہے۔ آپ کے جسم عنصری کو شریعت کی قیود کے ماتحت آپ کے رشتہ داروں سے تعلق ہے اور وہ تعلق دائم حیات دنیوی ہے اور بعد از موت ان سب کا خاتمہ کر دے گی جیسا کہ اللہ صاحب فرقان حمید میں اسی حالت کی نسبت فرماتے ہیں، کہ لا نسباً ولا ہرلاً یعنی وہاں نہ کوئی حسب و نسب ہوگا اور نہ کوئی رشتہ و ناظر رہے گا۔ عزیز بیٹی اس پر پھر کیا ہوگا۔ پھر یہ ہوگا کہ آپ ہونگی اور آپ کا نیاز مندا آپ سے محبت روحانی کرنے والا ہوگا۔ اور خدا اور رسول صلعم ہوں گے اور آپ کا کوئی سروکار کسی سے بجز ہمارے نہیں ہوگا اور نہ کسی کی طرف ہمارے سوائے آپ آنکھ اٹھا کر دیکھ سکیں گی۔ پھر کیا ہے۔ پھر آپ خالص ہماری ہیں اور ہم آپ کے ہیں۔

عزیز بیٹی! اپنے بعض اوقات جوش محبت میں اپنے دل میں یہ امنگ پیدا ہوتی ہے۔ کہ میں آپ کو اپنے سے ایک لمحہ جدا نہ کروں مگر آپ کا جسم عنصری اس کا مانع ہے۔ ہم کو فی الواقعہ اس پر نظر ڈالنی بھی حرام ہے۔ اگر اس کا موقع پڑتا ہے تو ہم ہمیشہ اپنی چشم دل کو اس وقت ایسا تیز کرتے ہیں کہ وہ جسم عنصری سے عبور کر کے آپ کے جسم ملکوتی کو دیکھے جس کا دیکھنا ہمارے لئے عین ثواب اور راحت ہے۔ اب میں

آپ کے جسم ملکوتی کو مد نظر رکھ کر اپنی حالت اور اپنے تعلقات کو جو آپ سے ہیں کچھ عرض کرنا ہوں۔ میری پیاری بیٹی! آپ خیال اور غور کریں کہ یہ توگ اور یہ کیفیات جو آپ اپنے میں پاتی اور دیکھتی ہیں۔ یہ کہاں سے آئی ہیں۔ ورنہ آپ وہی ہیں۔ جو اس سے پہلے آپ تھیں۔ بیٹی! یہ — آتشِ معہ اپنی کیفیات کے میرے دل سے نکلی اور آپ کے دل میں جا جا گزریں ہوئی۔ اور یہ رشتہ اور رابطہ ختم ہونے والا نہیں ہے۔ بلکہ بعد الموت زیادہ مضبوط ہونے والا ہے پھر وہ موانعات جو اس وقت آپ میں اور مجھ میں حائل ہیں کلیتہً رفع ہو جاویں گے۔ نہ آپ کو پردہ کرنے کی ضرورت ہوگی اور نہ ہم آپ سے ہر لحاظ قیود و شریعت پر حسرت کریں گے۔ کیونکہ شریعت محض جسمِ عنصری اور نفسِ حیوانی سے تعلق رکھتی ہے اور ان سے ہم بفضلِ خدا معرا ہو چکے ہونگے۔ بقول حضرت علیؑ شاہِ صاحب کہ سے نہ اونٹنے کوئی شرع شریعت نہ کوئی حاکم گردی جو بونے کو لوں مرن چنگیر حلقہٴ تائیدیں ڈری وہاں آزادی اور مکمل آزادی ہوگی خصوصاً آپ کے لئے۔ میں نے بار بار بلکہ بے شمار مرتبہ وہ مکانات و مقامات دیکھے ہیں۔ جہاں ہمارا اور آپ کا آئندہ مسکن تیار کیا گیا ہے۔ روئے زمین پر تو اس کے ثانی کوئی مکان اور دیوان نہیں ہے۔ آپ چند روز یہاں تکلیف اور فراق سے بسر کریں پھر

ابداً لا باد انشاء اللہ تعالیٰ ہماری مفارقت نہیں ہے۔ میرے دل کا خطر آپ مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں فوراً آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں لیکن ابھی تک بچوں کی علالت بخارا اور میری علالت زکام شدید جس میں کل سے مبتلا ہوں بالفعل حاضر ہونے سے مانع ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہونے پر ضرور جلد حاضر ہوں گا۔

عزیز بچی والے کی ناگہانی چوٹ اور زخموں کے معلوم ہونے سے مجھے صدمہ عظیم ہوا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم عزیز کو شفا کامل عطا فرما دے آمین۔
 آمین۔ ثم آمین۔ اس کی حالت سے مطلع فرماویں۔ آپ اپنی علالت کی نوعیت سے مطلع فرماویں تاکہ اکیڈ ہے۔ زکام سے اس وقت میری طبیعت خراب تر ہے۔ ورنہ اور کچھ عرض کرتا۔ خدا کرے کہ آپ سب خیریت سے ہوں۔ والسلام

مولوی صاحب اور عزیز نصیر اللہ کو بہت بہت دعا و سلام
 نیاز مند دعا گو

امانت

بیگم پور جٹ پالہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۹ ۱۱/۲

میری عزیز بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ اللہ آپ کو خوش و خرم رکھے
 سلام مسنون! آپ کا والا نامہ آیا جس کا میں بہت مشکور ہوں واللہ
 آپ کے والا نامہ سے آپ کا اضطراب و بے تابی بڑھ کر مجھے ہرگز قلع و قمع
 نہیں ہوا۔ بلکہ اس سے گونہ راحت حاصل ہوئی ہے۔ بیٹی! جس قدر اضطراب
 مزید رونما ہوگا۔ آپ اسی قدر مزید قرب الہی حاصل کریں گی۔ میں تو دعا
 کرتا ہوں۔ کہ الہی میری آتش عشق میں سے معتد بہ حصہ آپ کو عطا فرماوے
 آمین۔ ثم آمین۔ مولوی صاحب کے والا نامہ سے آپ کے بنجارہ کا حال
 معلوم ہو کر مجھے بیش از بیش رنج پیدا ہوا۔ اللہ آپ کو اس سے جلد شفا
 عطا فرماوے۔ آمین۔ میرا ارادہ اور خیال مدت سے بچتہ تھا کہ آپ ہر دو
 صاحبان شغل سلطان الافکار پر کامیاب ہو کر ملکوت سے عبور کرتے ہوئے
 جبروت میں جاد داخل ہونگے اور اس کے لئے خاص موسم مہرما مفید ہوتا ہے۔
 لیکن اللہ کی شان آپ شغل مذکور کے آغاز سے پہلے بیمار ہو جاتے ہیں۔ اور
 بیماری میں اس کا کہنا ممنوع اور تکلیف رساں ہوا کرتا ہے۔ میں حیران ہوں
 کہ آپ سے یہ کیسے کراسکوں۔ یہ شغل ایسا دشوار اور نازک ہے کہ اس میں
 خفیت نقص بھی بڑا نقصان دہ اور پر تکلیف ہوتا ہے۔ آپ کے بنجارہ کی بات

سے میرا دماغ حاضر ہونے کا ارادہ ملتوی ہو گیا کہ اندریں حالات میں دماغ جا کر
کیا کرونگا۔ اور میرا جانا فضول ہے۔ جس طرح سے ہو سکے آپ کو شش سے بہار
اور اپنی جسمانی اور دماغی کمزوری کا علاج کریں۔ صحت بدنی کے بجز یہ مرحلہ طے
ہونا دشوار تر ہے۔

بیٹی! جس آتش محبت و عشق میں آپ مجھ روحانی باپ کی نسبت زائل
ہیں۔ اس سے آپ کی محبت و عشق سے آپ کا باپ ہرگز خالی نہیں ہے۔
دل من داند و من داند و دل من شمع از سرتاپا جلتی ہے۔ اس پر پروانہ
تب آتا ہے۔ اگر آپ عورت ذات نہ ہوتیں تو میری محبت نے جو آپ سے
ہے۔ مجھے مجبور کر دیا ہوتا کہ میں آپ کے ایک منٹ جدا نہ رہ سکوں۔ مگر سبب
مذکور ایسا سنگ راہ ہے کہ میرا ارادہ اور شوق مذکور طیا میٹ ہوتا جاتا ہے
آپ امر مذکور پر غور سے توجہ فرمادیں۔ واللہ میں آپ کی محبت میں چور اور
فنا ہوں۔ اسی کا آپ پر اثر ہے۔ والسلام
عزیز دل کو دعا و سلام

نیاز مند

امانت

بیگم پور جٹ یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۸

بیادی بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ اللہ آپ کو اپنی ذات میں ادغام کئے
سلام سنوں! آپ کا ایک محبت نامہ آیام تعطیلات میں آیا۔ اور دوسرا
پیسوں ثروت و درود لایا۔ میں اس سے پہلے مہمانوں کی کثرت آمد کی وجہ سے
جواب میں آپ کو نیاز نامہ نہیں تحریر کر سکا تھا۔ لیکن اب عرض ہے۔ آپ کے
پہلے والا نامہ کے افکار کی نسبت عرض ہے کہ گوشا پاتے وقت اون کی میناد
ایک سال مقرر ہوئی تھی۔ مگر نیکارک و تقالے تے اپنے کسی عاجز بندہ کی التجا
پر میناد مذکور کو بہت اور کافی وسیع و طویل فرما دیا تھا جس کا ظہور آپ بادی لفظ
میں دیکھتے ہیں۔ اور انشاء اللہ تقالے آئندہ دیکھیں گے۔ یہ امر ہرگز قابل فخر
نہیں ہے آپ مطمئن رہیں۔

آپ اپنے دوسرے والا نامہ میں نیاز مند کی مفارقت اور اپنی آتش
محبت کی سوزش کی شکایت تحریر کرتے ہیں۔ میں اُن کے نسبت تو یہی دعا کرتا
ہوں۔ اور کرونگا۔ کہ اللہ اُن کو زیادہ کرے۔ تاکہ آپ اپنی منزل مقصود پر
پہنچ جاویں۔ لہذا اُن کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہم زد خرد
میں آپ کے مدارج اور مشاہدات جو آپ نے قدرے قلیل تحریر کئے
ہیں۔ پڑھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ آپ کو شش سے کام کرتے جاویں اللہ

آپ کو منزل مقصود تک پہنچا دے گا۔

امید ہے عزیز نصر اللہ اور ناصر خیریت سے ہونگے۔ والسلام

عزیزوں کو دعا و سلام

بیزعور ہے کہ میری حالت صحت شکایت سے ہرگز خالی نہیں ہے۔

گو آفتاں خیزاں آیام زندگانی بسر کر رہا ہوں۔ مہر دی مجھ پر اپنا اثر کئے بغیر
نہیں رہتی۔ اور اکثر رات کو تکلیف ہو جاتی ہے۔ آپ دعا کریں کہ اللہ

مجھے آرام سے رکھے۔

بیگم پور خجڑیا۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۶/۱۱

پیاری بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ زاد اللہ مرا تہا

سلام سنوں! آپ کا محبت نامہ ثروت صدور لایا۔ مشکور ہوں۔ آپ

نے مجھ نیاز مند کی نیاز مندانہ خدمات کا ملاحظہ فرمایا۔ کہ باوجود ترک شغل کے

آپ اپنی روحانی رفتار میں رو بہ ترقی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو ان سے

مزید درمزید روحانی ترقی اور آخر میں بقا باللہ نصیب کرے۔ آمین ثم آمین

پیاری بیٹی! آپ اپنی سوزش عشق کی شکایت کرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں

خیال فرماتے کہ جس شمع کی حرارت کے آپ شاکی ہیں۔ وہ شمع از سرتا پاجل کر
راکھ ہو چکی ہیں۔ اور باوجود راکھ ہونے کے وہ اپنے میں آپ کی محبت کی
گرمی اور کافی حرارت مہیا کئے ہوئے ہے۔

تمام لڑکیوں کو گھر میں آپ کا سلام دیا گیا۔ اور وہ بھی آپ کو سلام
پڑا از محبت عرض کرتے ہیں۔ والسلام

بیگم پور جنڈیالہ۔ ضلع ہوشیار پور
مورخہ ۲۲/۴

پیاری بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ اللہ آپ کو صحت و آرام عطا فرماو۔
سلام سنون و دعوات کے بعد عرض ہے کہ آپ کا محبت نامہ مجھے
کل پہنچا۔ اور میں نے غور سے اُس کو پڑھا۔ سچ تو یہ ہے کہ میں مولوی صاحب
اور نیز آپ کے خطوط سے آپ کی بیماری سے بہت متاثر ہوں۔ اللہ فضل
کے۔ اور آپ کو جلد از جلد شفا عطا فرماوے۔ آمین۔ آمین۔ ثم آمین۔
اپنے اپنے حالات اور مشاہدات میں سے چند ایک تحریر فرمائے ہیں
جن کے ملاحظہ سے میں بہت خوش ہوا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ زود فرد
پیاری بیٹی! انشاء اللہ تعالیٰ آپ ایک منظور شدہ اور کامیاب سہتی ہیں۔

اور میں سچ اور یقین اور متناہدہ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کی موجودہ زندگی سے آپ کی آئندہ دائمی زندگی بہت کامیاب پر لذت و پُر از الطاف الہی ہے۔ آپ نے گوتا ہنوز اُسے نہ دیکھا ہو مگر میں اُسے بہ چشم بنیا اچھی طرح سے دیکھ چکا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔ آپ یہاں چند روزہ زندگی جیسے بنے صرف فرمائیویں۔ پھر واللہ ہرگز ہرگز کوئی تکلیف نہیں ہے۔ بلکہ راحتیں اور انبساط اور مسرت و لذات روحانی اس قدر انشاء اللہ تعالیٰ ہونگے۔ جن کا اندازہ اور حدود و حصر مشکل اور محال ہے۔

افسوس ہے آپ نے اپنے بوجہ بیماری کے حالات مفصل تحریر نہیں فرمائے کہ بخار کیا اور کس قدر رہتا ہے اور کس وقت چڑھتا ہے اور کب فرو ہوتا ہے۔ براہ مہربانی آپ مفصل حالات علالت تحریر فرما کر ارسال فرماویں مشکور ہونگا۔ اور آپ ہرگز فکر نہ فرماویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ آپ کو صحت عطا فرمادیویں گے۔

گھر میں آپ کی علالت کا حال بتلانے سے سب لڑکیاں آپ کو سلام کہتی اور آپ کی صحت کے لئے دست بردغا ہیں۔ کہ آپ کو اللہ جلد شفا کامل عطا فرماوے! اور آپ کو پھر اپنے گھر اور مسکن کو دیکھیں۔ آمین آمین

نتم آمین۔ والسلام

جملہ عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چندریاکہ - ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۲۴/۸

پیارے بیٹی جناب زہرہ بیگم صاحبہ اللہ آپ کی ہستی مومہوم

کی بجائے اپنی ہستی قائم فرماوے۔

سلام سنون! آپ کا والا نامہ شرف صدور لایا جس نے مجھے کمال

خوش کیا۔ عزیزہ من! میں آپ کے مشاہدات اور مکاشفات کا حال آپ

کے والا نامہ سے مطالعہ کر کے بیش از بیش خوش ہوا ہوں۔ لیکن ابھی آپ

کو اصلی منزل مقصود پر پہنچانا باقی ہے۔ وہ یہ ہے کہ زہرہ بیگم بالکل معدوم

ہو جائے۔ اور اس کی بجائے ذات الہی قائم ہو جائے اور پھر آپ کی

مومہوم ہستی کی جانب واپسی نہ ہو۔ عزیزہ من! تاہموز میں نے یہ سبق

آپ سے عرض نہیں کیا ہے مگر عرض کروں گا۔ اور ضرور کروں گا۔ جیت تک

سبق مذکور سالک کو تعلیم ہو کہ وہ اس کا ماہر کامل نہ ہو جاوے۔ تب تک

فالتوا شبا جنت و دوزخ اور ثواب و عذاب و حساب و کتاب کے

بکھیرے شامل حال رہا کرتے ہیں۔ جنت و دوزخ یہ ہر دو محروم لوگوں

کو پیش آتے ہیں۔ اور فقرا لوگ جنت ملاؤں سے ویسی ہی نفرت کرتے ہیں

جیسے ملایان دوزخ سے۔ از آنکہ وہ ذات الہی سے حراماں کا نشان ہے۔

پیارے بیٹی! امانت آپ ہر دو عزیزان کی محبت میں آپ سے ہرگز کم

مرثا نہیں ہے۔ اگر آپ پروانہ وار اس شمع پر چل رہے ہیں۔ تو آپ کا
 ہوا خواہ آپ کی محبت اور عشق میں شمع وار اندر تاپا محض شعلہ بنا ہوا ہے
 پروانہ کو ہمیشہ شمع کا شعلہ اپنی طرف، جاذب ہے مگر جب تک شمع جل کر
 آگ نہ بنے پروانہ اُس طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا بس میرے اور
 آپ ہر دو عزیزان کی یہی نسبت اور یہی حالت ہے۔ کاش آپ بھی
 اپنے ہمراہی کے مانند عورت ذات نہ ہوتے بلکہ مرد ہوتے تو لازمی اور
 ضروری تھا۔ کہ لازمی طور پر ہمیشہ اور ہر وقت میں آپ کے پاس ہوتا۔ یا
 آپ میرے پاس مقیم ہوتے۔ صرف امر مذکور مانع ہے۔ اور رہیگا۔ تا وقتیکہ
 ذات الہی کوئی صورت ہمارے اجتماع کی پیدا نہ فرمادیں۔ عوام الناس
 ہماری حالتوں کا کیا اندازہ کر سکتے ہیں۔ وہ تو وہی کچھ کریں گے جو ان کے
 حسبِ حال ہے کیونکہ المر یقینی علی نفسہ یہ رگ ہمارے حال سے قیامت کے لئے
 واقف نہیں ہو سکتے۔ البتہ اس وقت ضرور واقف ہو جاویں گے۔ مگر
 کیا فائدہ۔ کیا وقت پھر ملے آتا نہیں۔

عزیزہ من! یہ دنیا اور یہاں کے رشتہ دار اور یہاں کی محبتیں اور
 یہاں کے لڑائڈ نفاذ صرف چند روز کے مہمان ہیں۔ مرنے کے بعد وہاں جا کر
 ان کا نام و نشان تک نظر آنا تو بیک طرف خیال میں بھی اُن کا آنا ناممکن
 اور محال ہوگا۔ وہاں تو اور عالم ہے اور وہاں کے دیگر خواص اور کاروبار

ہوں گے۔ اور اس دنیا ناپائدار کی ہر ایک چیز وہاں ایسی فراموش ہوگی کہ
یہ کبھی بھولے سے بھی یاد نہیں آوے گی۔ پھر مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر
حسب حال ہوگا۔ شعر۔

قبضہ کرم من ہمہ عمر از حول

آں خیالاتے کہ گم شد در اجل

عزیزہ من! کامیابی راستہ فقر تو صرف یہ ہے۔ کہ انسان کی
حیات میں وہ موت اختیاری حاصل ہو جس کی نسبت ہدایت الہی ہے۔
کہ موت قبل انت موتہ واللہ یہ موت کبھی اور ہرگز کسی کو نہ حاصل ہوئی ہے۔
اور نہ ہوگی۔ جب تک سبق مذکور جن سے ابھی آپ ناواقف ہیں آپ
حاصل کر کے اُس پر عامل نہ ہوں۔ اور جب تک آپ کو بدیہی طور پر
نظر نہ آجائے کہ مجھے اب موت آگئی ہے۔ اور سستی مودوم رفع ہو کر
محض ذات الہی باقی رہ گئی ہے اور بس۔ اور معلوم ہوگا اور نظر بالتحقیق
آجائے گا۔ کہ اب زہرہ بیگم اور محمد حسین کا نام نشان تک باقی نہیں ہے
فی الواقعہ ذات الہی تھے۔ جس کو ایک وہم فاسد اور کاذب نے بنام
و بذات مذکور احساس کر رکھا تھا۔ عزیزہ من! یہی فقر ہے اور یہی کوثر
ہے۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں پیغمبر خدا صلعم سے فرماتے ہیں۔
کہ اِنَّا عَطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ وَاللّٰهُ اَسٰی کا نام کوثر ہے اور یہ ان لوگوں کو عطا

ہوتا ہے جو حسب ہدایت ابھی مرنے سے پہلے مر گئے ہیں۔ ہرگز ہرگز یہ کوثر ملاؤ
 کا فہمیدہ غلط حوض نہیں ہے۔ کوثر خوردہ فقیر کو بجز ذات الہی کے اور کچھ ہرگز
 نہیں سوچا کرتا۔ بس یہی ہے

پیاری بیٹی! میں دل سے چاہتا ہوں کہ آپ ہر دو کوثر مذکور پی کرستی
 موموں سے بالکل بے خبر ہو جاویں اور حنت و دنخ اور حساب و کتاب اور
 محشرستان سے پہلو پاتے ہوئے آغوش الہی میں جا مقیم ہوں۔ اور انشاء اللہ
 قتالے ضرور ہو کر رہو گے۔ میں سچ اور بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ جس فقیر کو
 یہ کوثر یہاں نصیب نہیں ہوا ایم کی عمر اور سعی لا حاصل رائیگاں اور فضول گئی۔
 میں کیا کچھ تحریر کروں اس وقت دل میں تو سمند ذات الہی طلاطم میں ہے
 اور یہاں سے برآمد ہو کر اور کاغذ پر ضو فشاں ہو کر آپ کے لئے ضیافت
 تیار کرنی چاہتا ہے۔ لیکن نحیف ہاتھ تیرے طعنے کی تحریر سے جواب دے
 رہا ہے۔ اور تحریر سے اپنی ناتوانی پکار رہا ہے۔ لہذا ان چند الفاظ
 نیاز نامہ پر اکتفا کرتے ہوئے نیاز نامہ ختم کرتے ہوئے سلام عرض کرتا
 ہوں۔

حمد عزیزان کو دعا و سلام

بیگم پور چند یا لہ۔ ضلع ہوشیار پور

مورخہ ۱۳^{۱۲}/_{۳۵}

میری پیاری بیٹی زہرہ بیگم صاحبہ: اللہ آپ کو اپنے میں

مدغم فرمائے۔

سلام سنون! والا نامہ آن عزیز تشریف صدور لایا۔ شکر یہ ہے۔ میں
نے آپ کی روحانی حالت آپ کے والا نامہ سے پڑھی اور کمال خوش ہوا
ہوں۔ عزیزہ من! جو کچھ آپ نے تاہنوز دیکھا یا دیکھتے ہیں یہ خواب اول
کا خواب ہے۔ البتہ یہ خواب ختم ہو کر اُس وقت بیداری ہوگی جب موجود
ہستی کم ہو کر ہستی تو پیدا ہوگی۔ میں نے بات سمجھانے کے لئے اس کو ہستی
تو سے نامزد کیا ہے ورنہ اصل ہستی آپ کی یہی تھی جو قدیم سے تھی اور
موجودہ ہستی خواب کی ہستی ہے جو کسی جادوگر کے منتر سے پیدا ہو کر آپ کو
اپنی علیحدہ ہستی معلوم ہونے لگی۔ عزیزہ من! یہ خواب کی ہستی اتار کر
اصل بیداری پیدا کرنی بڑی مشکل ہے اور محال ہے۔ بجز خال خال اہل اللہ
کے اس کو کوئی اتار نہیں سکا۔ اور اپنے اعمال صالح کے ذریعہ جنت میں جادوخل
ہوئے۔ مگر وہ بھی تاہنوز یہی خواب ہے اور بیداری اس سے لاکھوں کو س
دور۔ بہ الفاظ دیگر ذات الہی یعنی اپنے اصل میں داخل ہونے سے محروم حقیقی
فقرانے اس کے حصول اور ادخال سے ویسا ہی اجتناب اور گریز کیا ہے

جیسے جنتی دوزخ سے گریز کرتے رہے ہیں۔ جنت فی الواقعہ مقام محرومیت ہے۔
- عزیزہ من! جنت کی یافت سے وہ بحر جس سے انسان

اپنی علیحدہ ہستی معلوم کر رہا ہے ہرگز اس پر سے زائل اور رفع نہیں ہوتا۔
لہذا یہ جنت جزو خواب مذکور ہے۔ فقیر کو اس سے گزر کر اپنے اصل مرکز
میں پہنچنا ہے۔ پھر فقدانا فخذ اعظیماً ہے۔

عزیزہ من! آپ نے اپنے مراقبات کے مشاہدات میں یہ جنت کے مقامات
ہزاروں مرتبہ دیکھے۔ اور آپ اُن میں مقیم بھی ہوئے۔ لیکن کیا آپ کے رہنا
نے کبھی پسند کیا ہے کہ آپ اُس کو اپنی قیام گاہ بنا دیں۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ تو
آپ کو اُس مقام کی رہنمائی کرتا رہا ہے اور کہتا رہے گا۔ جب تک آپ پھر سے
سحر مذکور کا اثر نہ کر آپ وہ نہ ہو جاویں۔ جو آپ بحر سے پہلے تھے۔ پھر اس
ادامہ فقر فہو اللہ۔ اب آگے کیا لکھوں کیا کہوں یہ بات کہنے کی تو ہرگز
نہیں ہے البتہ بونے کی ہے۔ اس قدر تخریر کرنے پر کاتب گم ہو گیا۔ اب کتابت
کون کرے وحی بھی تنزل کی حالت ہے وہ تو اس سے بھی کہیں اوپر جا کر گم ہو
گیا۔ کیا کہیں کہ وہ کون تھا اور کہاں گیا۔ جہاں کا تھا وہاں چلا گیا۔ تم فلم شکست

وہم کا غنماند والسلام

راستم ہاں ذاتے کہ او نامے ندارد

بہر نامے کہ خوانی سے بر آرد

بیگم پور جٹ پالہ - ضلع ہوشیار پور

مؤرخہ ۱۹/۳

عزیز القدر من بر خور دار نصر اللہ صاحب طول اللہ عمرہ

سلام سنون! آپ کا والا نامہ برائے شمولیت بہ تقریب شادی

عزیزہ میرے نام صادر ہوا۔ نیاز مند بڑی خوشی سے اس پر حاضر ہوتا۔ لیکن

مجبور ہوں۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ عزیز صاحب شدید بخار سے اٹھارہ روز

ہوئے بیمار ہے بخار کسی وقت فرو نہیں ہوتا۔ تمام کنبہ فکری پریشان ہے

عزیزہ قسیم لڑکا ہے اور اس کا تیمار دار میں ہی ہوں۔ شفا اور آرام تو اللہ

کے ہاتھ میں ہے۔ مگر ایسی حالت میں میری یہاں سے غیر حاضری نقصان

اور تفکرات سے ہرگز خالی نہیں ہے۔ لہذا بحالت مجبوری آپ مجھے جو

بہ تقریب مذکور حاضر ہونے سے مجبور ہوں معاف فرما دیں بیشک و ہونگا۔

والسلام۔

گھر میں سب کی خدمت میں سلام۔

مِخَانَةُ

بر درمی خانه عشق اے ملک بیچ کو
کاندراں جاپینت آدم مخمری کهنسند

مؤلفہ

محمد حسین ایل کیل کو جہانوالہ

DATA ENTERED